**ص** ۔ (تلفظ صاد) عربی کا چودھواں، فارسی کا سترھواں، اردو کا بیسواں حرف جسے صاد مہملہ یا صاد غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے نوّے (۹۰) عدد فرض کئے گئے ہیں۔ یہ حرف عربی الاصل الفاظ میں آتا ہے۔ اہل فارس نے رفع التباس کے واسطے ص کو س سے بھی بدل لیا ہے۔ جیسے سد (۱۰۰) کا املا صد اور شست (۶۰) کا املا شصت کر لیا تاکہ صد یعنی دیوار شست یعنی نشانہ سے تمیز کی غرض سے یہ تبدیلی کی گئی یہ حرف مخرج کے اعتبار سے عربی میں ذیل کے حرفوں سے بدلتا ہے۔

ث، ج، ز، س، ش، ع۔ عام طور سے اس حرف کا تلفظ (صُواد) کیا جاتا ہے جن زبانوں میں عربی الفاظ مخلوط ہو گئے ہیں ان کے حروف تہجی میں بھی اس کو جگہ دے دی گئی ہے فارسی اور اردو میں اس لفظ کو شامل کرنے کا یہی سبب ہے یہ حرف لکھنؤ میں زیادہ تر تذکیر کے ساتھ زبانوں پر ہے۔ علامت کے طور پر بغیر دائرے کے (ص) لکھتے ہیں۔

**ص** ۔ قرآن مجید کے اڑتیسویں سورے کا نام۔

**صابر** ۔ صبر کرنے والا، متحمل، مصیبت یا صدمے پر خاموش رہنے والا، عربی، صفت مذکر، فصیح، رائج۔

سخت منزل ہے امتحاں کی جگہ
ٹھہرے ایوبؑ سا جو صابر ہو — میر

**صابر** ۔ حضرت ایوب پیغمبر علیہ السلام کا لقب جن کا صبر ضرب المثل ہے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** ۔ تنہا 'صابر' بول کے حضرت ایوبؑ کو مراد نہیں لیتے۔

**صابن** ۔ کاسٹک، سجی اور مختلف خوشبوؤں وغیرہ سے بنی ہوئی ٹکی جس سے کپڑے، منھ یا بال وغیرہ دھوتے اور نہاتے ہیں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

**صابن کے بول** ۔ کنایۃً بہت جرتیاں لگنا عورتوں کی زبان۔

جب پڑنے لگیں ادھر سے صابن کے بول — رنگین
سونے کی طرح سے تب گیا خوب گڑھا دھوکا

**قول فیصل** ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صابن میں کا تار** ۔ شال اور پھر آلودگی سے پاک تعلقات دنیا میں شامل اور پھر علیحدہ جل کوے یا بگلے کے مانند کہ پانی میں غوطہ لگایا اور اڑتے وقت چھینٹ تک نہیں اڑی۔ سچے موحدوں کا قول ہے کہ دنیا میں ایسے رہے جیسے صابن میں تار بے لوث بے تعلق، آزاد، اردو، صفت (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** ۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

**صابون** ۔ ایک مرکب چیز جس سے کپڑا دھوتے اور ہاتھ منھ صاف کرتے اور نہاتے ہیں ایک کپڑا یا منھ وغیرہ دھونے کی چیز جو تیل، سجی، ربیہ، چربی اور صرف دھونے کے لئے انڈا اور مختلف خوشبوؤں سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی میں برہوہ، ترکی میں اچاپن کہتے ہیں، عربی، مذکر (نور اللغات)

خوب رو محتاج ہرگز غیر کے ہوتے نہیں
جا در مہتاب کو مہتاب ہی صابون ہوا — خواجہ وزیر

**قول فیصل** ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ کئی زبانوں میں اسی طرح پایا جاتا ہے یعنی عبرانی، خراسان، ہند، فارس میں اور بلکہ انگریزی سوپ بھی اسی سے بگڑا ہوا ہے۔ محققین نے اسے اصاب البونی لکھا ہے اور اس کی تشریح یوں بیان فرمائی ہے کہ صابن کا موجد عبد الرحمن البونی تھا چنانچہ اسی لحاظ سے ابتدا میں اصاب البونی کہتے تھے رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے مختصر ہو کر صابون رہ گیا"۔ فصحائے لکھنؤ نظماً صابون ہی استعمال کرتے ہیں۔

**صابون سا منھ میں گھلنا دیا، صابون سا منھ ہونا** ۔ (لازم) منھ کا مزہ سیٹھا ہونا، منھ کا ذائقہ خراب ہونا، منھ بے مزہ ہونا، پھیکا پھیکا اور بد ذائقہ ہونا۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بجائے صابون کے صابن لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر صابن سا منھ ہونا یا منھ صابن ہو رہا ہے بولتی ہیں۔

**صابون سے تار نکلنا**:- بالکل علیحدہ ہو جانا، ہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع صابون سے دو تار برابر نکل آئے — انیس

**صابون کا بلبلا**:- ناپائدار چیز۔ اردو صرف، متروک۔

ہجر اشکوں کی شکایت کیجئے یا آہ کی
بلبلا صابون کا بن کر مرا گھر اڑ گیا — ہجر

**صابون کا تار**:- شامل اور آلودگی سے پاک، بے تعلق، بے لوث۔ اردو صرف، متروک۔

کرے گا جانۂ عریاں تنی کو صاف اک دن میں
تمہارا نیچہ بھی ہے برش ہیں تار صابون کا — شعور لکھنوی

قول فیصل۔ اب اہل لکھنؤ "صابن کے تار کی طرح نکل جانا" بولتے ہیں۔

**صابون میں سے تار نکل گیا**:- تیزی اور صفائی ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو، صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جب پیدل پر ہاتھ چل گیا مطلق نظر نہ آیا جیسے صابون میں سے تار نکل گیا۔ (سروش سخن)

**صَاحِب**[۱]:- (بفتح اول و کسر سوم) یار دوست ساتھی، مصاحب، عربی، مذکر، متروک۔

شقی تھا تخت حکومت پہ گرد صاحب تھے
دو رویہ کرسیوں پہ سات سو مصاحب تھے — اوج

قول فیصل۔ عربی میں اس کی جمع "صحب" "صحابہ" اور صحاب ہے اور جمع الجمع اصحاب۔

**صاحب**[۲]:- خداوند، مالک، آقا، حاکم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دیکھو ذرا زمانۂ الفت کا انقلاب
محمود ہے غلام تو صاحب ایاز ہے — خواجہ وزیر

بات کل کی ہے نوجوان تھے جو
صاحب نوبت و نشان تھے جو — ذوہر عشق

قول فیصل۔ غالب نے لب اور مکتب کے ساتھ اس کو قافیہ کیا ہے۔

دل لگا کر آپ بھی غالب مجھی سے ہو گئے
عشق سے آتے تھے مانع میرزا صاحب مجھے — غالب

فارسی والے ترکیب میں صاحب پر کسرہ نہیں لگاتے بسکون با صاحب دل، صاحب کمال وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

صاحب کمال را لب اظہار خامشی ست
منت پذیر ماہ تمام از ہلال نیست — صاحب

اردو والے بسکون با (بلا اضافت) کے ساتھ کبھی کبھی اور باضافت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

جمشید عصر، کلب علی خاں فلک جناب
ہوتا ہے جس کی ذات سے صاحب وقار عیش — (ذکر اضافت) داغ

خاتے سے ہوں تو صاحب غیرت نہ رنج کریں
دعوت خلیل کی ہو کہ توشہ فرید کا — امیر

**صاحب**[۳]:- اہل، کسی امر پر قادر رکھنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صاحب قدرت و اعجاز ہیں وہ
حامل راز ہیں ممتاز ہیں وہ — مرزا رسوا

**صاحب**[۴]:- شخص۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ادھر کسی صاحب نے کہا یہاں آئیے۔ (امراؤ جان ادا)

قول فیصل۔ یہ لفظ حضرت، حضور، جناب وغیرہ کے بجائے بھی بولا جاتا ہے تعظیماً ناموں کے ساتھ ملا کے بھی بولتے ہیں جیسے مولوی صاحب، والد صاحب، احمد صاحب وغیرہ۔ القاب اور بڑی ہستیوں کے نام کے ساتھ اس کا استعمال کمی کے ساتھ ہے۔ جیسے سر سلطان صاحب، سعید الملت صاحب۔ یا انیس صاحب دبیر صاحب۔

**صاحب**[۵]:- یورپین لوگوں کا عام لقب، اردو، فصیح، رائج۔

اسی اثنا میں مر گئے صاحب
اس جہاں سے گزر گئے صاحب — (نالۂ رسوا)

قول فیصل۔ انگریزوں کے جانے کے بعد عام طور سے ملے والے افسران کو صاحب کہنے لگے ہیں۔

جیسے۔ عہد انگریزی میں ایک انگریز کے کتے کا کوٹھا اکھڑ گیا وہ انگریز کتے کو لطفی کے میاں لایا کہ کتے کا کوٹھا بٹھا دو …… پیٹ کے نیچے ایک لکڑی ڈالی …… انگریز سے کہا کہ کتے کو بلائیے صاحب نے آواز دی کتا اچھا خاصہ آ گیا۔

(قدیم شہرو شہر بندان اودھ)

**صَاحِب**[۶]:- (کنایۃً) معشوق۔ اب اس جگہ متروک ہے۔

ظاہر ہوئے صاحب میں قیامت کے نشان اور
سینے پہ ابھرنے لگے دو دشمن جان اور — ترجیع بند ذاکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

**صاحب**[۷]:- خدائے تعالیٰ۔ اردو، مذکر۔

بیٹھی رہو قرار سے من میں رکھو دھیر
صاحب سے بنتی کرو جو پھیرے عالم گیر — عالمگیر اورنگ زیب

(یہ دوہا عالمگیر نے بطور حکم اپنے سپاہیوں کی بیویوں کی نسبت ان کے دوہے کے جواب میں لکھا تھا)

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**صاحب**[۸]:- آپ، جناب یا حضور کی جگہ بے تکلفی کی صحبت میں بولتے ہیں جیسے صاحب کو کس نے بلایا ہے میں تو صاحب کو نہیں پہچانتا۔ جب کسی دوست سے شکوہ یا اظہار اشتیاق بوقت ملاقات ظاہر کرنا ہوتا ہے تو مندرجہ بالا فقرے زبان پر لاتے ہیں۔

(نور اللغات بحوالہ فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم لفظ آپ یا جناب سے ادا کرتے ہیں جیسے میں نے کہا تھا کہ دس بجے آجائیے گا اور جناب اب تشریف لائے ہیں جبکہ بارہ بج چکے ہیں۔

**صاحب**:۔ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو اس کلمہ سے خطاب کرتی ہے، اردو قریب بہ متروک۔

ع صاحب مرے بچوں سے خبردار خبردار — انیسؔ

**قول فیصل**۔ نفی کے محل پر نا صاحب کی ترکیب سے بھی مستعمل ہے۔ جیسے، نا صاحب میں ایسی عورت کو اپنے گھر میں نہ آنے دوں گی۔ فصحائے لکھنؤ عام طور سے بجز سوم صاحب استعمال کرتے تھے۔

**صاحب**:۔ بول چال میں والدہ، باجی وغیرہ الفاظ کے بعد بطور تعظیم بھی بجائے صاحبہ کے مستعمل ہے اردو قریب بہ متروک۔

پھر جوڑ کے ہاتھوں کو کہا دونوں نے اک بار
اے والدہ صاحب یہ نہ فرمائیے زنہار — انیسؔ

**قول فیصل**۔ بولنے میں تو عورت کے لئے صاحب بولتے ہیں لیکن تحریراً اس محل پر صاحبہ ہی رائج ہے۔ جیسے، خدا نواب صاحب کو سلامت اور بیگم صاحبہ کو قایم رکھے۔ (قدیم ہندوستان اودھ)

**صاحبات**:۔ عورتیں، بیویاں۔ اردو متروک۔

**محل فقرہ**۔ نوروز علی خاں نے دو شالہ منہ پر سے اٹھایا دیکھا کسی طرح کا شبہ ڈاکٹر صاحب کو نہ ہو، صاحبات محل میں شور قیامت برپا تھا۔ (فیصر التواریخ)

**صاحب احتیاج**:۔ صاحب ضرورت، حاجت مند جس کو کوئی ضرورت ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ محمد شاہ رنگیلے کے بعد چغتائیہ خاندان کے جو لوگ برائے نام بادشاہ کہلائے ان کا فقر اور صاحب احتیاج ہونا زبان زد خلائق تھا۔ (شرح قصاید نظم طباطبائی)

**قول فیصل**۔ اس جگہ صاحب ضرورت بھی مستعمل ہے۔

**صاحب اختیار**:۔ (ذکر اضافت) با اختیار آزاد، خود مختار، حاکم، عربی الفاظ فارسی ترکیب، صفت قریب بہ متروک۔

امیرؔ دل میں جو کچھ آگیا کیا عذر دل
زبان بند ہیں صاحب اختیار ہوں میں — امیرؔ

**قول فیصل**۔ اب عام طور سے با اضافت ہی بولتے ہیں۔

**صاحب اخلاق**:۔ خلیق، ملنسار، بامروت فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

**محل فقرہ**۔ (ملا صاحب) خود لکھتے ہیں، یہ شخص صاحب اخلاق، متواضع۔۔ علم پرور فضل دوست تھا، نیکی سے پیش آتا تھا۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل**، اب زیادہ تر با اخلاق بولتے ہیں یا پھر خوش اخلاق بولتے ہیں۔

**صاحب اسلام**:۔ مسلمان فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

ڈر ڈرا مرے صنم کی جو گردن کا دیکھیں
زنار رکھیں صاحب اسلام دوش پر — ناسخؔ

**صاحب اعجاز**:۔ (ذکر اضافت) معجزہ دکھانے والا۔ فارسی ترکیب متروک۔

اچانک بس وہ دلبر صاحب اعجاز
ہوا آ جلوہ گر جوں سرو طناز — (زلیخائے اعلیٰ)

**قول فیصل**۔ اب با اضافت ہی مستعمل ہے۔

ترے حضرت ہیں ایسے صاحب اعجاز ہوگزرے نظم
لائق کرتے ہیں رد ضعف پہ جن کے ناصیہ سائی — طباطبائی

**صاحب اقبال**:۔ خوش نصیب با اقبال نیک اختر، فارسی صفت فصیح، رائج۔

کیا ہوگیا اس صاحب اقبال کو میرے
کیوں بہے لئے جاتی ہے اجل لال کو میرے — انیسؔ

**صاحب الزماں**:۔ شیعوں کے بارھویں امام حضرت مہدی آخر الزماں کا لقب عربی مذکر۔

**قول فیصل**۔ آپ ہی کو صاحب الامر اور صاحب العصر بھی کہتے ہیں۔

**صاحب الغرض مجنون**:۔ غرض والا اپنے مطلب کے لئے دیوانہ ہوتا ہے۔ موقع محل نہیں دیکھتا، عربی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صاحبان**:۔ صاحب کی جمع حضرت لوگ عربی مذکر فصیح، رائج۔

**محل فقرہ**۔ جب تک میں تقریر کرتا رہوں گا مجھے امید ہے کہ آپ صاحبان میری تقریر کو غور سے سماعت فرمائیں گے۔

**قول فیصل** ترکیب کے ساتھ بھی بکثرت مستعمل ہے، جیسے، صاحبانِ علم، صاحبانِ دولت۔ صاحبانِ عقل وغیرہ، جیسے شاعری کا اثر لکھنؤ کے تمدن پر اتنا پڑا ہے کہ آج تک یہاں کے جہلا کی زبان بھی اس قدر شستہ و رفتہ اخلاق حفظ مراتب کے الفاظ سے مملو اور تمدن آداب سے لبریز ہے اکثر صاحبانِ علم ان کی گفتگو سن کر ششدر رہ جاتے ہیں۔ (قدیم ہندوستان اودھ)

**صاحب اولاد**:۔ بچوں والا، اولاد والا۔ فارسی فصیح، رائج۔

ع دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہو — انیسؔ

**صاحب بستہ**:۔ وہ شخص جو سوز خوانی کا سردار ہو فارسی، ترکیب، مذکر سوز خوانوں کی اصطلاح۔

ع صاحب بنے ہیں ہند کے اب سٹر — ظریف

**صاحب بہادر** :- (ب۔ اضافت) انگریزوں کے واسطے مستعمل ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** ۔ وہ ہندوستانی جو انگریزی لباس استعمال کرتا ہو اور انگریزیت غالب ہوتی ہو تو اس کو طنزاً کہتے ہیں جیسے "یہ صاحب بہادر ہیں سوائے میز کرسی کے دسترخوان پر کھانا کھانا پسند نہیں کرتے ہیں"۔

**صاحب بیاض** :- نوحہ پڑھتے وقت جس کے ہاتھ میں بیاض نوحہ ہوتی ہو اسے صاحب بیاض کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، شیعوں کی اصطلاح۔

**صاحب بینش** :- عقلمند، دانا، اہل نظر۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صحبت کا اثر صاحب بینش کو ہو کیوں کر
عینک ہو اگر سبز نہ ہو جائے ہری آنکھ — خواجہ وزیر

**صاحب تاج** :- بادشاہ۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ان کی نظروں میں ہیں فرعون جو ہیں صاحب تاج — نظم
ان کی نظروں میں ہیں قارون جو ہیں اہل دول — طباطبائی

**صاحبِ تخت** :- بادشاہ، تاجدار، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

یہاں ہے کون مجھ سا صاحب بخت
جو ایسا آ ملا ہے صاحب تخت — (وزیر نضارعد)

**صاحب تدبیر** :- مدبر، ہوشیار، ذی شعور فارسی ترکیب، صفت قلیل الاستعمال

**محل صرف** ۔ نوجوانی تاج شاہی کر آئی۔ بیرم خاں وزیر صاحب تدبیر مل گیا تھا۔ (دربار اکبری)

**صاحب تمیز** :- (ب۔ اضافت) با تمیز، تمیز دار، ذی شعور، شائستہ، مہذب ۲ دانا، فہیم، عقل زیرک، دانش مند ۳ واقف، ماہر ۴ باسلیقہ، ہنر مند

عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، متروک۔

زرا دیکھو تو حق سے عزیزو
کر دالفات اے صاحب تمیزو — (معراج المضامین)

**قولِ فیصل** ۔ اب با اضافت، صاحب تمیز یا صاحب تمیز کہتے ہیں۔

تھا امیہ جو ابن عبد عزیز
صاحب علم و صاحب تمیز — (نظم طباطبائی)

**صاحب ثروت** :- دولت مند، مالدار فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اپنے نزدیک جائے رشک نہیں ہے
ہوں اگر چہ صاحب ثروت — نظم طباطبائی

**صاحبِ جاگیر** :- جاگیردار، وہ شخص جس کو گورنمنٹ سے کسی صلے میں یا بطور پنشن کچھ زمین یا گاؤں ملے۔ عربی فارسی، الفاظ، مذکر۔

**قولِ فیصل** :- بسند فرہنگ آصفیہ جلال الدین محمد اکبر کے زمانے میں جاگیردار سے وہ قابض آراضی مراد تھی کہ اسے کسی بڑی خدمت کے عوض اس شرط پر سرکار سے زمین عطا ہوئی ہو کہ وہ بادشاہ کی خاص خاص خدمتیں انجام دے یہ خدمات عموماً جنگی ہوا کرتی تھیں مثلاً جاگیردار پر فرض ہوتا تھا وہ سپاہیوں کی ایک خاص تعداد سے بادشاہ کی مدد کرے اور جب تک صدود کی پوری تعمیل کی جاتی تھی تو یہ بھی ضرور ہوتا تھا کہ جاگیر کی آمدنی سے جاگیردار اپنا وظیفہ اور فوج کی تنخواہ لے کر جو کچھ باقی بچے وہ خزانہ سرکار میں داخل کرے۔ اب اس محل پر زیادہ تر جاگیردار ہی بولتے ہیں۔

**صاحب جاہ** :- ذی جاہ، شوکت والا فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دیکھیں جو آکے تجھ سے مقابل زمیں پہ ہو
ہے آفتاب صاحب جاہ آسمان پر ناسخ

**صاحب جائداد** :- وہ شخص جس کے پاس زمین، املاک، باغات ہوں۔ جاگیردار، زمیندار مالک آراضی، مالک املاک عربی۔ فارسی، الفاظ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

**محل صرف** :- وہ ماشاء اللہ صاحب جائداد ہیں تمھاری ضمانت ضرور کر لیں گے۔

**صاحب جرأت** :- ہمت والا، بہادر، دلیر فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صرف** ۔ (خانخاناں) اولوالعزم صاحب جرأت شخص تھا جو مناسب تدبیر دیکھتا تھا کر گزرتا تھا۔ (دربار اکبری)

**صاحب جمال** :- (ب۔ اضافت) حسین خوبصورت، گورا چٹا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** ۔ اب اردو میں با اضافت ہی مستعمل ہے

ہیں صاحب جمال ہر اک شکل میں جمیل
کیا چل سکے یہاں یہ دستکوئی قال و قیل — خالق اسیر دبیر

انھیں معنی میں صاحب حسن بھی رائج ہے۔

صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں — آتش

**صاحبِ حال** :- صوفیانہ خیالات رکھنے والا عارف۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** ۔ ملا صاحب فرماتے ہیں صاحب حال شخص تھا اس سے معرفت کے بلند خیالات سنے گئے کبھی نماز جماعت نہیں چھوڑی۔ (دربار اکبری)

**صاحب حیثیت** :- صاحب جائداد، صاحب املاک ۲ دولت مند۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

**محل صرف** - وہ صاحب حیثیت آدمی ہیں تمھارا سوال رد نہیں کریں گے۔

**صاحب خانہ** ؛- (بے اضافت) گھر کا مالک، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

نزاکیا کام اب دل میں غم جانانہ آتا ہے
نکل اے صبر اب گھر سے کہ صاحب خانہ آتا ہے — امیر

**قول فیصل** - اب اضافت کے ساتھ صاحب خانہ لیتے ہیں۔

صاحب خانہ ہم ہیں کہنے کو
آئے ہیں چار دن کے رہنے کو — سحر

**صاحب خانہ** ۲؎ ؛- میزبان - فارسی ترکیب قلیل الاستعمال

ادھر تیر اس نے پھینکا دل ادھر منھ سے نکل آیا
پئے تعظیم مہماں جیسے صاحب خانہ آتا ہے — امیر

**قول فیصل** - چونکہ شعر میں مہمان کا ذکر ہے اس لئے صاحب خانہ کے معنی میزبان مراد لئے گئے ہیں — اب باضافت ہی بولتے ہیں۔

**صاحب خرد** ؛- (دنک اضافت) عقل مند، دانش مند، فارسی، صفت قلیل الاستعمال

عجب عاقل ہے اور صاحب خرد ہے
کہ واقف وہ زہر یک نیک و بد ہے — (زلیخائے اردو)

**قول فیصل** - اب باضافت ہی مستعمل ہے۔

**صاحب درد** ؛- (دنک اضافت) دردمند فارسی ترکیب، صفت قلیل الاستعمال

ہیں جو صاحب درد ان کو زہر ہو سامان عیش
موت کا ساماں زخمی کہتے ہیں مہتاب کو — ناسخ

**قول فیصل** - اب باضافت ہی بولتے ہیں۔

آخر تم بھی ہو صاحب درد
اس وقت ہیں جمع سب زن و مرد — اختر شاہ اودھ

**صاحب دل** ۱؎ ؛- (دنک اضافت) اہل دل، حساس طبیعت، فارسی ترکیب، صفت

خدا ہی کو خبر ہے کیسے کیسے ہوں گے صاحب دل
خدا معلوم ہوں گے بازوئے زور آزما کیسے طباطبائی — نظم

**قول فیصل** - اب زیادہ تر باضافت ہی زبانوں پر ہے پرانے لوگ کبھی کبھی بفک اضافت بھی بول دیتے ہیں۔

**صاحب دل** ۲؎ ؛- عارف، خدا شناس، پرہیزگار، پارسا، صالح، متقی، دین دار، فارسی ترکیب صفت، قلیل الاستعمال

**محل صرف** - ملا صاحب ایک بزرگ کا نام لکھ کر کہتے ہیں فلاں نامی صاحب دل اور مشہور مشائخ تشریف لائے بڑی تعظیم سے عبادت خانے میں اتارا (دربار اکبری)

**قول فیصل** - مولف نور اللغات نے بمعنی دانش مند دانا اور زیرک بھی لکھا ہے جو اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

**صاحب دماغ** ؛- (بہ اضافت و بغیر اضافت) متکبر، مغرور، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، متروک

فوج عشاق دیکھ ہر جانب
نازنیں صاحب دماغ ہوا — ولی دکنی

**صاحب دولت** ؛- دولت مند، امیر، پیسے والا فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

**محل صرف** - وہ صاحب دولت و صاحب دستگاہ تھے انھوں نے اپنے رنگ میں ملانا چاہا۔ (دربار اکبری)

**صاحب دیوان** ؛- (باضافت) اس شاعر کو کہتے ہیں جس کے کلام کا مجموعہ عالم وجود میں آچکا ہو یا چھپ کے شائع ہو چکا ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

**محل صرف** - ان کے بھائی میاں سید محمد میر اثر تخلص کرتے تھے اور صاحب دیوان شاعر تھے۔ (آب حیات)

**صاحب ذوق** ۱؎ ؛- بامذاق، وہ شخص جسے کسی امر کا چسکا پڑا ہو۔ عربی الفاظ، صفت فصیح رائج

**محل صرف** - ان کے کلام کو ہر صاحب ذوق پسند کرتا ہے۔

**صاحب ذوق** ۲؎ ؛- شوقین، رنگین مزاج عاشق مزاج، عربی الفاظ، صفت

صاحب ذوق بھلا رہتے ہیں پابند کہیں
جی اگر ہے تو جہاں ہے یہ مثل جھوٹی نہیں — ذوق (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صاحب ذوق** ۳؎ ؛- کامل، خدا رسیدہ، عارف کامل، عربی الفاظ، صفت

رکھ کرے وہ شیر کو مقابل
اس صاحب ذوق کا لیا دل — محسن (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے یہ صوفیوں کی اصطلاح ہے۔

**صاحب راز** ؛- ۱؎ رازدار، ہمراز، بھیدی ۲؎ دم ساز، ہمدم ۳؎ صاحب اسرار۔ واقف الحقائق، عربی، فارسی الفاظ، صفت، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

**صاحب رائے** ۱؎ ؛- وزیر، مشیر، مدار المہام دیوان اعلیٰ، دستور، کیونکہ رائے اصطلاح میں وزیر کو کہتے ہیں۔ ۲؎ مدبر، صاحب تدبیر عقیل و فہیم ۳؎ شیخ بو علی سینا سے بھی مراد ہوا کرتی ہے کیونکہ

وہ فخر الدولہ بادشاہ رے کے وزیر تھے۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - عربی تعلیم یافتہ طبقہ صرف عقیل و فہیم مدبر کے معنوں میں صاحب اُڑا کے بول دیتا ہے۔

**صاحب زادہ**[۱]: - امیر زادہ، عزت دار کا بیٹا، شریف زادہ، رئیس زادہ، عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔

روسیہ دشمن عبث کرتا ہے میری پیروی
بندۂ زنگی بناوٹ سے نہ صاحبزادہ ہو　　آتش

**صاحب زادہ**[۲]: - بیٹا، فرزند، لڑکا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - (میر حسن کے) دو صاحبزادوں نے نام پایا - میر خلیق، میر خلق　　(آب حیات)

**قول فیصل** - 'ے' کے ساتھ بصورت جمع صاحب زادے بھی بولتے ہیں جیسے "آپ کے صاحبزادے خدا کا فضل ہے نیک نکلے" اور بصورت واحد بھی صاحب زادے بولتے ہیں جیسے آپ کے ایک صاحب زادے نے وکالت کا امتحان دیا، دوسرے ڈاکٹر ہو گئے تیسرے طبابت سے شوق رکھتے ہیں۔ تانیث کے لئے صاحب زادی کہتے ہیں جیسے "افسوس جانا بیگم کا ہے۔ وہ عقل مند، صاحب سلیقہ، با تدبیر صاحب زادی تھی"　　(دربار اکبری)

**صاحب زادہ**[۳]: - کسی بزرگ کی اولاد، کسی بزرگ دین کی اولاد، بزرگ زادہ، پیر زادہ، اردو، دلی کی زبان۔

**محل صرف** - (شاہ حاتم نے) آخر عمر میں کلیات مذکور سے خود انتخاب کر کے ایک چھوٹا دیوان مرتب کیا۔ اس کا نام "دیوان زادہ" رکھا کیونکہ پہلے دیوان سے پیدا ہوا تھا۔ وہ صاحب زادہ بھی پانچ ہزار سے زیادہ کا مال بغل میں دبائے بیٹھا ہے۔　　(آب حیات)

**صاحب زادہ**[۴]: - کنایۃً، ناتجربہ کار، نوجوان　　(نور اللغات)

**قول فیصل** - صاحب زادہ رہائے مختفی کے ساتھ نہیں بلکہ صاحب زادے (یائے مجہول کے ساتھ) کہتے ہیں۔ جیسے "میاں ابھی آپ صاحب زادے ہیں دنیا کے نشیب و فراز کیا جانیں"

**صاحب زادہ پن**: - نادانی۔ بے وقوفی۔ اردو صرف، رائج۔

**محل صرف** - بات بن رہی تھی تم بیچ میں بول دیے تمہارا صاحب زادہ پن تھا۔

**صاحب زبان**: - کسی زبان کا ماہر، زبان دان، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

**محل صرف** - ترجمے کا سر رشتہ خاص تھا مختلف زبان دان نوکر تھے۔ سنسکرت، یونانی، عربی کی کتابیں، فارسی اور بھاشا میں ترجمہ کرتے تھے جہاں یہ صاحب زبان بیٹھتے تھے اس مقام کا نام مکتب خانہ تھا۔　　(دربار اکبری)

**قول فیصل** - زبان دانی کے معنی میں صاحب زبانی بھی بہت کمی کے ساتھ رائج ہے جیسے "اب وہ زمانہ آتا ہے کہ انھیں خود صاحب زبانی کا دعویٰ ہوگا اور زیبا ہوگا"　　(آب حیات)

**صاحب زر**: - دولت مند، پیسے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہاں خیال غربا صاحب زر رکھتے ہیں
فیض انھیں سے ہے جو اشجار ثمر رکھتے ہیں　　نفیس

**صاحب سخن**: - سخن ور، زبان دان، فارسی ترکیب، متروک

جو کہ ہیں صاحب سخن ان کی طبیعت نرم ہے
ہے دلیل اس پر زباں میں استخواں ہوتے نہیں　　ناظم

**صاحب سلامت**[۱]: - (بفتح سوم و ترک اضافت) دعا سلام، باہمی طور پر سلام کرنا، اردو، مونث غیر فصیح، رائج۔

اے جنوں صاحب سلامت کو تو ہاتھ اٹھتا نہیں
دیکھ کر مجھ کو اٹھا لیتا ہے پتھر ہاتھ میں　　ناسخ

**صاحب سلامت**[۲]: - رسمی ملاقات، مختصر ملاقات، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

اور کچھ مطلب نہیں ہاں رہ گئی ہو اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی　　مصحفی

**صاحب سلامت**[۳]: - جان پہچان، روشناسی، ربط ضبط، شناسائی، اردو، مونث، رائج۔

تمہارے در پہ ہم کیوں کر نہ آتے
کہ تھی صاحب سلامت پاسباں سے　　داغ

**صاحب سلامت کرنا**: - سرسری ملاقات کرنا، اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف** - میں نے خلاف شیوہ انسانیت سمجھا کہ بدون صاحب سلامت کیے چلا جاؤں۔ (ابن الوقت)

**قول فیصل** مطلق سلام کرنا بھی اس کے معنی ہیں جیسے - میں بہت جلد اس کے قریب گیا صاحب سلامت کر کے پوچھا......"　　(طلسم ہوش ربا)

**صاحب سلامت ہونا**: - جان پہچان ہونا - شناسائی ہونا - اردو، صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - مجھے مہری کے ساتھ جانے میں تامل ہوا احباب مجھ سے مذاق کرنے لگے۔ ہاں صاحب! کیوں نہیں کبھی کی صاحب سلامت ہو جب تو اس طرح بلا بھیجا۔　　(امراؤ جان ادا)

**قول فیصل** - ملاقات ہونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

اور کچھ مطلب نہیں ہاں رہ گئی ہے اتنی بات
راہ میں اس سے کبھی صاحب سلامت ہو گئی　　مصحفی

علیک سلیک اور سلام بندگی کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

ہوئی صاحب سلامت پہلے باہم
بنایا اس کو اس نے اپنا محرم (داغ بلیہ نو منظوم)

**صاحبِ سلیقہ**:- ہنرمند، سگھڑ، ذی شعور، ذی تمیز۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف**۔ وہ پاک دامن بڑی عقلمند صاحب سلیقہ باتدبیر صاحبزادی تھی۔ (آبِ حیات)

**قولِ فیصل**۔ اس جگہ سلیقہ مند زیادہ بولتے ہیں۔

**صاحبِ شمشیر**:- تلوریا، تلوار کا مالک، شجاع، تیغ زن۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تصور میں کسی تیغ نگہ کے کشتۂ الفت
ہوا تسخیر کرنے صاحبِ شمشیر دل میرا (ذوق)

**صاحبِ شوق**:- (کلمۂ طنز) جبکہ کوئی شخص کوئی بات کہتا اور دوسرا پسند نہیں کرتا تو اظہار اکراہ میں یہ کلمہ زبان پر لاتا ہے کہ تم تو صاحبِ شوق ہو، تشنیع۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صاحبِ طبل و علم**:- حکومت والا، صاحبِ اختیار۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاحبِ طبل و علم کو بھی نہ دیکھا چین سے
کیا میں اس غم خانے میں اسبابِ راحت مانگتا (قلق)

**صاحبِ طرز**:- دنیائے ادب میں نئی راہ نکالنے والا شاعر، وہ شاعر جو اپنے اندازِ سخن کا خود ہی موجد ہو۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف**۔ بعض موقع پر جیدل اور ناصر علی کی طرح میں جا پڑے اور اردو میں وہ اس سبب سے صاحبِ طرز قرار پائے۔ (آبِ حیات)

**صاحبِ ظرف**:- ظرف والا، عالی ظرف، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

ہوں وہ صاحب ظرف پی جاتا ہوں خم کے خم شراب
ایک کوزے میں سما جاتا ہے دریائے شراب (ناسخ)

**قولِ فیصل**۔ اب زیادہ تر عالی ظرف بولتے ہیں۔

**صاحبِ عالم**:- دہلی کے شاہزادوں کا لقب۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

**محلِ صرف**۔ صاحبِ عالم نے مرزا رفیع سے کہا کچھ ارشاد فرمائیے۔ (آبِ حیات)

**قولِ فیصل**۔ لکھنؤ کے شاہزادوں میں بھی چھوٹے صاحبِ عالم، بڑے صاحبِ عالم، بڑے رکھ رکھاؤ دار گزرے ہیں۔

**صاحبِ عزا**:- (بفکِّ اضافت) عزادار۔ فارسی ترکیب، متروک۔

ہاں روئیں اہلِ بزم کہ گریاں ہیں اہلبیت
صاحبِ عزائے شاہ شہیداں ہیں اہلبیت (دبیر)

**قولِ فیصل**۔ کسی کے ساتھ اس جگہ صاحبِ عزا (باضافت) اور عام طور سے عزادار کہتے ہیں۔

**صاحبِ عزم**:- (بے اضافت) ہمت والا، بہادر، مضبوط ارادے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ صاحبِ عزم ہیں گو رزم کی نوبت نہیں آئی
حکومت اپنے قریے پر کی لیکن بدستِ دشمن پہ (نظم)

**قولِ فیصل**۔ اب باضافت ہی بولتے ہیں۔

صاحبِ عزم و جزم تم ہو گے
مالکِ بزم و رزم تم ہو گے (نظم)

**صاحبِ عصمت**:- عفیفہ، عصمت دار۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

روتے ہیں اک صاحبِ عصمت کی فرقت میں ہم آج
پوچھنے کو رنگ کے دامانِ مریم جائیے (ناسخ)

**صاحبِ علم**:- پڑھا لکھا، ذی علم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف**۔ بعض لوگ باوجودیکہ صاحبِ علم تھے مگر دنیا سے دل برداشتہ ہو کر مجبور ہی بیٹھے۔ (آبِ حیات)

**صاحبِ غرض**:- غرض مند آدمی، وہ شخص جس کو کوئی حاجت ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل**۔ اس جگہ غرض مند ہی زیادہ بولتے ہیں۔

**صاحبِ غیرت**:- غیرت دار، حمیت دار، حیادار، غیور۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

فاقے سے ہیں تو صاحبِ غیرت نہ رخ کریں
دعوت خلیل کی ہو کر تو شہ سفر بدر کا (انیس)

**قولِ فیصل**۔ عام طور سے زبانوں پر غیرت دار، غیرت مند ہے۔

**صاحبِ فراش**:- (بفکِّ اضافت) وہ بیمار جو بستر سے اٹھ نہ سکے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہوں میں صاحبِ فراش اس رنج و غم سے
نہ تھی مہلت کوئی دم بھی الم سے (الف لیلہ نو منظوم)

**قولِ فیصل**۔ باضافت بھی نظم کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں یہی رائج و فصیح ہے۔

ع ہم کس مزے سے اٹھ گئے اے صاحبِ فراشِ عشق

**صاحبِ فراش ہونا**:- (بفکِّ اضافت) (فراش بکسرِ اول بمعنی بچھونا) کمزوری کی وجہ سے بیمار کا ہر وقت بستر پر پڑا رہنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

اٹھے جہان ہی سے جو بستر سے وہ اٹھے
تیرا مریضِ عشق جو صاحبِ فراش ہے (ذوق)

**قولِ فیصل**۔ اب باضافت صاحبِ فراش ہونا مستعمل ہے۔

**صاحبِ فکر**:- (مسدد باضافت) صاحبِ فکر و نظر، گہری فکر کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنے والا، مفکر۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اہلِ تاریخ نے لکھا ہے یہ ذکر
سن کے حیرت کریں گے صاحبِ فکر نظم طباطبائی

**صاحبِ فوج** :۔ (بہ اضافت) بادشاہ، حکمراں، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

سامنے کیا کرے دل اس مژہ ابرو کا
صاحبِ فوج نہیں صاحبِ شمشیر نہیں خواجہ وزیر

**صاحبِ فہم** :۔ سمجھ دار، عقل مند۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آج عالم میں جو ہیں صاحبِ فہم
ان کے قبضے میں ہے ہمارا سہم نظم طباطبائی

**صاحبِ قِراں** (مذ) :۔ وہ شخص جس کی ولادت یا نطفہ ٹھہرنے کے وقت زحل اور مشتری کا قِران ہو یعنی یہ دونوں تارے ایک برج میں ہوں ایسے وقت کی پیدائش کا آدمی بڑا اقبال مند ہوتا ہے امیر تیمور کا لقب اسی وجہ سے صاحبِ قِراں ہے کہ اس کی پیدائش کے وقت بھی قِران تھا۔ جس طرح یہ قِران بہت مدت میں واقع ہوتا ہے اسی طرح اس قِران کی پیدائش والے کی حکومت و سلطنت بھی مدت تک رہتی ہے۔ قِران السعدین، عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**صاحبِ قِراں**[۲] :۔ بڑا بادشاہ، بادشاہ۔ بہ صفت تعظیم ہے۔ بعض لوگوں نے سرورِ کائنات کی نسبت بھی صاحبِ قِراں لکھا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

**صاحبِ قِرانِ ثانی** (مذ) :۔ (۱) دوسرا صاحبِ قِراں (۲) شاہجہان بادشاہ دہلی کا لقب، (۳) وہ بادشاہ جو امیر تیمور کے رتبے کے قریب پہنچا ہو۔ عربی مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

**صاحبِ قِرانی** :۔ صاحبِ قِراں ہونا، حکومت فارسی صفت۔ دہلی کی زبان۔

تم کرو صاحبِ قِرانی جب تلک
ہے طلسمِ روز و شب کا در کھلا غالبؔ

**صاحبِ قوت** :۔ قوت والا، فارسی صفت فصیح، رائج۔

**محلِ صرف**۔ خود صاحبِ قوت تھا اور سخت محنت برداشت کر سکتا تھا۔ (دربارِ اکبری)

**صاحبِ قیافہ** :۔ (کنایۃً) عقل والا، سمجھدار، صفت، دہلی کی زبان۔

ساغرِ دل کی نہیں قیمت اضافہ ڈھونڈھیے
پر میں ساقی ہم کوئی صاحبِ قیافہ ڈھونڈھیے ظفر

**قولِ فیصل**۔ اہلِ لکھنؤ قیافہ شناس بولتے ہیں۔

**صاحبِ کتاب** :۔ وہ نبی جس پر کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

تمھارے روئے کتابی کا حال پوچھیں جب
کوئی نبی جو مجھے صاحبِ کتاب ملے امیرؔ

**صاحبِ کرامت** :۔ بزرگی والا جس سے خوارقِ عادات امور کا ظہور ہو۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

**محلِ صرف**۔ آبِ حیات کو دیکھ کر بعض اشخاص نے مجھ سے کہا کہ ایسا کہنہ مشق صاحبِ کرامت بزرگ ایک نوجوان کا کیونکر شاگرد ہوا ہوگا۔ اس عنوان کو تم نکال ڈالو۔ (دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

**صاحبِ کرماں ہمیشہ مفلس باشند** :۔ کرم والے یعنی سخی لوگ ہمیشہ مفلس رہتے ہیں۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگِ امثال)

**صاحبِ کمال** :۔ کامل، صفت، قلیل الاستعمال

شتاق سب ہیں مہر سے افزوں ہلال کے
دنیا میں قدرداں نہیں صاحبِ کمال کے ناسخؔ

**قولِ فیصل**۔ اب اس محل پر بااضافت زبانوں پر زیادہ ہے۔

**صاحبِ کمال** (مذ) :۔ صاحبِ کرامت، عارف کامل، ولی، درویشِ کامل، پیرِ روشن ضمیر (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صاحبِ کمالی** :۔ (بے اضافت) کامل ہونا، فارسی، مؤنث، متروک

مثلِ ماہ چار دہ روشن گری حاصل ہوئی
داغِ دل کا باعثِ صاحب کمالی ہو گیا صبا

**صاحبِ لولاک** :۔ (کنایۃً) پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ننگ درویشی سے کیوں رکھتا ہے پتلا خاک کا
قول ہے الفقر فخری صاحبِ لولاک کا اسیر لکھنوی

**قولِ فیصل**۔ لولاک اشارہ ہے اس حدیثِ قدسی کی طرف لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (خدا فرماتا ہے اے رسول، اگر میں تم کو نہ پیدا کرتا تو افلاک کو نہ پیدا کرتا۔

**صاحبِ مال** :۔ مال دار، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

**قولِ فیصل**۔ اب اس جگہ زیادہ تر مال دار ہی بولتے ہیں۔

**صاحبِ مروت** :۔ (بااضافت) مروت والا صفت۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ زیادہ تر زبانوں پر بامروت ہے عوام مروت دار بھی کہتے ہیں۔

**صاحبِ معاملہ** :۔ وہ شخص جس سے کام کا تعلق ہو

فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ گلعذار نے کہا واری اب کچھ زبان سے نہ نکالیے۔ عنبر پرانا عیار تھا ایسا نہ ہو کوئی اس کی محبت میں شاہ کو مقدمۂ اصلی سے آگاہ کرے دروازے پر موجود ہیں۔ ہر چند کہ کوئی اب کچھ نہیں کرسکتا۔ صاحب معاملہ بیان نہیں ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

**صاحبِ معرفت**:۔ خدا شناس، عارف، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ ۱۲۳۵ھ میں ایک بزرگ کہن سال حافظ علی شاہ نام اورنگ آباد ملک دکن سے وارد دہلی ہوئے ...... وہ صاحب دل اور صاحب معرفت شخص تھے۔ (آب حیات)

**صاحبِ مقدور**:۔ (باضافت) مال دار، دولت مند عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ادنیٰ صاحب مقدور سے لے کر امرا بادشاہ تک اس دن گھروں کو سجاتے تھے۔ (دربار اکبری)

**صاحبِ ملک و مال**:۔ بادشاہ۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

صاحب ملک و مال ہو کے اگر
رکھے کچھ ملک و مال کی نہ خبر — نظم طباطبائی

**صاحبِ من**:۔ (یہ لفظ خطاب اور القاب میں مستعمل تھا)، جناب من، مہربان من، میرے صاحب۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک۔

محلِ صرف۔ صاحب من ہم ہندوستان کے آدمی ایک طرح۔ خدا نے ہماری سرشت میں دو روئی پیدا ہی نہیں کی۔ (دربار اکبری)

قولِ فیصل۔ پرانے زمانے کے لوگ کچھ عرصے قبل تک خطاب کرتے ہوئے جناب من کی جگہ یہ بول دیتے تھے۔

**صاحبِ منصب**:۔ افسر، عہدے دار۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ ان کے (مرزا مظہر جان جاناں) کے والد عالمگیر کے دربار میں صاحب منصب تھے۔ (آب حیات)

**صاحبِ نسبت**:۔ خدا رسیدہ، کامل، صاحب کرامت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت۔

(فقرہ) میاں عبدالعزیز خاں صاحب ایک بزرگ صاحب نسبت فقیر تھے۔ (آب حیات)

قولِ فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صاحبِ نصیب**[1]:۔ خوش نصیب، خوش قسمت صاحب اقبال، طالع ور، اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ بھی خدا کا شکر ہے کہ آج تک اپنے ہاتھ پاؤں کی روٹی کماتے ہو اوروں کو کھلاتے ہو، کسی کے شرمندہ نہیں۔ صاحب نصیب ہو۔ (افسانۂ سرور)

**صاحبِ نصیب**[2]:۔ بد نصیب، شوم طالع، کم بخت، بد بخت۔

(فقرہ) کیسی صاحب نصیب بچی ہے ذرا پڑھنے پر دل نہیں لگاتی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عورتیں طنزاً نصیبے ور یا خوش نصیب کہہ دیتی ہیں۔

**صاحبِ نظر**:۔ (بفک اضافت) دانا، دور اندیش۔ فارسی، صفت، متروک

برسوں لگی رہی ہیں جب مہر و مہ سے آنکھیں
تب کوئی ہم سا صاحب! صاحب نظر بنے ہے — میر

قولِ فیصل۔ فارسی قاعدے سے اس کی جمع "صاحب نظراں" اور اردو قاعدے سے "صاحب نظروں" بھی استعمال کرتے تھے مگر اب یہ دونوں صورتیں بھی متروک ہیں۔

آئینہ سینۂ صاحب نظراں ہے کہ جو تھا
چہرۂ شاہد مقصود عیاں ہے کہ جو تھا — آتش

آنکھ اس سے نہیں لڑنے کی صاحب نظروں کی
جس خاک پہ ہوگا اثر اس کے کف پا کا — میر

اب صاحب نظر (باضافت) مستعمل و فصیح ہے۔

ہم بھی تھے جوہر گراں مایہ
پر کوئی صاحب نظر نہ ہوا — وحشت کلکتوی

**صاحبِ نیاز**:۔ حاجت مند، فارسی، صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب ان معنی میں نیازمند مستعمل ہے۔

**صاحبو**:۔ (کلمۂ خطاب) اے حضرات، اے حاضرین، لوگو، اردو، فصیح، رائج۔

ہمیں شوق نے صاحبو کھو دیا
غلاموں سے اس کے توسل کیا — میر

قولِ فیصل۔ وہ صاحبو، کلمہ خطاب بھی ہے اور جمع کا بھی فائدہ دیتا ہے۔ اس سے پہلے سنے کا بجائے بھی کرتے ہیں

خدا کے واسطے اے صاحبو! کہو تو سہی
کہ رسم مہر و وفا بھی کچھ اس دیار میں ہے — انشا

**صاحبِ وفا**:۔ وفادار، باوفا، فارسی، صفت قلیل الاستعمال۔

ستانے کے لئے صاحب وفا ڈھونڈھا نہ پھر کوئی
تمھیں بھی میرے ہی دم تک غریب آزار بننا تھا — جلال

قولِ فیصل۔ اب زیادہ تر ان معنوں میں باوفا وفادار یا اہل وفا کہتے ہیں۔

**صاحبِ وقار**:۔ (بے اضافت) عزت دار، مرتبے والا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال

جمشید عصر کلب علی خاں فلک جناب
ہوتا ہے جن کی ذات سے صاحب وقار بخش — داغ

قولِ فیصل۔ اب باضافت (صاحب وقار) بولتے ہیں۔

**صاجبوں**:۔ (حرف جار کے ساتھ) لوگوں، صاحب کی جمع، اردو، فصیح، رائج۔

جب کوچنیں گے یاد کریں گے ہمیں کمال
تم صاجبوں کا اس طرف آنا ہوا اب محال — مصحفی

**صاحبہ**:۔ صاحب کی تانیث جیسے بیگم صاحبہ والدہ صاحبہ وغیرہ۔ عربی، فصیح، رائج۔

**صاحبِ ہمت**:۔ ہمت والا، جری، بہادر فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جانم سے بڑھ کے خطر میں تیغ نے نذر دیا
ہمت کا نام صاحبِ ہمت نے کر دیا — امیر

**صاحبِ ہوش**:۔ (بفکِ اضافت) عقل مند، دانش مند، فارسی ترکیب، متروک۔

کہا سن نے اسے پھر جلد جا تو
وہ صاحب ہوش ہو جا کرکے آ تو — (زلیخائے اردو)

**قولِ فیصل**۔ اب بافافت ہی مستعمل و فصیح ہے۔

**صاحبی**[۱]:۔ امیری، حکومت، سلطنت، اردو مونث، متروک۔

بندگی اور صاحبی اصل میں دونوں ایک ہیں
جس کا غلام ایاز ہے وہ ہو غلام ایاز کا — جعفر لکھنوی

**صاحبی**[۲]:۔ کم توجہی، کم التفاتی، بے پروائی، نازک دماغی، اردو، مونث دہلی کی زبان

صاحبی کیسی جو تم کو بھی کوئی تم سا ملا
پھر تو خواری بے وقاری بندہ پرور ہو گئی ہو — میر

**قولِ فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو ہر معنی میں متروک لکھا ہے اور اردو بتایا ہے۔

**صاحبی پانا**:۔ امیری پانا، حکومت پانا، سلطنت پانا، عزت و مرتبہ پانا، اردو مصدر، متروک

ع کسی نے صاحبی پائی تو صاحب کی غلامی سے رشک

**صاحبی کرنا**:۔ کم التفاتی سے پیش آنا، دماغ کرنا کم توجہی برتنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان

آنے لگے ہو دیر دیر دیکھئے کیا ہو گیا نہیں
تم تو کرو ہو صاحبی بندے میں کچھ رہا نہیں — (زبانِ تحقیق)

**صاد**[۱]:۔ عربی کا چودھواں حرف۔ عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رشک ہے ہجر میں ہمیں اتنا
وصل کا صاد اوصال رہا — اختر شاہ اودھ

**صاد**:۔ صحیح کی علامت یعنی (صح) ہوتی ہے (صا) عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ غزل کیا ہے مزہ جب پر سخن دانوں کے صاد
ہر اجرا اہل دانش کی نشانی چاہئے — اکبر

**صا**[۱]:۔ جب بغیر دائرہ لکھتے ہیں تو اشارہ ہوتا ہے صحیح ہونے، منظور کرنے کا یا کسی چیز کے منتخب ہونے پسندیدہ ہونے کا۔ (نور اللغات)

**صا**[۲]:۔ پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفےٰ صلعم کے اسم مبارک پر یہ نشان بنا دیتے ہیں جو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی علامت ہے۔ علامت صلوات۔ عربی، مذکر، رائج۔

**قولِ فیصل**۔ جناب فاطمہ زہرا کے اسم مبارک پر بھی یہ نشان بناتے ہیں جو صلوات اللہ علیہا کی علامت ہے۔

**صا**[۳]:۔ خط یا فرمانوں کے آخر میں بھی ص کی شکل بنا دیتے تھے جو علامت تصدیق کی ہے۔ متروک (نور اللغات)

**صا**[۴]:۔ کسی دعوت نامے کی فہرست میں اپنے نام کے آگے ص بنا دیتے ہیں جو اطلاع پانے کی علامت ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

**صادِ چشم**:۔ آنکھ کو ص سے تشبیہ دیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

عاشق ہزار دل لیوں تو ہوئے صادِ چشم کے
چہرہ مگر سجال رہا خال خال کا — صبا

**صادر**:۔ (صدور، جگہ سے باہر آنا، صادر، نکلنے والا) جاری، نافذ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صادر کرنا**:۔ جاری کرنا، کوئی حکم یا قانون پاس کرنا، نافذ کرنا۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ لفظ فرمان، حکم کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔

**صادر و وارد، وارد و صادر**:۔ آیا گیا، مہمان، مسافر، فارسی، مذکر (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ صادر وارد کی تو نہیں البتہ وارد و صادر کی ایک مثال ملی ہے جو درج ذیل ہے۔

"بڑی بی صاحب میرا توعشق یہ ہے کہ ایک دفعہ میں حسرت، امجد، سسرال، فرخندہ فال میں وارد و صادر ہوا"۔ (فسانۂ مبتلا — امجد لکھنوی)

موجودہ دور میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

**صادر ہونا**[۱]:۔ نافذ ہونا، جاری ہونا۔ (فقرہ) یہ حکم ۱۰ر نومبر کو صادر ہوا اور مجھ کو ۱۵ر نومبر کو ملا۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ لفظ حکم کے ساتھ ملا کے حکم صادر ہونا، فرمان صادر ہونا بولتے ہیں۔

**صادر ہونا**[۲]:۔ پہنچنا، صدور پانا، نازل ہونا (فقرہ) آج نوازش نامہ صادر ہوا (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ اب متروک ہے سرزد ہونا بھی اس کے معنی لئے گئے ہیں وہ بھی اب متروک ہیں۔

کہ مجھ سے کیا ہوئی تقصیر صادر
جو اتنا ظلم مجھ پر ہوئے مجھ پر — (زلیخائے اردو)

**صادر ہونا**[۳]:۔ (دریا کے لئے) واقع ہونا، حادث ہونا، نکلنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- ایسا تعفن [illegible] صادر ہوا کہ تمام کمرے میں بدبو ہی بدبو ہو گئی۔

صَادِق ۱:- (بکسر سوم) سچا، راست گو، سچ بولنے والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

صادق ہوں اپنے قول میں غالبؔ خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے — غالب

قول فیصل - اس کا مادہ صدق ہے۔

صَادِق ۲:- معنی کا کسی دوسری چیز پر درست آجانا، ٹھیک، درست، چسپاں، موزوں، منطبق، عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل - اس کا صرف آنا کے ساتھ ہے (یعنی صادق آنا) جیسے ۔۔ دراصل تم حق پر تھے اس لئے عدالت نے تم کو بری کر دیا۔ جھوٹا مدعی اپنا سا منہ لے کے رہ گیا۔ حقیقت میں یہ مثل تم پر صادق آتی ہے کہ سانچ کو آنچ نہیں۔

صَادِق ۳:- منصف، انصاف کی کہنے والا، خدا لگتی کہنے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - منصف صادق تو ہوتا ہے مگر اسے صادق نہیں کہتے منصف ہی کہتے ہیں۔

صَادِق ۴:- ظاہر، آشکار، واضح، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل - تنہا نہیں بولتے ملا کے بولتے ہیں جیسے صبح صادق وغیرہ۔

صادق ۵:- سچا وفادار جیسے یار صادق (نور اللغات)

قول فیصل - تنہا صادق نہیں، دوست صادق (باضافت) کہتے ہیں۔ یار صادق اب زبانوں پر نہیں۔

صَادِق ۶:- شیعوں کے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام کا لقب، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل - حدیث خوان جب آپ کی حدیث بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام آپ ہی کو صادق آلِ محمدؐ بھی کہتے ہیں۔

صَادِق ۷:- خالص، پوری طرح، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

قول فیصل تنہا نہیں ملا کے بولتے ہیں جیسے اشتہائے صادق

صادق ۸:- پاک، خالص، عربی، صفت، فصیح، رائج

ع عشق کاذب تھا یا کہ صادق تھا — قلق

صادق الاقرار :- وعدے کا سچا، قول کا پکا، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دن صفائے باطن نے اے رسول کے دلدار
آیا کیسے جذبے میں تجھ سا صادق الاقرار — خلیق

صَادِقُ القَول :- بات کا پکا، قول کا سچا، عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع صادق القول کہیں کرتے ہیں اقرار میں فرق — امیر

صَادِقُ اللَّہجہ :- سچ بولنا جس کی عادت ہی میں داخل ہو، عربی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صَادِقُ الوَعد :- وعدے کا سچا، وہ جو وعدہ خلافی نہ کرتا ہو، وعدہ وفا کرنے والا، عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - شاہنشہ اقلیم محبت، صادق الوعد ۔۔۔۔ اللہ جلد ہم کو تمہارا روئے تاباں دکھائے۔ (انشائے سرور)

صَادِق آنا :- ٹھیک ہونا، درست ہونا، کسی شی وغیرہ کے مفہوم کا کسی پر منطبق ہونا، چسپاں ہونا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف - کبھی کبھی ٹپکتے تھے تو عجیب و غریب نقلیں مخدوم سے روایت کرتے تھے اور بڑھاپے میں یہ آیت اس پر ٹھیک صادق آئی۔

فَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ (تم میں ذلیل عمر کی طرف دھکیلے جائیں گے) (دربار اکبری)

صاد کرنا ۱:- صحیح کی علامت (ص) بنانا، کسی امر کے صحیح و درست ہونے کو تسلیم کرنا، اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صفت چشم وہ لکھوں کہ سبھی صاد کریں
شعر کو آنکھ پہ رکھ رکھ کے مجھے یاد کریں — فیاض (فرہنگ آصفیہ)

صاد کرنا ۲:- کسی چیز کی خوبی تسلیم کرنا، اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاد سرخی سے کیا کس نے سر فرد جمال
اپنے عالم میں ترے دیدۂ مخمور نہیں — عزیز لکھنوی

صاد کرنا ۳:- قبولیت کی سند دینا، صحیح تسلیم کرنا، اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غزل جو نعت میں کہتے ہیں وہ مقبول ہوتی ہے
ملک صل علیٰ کہہ کہہ کے اس پر صاد کرتے ہیں — امیر

صاد کرنا ۴:- سراہنا، آفرین کرنا، پسند کرنا۔

ہے یقیں ہم کو اگر وہ دیکھتا مجرا ترا
صاد کرتا چوم کر دل گیر اپنے ہاتھ سے — جعفر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

صاد کرنا ۵:- کسی کا عذر منظوری کی علامت کے طور پر ص لکھ دینا، منظور کرنا، قبول کرنا، اردو، صرف، رائج

صاد ہونا ۱:- منظور ہونا، تسلیم ہونا، مقبول و پسندیدہ ہونا، اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

امیدوار چشم عنایت ہیں دیر سے
ہو جائے صاد فرد ہمارے گناہ کی — امیر

صاد ہونا ۲:- صحیح کا نشان بننا جب کسی شعر کو اچھا سمجھتے ہیں اس پر بھی ص بنا دیتے ہیں۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پلے ہیں خلعت پہ خلعت وصف قد و چشم میں
ایک اک مصرعے پہ اپنے ان کے دو دو صاد ہیں
صبا

**صادر ہونا** :- صحیح کے نشان کے ذریعے غلط سمجھ کے کاٹے ہوئے لفظ کا صحیح قرار دیا جانا - اردو مصدر - تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

پھر آئے رنگ رفتہ جو رخ پر عجب نہیں
اکثر ہے چہرۂ نظری صاد ہو گیا
آتش

**صارِم** :- تیغ، بہادر، جری، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صارم موت سے تیزی میں وہ دونی ٹھہری
پھر نہ مجرم نہ کسی شرع میں جوزی ٹھہری
تعشق

جانب اعدا تو سر میداں کھینچے جس دم صارم براں
نعرہ ہو اس کا اَقتُل اُقتُل - مذہب اس کا عن قتلنا
(ذوق دہلوی)

**صَاع** :- ایک وزن جو دو سو چھتیس تولے کے برابر ہوتا ہے - عربی، مذکر - اصطلاح فقہ -

دیے اک صاع بھر جو اور بولا
کہ میری سبتیرہ کے پاس لے جا
(معراج العاشقین)

**صَاعِقَہ** :- دکسر سوم و فتح چہارم، بجلی جو زمین پر گرے - عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

اک صاعقہ گرتے ہوئے جو دور سے دیکھا
موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا
انیس

**قول فیصل** - بعض شعرائے لکھنؤ نے مونث بھی نظم کیا ہے

شوخ کی برق تبسم جو چمک جاتی تھی
صاعقہ ابر کے پردے میں دبک جاتی تھی
مسترزد لکھنوی

مولف فرہنگ آصفیہ نے مونث لکھا ہے اور ذیل کا شعر مثال میں پیش کیا ہے

گفتگو سے مری جلے اغیار
صاعقہ بن گئی مری آواز
تجمل

حالانکہ شعر سے آواز کی تانیث ظاہر ہوتی ہے - اس کی اردو جمع صاعقے بھی مستعمل و فصیح ہے -

کس کو کہتے ہیں خدا جانے کہ بجلی ہے حکیم
صاعقے گرتے ہیں مجھ پر آہ بے تاثیر کے
ناسخ

عربی میں اس کی جمع صواعق ہے - ترجیح مذکر ہی کو ہے -

**صاعقہ بار** :- بجلی گرانے والا، فارسی صفت فصیح، رائج -

**قول فیصل** - صاعقہ بار، تلوار کی بھی صفت ہے شعرا، تیغ صاعقہ بار کی ترکیب سے نظم کرتے ہیں ۔ صاعقہ شعلہ بار بھی شعرا نے نظم کیا ہے -

دیکھوں تو کون روکتا ہے میرے وار کو
کھینچا یہ کہکے صاعقۂ شعلہ بار کو
انیس

**صاعقہ باری** :- بجلیاں گرانا، فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

**قول فیصل** - تلوار کی تعریف میں شعرا نظم کرتے ہیں

اُٹ اُٹ وہ اس کی صاعقہ باری حذر حذر
جل بھن کے خاک ہو گئے ناری ادھر ادھر
اوج

**صاعقہ چمکنا** :- کوندا لپکنا، بجلی چمکنا، اردو مصدر فصیح، رائج -

ہیں گرفتار قفس وہ مرغ آتش بال ہوں
صاعقہ چمکا فلک پر جب کوئی پر اڑ گیا
بحر

**صاعقہ زا** :- صاعقہ بار، بجلی گرانے والا، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شرارہ خیز تھے جوہر تو ابر صاعقہ زا
سیاہ شام تھی چاروں طرف جو شفقہ نشا
اوج

**صاعقہ طور** :- وہ بجلی جو کوہ طور پر چمکی تھی اور جس کی روشنی سے جناب موسیٰ بے ہوش ہو گئے تھے فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دل میں پیوستہ ہوئی کھنچی جو مرے روز ازل
ہے وہی شوخ نظر صاعقۂ طور نہیں
عزیز لکھنوی

**صَاعِقَہ فگن** :- (تلوار کی تعریف میں) بجلیاں گرانے والی - فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ چار وار روک کے دکھلایا عز و جاہ
یوں صاعقہ فگن ہوئی شمشیر بے پناہ
اوج

**صَاعِقَہ کردار** :- وہ تلوار جس میں بجلی کی سی صفتیں ہوں نیز تلوار فارسی ترکیب صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

آہن پہ بھی رکتی نہ تھی وہ صاعقہ کردار
انیس

**صاعقہ گرنا** :- بجلی گرنا - اردو، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

دل پر گرے گا صاعقہ کب مثل کوہ طور
آنکھیں ہماری ہوں گی تری جلوہ گاہ کب
جلال

**صَاف** [۱] :- کھرا، بے میل، خالص - عربی صفت فصیح، رائج -

**محل صرف** - نہ معلوم کیا بات ہے آج بمبے میں پانی صاف نہیں آ رہا ہے -

**صَاف** [۲] :- شراب، صافی، فارسی، مذکر -

لے لیا شکر کرکے ساقی سے
درد اس میں رہا کہ صاف ہوا (فرہنگ اثر)
آتش

**قول فیصل** - اب ان معنوں میں نہیں بولتے -

**صاف** [۳] :- اجلا، مصفا، شفاف، براق، اردو صفت، فصیح، رائج -

**محل صرف** - لکھنؤ میں جتنا دھوبی ہے ایسے صاف کپڑے دھو کر لاتی ہی کر دکھائیے -

**صاف** [۴] :- جس میں دھبہ نہ ہو - بے عیب اچھوتا اردو صفت، فصیح، رائج -

ع منہ صاف ہو بے تیرا نہ کامل میں کلف ہو
رشک

**صاف** [۵] :- صاف گو، راست باز - اردو صفت غیر فصیح، رائج -

محل صرف:- میں بہت صاف آدمی ہوں لگی لپٹی نہیں رکھتا، جس کی جو بات بری معلوم ہوتی ہے فوراً اس کے منھ پر کہہ دیتا ہوں۔

صاف[۶]:- وہ چیز جس میں کسی قسم کی آلائش نہ ہو پاک، آلودگی سے بچا ہوا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج

صاف ہو سینہ ہمارا کہ نہ دل ہے نہ جگر
کیا صفائی تجھے اے آئینہ رو آتی ہے — داغ

صاف[۷]:- سہل، سلیس، آسان، اردو، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف:- غزل کی زبان بہت صاف اور سادہ ہونی چاہیے۔

صاف[۸]:- پورے طور سے، بن دھن اردو، فصیح، رائج

سے جو حضرت واعظ سے وصف جنت کے
تو صاف پھر گئی آنکھوں میں اس مکان کی طرح — داغ

صاف[۹]:- چکنا، کھردرے کا عکس، رندہ کیا ہوا، اردو صفت، فصیح، رائج

محل صرف:- ایسا سطح اور صاف پتھر مشکل سے ملے گا مزار اتنی کے لئے آپ ضرور لیجئے۔

صاف[۱۰]:- جس کا دل کدورت سے پاک ہو بے کینہ، دل میں بغض وعناد نہ رکھنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

دشمن جاں ہے اسیران قفس کا صیاد
پر بجیدہ ہی سے ہو صاف نہ پر دار ہے صاف — مشرف

صاف[۱۱]:- بالکل، قطعی، دو ٹوک، اردو، فصیح رائج

محل صرف:- میں نے کہا مجھے اس وقت دو روپے دیجئے کل دے دوں گا انھوں نے صاف انکار کر دیا کہنے لگے میرے پاس ایک پیسہ نہیں ہے۔

صاف[۱۲]:- بلا جھجک، بے تامل، کسی پس وپیش کے بغیر، اردو، فصیح، رائج۔

ذکر میرا اگر آجاتا ہے

سن کے وہ صاف اڑا جاتا ہے — داغ

صاف[۱۳]:- واضح لکھا ہوا، نستعلیق، پڑھ لینے کے قابل، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:- برابر لکھتے رہنے کی وجہ سے تمہارا خط ماشاء اللہ بہت صاف ہو گیا ہے۔

صاف[۱۴]:- واضح، آشکار، اصلیت، حقیقت، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

جا بجا خط میں جو لکھے ہیں اشارے سمجھو
صاف یہ ہے کہ مجھے گور کنارے سمجھو — تعشق

صاف[۱۵]:- بھلا چنگا، ماںجھا ہوا اچھا تاہوا، اردو، فصیح، رائج

محل صرف:- گھر سے کوئی صاف برتن لے کے بازار سے ضامن حیاس کے یہاں سے گھی لے آؤ۔

صاف[۱۶]:- کسی کا ڈر کے بغیر بلا زحمت، اردو، فصیح، رائج

تیر ہو دشنہ ہو خنجر ہو کہ تو ار نظر
صاف ہو ہو گئی سینے کے مرے پار نظر — عاشق

صاف[۱۷]:- معتبر یقین کرنے کے قابل، اردو، قلیل الاستعمال

اے راجہ عجب بے خبری کا ساہے عالم
کچھ ملک عدم کی نہیں ملتی ہے خبر صاف — راجہ، در رنگ آصفیہ

صاف[۱۸]:- سادہ رو،

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جواب صاف تھا
اب جو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا — ضیاء الدین صاحب در فرہنگ آصفیہ

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے بلکہ جب کوئی ڈاڑھی منڈا ڈالتا ہے تو کہتے ہیں کہ ڈاڑھی مونچھ صاف سادہ رو معلوم ہو رہے ہیں۔

صاف[۱۹]:- بالکل اچھی طرح سے، اردو، فصیح، رائج

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں — داغ

صاف[۲۰]:- علی الاعلان، علانیہ، اردو فصیح، رائج۔

زباں سے گر کیا بھی وعدہ تو نے تو یقیں کس کو
نگاہیں صاف کہتی ہیں کہ دیکھیو یوں مکرتے ہیں — داغ

صاف[۲۱]:- بے لوث، اردو، قلیل الاستعمال

آلودہ سر سے نہ ہوئی چشم میں نگاہ
دیکھا! جہاں سے صاف ہی اہل صفا چلے — ذوق

صاف[۲۲]:- کسی سے میل جول نہ رکھنے والا، کسی کی طرفداری نہ کرنے والا، غیر جانبدار، اردو، قلیل الاستعمال

میل جول ان سے کسی سے جو نہ تھا چھپتے کیوں
صاف بنتے تھے مگر آنکھ ملائی نہ گئی — جلیل

صاف[۲۳]:- ستھرا ہوا، چھنا ہوا، اردو، فصیح، رائج

محل صرف:- یہ پانی صاف نہیں ہے دوسرا لاؤ۔

صاف اڑا جانا:- بالکل ٹال جانا، حیلہ کرنا، نظر انداز کر جانا، اردو صرف، خبر، فصیح، رائج۔

کہیئے مطلب کی جو اس سے تو امیر
سن کے وہ صاف اڑا جاتا ہے — امیر مینائی

صاف اڑا لانا:- کسی کو اس طرح بھگا لانا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ پوشیدہ طور سے لانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اسے پری کو وہ محافے میں بٹھا کر لائی
نکہت گل کی طرح صاف اڑا کر لائی — صفدر

صافا صاف:- صاف صاف کی جگہ، اردو دہلی کی زبان۔

پھر لگا کہنے کہ بہتر ہے کہ رکھ مجھ کو معاف
پر جو ہے دل پہ تحقیق تو سن صافا صاف — سودا

صاف انکار کرنا:- بالکل نہ ماننا، مکر جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پہلے وعدہ کیا تھا کہ روپے قرض دیدوں گا لیکن وقت پر صاف انکار کر دیا۔

صافا ہونا:- صفایا ہونا، قحط الرجال پڑنا، اردو

صرف، متروک

عالم عالم جمع تھے خوباں جہاں صاف تھا ہوا
گرچہ عالم اور ہوا اب واں پہ وہ عالم کہاں — میر

**صاف آواز**:- پوری آواز، دور کی وہ آواز جو پورے طور سے سنائی دے۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کل رات کو تم لاؤڈ اسپیکر پر گو بہت دور پڑھ رہے تھے لیکن یہاں تک صاف آواز آ رہی تھی۔

**صاف بات**:- کھری بات، بے لاگ بات، حق بات اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگر وہ پاک باطن ہیں اگر وہ دل کے اچھے ہیں
برا ہرگز ہماری صاف باتوں کا نہ مانیں گے — شیدا

**صاف باطن**:- صاف دل، پاک باطن، جس کے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو، فارسی ترکیب صفت فصیح، رائج۔

صاف باطن ہوں نظر آ رہے ہیں مجھ کو صاف
گو میں پردے کے ادھر اور وہ اُدھر بیٹھے ہیں — رشید

**صاف بچنا**:- بالکل بری ہونا، بے جرم ثابت ہونا کورے بچ جانا۔ بے داغ بچ جانا، اردو مصدر لازم فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ پولیس نے پھانسنے کی تو بہت کوشش کی لیکن وہ قتل کے مقدمے سے صاف بچ گئے۔

**صاف بولنا**:- صحیح تلفظ ادا کرنا، روانی اور مشاقی کے ساتھ بولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مدراس میں چھوٹے چھوٹا بچہ بھی بہت صاف انگریزی بولتا ہے۔

**صاف بیان کرنا**:- علانیہ بیان کرنا، کچھ نہ چھپانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ تکرار کے ساتھ صاف صاف بیان کرنا زیادہ بولتے ہیں جیسے انھوں نے اپنے جی کی بات صاف صاف بیان کر دی۔

**صاف پانی**:- آبِ زلال، ستھرا ہوا پانی اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ چشمے کا صاف پانی آئینے کی طرح چمک رہا تھا تہ کی مٹی تک نظر آ رہی تھی۔ کتا منھ میں روٹی کا ٹکڑا دبائے ہوئے کنارے کنارے چلا جا رہا تھا یکایک اپنے سایے کو دیکھ کے سمجھا کہ کوئی دوسرا کتا روٹی لئے جا رہا ہے، فوراً جھپٹ پڑا۔

**صاف پڑھنا**:- روانی سے پڑھنا، رک رک کے نہ پڑھنا، پڑھنے میں صاف صحیح الفاظ ادا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ابھی تک تم قرآن مجید اٹک اٹک کے پڑھتے ہو کوشش کرو کہ صاف پڑھنے لگو۔

**صاف ٹکڑا توڑ کے جواب دینا**:- گستاخی کے ساتھ جواب دینا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

صاف ٹکڑا توڑ کے دیتے ہیں کار دے جواب
جو بت دے اس کا کہنا ہو جو کم دے ہو خراب — نواب افضال جنگ

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں اب اس محل پر "ٹکڑا توڑ کے ہاتھ پر رکھ دینا" بولتی ہیں۔

**صاف جواب**:- قطعی انکار، بالکل انکار اردو، فصیح، رائج۔

قسمت کا یہ لکھا ہے کہ پایا جواب صاف
جس سے کہا کہ چاہیے کاغذ برائے خط — رشک

**صاف جواب دینا**:- بالکل انکار کرنا، دو ٹوک جواب دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہلے ہی دے چکا ہوں میں ان کو جواب صاف
سمجھا ہے اب جو یار بڑے بے شعور ہیں — آتش

**صاف جواب ملنا**:- کسی سوال کے جواب میں انکار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شرفاے دستخط یاد کے بھیجر محرم

جواب صاف ملا لکھ کے جب سوال کیا — آتش

**صاف چھوٹنا**:- بے داغ چھوٹنا، باعزت طور سے بری ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم اس دنیا کی عدالت سے تو صاف چھوٹ گئے مگر یاد رکھو خدا کی عدالت تمھیں ہرگز نہیں چھوڑے گی۔ اپنے کئے کی سزا ایک دن ضرور پاؤ گے۔

**صاف خط**:- وہ تحریر جو بے تکلف پڑھی جائے۔ وہ خط جو گھسیٹ نہ لکھا ہوا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ماشاء اللہ اب تمھارا خط بہت صاف ہو گیا ہے۔

**صاف دل**:- بے ریا، بے کینہ، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صاف دل ہو تو سیہ کار نہ کہلائے گا
روز روشن پہ کرے گا نہ کوئی تہمت شب — صبا

قولِ فیصل۔ مولف نور اللغات نے "صاف ضمیر" اور "صاف طبع" بھی انھیں معنی میں لکھا ہے جو اب عام طور سے رائج نہیں ہے۔

**صافِ دلی**:- دل کی صفائی، دل میں کسی قسم کا برا خیال نہ ہونا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

ع مانتا ہوں جس سے صاف دلی ہو اشعار مولف

**صاف دیدہ**:- بے حیا، بے غیرت، ڈھیٹ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع ہم تو دیدے ہوں نہ گر تیرے تو کیا صاف دیدہ ہے۔ جان صاحب

**صاف دینا**:- بیٹروں یا کبوتروں کو ایسی دوا دینا کہ بیٹ کے ذریعے ان کی چربی چھٹ جائے۔ اردو۔ بیٹر بازوں اور کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

**صاف رکھنا** (مص): کوڑے کرکٹ گرد و غبار سے پاک رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: جہاں پر رہتے ہو کم از کم وہ جگہ تو صاف رکھا کرو۔ کتا بھی جہاں بیٹھتا ہے دم ہلا کے بیٹھتا ہے۔

قول فیصل: طہارت نفس دل کی پاکیزگی کے لئے بھی بولتے ہیں۔

**صاف رکھنا** (مص): بے کدورت رکھنا جیسے دل صاف رکھو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ لفظ دل اس محاورے کا خاص جزو ہے یعنی دل صاف رکھنا جب کہ پیش کردہ مثال "دل صاف رکھو" سے واضح ہے تنہا صاف رکھنا ان معنی میں بالکل رائج نہیں۔

**صاف رہ بے باک رہ**: حساب ٹھیک رکھنے کے موقع پر بولتے ہیں۔ صاف رہنا معاملہ صاف رہے تو کچھ ڈر نہیں۔ اردو مثل (نور اللغات)

قول فیصل: صاحب فرہنگ "اثر" لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں کہتے ہیں "پاک رہ بے باک رہ" دونوں ٹکڑوں میں قافیہ بھی مہیا ہو گیا۔ پاک اور بے باک" مگر اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

**صاف زبان**: سلیس زبان جو فوراً سمجھ میں آجائے۔ اردو، فصیح، رائج

کیا سہل سمجھتا ہے تو اس صاف زبان کو
گر سات جنم لے تو بالفرض زنقد پر (جبرۂ الغافلین)

**صاف زبان چلنا**: جلدی جلدی زبان چلنا، جلدی جلدی بولنا، تیزی کے ساتھ کلام کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قطع سخن وہ کیوں نہ کرے بدگمان صاف
قینچی کی طرح جس کی چلے ہو زبان صاف (معروف)

**صاف ستھرا**: بہت صاف، اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: ایک باورچی پستے اور بادام کی کھچڑی پکاتا تھا بادام کے سفید اور صاف ستھرے چاول بناتا تھا اور پستے کی دال بناتا تھا اور اس نفاست سے پکاتا تھا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ نہایت نفیس کھچڑی اش کی کھچڑی ہے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل: کرنا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

جھاڑ کے اپنے بال سے سنبل
کرتی ہے صاف ستھرا بستر گل (عروج الفتن)

اب رکھنا کے ساتھ صرف کرتے ہیں جیسے "گھر صاف ستھرا رکھنے سے بیماری نہیں آتی"۔

**صاف شعر**: وہ شعر جس میں کوئی گنجلک نہ ہو اور مطلب بے تکلف سمجھ میں آجائے۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: میں نے کہا کہ بعض شعر صاف بھی نکل جاتا ہے تو قیامت ہی کر جاتا ہے۔ (آب حیات)

صاف اشعار کہی اور سنا دیں اے رشک
اور کیا ہے دلِ صاف شعرا کے گھر میں (رشک)

**صاف شفاف**: بہت صاف، بالکل آئینہ، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف: اتنے میں شاہ صاحب نے ایک صاف شفاف چبوترے پر دری بچھائی اور اس پر دراز ہو کر مناجات کرنے لگے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل: درمیان میں واؤ عاطفہ داخل کر کے صاف و شفاف بھی کہتے ہیں۔

صاف و شفاف و مصفا دل بے کینہ رہے
کم نہ ذرہ ہو دبی الفت دیرینہ رہے (نفیس)

**صاف صاف** (ف): بے لاگ، بالکل کھلا، واضح طور سے، اردو، فصیح، رائج۔

پردہ لفظ رقیب کا تھا وہ بھی اٹھ گیا
اب کل سے گالیوں کی ہے بوچھار صاف صاف (سحر)

**صاف صاف** (ف): گنجلک سے پاک، بالکل صاف، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف: آپ سنیئے تو ذری اس لڑکی کا بھائی آگرے میں تھا ...... یہاں جو آیا تو اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ کیوں چوری کر کے آیا ہے (فسانہ آزاد)

**صاف صاف** (ص): سفید، بے داغ، نکھرا ہوا، اردو، فصیح، رائج۔

ساقی پلا دے ساغر بلوریں شراب
کیا چاندنی ہے صحن گلستاں میں صاف صاف (امیر)

**صاف صاف سنانا**: بے نقط سنانا، گالیاں دینا، کھری کھری کہنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

کوئی یار صاحب الجھتا ہے کچھ
سناتا ہے پیر مغاں صاف صاف (داغ)

**صاف صاف کہنا**: برملا کہنا، واضح طور سے کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھرتے ہیں بے قرار بہت تیری راہ میں
کہتا ہے صاف صاف یہی جوش نقش پا (داغ)

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے بے مروتی کے ساتھ کھلم کھلا کہنا۔

لو اور سنیئے شکوۂ وصل رقیب پر
وہ صاف صاف کہتے ہیں فرصت کہاں تھی اب (داغ)

اب بغیر تکرار کے "صاف کہنا" زیادہ زبانوں پر ہے۔

**صاف طینت**: دل کا صاف، فارسی صفت، قلیل الاستعمال

اٹھائی کیا کیا نہ میں نے زحمت مگر نہ کی ترک اس کی الفت
رہا ہمیشہ میں صاف طینت کبھی نہ دل پر غبار آیا (بحر لکھنوی)

قول فیصل۔ اب ان معنی میں پاک طینت نسبتہً زیادہ ہے۔

**صاف کرجانا**:۔ سب کھا جانا، سب پی جانا، بالکل نہ چھوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

خم کے خم صاف جو کرجاتے تھے وہ باتوں میں
ذکر خیر آج تک ان کا ہے خراباتوں میں — امیر

**صاف کردینا**:۔ صاف کرنا کی تکمیلی صورت، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم یہ چاندنی صابن سے دھوکے خوب صاف کردو ہم تمہیں ایک روپیہ مٹھائی کھانے کے لئے دیں گے۔

**صاف کرنا**:۔ دھونا، میل کچیل نکالنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

جان دوگے مری یا زہر کا تم رکھوگے صوفہ
زخم دل کو جو مرے کرتے ہو زنگار سے صاف — [illegible]

**صاف کرنا**:۔ آلودگی سے پاک کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر پڑتے ہیں داغ ان میں ہمارے خون کے
گھڑیوں کانٹوں کو کیا کرتے ہیں دستار سے صاف — شرف

**صاف کرنا**:۔ نقل کرنا، سودے کو ٹھیک کرکے لکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ غرض پہلے غزلیں صاف کرنی شروع کیں۔ اس خطا کا مجھے اقرار ہے کہ کام کو میں نے جاری کیا مگر باطمینان کیا۔ (آب حیات)

**صاف کرنا**:۔ جنگل کو کاٹ کر میدان بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اکثر ان میں ایسے ہوئے کہ جنگل کے صاف کرنے کو اٹھے تھے مگر اس میں دریا کا دہانہ لا ڈالا۔ (آب حیات)

**صاف کرنا**:۔ جھاڑو دینا، کوڑا کرکٹ ہٹانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع صاف کرتی ہوئی میدان کو صرصر بھاگی — تشنہ

**صاف کرنا**:۔ اجاڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ اس سال تو ہیضے نے گھر کے گھر صاف کردیے

**صاف کرنا**:۔ مشق کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ اگر تمہیں اپنا خط صاف کرنا ہو تو کسی کتاب کا ایک ایک صفحہ روز نقل کرلیا کرو۔

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

**صاف کرنا**:۔ روانی بہم پہنچانا، تیز دستی پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں اپنا ہاتھ صاف کرنے کے لئے روز کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں۔

**صاف کرنا**:۔ بے باق کرنا، ادا کرنا، کچھ باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ مہینوں سے ہمیں دوڑا رہے ہیں آج آپ ہمارا حساب صاف کردیجیے۔

**صاف کرنا**:۔ اخراج مواد یا مادہ کثیف کا نکالنا۔ اردو صرف، رائج

محل صرف۔ ولادت کے بعد زچہ کو پیٹ صاف کرنے والی دوائیں دینا بہت ضروری ہے۔

**صاف کرنا**:۔ قتل کرنا، مارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کی تلوار نے آن کی آن میں صفوں کی صفیں صاف کردیں۔

**صاف کہہ دینا**:۔ سچ کہہ دینا، سچ سچ بتا دینا، صحیح صحیح کہہ دینا، اردو صرف، فصیح، رائج

عقلا میں یہ نہیں ہے مذموم
صاف کہہ دے جو نہ ہووے معلوم — مرزا رسوا

**صاف کہنا**:۔ بلا رو رعایت کہنا، واضح طور سے مفصل کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

کسی کی چشم سخن گو یہ صاف کہتی ہے
کرے اشارۂ مژگاں سے ناتواں فریاد — شعور

**صاف گزرنا**:۔ فاقے سے گزرنا، بالکل کھانے کو نہ ملنا۔ اردو صرف

مرغان قفس کو نہ تو دانہ ہے نہ پانی
صیاد گزرتے ہیں انہیں آٹھ پہر صاف — (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صاف گوئی**:۔ صاف صاف کہنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج

صاف گوئی سے مکدر رہو جو انساں اے شعور
روبرو کس کے کروں تقریر پشت آئینہ — شعور

**صاف منہ پر کہنا**:۔ کسی کے روبرو علانیہ کہنا، اردو صرف، فصیح، رائج

ہر اک کا عیب ہنر صاف منہ پہ کہتی ہے
کرے گی کیا مرے حق میں زباں نہیں معلوم — رند

**صاف میدان پانا**:۔ کسی کو بالکل تنہائی کے عالم میں پانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

ان کو خلوت سرا میں بے پردہ
صاف میدان پاکے دیکھ لیا — داغ

**صافن**:۔ (بفتح اول وکسر سوم) پاؤں کے ٹخنے کی ایک رگ کا نام جس سے فصد کے ذریعے جسم کے زیریں حصے کا خون لیتے ہیں۔ عربی، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

**صاف نکل جانا**:۔ صدمہ یا ضرر سے محفوظ رہ کر نکل جانا، بہت سے آدمیوں یا خطرناک مقام سے جلد بچ کے نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ دشمنوں کی صفوں کو چیرتا ہوا

گھوڑا اس بار صاف نکل گیا۔

**صاف نکل جانا** مصدر لازم۔ بالکل انکار کر جانا، وقت پر [illegible] کر جانا، اردو صرف، متروک۔

لاکھ ہو وصل کا وعدہ لیکن
وقت پر صاف نکل جائیں گے — صبا

**صافہ** اسم مذکر۔ فاقہ دینا، شکاری جانور کو شکار کرنے کے واسطے بھوکا رکھنا۔ کبوتروں کو بلند پروازی یا ہلکا ہونے کے واسطے بھوکا رکھنا۔

اپنے شیداؤں کی از بس جو خبر لیتے ہو
مرگ لوت کو صافہ پہ گر دیتے ہو — (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل۔** اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صافہ** اسم مذکر۔ سر سے باندھنے کا کپڑا جیسے سکھ یا کابلی وغیرہ باندھتے ہیں، ٹھنڈا سا پگڑی۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل۔** یہ لفظ اردو ہے اس کا رسم الخط بجائے ہائے ہوز کے الف سے ہونا چاہیے۔

**صفا ہونا** مصدر لازم۔ دل پر کینہ بغض یا کدورت نہ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

کیوں نہیں تم مجھ سے میری جان صاف
چاہیے انسان سے انسان صاف — داغ

**قول فیصل۔** اس کی تکمیلی صورت "صاف ہو جانا" بھی کثرت کے ساتھ رائج ہے۔

عکس آئینہ کاش ان سے کہے
صاف ہو جاؤ گرد کدورت ہے — شعور

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ منہدم ہونا، گر پڑنا، اردو صرف، دہلی کی زبان

روتا ہوں غم میں میں کسی آئینہ رو کے اب
ہوں کیوں نہ سیل اشک سے میرے مکان صاف — معروف

**صفا ہونا** مصدر لازم۔ (زبان کی نسبت) رواں ہونا، زبان چلنے لگنا، تیزی آنا، اردو صرف، فصیح، رائج

کہتا ہوں میں کہ اب مری تقصیر کچھ بتا
کہتا ہے ہوتی ہے مری تجھ پہ زبان صاف — میر سوز

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ کسی چیز یا آدمی کا باقی نہ رہنا، ختم ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ضربت کی دھوم قاف سے تا قاف ہو گئی
جو صف پہ صف مصاف پڑھی صاف ہو گئی — انیس

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ (حساب کے ساتھ) پاک ہونا، بیباق ہونا، ادا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج

**محل صرف۔** ہمارا حساب ابھی صاف نہیں ہوا ہے۔

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ کھلنا، بادل اور غبار کا دور ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** آج آسمان صاف ہے خوب ستارے نکلے ہوئے ہیں۔

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ مسودے کی نقل ہونا، درست کر کے لکھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مشغلہ ہے یہ جناب داغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف — داغ

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ (خط یا تحریر کے لئے) صفائی آنا، خوش اسلوبی پیدا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

**محل صرف۔** اب تمہارا خط ماشاء اللہ بہت صاف ہو گیا ہے۔

**صاف ہونا** مصدر لازم۔ (بالوں کے لئے) مونڈا جانا، استرا چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** ابھی کل تک ڈاڑھی رکھے ہوئے تھے آج جو دیکھا تو دونوں گلے صاف ہیں ایک بال بھی نہیں۔

**صافی** صفت۔ صاف، کھرا، پاک، بلا کدورت، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذہن صافی مجھے آئینہ معنی کھلا
طبع رنگیں سے گرہ بادۂ سر جوش کھلا — نظم طباطبائی

**قول فیصل۔** ترکیب ہی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے۔ جیسے صافی طینت، سینہ صافی وغیرہ۔

ع آئینے کو سینہ صافی نے دکھایا رنگ دوست — آتش

ایک معنی بے ریا بھی ہیں جیسے صوفی صافی۔ اس لفظ کا مادہ صفو ہے۔

**صافی** اسم مذکر۔ وہ کپڑا جس میں شراب، دوا، بھنگ وغیرہ چھانتے ہیں، فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال

**قول فیصل۔** صافی بمعنی شراب بھی ہے جو فارسی تک محدود ہے۔

در دل کشش بمغز جگر صافیے
ندارد دردا شک شفافیے — ظہوری

اردو میں اس کپڑے کو بھی صافی کہتے ہیں جس سے باورچی چولھے کے اوپر سے دیگ اتارنے کا کام لیتے ہیں۔ چونکہ یہ کپڑا بہت میلا ہوتا ہے اس لئے عورتیں بہت میلے کپڑے کو بھی صافی کہہ دیتی ہیں۔

**صافی طینت** صفت۔ نیک طبیعت، پاک دل، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فہم میں ہے گر صافی طینت رکھو کے نظر پا درج قرینت
غرق حیا ہے زمزم و کوثر سر بہ زمیں ہے وہ طوبیٰ — ذوق

**صافی مشرب** صفت۔ صاف دل، پاکیزہ خو، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے یہ وہ دور کہ ہر صوفی صافی مشرب
رقص مستاں میں رہے وجد کناں شامل حال — ذوق

**صاف یہ ہے۔** اصل یہ ہے، حقیقت یہ ہے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

صاف یہ ہے جب آئے تھے خدا کے گھر میں
نہ رہا خاک بھی ارباب صفا کے گھر میں — رشک

**صالح** صفت۔ (بکسر سوم) نیک، اچھا، نیکوکار، نیکی کرنے والا، عربی صفت، صیغہ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یوں تیر سخن لگایا بنت العنب کو گاہ
تب تھا جوان صالح اب پیر کردہ ہوں تیرؔ

**قول فیصل** ۔ تانیث کے لئے صالحہ کہتے ہیں جیسے زن صالحہ۔

**صالح** ؎ :۔ قوم ثمود کے ایک پیغمبر کا نام جن کی دعا سے ایک ناقہ پہاڑ سے پیدا ہوا تھا۔ عربی ، واحد۔

ع یہ بیراول ناقۂ صالح سے کم نہیں عشقؔ

**قول فیصل** ۔ صاحب شریح الانشاء نے جناب صالح کا شجرہ جناب نوح تک اس طرح لکھا ہے۔ صالح بن عبید بن جابر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام۔

**صالحات** :۔ صالحہ کی جمع۔ اچھے کام عربی مونث۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ باقیات الصالحات کی عربی ترکیب عربی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

**صالح اعمال** :۔ نیکو کار ، خوش اعمال ، جناب صالح پیغمبر کی طرح خوش اعمال ، عربی الفاظ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ مسیحا دم وہ یوسف رخ وہ داؤد الحان
وہ سلیماں حشم و موسیٰ کف و صالح اعمال ذوقؔ

**صامت** :۔ (بکسر سوم) خاموش ، چپ چاپ عربی ، صفت ، اسم فاعل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بتوں کی طرح سلاطین دہر ہیں صامت
نہ سامعہ کی ہے قوت نہ قوت گفتار عزیز لکھنوی

**قول فیصل** ۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ سونے چاندی سے بھی مراد ہوتی ہے ۔ مگر ان معنی میں اردو میں رائج نہیں۔

**صانع** :۔ (بکسر سوم) کاریگر ، کسی شے کا پیشہ ور ، عربی۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ اردو میں صناع کہتے ہیں۔ یہ بھی عربی لفظ ہے۔

**صانع** ؎ :۔ پیدا کرنے والا ، بنانے والا ، پروردگار عالم کی صفت ، فارسی ، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جب حدوث جہاں کا ہے انکار
خاک صانع کا پھر رہا اقرار نظم طباطبائی

صاحب حسن وہ صانع نے بنایا ہے تجھے
حسرت بندگی آزاد کیا کرتے ہیں آتشؔ

**صانع عالم** :۔ دنیا کا پیدا کرنے والا ، پروردگار عالم ، خدا ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

منکر ہیں ذات صانع عالم کے دہریے
نادانوں کا عمل ہے فقط لا الہ پر آتشؔ

**صانع قدرت** :۔ پروردگار ، خدا ، فارسی ترکیب ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان قلیل الاستعمال

امیر صانع قدرت کا کھیل ہے دنیا
بنا بنا کے مٹائی ہیں صورتیں کیا کیا امیرؔ

**قول فیصل** ۔ صاحب نور اللغات و فرہنگ آصفیہ نے صانع حقیقی اور صانع مطلق اور صانع لطیف بھی لکھا ہے لیکن تعلیم یافتہ طبقہ صانع مطلق اور صانع حقیقی تو کبھی کبھی بول دیتا ہے لیکن صانع لطیف بالکل نہیں بولتا۔

**صائب** ؎ :۔ رسا ، ٹھیک عربی ، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** ۔ آپ کی رائے بہت صائب ہے۔

**صائب** ؎ :۔ میرزا محمد علی اصفہانی کا تخلص صائب ایک معزز خاندان کا آدمی تھا اس کی ولادت تبریز میں ہوئی لیکن نشو و نما اور تعلیم و تربیت اصفہان میں حاصل کی شعر و شاعری سے اس کو قدرتی مناسبت تھی باوجود شاعری کے صائب پر مذہبی خیالات بہت غالب تھے۔ آغاز شباب میں حرمین کا سفر کیا۔ واپسی کے بعد مشہد مقدس کی زیارت کی۔

صائب نے شاعری کی باقاعدہ تعلیم حکیم رکنا مسیح کاشی اور حکیم شفائی سے حاصل کی۔ ہندوستان کی فیاضیوں کے غلغلے سے تمام ہندوستان گونج رہا تھا۔ صائب کے دل میں بھی تحریک پیدا ہوئی اور تجارت کے ذریعے سے دلی آیا اور شاہجہاں کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ ہزاری منصب اور مستعد خاں کا خطاب عطا ہوا یہیں ظفر خاں سے ملاقات ہوئی۔ ۱۰۳۹ھ میں شاہجہاں نے دکن کا رخ کیا۔ ظفر خاں بھی اس سفر میں ہمرکاب تھا اور میرزا صائب اس کے ساتھ تھا۔

صائب کے باپ کو صائب سے نہایت محبت تھی اس زمانے میں ہندوستان کی آمد و رفت معمولی بات نہ تھی تاہم جوش الفت ۷۰ برس کی عمر میں میرزا کے باپ نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور پیارے بیٹے کو ساتھ لے جانا چاہا۔ میرزا کو مجبوراً ظفر خاں سے رخصت کی استدعا کرنی پڑی۔ اسی زمانے میں جب کہ ۱۰۴۲ھ تھا شاہجہاں نے دکن سے آگرے کا قصد کیا اور ظفر خاں کشمیر کی صوبہ داری پر ممتاز ہوا۔ میرزا صائب اس کے ہمراہ کشمیر آیا اور باپ کے ساتھ وطن کو واپس گیا ایران میں ایسے جوہر قابل کے لئے قدر دانی کی کیا کمی تھی سلاطین صفویہ نے بڑی عزت و احترام سے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ میرزا نے بھی ان کی مدح میں پر زور قصائد لکھے۔ شاہ عباس ثانی نے اسے ملک الشعرا خطاب دیا۔

میرزا نے اگرچہ اخیر زندگی تک ایران

قدم باہر نہیں نکالا۔ تاہم ہندوستان کی فیاضیاں وہ رہ رہ کر یاد آتی تھیں۔ جب نواب جعفر خاں آغا عہد عالمگیری میں وزیر اعظم مقرر ہوا تو میرزا نے یہ شعر لکھ کر بھیجا ؎

دوردستاں را باحساں یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بہ پائے خود ثمر می افگند۔

جعفر خاں نے پانچ ہزار روپے اور بقول پانچ ہزار اشرفیاں بھیجیں۔

صائب نے ۱۰۸۱ھ میں بمقام اصفہان وفات پائی۔ "صائب وفات یافت" مادۂ تاریخ ہے۔ میرزا کے حسب وصیت مرزا کا یہ مطلع لوح مزار پر کندہ کر دیا گیا۔

در ہیچ پردہ نیست نباشد نوائے تو
عالم پر است از تو و خالی ست جائے تو

مرزا نہایت خود دار، پابند وضع، پاکیزہ اور منکسر المزاج تھا۔ مرزا نے ہر قسم کے اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ قصائد متعدد ہیں۔ ایک چھوٹی سی رزمیہ مثنوی بھی ہے اور غزل تو اس کا خاص فن ہے لیکن قصائد اور مثنوی کا کم رتبہ ہے۔

میرزا صاحب کا خاص انداز تمثیل ہے۔ تمثیل کا طریقہ پہلے بھی تھا لیکن صائب نے اس کثرت سے برتا کہ اس کی خاص چیز ہو گئی۔ علاوہ بریں شعرا عام مضامین میں تمثیل سے کام لیتے تھے۔ صائب نے اخلاقی مضامین کے لئے خاص کر دیا۔ (ماخوذ از شعر العجم)

**صائب الرائے**:- اچھی صلاح دینے والا جس کا مشورہ درست ہوتا ہو۔ عربی ترکیب، صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف**۔ اس معاملے میں تم حکیم صاحب سے صلاح لو وہ بہت صائب الرائے انسان ہیں۔

**صائب دو چیز می شکند قدر شعر را**

**تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس**

صائب شعر نہ سمجھنے والے کی تعریف اور شعر سمجھنے والے کی خاموشی ان دونوں چیزوں سے شعر کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان (فرہنگ امثال)

**صائم**:- وہ شخص جو روزے سے ہو۔ عربی، مذکر اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

باقی ہے انسان کو جو بہائم
مصلّی ہیں دل جس سے نہ صائم — حالی

**قول فیصل**۔ رہنا کے ساتھ، صائم رہنا، اس کا صرف ہے۔

علاوہ ماہ روزہ کے بھی دائم
امام دیں رہا کرتے تھے صائم — (معراج المضامین)

**صائم الدہر**:- ہمیشہ روزہ رکھنے والا۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صائم النہار**:- دن کو روزہ رکھنے والا عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل**۔ زیادہ تر قائم اللیل کے ساتھ ملا کے صائم النہار زبانوں پر ہے جیسے "گو فلک جفا پسند اس گرمی کے گنبد میں بھپارا دے دے کے ہم کو جلاتا تھا لیکن یہ آنکھ کب جلنے والی تھی صائم النہار و قائم اللیل پاتا تھا۔ (انشائے سرور)

**صبا** [1]:- وہ پروا ہوا جو پچھلی رات کو چلتی ہے جس کو فارسی میں باد بہار کہتے ہیں۔ دبور کا نقیض بعض لوگوں کے نزدیک وہ پروا ہوا جو موسم بہار میں چلتی ہے، فیلن صاحب نے پچھوا ہوا خدا جانے کیوں کر اور کہاں سے لکھ دیا۔ عربی، مونث۔

فشار تنگی خلوت سے بنتی ہے شبنم
صبا جو غنچے کے پردے میں جا نکلتی ہے — غالب

(فرہنگ آصفیہ)

**صبا** [2]:- وہ ہوا جو مشرق سے چلے، پروا ہوا، وہ ہوا جو صبح کو چلتی ہو۔ عربی، فصیح، رائج۔

وہ سوئے گور غریباں جو کبھی آتے ہیں
پھول دامن میں لئے ساتھ صبا ہوتی ہے — ریاض

**صبا** [3]:- میر وزیر علی ولد میر بندہ علی لکھنوی خواہر زادہ میر اشرف علی، تخلص، شاگرد آتش، شام خوش گو، ۱۲۷۱ھ میں انتقال کیا۔

**صباح**:- (بالفتح) سحر، صبح، تڑکا۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صباح پنجشنبہ بالیقیں تھی
مہ ذی قعدہ کی وہ گیارہویں تھی — (معراج المضامین)

**قول فیصل**۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

صباح عید ہوئی ساقیا شراب چلے
نہ پیش تر کہیں ساغر سے آفتاب چلے — ناسخ

**صباح الخیر و صبحکم بالخیر**

دعا، صبح کی دعا کے طور پر یہ جملہ بولتے ہیں یعنی تجھے صبح مبارک اور اچھی ہو۔ عربی۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ عربی داں طبقہ اس محل پر صبحکم اللہ بالخیر بولتا ہے۔

**صباحت**:- (بفتح اول و دوم و چہارم ملاحت کا عکس) خوبروئی، سفید رنگ ہونا، گورا پن۔ عربی، مونث فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ یہ یوروپین لیڈی صاحب حسن و جمال تھی ..... اور وہ جوبن وہ پھبن کہ خدا کی قدرت مجسم نظر آتی تھی، صباحت و وجاہت صدقے ہوئی جاتی تھی۔ (فسانہ آزاد)

**قول فیصل**۔ یہ لفظ صرف انسان کے لئے مستعمل ہے گورے آدمی کو صباحت والا کہتے ہیں تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

سبزہ رنگی ہے تری سادہ نگاری ہے تری
زہر کھائے ہوئے بیٹھے ہیں صباحت والے — عزیز لکھنوی

**صباحی**:- صبح کے وقت سے منسوب، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دنیا کی کب ہے پروا، رندوں کو چاہیے کیا۔
اک جرعۂ صبوحی، اک لقمۂ صباحی — نظم طباطبائی

**صبا خرام**:- (کنایتہً) تیز رو گھوڑا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

صبا خراموں کی باگیں مڑیں سوئے دربار
حرم کو سے کے چلے اہل کیں سوئے دربار — اوج

**صبادم**:- (کنایتہً) تیز رفتار گھوڑا، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غل نقارہ روش آہستہ صبادم کی بجا ہے
کم کم یہ سنکتی ہوئی گلشن کی ہوا ہے — اوج

**قول فیصل**۔ پیک، قاصد اور ہرکارے وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں جیسے "ہرکارے صبادم تیز رفتار ..... لقائے بے لقا کے ہمراہ روانہ فرمائے تھے۔" (طلسم ہوش ربا)

**صبا رفتار**:- ہوا کی طرح تیز چلنے والا۔ کنایتہً بہت تیز چلنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ یہ صبا رفتار پیک اس قدر مضبوط تھا کہ لکھنؤ سے ساٹھ کوس دریاباد جا کر ایک ہی دن میں پلٹتا تھا۔ (قدیم منیر و منیر خندان اودھ)

**صبّاغ**:- رنگنے والا، رنگریز، عربی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

**صُبح**:- (بالضم) فجر، تڑکا، سویرے کا وقت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی
حسین صبح لیے عید آشکار ہوئی — آتش

**قول فیصل**۔ فصحائے دہلی زیادہ تر اس لفظ کے بعد لفظ "کو" (علامت مفعول) کو حذف کر دیتے ہیں یعنی "صبح" کہہ کے "صبح کو" مراد لیتے ہیں۔

ع نظر آیا تھا صبح دور سے وہ — جبر

صبح ان مست نگاہوں کا نہ پوچھو عالم
جن میں خمارات کا کچھ نشۂ صہبا باقی — داغ

لکھنؤ میں اس صورت سے زیادہ تر عوام اور عورتیں بولتی ہیں۔ جیسے "آج تو بہت دیر ہو گئی کل صبح چلیں گے۔"
فصحائے لکھنؤ "کو" (علامت مفعول) کے اضافے کے ساتھ ہی زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہر شام ہوئی صبح کو اک خواب فراموش
دنیا یہی دنیا ہے تو کیا یاد رہے گی — یگانہ چنگیزی

البتہ اس لفظ سے پہلے جب "ہر" (ہر ایک) کا لفظ لائے "ہر صبح" کہتے ہیں تو "کو" (علامت مفعول) کا اضافہ نہیں کرتے۔

ہر شب تھی پرستاری اوہام جنوں خیز
ہر صبح تھی درگاہ محبت میں مناجات — عزیز لکھنوی

**صبح**:-۲ فجر کی نماز۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان

**محل صرف**۔ مستحب بھی نہیں سمجھا۔ صبح ظہر اور عشاء تو عمر بھر پڑھی ہی نہیں کیونکہ عین سونے کے وقت تھے (توبۃ النصوح)

**قول فیصل**۔ لکھنؤ میں صبح کی نماز کہتے ہیں۔

**صبح اٹھ کر منہ دیکھنا**:- لوگ صبح کو سو کر اٹھتے ہیں تو یا تو اپنا منہ آئینے میں دیکھ لیتے ہیں تاکہ کسی منحوس آدمی کا منہ دیکھ کر بدشگونی نہ ہو یا اگر کوئی ایسا شخص قریب تر ہوتا ہو کہ جس کا منہ پہلے نظر پڑے اور جس کے منہ کے سعید و مبارک ہونے کی آزمائش ہو چکی ہو اس کا منہ دیکھتے ہیں۔

پیری میں بھی فلک سے کروں گا نہ التجا
منہ صبح کو خدا نہ دکھائے بخیل کا — قدر (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اس صرف میں "اٹھ کر" کی قید نہیں ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

**صبح اٹھ کر ہاتھ دیکھنا**:- بعض لوگ صبح کو جب آنکھ کھلتی ہے اپنے دونوں ہاتھوں کی لکیریں دیکھ لیتے ہیں اس کے بعد کوئی کام کرتے ہیں۔ ان کے عقیدے کے موافق اس عمل کے بعد نامبارک آدمی کا منہ دیکھنا چنداں مضر نہیں ہوتا۔ اردو، مذکر

صبح اٹھ کر کیوں نہ دیکھے ہاتھ جانے آئینہ
یہ صفائی ہے نظر آتی ہے صورت ہاتھ میں — ناسخ

**صبح اجل**:- موت کا صبح سے استعارہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

آ گئی صبح اجل ساقی نہ آیا مے کشو
ہو گئیں آنکھیں بہ رنگ شیشۂ مینا سفید — وزیر

**صبح ازل**:- (بااضافت) وہ صبح جس کی کبھی شام نہ ہو۔ صبح الست۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

نہ گیسو کا مثل اور نہ رخ کا بدل
وہ شام ابد ہے یہ صبح ازل — محسن

**صبح الست**:- اس دن کی صبح جس دن خدا نے تمام روحوں کو یک وقت پیدا کر کے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا تھا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

عالم میں وہی ہوا ہے چلتی
جو صبح الست کو چلی تھی — محسن

**صبح آنا**:- صبح ہونا، اردو، مصدر، قلیل الاستعمال

کہتا وہ آدھی رات کسی کا چھٹا کے ہاتھ
لے دیکھ صبح آ گئی رات اب تو چھوڑ دے — راسخ

**صبح بنارس**:- جب یاتری بنارس علی الصباح گنگا گھاٹ پر جاتے ہیں چونکہ یہ منظر بہت حسین ہوتا ہے اس وجہ سے صبح بنارس مشہور ہو گئی۔ فارسی، ترکیب، مونث، فصیح، رائج

اندھیر تو کیا کفر ہے اے رنگ جو کہیے
ہے صبح وطن صبح بنارس کے برابر

**صبح بہار (یا) صبح بہاراں (یا) صبح بہاری** :- موسم بہار کی صبح جو بڑی دل کش ہوتی ہے، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

چوٹی میں وہ لپیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو
پھولی ہے شام کہہ دو یہ صبح بہار کو — ذکیہ

جدھر سے قافلہ گزرا ہے اندر کی سواری کا
وہ نسرین پوش لشکر انجم صبح بہاری کا — نظم

**صبح پیدا ہونا** :- صبح ہونا، اردو مصرف، قلیل الاستعمال

ع ہوئی صبح پیدا بجا کوس رحلت — امیر

**صبح پیری** :- (کنایۃً) بڑھاپا، بڑھاپے کی ابتدا، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج

ع صبح پیری ہے عیاں باد فنا چلتی ہے — محسن کاکوروی

**صبح خیز** :- (کنایۃً) زاہد، عابد، فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ سحر خیز کہتے ہیں۔

**صبح خیز، صبح خیزیا** :- علی الصباح اٹھنے والا، بہت سویرے جاگنے والا، نور کے تڑکے اٹھ کھڑا ہونے والا، اردو، مذکر، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

**صبح خیزا** :- وہ چور جو سرا یا جنگل میں مسافروں سے پیشتر اٹھ کر ان کا مال و اسباب چرا لے جاتا ہے، اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

بچ سکے کیونکر اب کسی کی شے
ملّا مسجد کا صبح خیزا ہے — سودا

قول فیصل۔ اسی کو صبح خیزیا بھی کہا ہے۔

شیخ حرم، مؤذن دونوں چلن کے بد ہیں
ہے صبح خیزیا یہ تو وہ اٹھائی گیرا — مصحفی

**صبح خیزی** :- علی الصباح اٹھنا، زہد۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

شبنم سے سرگرم صبح خیزی
کرتی رہتی ہے اشک ریزی — صفی

**صبح دم** :- صبح کے وقت، علی الصباح، اندھیرے منھ، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گل گشت باغ میں نظر آیا یہ صبح دم
اک گل فراز شاخ چمن آشکار ہے — نظم طباطبائی

**صبح روشن ہونا** :- صبح کی روشنی اچھی طرح پھیلنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

منھ چھپا کر گئے ہیں وہ شب کو
صبح ہوتی ہے دیکھیں کب روشن — جلیل

**صبح سویرے** :- سویرے، علی الصباح، اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل استعمال۔ آج تم کو دیر ہو گئی ہے کل صبح سویرے آ جاؤ تو وکیل صاحب سے ملاقات ہو جائے گی۔

**صبح شام بتانا** :- حیلہ کرنا، ٹالنا، بہانہ کرنا، اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

**صبح شام کرنا** :- ٹال مٹول کرنا، حیلہ حوالہ کرنا، اردو، مصدر، متروک۔

قول فیصل۔ انھیں معنی میں صبح شام لگانا بھی استعمال کرتے تھے جیسے۔ اچھے آزاد اب کی چاند چڑھے نکاح ہو جائے۔ صبح شام کیوں لگاتے ہو (فسانہ آزاد)

**صُبحِ صادق** :- (باضافت) وہ روشنی جو سورج نکلنے سے پہلے پورب کی طرف افق کے کنارے پر نمودار ہوتی ہے، صبح کاذب کی ضد، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حلب کی صبح صادق کا گماں ہے اس کے عارض پر
مسی پر لعل لب کی شبہ ہے شام بدخشاں کا

قول فیصل۔ نمودار ہونا، اور عیاں ہونا وغیرہ اس کے صفت ہیں۔

کہ ناگہ ہوئی صبح صادق عیاں
فلک سے ہوئے ماہ و انجم نہاں — شوق قدوائی

**صُبح صُبح** :- بہت سویرے، سورج نکلنے سے پہلے علی الصباح۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

لائی نادانی سے بوئے گل صبا جو صبح صبح
کیا مزاج کاکل شب رنگ برہم ہو گیا — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا تلفظ عام بول چال میں صُبّو صُبّو ہے۔ اٹھنا وغیرہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسے۔ بی کھٹیاری جھٹ پٹے سے صبح صبح اٹھنے کی عادی ہے (فسانہ آزاد)

**صبح صبح کس کا منھ دیکھا تھا** :- صبح کو سب سے پہلے نہ جانے کون سی منحوس صورت نظر آئی تھی۔ جب دن اچھا نہیں گزرتا تو کہتے ہیں۔ اردو جملہ، فصیح، رائج۔

**صبح صبح منھ نہ دیکھنا** :- صبح کو اٹھ کر کسی منحوس کی صورت پر نظر نہ کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج

پیری میں اس لئے ہیں فلک کی طرف سے خم
دیکھیں گے صبح صبح نہ منھ اس بخیل کا — لطافت

**صبح ظاہر ہونا** :- صبح ہونا، اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

تو نہ آیا ہو گئیں فرقت میں یاں آنکھیں سفید
صبح تو ظاہر ہوئی پر نیر اعظم نہیں — وزیر

**صبح قیامت** :- قیامت کی سحر، مصیبت کی صبح، فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

اک بلا سر سے ٹلی دوسری آفت آئی
شب فرقت جو گئی صبح قیامت آئی — امیر مینائی

**صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے** :- اگر آدمی خرابی اٹھا کر سنور جائے یا جوانی کے افعال سے متنبہ ہو کے بڑھاپے میں توبہ کر لے یا ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت میں کر لے تو وہ قابل مواخذہ نہیں، اردو مثل (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل**۔ شعرا نے اس مثل کو مختلف صورتوں سے نظم کیا ہے۔

اس کو بھولا نہ چاہیے کہنا
صبح جو جائے اور آئے شام　　غالبؔ

وہ ہو دل دادۂ حسنِ رخ و گیسو
جو صبح کا بھولا ہوا آتا شام نہ آیا　　شعورؔ لکھنوی

ع صبح بھولا تو گھر اپنے میں شام آیا　　محمد تقی ہوسؔ

عام بول چال میں۔ صبح کا بھولا شام کو آئے تو اسے بھولا نہیں کہتے: ہی رائج ہے۔

**صبح کا تارا**:۔ ستارۂ زہرہ جو اکثر جاڑوں میں صبح اور گرمیوں میں شام کو نظر آتا ہے یہ ستارہ بہت روشن ہوتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

غل ہوا تو سن حر بھر کے تر آرا نکلا
کٹ گئی ہجر کی شب صبح کا تارا نکلا　　تعشقؔ

**قولِ فیصل**: تارا کی جگہ ستارہ بھی ہے جو قلیل الاستعمال ہے

مُنہ دا کانوں میں نہیں تعویذ بازو میں نہیں
وہ ستارہ صبح کا ہے یہ ستارا شام کا　　ناسخؔ

کنایۃً عمر کے آخر ہونے کو بھی کہتے ہیں۔

**صبح کاذب**:۔ (باضافت) صبح صادق کا نقیض۔ وہ لمبی اونچی اٹھی ہوئی سفیدی جو صبح صادق سے کچھ پہلے نمودار ہوتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ فارسی۔ ترکیب، فصیح، رائج۔

صبح کاذب روسیہ ہے صبح صادق روسفید
وقت پر چھپتا نہیں کھلتا ہے سب کا جھوٹ سچ　　اکبرؔ

**صبح کا سپیدہ**:۔ اول صبح، پو پھٹنے کے وقت رات کی تیرگی کا مائل بہ سفیدی ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

وصل کا خطرات اٹھا کر ہو چلا جب میں سفید
بولے ہو ہو ہے سپیدہ آشکارا صبح کا　　ناسخؔ

**صبح کدھر ہوئی شام کہاں گئی**:۔ کسی بات کا ہوش نہیں۔　　(فرہنگ اثر)

**قولِ فیصل**۔ اہلِ لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

**صبح کرنا**:۔ کسی کام کا سلسلہ رات سے یا شام سے شروع کرنا اور صبح تک جاری رکھنا، کسی کام میں پوری رات گزارنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

یاں کے سفید و سیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا
(میر محمد تقی میرؔ)

**قولِ فیصل**۔ اس کی تکمیلی صورت صبح کر دینا بھی رائج و فصیح ہے۔

صبح کر دی مگر اک دم کو نہ جوڑا کھولا
بات تو اتنی بڑھی رات بڑھائی نہ گئی　　مقبلؔ

**صبح کس کا منہ دیکھا تھا**:۔ جب کوئی کام بگڑ جاتا ہے یا خلافِ مرضی ہوتا ہے یا دن بھر روٹی نصیب نہیں ہوتی۔ یا کوئی ناگہانی صدمہ پہنچتا ہے تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔

جس جگہ بیٹھے ہیں باد یدہ نم اٹھے ہیں
آج کس شخص کا منہ دیکھ کے ہم اٹھے ہیں　　ذوقؔ　(نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ ذوقؔ کے شعر میں محاورے کی صورت یہ ہے۔ آج ہم کس شخص کا منہ دیکھ کے اٹھے ہیں اور مولف نور اللغات نے لغت قائم کیا ہے "صبح کس کا منہ دیکھا تھا" یہ شعر میں لفظ صبح کا کہیں پتہ نہیں اس لئے مثال ناقص ہے جس صورت سے ذوقؔ نے استعمال کیا ہے اس صورت سے اہلِ لکھنؤ شاذ و نادر بولتے ہیں "صبح کس کا منہ دیکھا تھا" یا "صبح صبح کس کا منہ دیکھا تھا" یا "صبح اٹھ کے کس کا منہ دیکھا تھا" لکھنؤ میں یہ تینوں صورتیں بکثرت رائج ہیں۔

**صبح کی بھنی اللہ میاں کی آس**:۔ یہ مقولہ دوکان داروں کا ہے جب اول دفعہ بے کرا کوئی چیز کے اس وقت بولتے ہیں۔　　(نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ کبھی کبھی کوئی بول دیتا ہے۔

**صبح کی پوچھو شام کی کہے**:۔ بدحواس ہے گھبرایا ہوا ہے۔

کیا جانے خط میں کیا ہے کہ قاصد کا ہے یہ حال
پوچھی جو صبح کی تو کہی اس نے شام کی　　داغؔ　(نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "صبح کی پوچھنا تو شام کی کہنا" لغت قائم کیا ہے۔ اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

**صبح کی وردی بجنا**:۔ صبح کی نوبت بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اتنے میں صبح کی بجی وردی
دوڑی چہرے کی ہو گئی زردی　　شوقؔ

**صبح گاہ**:۔ علی الصباح، صبح کے وقت، فارسی قلیل الاستعمال۔

شب باش اس جگہ ہوئے با حالت تباہ
تیار ہو کے جلد کیا کوچ صبح گاہ　　اوجؔ

**صبح گاہی**:۔ صبح والا، صبح سے منسوب، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

زوالِ حسن ہے اب کیوں تمہارے گرد ہیں عاشق
کہو رخصت ہوں پروانے چراغ صبح گاہی سے　　میرؔ

**صبح گزرنا**:۔ صبح کا وقت ختم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبح گزری شام ہونے آئی میرؔ
تو نہ چیتا اور بہت دن کم رہا　　میرؔ

**صبح محشر**:۔ (باضافت) صبح قیامت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

مرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبح محشر چاک ہے اپنے گریباں کا　　ناسخؔ

قول فیصل۔ بعض معنوں میں صبح حشر بھی بولتے ہیں۔

کیا جانیے کہ حشر ہو کیا صبح حشر کا
بیدار تیرے دیکھنے والے ہوئے تو ہیں — فانی بدایونی

**صبح مراد**:۔ (باضافت) خوشی کی صبح، عیش کی صبح، فارسی، ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ ان کی نگاہیں آسمان کی طرف تھیں کہ دیکھیے صبح، صبح مراد ہوتی ہے یا صبح قتل۔ (عہد اکبری)

**صبح تخنست**:۔ (بروزن درست) صبح کاذب فارسی، مؤنث۔ (مخزن اللغات)

**قول فیصل**۔ صبح تختیں بھی مولف نے بعض معنوں میں لکھا ہے۔ لکھنؤ میں یہ دونوں ترکیبیں بالعموم رائج نہیں۔

**صبح و شام**:۔ ہر وقت، دن رات، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہوا خبط سے مجھ کو ربط تمام
لگی رہنے وحشت مجھے صبح و شام — میر (مثنوی خواب و خیال)

**صبح و شام بتانا**:۔ حیلہ حوالہ کرنا، ٹالنا، آج کل کرنا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

جب ملنے کا سوال کروں ہوں زلف و رخ دکھلاتے ہو
برسوں مجھ کو یوں ہی گزرے صبح و شام بتاتے ہو
(میر تقی۔ جبتر)

**صبح و شام کرنا**:۔ آج کل کرنا، ٹال مٹول کرنا، ٹالنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

**رباعی**
ہم گرچہ بنے سلام کرنے والے
کرتے ہیں درنگ کام کرنے والے
کہتے ہیں کہیں خدا سے اللہ اللہ
وہ آپ ہیں صبح و شام کرنے والے — غالب

**قول فیصل**۔ اہل دہلی اس کا صرف رہونا، کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔

تیرا وعدہ ہو کس قیامت کا
رات دن صبح و شام ہوتی ہو — داغ

**صبح وطن**:۔ وطن کی صبح جو بہت خوش گوار ہوتی ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

روح نے لطف بیاباں میں چمن کا پایا
شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا — تعشق

**صبح و مسا**:۔ صبح و شام، فارسی، فصیح، رائج۔

یاد آتا ہے وہ گھر والوں سے چوری چوری
وقت بے وقت ترا صبح و مسا آ جانا — مصحفی

**قول فیصل** اسی کو صباح و مسا بھی کہا ہے جو عام نہیں ہے۔

البتہ دل میں غنچہ پیکاں کے ہو ترے
جانب سے حاسدوں کے صباح و مسا گرہ — ذوق

**صبح ہوتے**:۔ آغاز سحر میں، تڑکے، صبح طالع ہوتے وقت، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا کہوں کیا ستم غفلت سے مجھ پہ ہو گیا
قافلہ جاتا رہا میں صبح ہوتے سو گیا — ببر

**صبح ہو جانا** ۔ بہت نپٹنا، خوب گت بنا، ساری شیطنت نکل جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل نہ جا شب، گرد زلف یار کے
صبح ہو جائے گی مارے مار کے — نکہت دہلوی

**صبح ہو جانا** ۔ خاتمہ ہو جانا، غضب ہو جانا، اردو، صرف، فصیح، رائج۔

حشر ہوتا کھینچتے گر آہ پر تاثیر ہم
صبح ہو جاتی جو کرتے نالۂ شب گیر ہم — صبا

**صبح ہونا**:۔ روز روشن ہونا، دن نکل آنا، صبح کی سفیدی کا نمودار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبح ہوتی ہے، شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے — تمیز

**قول فیصل**۔ پیری آنے سے بھی کنایہ ہے۔

اے دل بے خبر و خانہ خراب
صبح ہوتی ہے نہ ہو مائل خواب — مرزا رسوا

تکیلی صورت صبح ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

ع سر کے سفید بال ہوئے صبح ہو گئی — مولف

**صبر**:۔ (بالکسر) ایلوا، عربی، مذکر۔ (مخزن اللغات)

**قول فیصل**۔ ایلوا صبر زرد کی ترکیب سے لکھتے ہیں۔ صاحب قاموس الاغلاط نے اس کو بفتح اول وکسر دوم (صَبِر) لکھا ہے گر اردو میں بکسر اول و سکون دوم ہی مستعمل ہے اور باعتبار اردو یہی صحیح و فصیح ہے۔

**صَبر** ۔ (بالفتح) حلم، بردباری، تحمل، برداشت کی قوت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کہاں سے لاؤں صبر حضرت ایوب اے ساقی
خم آئے گا، صراحی آئے گی تب جام آئے گا — منیر شکوہ آبادی / عظیم بیگ

**صَبر** ۔ توقف، تانی، ٹھہراؤ، فارسی، فصیح، رائج۔

**صَبر** ۔ کسی صدمے یا حادثے پر خاموشی اختیار کرنا، شکیبائی، شکیب، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

عام ہے تیری عدالت جبر نقصاں چاہیے
غم دیا ہے تو الٰہی صبر دے ایوب کا — اسیر

**صَبر** ۔ وہ مصیبت یا عذاب جو کسی کو ظلم کرنے کی پاداش میں خدا کی طرف سے ظالم پر نازل ہو۔ اردو مذکر، عورتوں کی زبان۔

کیا اس گھر میں چرچا جس نے میری آہ و زاری کا
الٰہی صبر اس کی جان پر اس بے قراری کا — جرأت

**قول فیصل**۔ اس کا ایک مفہوم ہوتا ہے ضبط خواہش نفس کو دبانا، نفس کو دبانا، نفس کو روکنا

صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا — میر

**صبر پڑے** :۔ (کسی ضمیر کے ساتھ، پڑے کا اضافہ کرکے) عذاب نازل ہو، بلا کا نزول ہو، آفت میں گرفتار ہو، اردو، تابع فعل، عورتوں کی زبان دہلی کا صرف۔

اے دل بے تاب آتنا اضطراب
صبر تجھ پر! اور تو میں کیا کہوں — (تجھ پر) درد

صبر اس پر اس ہماری حسرت دیدار کا
بند جس نے کر دیا روزن تری دیوار کا — (اس پر) تصویر آصفی

**صبر و** :۔ تسلی، اطمینان، تسکین، اردو، مذکر فصیح، رائج۔

**قول فیصل** ۔ آنا کے ساتھ (صبر آنا) اس کا مزا ہے

مارا میں میں گاڑا تب اس کو صبر آیا
اس دل نے ہم کو آخر یوں خاک میں ملایا — میر

**صبر ایوب** :۔ ایوب بڑے خوش حال پیغمبر تھے۔ سب ہی طرح کی برکتیں مال و اولاد اور تندرستی وغیرہ خدا نے ان کو دے رکھی تھیں پھر خدا نے ان کو مصیبت سے آزمانا چاہا، مال و اولاد سب فنا ہو گئے ان کو کوڑھ کا مرض ہو گیا مگر اس حال میں بھی وہ خدا کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں پورے اترے تو خدا نے اپنے فضل سے ان کو پھر خوش حالی اور صحت عطا فرمائی۔ فارسی، مذکر — (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ یہ غلط ہے کہ معاذ اللہ حضرت ایوب کو کوڑھ کا مرض لاحق ہو گیا تھا۔ پیغمبر معصوم ہوتا ہے اور معصوم کو ایسے قابل نفرت امراض لاحق نہیں ہوتے چونکہ جناب ایوب نے ہر کڑی سے کڑی مصیبت میں صبر کیا اس لئے صبر ایوب ضرب المثل ہو گیا۔

ہم نے کیا کیا نہ ترے عشق میں محبوب کیا
صبر ایوب کیا، گریہ یعقوب کیا — شرف الدین مضمون

**صبر آزما** :۔ صبر کی آزمائش کرنے والا، قوت برداشت کو آزمانے والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

صبر ڈگ اٹھیں گے شعلے ایک دن دنیا کی محفل میں
کہاں تک جذب ہوں گی بجلیاں صبر آزما دل میں — عزیز

**صبر آزمانا** :۔ صبر کا امتحان لینا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

قلب اکبر سے کھنچے ہیں سنان
اپنا صبر آزما رہے ہیں حسینؑ — انور

**صبر آنا** :۔ برداشت ہونا، بے قراری جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبر جاتا نہیں رہا لیکن
جب وہ آتا ہے تب نہیں آتا — میر

**صبر پڑنا** :۔ مظلوم کی آہ کا اثر پڑنا، ظالم پر خدا کی مار پڑنا۔ اردو، صرف۔

برباد نہ جائے گی ظہیر اپنی مصیبت
آخر تو کہیں صبر پڑے گا مرے دل کا — ظہیر دہلوی

**قول فیصل** ۔ زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ کبھی کبھی عوام بھی بول دیتے ہیں اور یہ لکھے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

لہو ہو کر جو ہر وقت آنکھوں سے ٹپکتا ہے
پڑا ہے تجھ پر اے دل صبر میری جان محزوں کا — تجمر

**صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد** :۔ صبر کڑوا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے یعنی صبر مشکل کام ہے مگر صبر کا نتیجہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ فارسی مثل تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صبر جان پر ٹوٹنا** :۔ صبر کا وبال کسی کی جان پر ٹوٹنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان قریب بہ متروک۔

ٹوٹے گا کس کی جان پہ اب بے زباں کا صبر
زاہد سنبھل سنبھل دل بے خواہ توڑ کر — ملاح

**صبر جمیل** :۔ وہ صبر جس پر ثواب ملتا ہے۔ اچھا صبر۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ نصوح دوڑا آیا اور عورتوں کو خطاب کرکے جزع و فزع نامشروع سے منع کیا اور صبر جمیل کی تلقین کی۔ — (توبۃ النصوح)

**قول فیصل** ۔ صبر جمیلہ بھی استعمال ہوا ہے جو قاعدہ درست نہیں اس لئے کہ صبر عربی میں مذکر ہے اور جمیلہ جو اس کی صفت قرار دی گئی ہے مونث ہے واحد مذکر لفظ کی صفت بھی مذکر ہی استعمال ہوگی۔

مثلاً ۔ سوا اب کوئی چارہ بھی نہیں ہے خدا ان کو صبر جمیلہ کرامت فرمائے — (فسانۂ آزاد)

**صبر درویش بہ از بذل غنی** :۔ فقیر کا صبر امیر کی فیاضی سے بہتر ہے۔ فارسی، مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ — (فرہنگ اقبال)

**صبر دینا** :۔ تسکین دینا، مطمئن کرنا، ڈھارس دینا، قوت برداشت عطا کرنا، اردو، صرف فصیح، رائج۔

وقت دعا ہے ترک کرو شور و شین کو
اللہ صبر دے مرے بیکس حسین کو — تعشق

**قول فیصل** ۔ یہ حرف تنہا نہیں بولتے۔ خدا، اللہ، پروردگار عالم وغیرہ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

**صبر سمیٹنا** :۔ نقصان کا وبال اپنے سر لینا، ناحق تہمت لگانے یا جھوٹ بولنے کے موقع پر کہتے ہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

جب عربدہ جو تم ہو تو کیوں صبر سمیٹیں
ہم اس میں رقیبوں کی شرارت نہ کہیں گے — ظہیر دہلوی

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم یہ دعائے بد لینا

عاشق متحمل نہ ہوئے قہر و غضب کے
بیٹھے رہو اب صبر سمیٹے ہوئے سب کے — داغ

اس کے ایک معنی کوسنا سننا بھی ہو سکتے ہیں۔

سب کو نفرتوں میں کیوں پیٹتا ہے
صبر اک اک کا کیوں سمیٹتا ہے — (فریب عشق)

**صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے:۔** صبر کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

ع صبر کڑوا ہے مگر صبر کا پھل میٹھا ہے — لا اعلم

**قول فیصل۔** یہ مقولہ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد کا اردو ترجمہ ہے۔

**صبر کرکے بیٹھ رہنا:۔** مایوس ہو کے بیٹھ رہنا، ناامید ہو کے خاموشی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** قریب تھا کہ بیگم اس کو صبر کر کے بیٹھ رہیں۔ اتنے میں سنا کہ میر تقی تشریف لے گئے۔ (محصنات)

**صبر کر لینا:۔** ناامید ہو کے بیٹھ رہنا، مایوس ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** ہم نے تو صبر کر لیا تھا کہ ہماری گھڑی نہیں ملے گی مگر خدا کا شکر ہے کہ مل گئی۔

**صبر کرنا:۔۱** برداشت کرنا، چپ ہو رہنا، ظلم پر خاموشی اختیار کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

یہ سن کر عشق کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے
کہا اچھا کریں تا چند اب صبر و شکیبائی — (عزیز لکھنوی)

**صبر کرنا:۔۲** کسی کام میں توقف کرنا، تامل کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ترے وعدے پہ ستم گر ابھی اور صبر کرتے
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا — داغ

**صبر کرنا:۔۳** قناعت کرنا، اکتفا کرنا، توکل کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نہیں آتے نہ آئیں وہ گئے تاب و تواں جائیں
تجھی پر آج ہم اے بے قراری صبر کرتے ہیں
(داغ دہلوی)

**صبر کرے من میں گھر رہے تن میں:۔** صبر سے تسکین قلب حاصل ہوتی ہے۔ (فرہنگ اثر)

**قول فیصل۔** اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صبر کی داد خدا کے ہاتھ ہے:۔** صبر کرنے والوں کا خدا ہی انصاف کرتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل۔** لکھنؤ میں کہتے ہیں "صبر کی داد خدا دیتا ہے"

**صبر کی سل:۔** صبر کا استعارہ سل سے کرتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

**قول فیصل۔** اس کے دو صرف ہیں۔ صبر کی سل چھاتی پر رکھنا یا صبر کی سل دل پر رکھنا چھاتی پر رکھنا کی جگہ سینے پر رکھنا بھی ہے۔ صبر کی سل دل پر رکھنا قلیل الاستعمال ہے۔ صبر کی سل چھاتی یا سینے پر رکھنا زیادہ مستعمل ہے صبر کی سل چھاتی پر رکھنا غیر فصیح ہے اور صبر کی سل سینے پر رکھنا فصیح ہے۔ چھاتی کے معنی عورت کا پستان بھی ہیں۔ لہذا فصحا اس لفظ سے احتیاط کرتے ہیں۔

ہر چند سمجھتا نہیں دل اے علی اکبر
(رکھنا) چھاتی پہ رکھی صبر کی سل اے علی اکبر — انیس

اس کی تکمیلی صورتیں رکھ دینا اور رکھ لینا بھی رائج ہیں۔

رکھ دے گا خدا صبر کی سل میرے بھی دل پر
(رکھ دینا) کیا غم ہے نہ آئیں جو وہ پیارے نہیں آتے — ہجر

جب سے اس نے اپنا تھام کے دل
(رکھ لینا) رکھ لی چھاتی پہ ایک صبر کی سل — قلق

**صبر لینا:۔** صبر سمیٹنا، آہ لینا، اردو صرف دہلی کی زبان۔

صبر بے نوا پہ نا فہم نہ مے نوا دروں کا
بخشنے والا بھی دیکھا ہے گنہ گاروں کا — داغ

**صبر نہ ہونا:۔** کسی خواہش کا ضبط نہ ہونا، تحمل نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** آج تیسرا فاقہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کھانا روک دیا ہے اب ہم سے صبر نہ ہوگا۔ ہم کھانا ضرور کھائیں گے۔

**صبر و شکر کرنا:۔** کسی مصیبت یا بلائے ناگہانی میں چپ رہنا، تکلیف اور مصیبت میں خدا کا شکر بجا لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**صبر و قرار:۔** (ہر دو مترادف) تحمل، برداشت فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

یار جائے گا ادھر دل سے ادھر صبر و قرار
صبح کے ساتھ مرا چاک گریباں ہوگا — خواجہ وزیر

**صبر ہونا:۔** برداشت ہونا، تحمل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** غریب کا جوان لڑکا مر گیا، دن رات روتا ہے اتنی بڑی مصیبت پر صبر ہو تو کیونکر ہو۔

**صِبغ:۔** (بالکسر) رنگ سرخ و سرخی وغیرہ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

**قول فیصل۔** اردو میں مستعمل نہیں۔

**صبغۃ اللہ:۔** (بکسر اول و فتح سوم و ضم چہارم) قدرتی رنگ، دین کا رنگ، عربی مذکر، دہلی کی زبان۔

**محل صرف۔** شاید ایسا وقت آئے کہ اس کے دل

میں صبغۃ اللہ اٹھانے کی قابلیت باقی نہ ہو (محسنات)

**صَبُوح** :- شراب صبح، صبوحی، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خوشبو تھا بوے باغ ارم سے شام صبح
لبریز تھا صبوح صباحت سے جام صبح — میر وحید

**صَبُوحی** :- (بفتح اول و واو معروف) وہ شراب جو صبح کو پی جائے۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عہد پیری میں کروں کیوں کر میں ترک جام مے
دفع کرتی ہے صبوحی درد سر مخمور کا — آتش

قول فیصل - عربی میں صبوح تھا فارسیوں نے صبوحی کر لیا

**صَبُوحی کش** :- (کنایۃً) صبح کو شراب پینے والا، بادہ نوش، شرابی، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یقیں ہو صبح قیامت کو بھی صبوحی کش
اٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے — ذوق

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع صبوحی کشاں بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

پر نور ہو ترا رخ سیمیں بسان صبح
آنکھیں ہیں تیری مست صبوحی کشان صبح — ذوق

**صَبُور** :- (بفتح اول و واو معروف) خداوند عالم کے ناموں میں سے ایک نام، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صَبُورا** :- مصنوعی عضو تناسل، ایک روپے کے پیسے چمڑے میں سلے ہوئے جس سے عورتیں آپس میں طبق زنی کرتی تھیں، اردو، مذکر۔

آج کیوں تم نے دوگانہ یہ صبورا باندھا
ٹھیس لگتی ہے تبا کیونکے بیچے دان میں — رنگین

قول فیصل۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صَبُوری** :- (بفتح اول و واو معروف) صبر، عربی، مونث، متروک۔

روٹھ کر ہم سے چلا ہو گھر تو وہ گلگوں قبا
کھینچیے دامن گریبان صبوری پھاڑ کر — ناسخ

قول فیصل۔ دہلی میں بھی رائج تھا۔ کرنا کے ساتھ صرف کرتے تھے۔

نہ کر جلدی کر اب دل میں صبوری
صبوری اب تجھے تو ہے ضروری — نگاہ دہلوی (زبانے اردو)

**صَبی** :- دودھ پیتا بچہ، شیر خوار، لڑکا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی تانیث صَبِیّہ ہے۔

**صَبیح** :- (بفتح اول و یائے معروف) گورا چٹا، صباحت والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ناف اس صبیح کی ہے کوئی نسترن کا پھول
تا ناف کیسی سینے پہ ہے نسترن کی شاخ — ذوق

قول فیصل۔ حسن صبیح اور رخسار صبیح وغیرہ کی ترکیبیں بھی رائج ہیں۔

گر شب زدہ ہو جائے گردہ شہرۂ حسن صبیح
ہو بیاض چشم ساں ہر کان کا پردہ سفید — خواجہ وزیر (حسن)

چھپ چلے ہیں خط شب رنگ سے رخسار صبیح
دن ہے کم شام کے آثار عیاں سارے ہیں — خواجہ وزیر (رخسار)

**صَحابت** :- (بالفتح) یار ہونا، صحبت میں رہنا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

برائے نام ہو سحبان سے صحابت فن
کسے پسند ہے خان کا مذاق سخن — اوج

**صَحابہ** :- (بفتح اول و دوم و چہارم) اصحاب رسولؐ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

حضرت تو بیچ میں تھے صحابہ ادھر ادھر
روشن یہ تھا کہ تاروں میں ہے جلوہ گر قمر — میر انیس

**صَحابی** :- (بفتح اول) وہ شخص جو اسلام کی حالت میں پیغمبر خدا کی صحبت میں رہا اور عقیدۂ اسلام پر وفات پائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع۔ بشیر کا جانباز محمدؐ کا صحابی — ([illegible])

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ "رسول مقبول کے ساتھی یا ان کی اولاد" حالانکہ اولاد کو صحابی نہیں کہتے۔ اس کی تانیث صحابیہ ہے۔

**صِحاح** :- (بالکسر) صحیح کی جمع، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صِحاح سِتّہ** :- (صحاح۔ بالکسر، ستّہ۔ بالکسر و تائے مشدد) حدیث کی چھ کتابیں جن میں اکثر حدیثیں صحیح ہیں، یہ ہیں۔ ۱ بخاری ۲ مسلم ۳ ترمذی ۴ ابوداود ۵ ابن ماجہ ۶ نسائی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ ان کتابوں کا تعلق اہلسنت حضرات سے ہے۔

**صَحّاف** :- کتاب کی جلد بنانے والا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کریں گے جمع معنی فہم اجزائے پریشاں کو
تکلف میں بہت کھینچیں گے صحاف اپنے دیواں کو — آتش

**صِحافت** :- (بالکسر) اخبار نویسی، اڈیٹری، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ صحافت باعث احساس بیداری بنے
اک اصولی بات ہے ہر شخص اخباری بنے — صفی

قول فیصل۔ اردو میں بالفتح مستعمل ہے۔

**صِحافی** :- اڈیٹر، اخبار نویس، مدیر، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع واو نون کے ساتھ "صحافیوں" زبانوں پر ہے۔

**صحائف** :- صحیفہ کی جمع، رسالے، کتابیں، صحیفے

عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صحبت** :- ہمراہی، ساتھ، رفاقت، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

ان کی صحبت میں ہو ضائع اوقات
سوءِ ظن سے نہیں خالی کوئی بات (نالۂ رسا)

**قول فیصل**۔ عربی میں اس کے معنی یاری، معاونت کے ہیں۔

**صحبت** :- یاری، دوستی، میل جول۔ مونث، متروک

ہائے کعبے سے پھرا اب تک نہ ہرگز مصحفی
اس کو کیا جانے وہاں کس سے صحبت ہوگئی مصحفی

**صحبت** :- اجتماع، اکٹھا ہو کر بیٹھنا، مل بیٹھنا عربی، مونث، متروک۔

سیکڑوں صحبتیں پوشیدہ ہوئی ہیں تہ خاک
کوئی کیا جانے کہ اس پردے میں کیا صحبت ہو مصحفی

**صحبت** :- بزم، محفل، فارسی، مونث، فصیح، رائج

صحبت شعر و سخن ہوگئی برہم اے رند
بعد آتش نہ نظر ایک بھی استاد آیا رند

**قول فیصل**۔ اس لفظ کا اطلاق شعرا کی چھوٹی سی ادبی نشست پر بھی ہوتا ہو جیسے۔ ان کے ہاں ایک صحبت خاص ہوتی تھی۔ خواجہ میر درد صاحب نالۂ عندلیب یعنی اپنے والد کی تصنیفات اور اپنے کلام کچھ کچھ بیان کرتے تھے۔ (آب حیات)

**صحبت** :- ہم نشینی، کسی کے ساتھ نشست و برخاست عربی مونث، فصیح، رائج۔

کہیں پر ہو تبانِ خطۂ شیراز کی صحبت
کہیں عشوق تبریزی، کہیں ترکان یغمائی عزیز لکھنوی

**صحبت** :- رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نشست و برخاست۔ عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صحبت** :- ہم بستری، جماع، عورت کے ساتھ سونا اردو، مونث، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ شرع میں ہو کہ جب عورت سے صحبت کا ارادہ کرے تو پہلے اسے چھیڑے اور گدگدائے۔

**صحبت اچھی بیٹھیے کھائیے ناگر پان۔**

**صحبت بری بیٹھیے کٹائیے ناک اور کان** :- نیک صحبت سے نیک نتیجہ نکلتا ہے اور بری صحبت سے برا ثمرہ، اردو کہاوت۔ (لغات النساء)

**قول فیصل**۔ لکھنؤ کی عورتیں بالکل نہیں بولتیں۔

**صحبت اٹھانا** :- کسی کی صحبت میں رہ کر کچھ سیکھنا پاس رہ کر تعلیم و تربیت اور شائستگی حاصل کرنا۔ قربت سے مستفید ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

**محل صرف**۔ ان لوگوں کا سمجھنا ہو جنھوں نے نہ تو اس فن کے کاملین کی صحبت اٹھائی ہے اور نہ کسی قسم کا کمال علمی رکھتے ہیں۔ (بحر الفصاحت)

**صحبت اٹھایا ہوا** :- صحبت میں رہا ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**قول فیصل** :- تانیث کے لئے صحبت اٹھائی ہوئی، کہتے ہیں جیسے اعلیٰ درجے کی رنڈیوں میں پرورش پائی ہوئی شہزادوں اور نواب زادوں کی صحبت اٹھائی ہوئی۔ (امراؤ جان ادا)

**صحبتِ بد** :- بری صحبت، خراب آدمی یا آدمیوں کا ساتھ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

پور تیمور تھا جو سیراں شاہ
صحبت بد میں ہوگیا وہ تباہ نظم طباطبائی

**صحبت برار ہونا** :- (صحبت برار شدن کا ترجمہ) کسی سے موافقت ہونا، دوستی نبھنا، میل جول ہونا اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہم تمھیں، تم کرو گے اور کو پیار
پھر یہ صحبت کبھی نہ ہوگی برار شوق

**قول فیصل**۔ مولف نور اللغات نے صحبت برار ہونا کے ساتھ ہی ساتھ صحبت برار آنا بھی لکھا ہو اور برار ہونا کی مثال میں مندرجہ ذیل شعر لکھا ہو۔

دیکھیے اس سے ہو کیوں کر ہمدمو! صحبت برار
ہم تو دیوانے ہی تھے پر دل بھی سودائی ملا شاہ نصیر

صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی صحبت برار آنا نہیں لکھا کہ اس کو دلی کا صرف سمجھا جائے۔ بہر صورت اہل لکھنؤ صحبت برار آنا بالکل نہیں بولتے۔

**صحبت براری** :- یکجائی، ساتھ رہنا، کسی سے موافقت ہونا، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دلا! مضطر ہو تو ہر وقت نالاں ہو مجھے ڈر ہو
تری صحبت براری کیونکے ہوگی شوخ بدخو سے عاشق

**صحبت برتنا** :- کسی کی صحبت میں رہنا، کسی کے پاس رہ کر فائدہ اٹھانا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ یہ صرف دہلی تک محدود ہو۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صحبت برخاست ہونا** :- جلسہ یا محفل ختم ہو جانا، اردو، صرف، رائج

اس کی محفل میں رسائی بھی ہوئی تو کیا ہوا
ہم گئے اس وقت جب برخاست صحبت ہوچکی داغ

**قول فیصل**۔ اب محفل برخاست ہونا زیادہ رائج ہے۔

**صحبت برہم ہونا** :- جلسہ تتر بتر ہونا۔ مجمع منتشر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ کچھ دنوں فقیر محمد خاں گویا سے صحبت رہی گویا باہم شیر و شکر تھے۔ آخر کچھ شکر رنجی ہوئی صحبت برہم ہوگئی۔ (خمخانۂ مطبع دیوان وزیر از رجب علی بیگ سرور)

**قولِ فیصل** ۔ بزمِ شعر و سخن برہم ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

صحبت شعر و سخن ہو گئی برہم اے رند
بعد آتش نہ نظر ایک بھی استاد آیا — رند

**صحبت بگڑنا** :۔ ناچاقی ہونا، دوستی نہ رہنا، ان بن ہونا، اردو صرف، متروک۔

ہمیں امید کب تھی یہ کہ تو ہوگا جدا ہم سے
اسی صورت سے بگڑے گی مری احباب سے صحبت — (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل** ۔ اس کی تکمیلی صورت صحبت بگڑ جانا بھی رائج تھا۔

مجھے یہ ڈر ہے کہ صحبت بگڑ نہ جائے کہیں
ہوئی ہے اس کفِ نازک سے پھر حنا گستاخ — مصحفی

**صحبت بننا** :۔ صحبت برآر ہونا، دوستی ہونا، اردو صرف، متروک۔

صحبت پیر و جواں بنتی نہیں ہرگز امیر
ایک دم کا ربط ہوتا ہے کمان و تیر میں — امیر مینائی

**قولِ فیصل** ۔ جمع کے ساتھ صحبتیں بننا بھی ملتا ہے۔

دیکھیے یارب کہ اس سے صحبتیں کیوں کر بنیں
وہ ہوا کے مزاج فش چاہیے سو اہم اختلاط — سودا

**صُحبت پانا** :۔ (متعدی) صحبت اٹھانا۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**صحبت پسند ہونا** :۔ ہمراہی اچھی معلوم ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا کا ذکر یاں کبھی آتا نہیں جلیل
صحبت ہمیں پسند ہے اہلِ قبور کی — جلیل

**صحبت چمکا دینا** :۔ جلسے کی رونق بڑھانا، اردو صرف، متروک۔

کوٹھے پہ آکے ساقی چمکا دے میری صحبت
ہے چاند چودھویں کا جام بلور تیرا — سحر

**صُحبت داری** :۔ اختلاط، مجالست، مقاربت، فارسی ترکیب، مونث۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل** ۔ یہ دہلی بیگمات کا محاورہ ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صحبت دیکھنا** :۔ صحبت اٹھانا۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** ۔ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

**صحبت راست آنا** :۔ صحبت راست آوردن کا ترجمہ، صحبت کا موافق آنا، صحبت کا نبھ جانا، اردو صرف۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا کہ یقین کے ساتھ دہلی کا صرف کہا جا سکے۔

**صحبت رکھنا** :۔ ہم نشینی کرنا، کسی کے پاس بیٹھنا، میل جول رکھنا، اردو صرف، متروک۔

آدمیت سے تمھیں سیر ہو کیوں کر بہرہ
تم نے صحبت نہیں رکھی کسی انسان کے ساتھ — تجر

**صحبت رہنا** :۔ کسی سے یکجائی رہنا، کسی کا ساتھ رہنا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی — میر

**صحبت شعر** :۔ مشاعرہ، فارسی، مونث، قلیل الاستعمال۔

عشق منزل کے لئے زیب ہوا فسانہ عشق
صحبت شعر مناسب ہے جواب ہوتی ہے — سحر

**قولِ فیصل** ۔ اب بزمِ شعر و سخن زیادہ زبانوں پر ہے۔

**صُحبتِ فضائل** :۔ وہ محفل جس میں محمد و آلِ محمد علیہم السلام کی فضیلتیں نظماً یا نثراً بیان کی جائیں، فارسی ترکیب، مونث، اہلِ تشیع کی اصطلاح۔

**صحبت کا اثر** :۔ یکجائی کی تاثیر، اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی دار گوہر ہو گیا — آتش

**صحبت کا اثر ہونا** :۔ پاس بیٹھنے سے کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے، دوسرے کی صحبت بری ہو یا بھلی اثر ضرور کرتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوگا صحبت کا اثر زلف و رخسار سے ربط ہے
دل چرائے جائیں گی اب چوری کر آنکھیں — خواجہ وزیر

**قولِ فیصل** ۔ سلبی معنوں میں بطور استفہام بھی مستعمل ہے۔

صحبت کا اثر صاحب بینش کو ہو کیوں کر
عینک ہو اگر سبز نہ ہو جائے ہری آنکھ — خواجہ وزیر

**صحبت کرنا** :۔ (کنایۃً) جماع کرنا، ہم بستر ہونا، مجالست کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

**نقل صحیح** ۔ سلطان شمس الدین التمش کے باب میں مشہور ہے کہ وہ ہیز تھا…… ایک دفعہ کسی خوبصورت صاحب جمال لونڈی سے صحبت کرنی چاہی کچھ نہ ہو سکا۔ (دربارِ اکبری صفحہ ۱۱)

**صحبت کی تاثیر** :۔ صحبت کا اثر، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع مرے دل کو صحبت کی تاثیر ہے — شعور

**قولِ فیصل** ۔ زیادہ تر صحبت کا اثر بولتے ہیں۔

**صحبت گرم رہنا** :۔ جلسے یا بزم میں چہل پہل رہنا، کسی بزم یا صحبت کا سلسلہ بارونق ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہی دن بھر یہ صحبت گرم حسن و عشق میں باہم
ہوئی جب رات اور صحن چمن میں چاندنی آئی — عزیز

**صحبت گرم ہونا** :۔ بے تکلفی کا جلسہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہونے لگی گرم ان سے صحبت
بڑھنے لگی دل بہ دل محبت — (افسر شاہ اودھ)

**قولِ فیصل** ۔ اس کی تکمیلی صورت صحبت گرم ہو جانا

بھی رائج و فصیح ہے۔

ع آئی مریض صحبت غم گرم ہوگئی — تعشق

اس کا استعمال سلبی معنی میں بھی ہوتا ہے۔

نہ ہوگی گرم صحبت سرکشوں کی خاکساروں کی
سلامت رہ نہیں سکتی ہے باہم آگ پانی میں — ناسخ

**صحبت میں داخل ہونا**:- بزم میں داخل ہونا، محفل میں شریک ہونا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہوا جو صحبت میں اس کی داخل
تو ہوگیا اس کو اوج حاصل — نظم طباطبائی

**صحبت میں دل لگنا**:- (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) کسی کے پاس دلچسپی کے ساتھ برابر بیٹھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

نہ ہوتیں خلوتیں جو پریوں کی رہتا خلوتوں میں کون
لگے ہو صحبت خوبان گلعذار میں دل — ذوق

**صحبت نکھری نکھری ہونا**:- سلیقے کا جلسہ ہونا، صاف ستھری محفل ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

حق تو یہ ہے کہ جائے حسرت تھی
کچھ عجب نکھری نکھری صحبت تھی — شوق

**صحبت نہ بننا**:- دوستی نہ بننا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ممکن نہیں برابر ہو خاشاک و شعلہ میں
صحبت نہ بنی اس بت بیباک سے بنے — سوز

**صحبت والے**:- ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے، دوست، اردو، غیر فصیح، رائج۔

ہاں دکھائیں گے ہمیں آپکے نازک دل کو
قہر ڈھائیں گے ہمیں آپ کی صحبت والے — عزیز لکھنوی

**صحبت ہونا**:- ساتھ ہونا، ہم نشینی ہونا، ساتھ اٹھنا بیٹھنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

سنیوں کے بعد شیعوں سے ہمیں صحبت ہوئی
یعنی عثماں ہو کے آئے علی آباد میں — اسیر

**صحبت ہونا**:- بزم ہونا، محفل ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ ہم، وہ نکیرین وہ کرسی پہ علیؑ
تربت میں عجب مزے کی صحبت ہوگی — تعشق

**صحبت یافتہ**:- اچھی صحبت سے فیض اٹھائے ہوئے، علم مجلس سے واقف، تہذیب یافتہ، مہذب لوگوں کی آنکھیں دیکھے ہوئے، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

محل صرف - دلی میں حافظ احمد یار ایک معقول صحبت یافتہ نامور حافظ تھے اور سرکار شاہی میں حافظان قرآن میں نوکر تھے۔ (آب حیات)

**صُحبتی**:- ہم نشین، ساتھی، رفیق، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔ عوام کی زبان۔

میں بھی تھا روز ازل صحبتی بزم الست
بھولتی ہی نہیں وہ لذت گفتار ہنوز — آسی جونپوری

**صِحَّت**:- (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح) تندرستی، بیماری کی ضد، شفا، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اب تو صحت سے ہوں منہ اشکوں سے دھونا کیسا
میں تو ساتھ آپکے چلتی ہوں یہ رونا کیسا — نفیس

قول فیصل - صحت سے ہونا، صحت ہونا یا نہ ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

اللہ نہ دے روگ محبت کا کسی کو
عیسیٰ بھی اگر آئیں تو صحت نہیں ہوتی — بحر

بالتشدید کہنا اور لکھنا غلط ہے۔

**صِحَّت**:- صحیح کرنا، عیب سے پاک ہونا، درستی، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے نوشتے میں ترے بیمار کو صحت کہاں
جس کے نسخے میں دوا کے لفظ کو صحت نہیں — ذوق

قول فیصل - اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہو، صحت کرنا

کبھی کرتا تھا مجسطی پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت — ذوق

**صحت افزا**:- صحت بڑھانے والا، صحت کو فائدہ پہنچانے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - گرمیوں میں تم جیسے لوگوں کے لئے کشمیر کی آب و ہوا بہت صحت افزا ہے۔

قول فیصل - بصورت حذف الف اول صحت فزا بھی ہے۔

دار الشفا میں وہ کہ مریضوں کو آن کر
باد صبا نے مژدہ صحت فزا دیا — نظم طباطبائی

**صحت بخش**:- شفا دینے والا، مفید، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع کیا ہی صحت بخش ہے اس باغ کی آب و ہوا — لالہ

**صحت پانا**:- شفا پانا، تندرست ہونا، اچھا ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف - مرض وہ ہے جس سے کبھی کسی نے صحت نہیں پائی جب بگڑا ایمان پر بنی سے جان دیے فرصت نہیں پائی۔ (انشائے سرور)

**صحت جان**:- جب امیر لوگوں کی بائی سمرتی ہو تو اس کی نسبت یہ لفظ کہتے ہیں۔ اردو، دعائیہ فقرہ جیسے - امیر نے پایا صحت جان، غریب نے پایا داب ایمان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صحت خانہ**:- بیت الخلا، پیخانہ، اردو، مذکر، متروک

محل صرف - مناسب انداز سے ہر مقام پر صحت خانہ ہوتا تھا یہ پائخانے کو خطاب عطا ہوا تھا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس نام کو جہانگیر بادشاہ کی ایجاد لکھا ہے۔ مولف دربار اکبری کی مندرجہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نام اکبر بادشاہ نے رکھا تھا اس کا صرف دلی تک محدود رہا لکھنؤ میں اس لفظ کا استعمال نہیں ملا۔

**صحت درست ہونا**:۔ تندرستی، ٹھیک ہونا، اردو، مصدر، فصیح، رائج
جب کہ انسان کی صحت ہو درست
جان و تن دونوں کی حالت ہو درست — مرزا رسوا

**صحت کامل**:۔ مکمل صحت، بالکل شفا، پورے طور سے بیماری سے نجات۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محل صرف۔ پروردگار بہ تصدق بیمار کربلا جلد صحت کامل عنایت کرے تمہارے بغیر ہم کو بہت ایذا رہتی ہے۔ (افشائے سرور)

**صحبت گرمانا**:۔ کسی کی صحبت میں بہت رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج
محل صرف۔ جوانوں سے رہتے اور صحبت گرماتے گرماتے خود بھی جوان ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔ پانا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

**صحت کرنا**:۔ تصحیح کرنا، غلط کو صحیح کرنا، اصلاح کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج
کبھی کرتا تھا مصطفیٰ پہ حواشی تحریر
کبھی کرتا تھا اشارات و شفا کی صحت — ذوق

**صحت مند**:۔ تندرست، شفایاب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج
محل صرف۔ ان کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی لیکن تم لوگوں کی دعاؤں سے خدا نے ان کو صحت مند کر دیا۔
قول فیصل۔ تندرستی اور شفایابی کے معنی میں صحت مندی بھی بولتے ہیں۔

**صحت نامہ**:۔ غلط نامہ، جس میں فہرست اغلاط مع تصحیح درج ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اسے غلط نامہ کہتے ہیں۔

**صحت ہونا**:۔ (لازم) بیماری سے نجات پانا، شفا پانا، اچھا ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔
سینے سے جا کے زلف میں دل کو سکوں ہوا
صحت ہوئی مریض کو نقل مکاں سے کیا — ناسخ

**صحت یاب**:۔ تندرست، صحت پانے والا، شفا یاب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سیتا پور کے آنکھوں کے اسپتال سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔
قول فیصل۔ اس فن کو صحت یابی کہتے ہیں اور یہ بھی فصیح و رائج ہے۔

**صحرا**:۔ (بالفتح) جنگل، بیابان، دشت، زمین ہموار جو نہ بہت نرم ہو نہ زیادہ سخت، چٹیل میدان جس میں گھاس وغیرہ کچھ نہ ہو۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج
ایسی ہستی سے تو سو درجہ عدم ہی خوب تھا
یاد آیا مجھ کو صحرا کنج زنداں دیکھ کر — ناسخ
قول فیصل۔ اس کا مادہ صحر اور جمع صحاری (بفتح را نیز بکسر را) ہے۔

**صحرا گرد**:۔ بادیہ پیما، جنگلوں میں پھرنے والا۔ فارسی، قلیل الاستعمال
پھر ہی کا جو کبھی ہوتا ہے آتش اتفاق
خضر صحرا گرد دیتا ہے مرا مر کے ساتھ — آتش
قول فیصل۔ جنگلوں میں پھرنا کے معنی میں صحرا گردی بھی رائج ہے گرد وہ بھی کمی کے ساتھ۔

**صحرا نشین**:۔ صحرا میں رہنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
ترے رخ کا کسے سودا نہیں ہے
گل لالہ تک صحرا نشیں ہے — وزیر

**صحرا نورد**:۔ (نَوَرد بفتح اول و دوم و سکون میم) جنگل جنگل پھرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج
کہتے ہو تجھ کو دیکھتے ہیں کم
بندہ صحرا نورد رہتا ہے — مصحفی
قول فیصل۔ جنگل جنگل پھرنا کے معنی میں صحرا نوردی بھی رائج ہے۔
کہاں وہ اے جنوں صحرا نوردی
ہوئے زنداں میں ہم اب کی برس بند — ناسخ

**صحرائی**:۔ جنگلی، بیابانی، فارسی صفت، فصیح، رائج
دل پہ داغ کا ہم حال کہیں کیا تم سے
پھول دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائی کا — مصحفی

**صحرائے اعظم**:۔ افریقہ کا بڑا صحرا جو تین ہزار میل لمبا اور ایک ہزار میل چوڑا ہے۔ گینڈا، شتر گاؤ پلنگ، ہرن اور شیر وغیرہ اس میں بہت پیدا ہوتے ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر (نور اللغات)

**صحرائے بے آب و گیاہ**:۔ وہ صحرا جس میں پانی، سبزہ نہ ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**صحرائیت**:۔ جنگل کی سی کیفیت، اردو، مونث، فصیح، رائج
محل صرف۔ جناب عالی نے فرمایا اگر ایسے مقام پر تعزیہ دفن کیا گیا ہے تو قبر ہو۔ یہاں صحرائیت نمایاں ہے۔ (مراسلات سلاطین اودھ)

**صحرائے عدم**:۔ ملک عدم کا صحرا سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
اک جنگلے میں جا پڑا جا کے گھر دو
صحرائے عدم بھی تھا جہاں گرد — (گلزار نسیم)

**صحرائے قیامت**:۔ قیامت کا میدان، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔
کیوں نہ صحرائے قیامت ہو یہ دشت وحشت
کم نہیں صور سرافیل سے شیون اپنا — خواجہ وزیر

**صحرائے لق و دق**:۔ بڑا جنگل، چٹیل میدان جس میں گھاس تک نہ ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
قول فیصل۔ بقول مؤلف فرہنگ آصفیہ لق و دق زبان ترکی میں تغ و دغ تھا جس کے معنی میں سخت ہموار زمین جس میں درخت اور گھاس تک نہ ہو۔

**صحرائے محشر**:۔ میدان قیامت، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
ہوا ہوتی نہ گنجائش اگر صحرائے محشر میں

پئے وسعت طلب بیرا دل پر آرزو ہوتا

**صُحُف**:۔ (بضم اول و دوم) صحیفے کی جمع، کتابیں عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع شیریں رقمان صحف حسن بلاغت — خلیق

**قول فیصل**۔ فارسیوں نے بسکون دوم بھی استعمال کیا ہے جو اردو میں قلیل ہے۔

سینہ کتاب علم خدائے علیم ہے

ہر حرف جس کا ناسخ صحف قدیم ہے — میر تونسی

**صَحن** ۱:۔ (بفتح سکون دوم) انگنائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج

شام کو صحن میں حجرے سے نکلنا بی بی

تپ جو اترے تو صھالے کے ٹہلنا بی بی — (رنفیس)

**صحن** ۲:۔ ایک قسم کا عمدہ ریشمی کپڑا لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ مولف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ جلال اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ مگر اب بنتا کیا دیکھنے میں بھی نہیں آتا لغات میں یہ معنی درج ہیں۔

**صحن باغ**:۔ باغ کا وسطی حصہ۔ فارسی، فصیح، رائج

چل کے صحن باغ میں ایسی پڑھوں رنگین غزل

آج ہر گل کو بھلا دوں نغمہ ہائے عندلیب — ناسخ

**صحن بیاباں**:۔ جنگل کا میدان، جنگل فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

بیٹھنے دے گی نہ کونے میں بھی وحشت مجھ کو

صبح کو زیر قدم صحن بیاباں ہوگا — نسیم

**صحن چمن**:۔ باغ کا تختہ، تختۂ گلشن، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

چلی وہ باد نوروزی وہ تازہ کونپلیں پھوٹیں

گلوں کو دیکھ کر صحن چمن نے گود پھیلائی — عزیز

**صحنچی**:۔ بروزن مدنی کا ظرفی وہ چھوٹا ایک در کا درجہ جو دالان کے پہلو میں بنا دیتے ہیں۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

**محمل صرف**۔ ایک صحنچی میں چوکا دیا ہے اور پھول رکھے ہیں۔ اسباب شاہ حری مہیا ہے، (طلسم ہوشربا)

**صحن خانہ**:۔ انگنائی گھر کا وسطی حصہ گھر کے اندر کی وہ زمین جو زیر آسمان ہو فارسی ترکیب فصیح۔ رائج ہے

صحن خانہ عرصہ محشر نگاہ میں

تہ خانے ہے قبر میں مجھ کو گماں گور — ناسخ

**صحن عالم**:۔ دنیا جہان، فارسی ترکیب، فصیح، رائج

ع نہ جانے کیسی اب کی صحن عالم میں بہار آئی — عزیز لکھنوی

**صحنک** ۱:۔ رکابی، چھوٹا طباق، کونڈا، فارسی ہے تردک۔

ع کہیں صحنک رکھوں کہیں پیالہ — تبیر

**قول فیصل**۔ فارسی میں صحن بڑے تھال کو کہتے ہیں صحنک اس کی تصغیر ہے۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ گنوار الگزی کو رکابی کہتے ہیں جیسے شیخ زجاجی طرح صحنک میں بعض دیہاتوں میں مٹی کی رکابی کو سہنکی کہتے ہیں۔

**صحنک** ۲:۔ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی نذر کا کھانا جو اکثر مٹی کے مخصوص وضع کے کونڈے میں رکھا جاتا ہے۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

ہوں بیٹے سر سے سر مجھے دھونا ضرور ہے

صحنک میں شامل اے بوا ہونا ضرور ہے — راحت

**قول فیصل**۔ یہ کھانا عورتیں نہا دھو کے کیلے اور کے ساتھ پکاتی ہیں اس کے پکانے کا طریقہ یہ ہو کر کھولتے ہوئے پانی میں لونگ الائچی ڈال کے اس میں چاول ابال لیتے ہیں اس کے بعد ان چاولوں کو اوپر سے نتھار دیتے ہیں پھر مٹی کے کونڈے میں اس طرح رکھتے ہیں کہ چاولوں کی ایک تہہ بناکے اوپر شکر اور دہی ڈالتے ہیں پھر دوسری تہہ اس تہہ کے اوپر رکھ کے اس پر بھی دہی ڈالتے ہیں اسی طرح کئی تہیں بناتے ہیں اور نذر دے کی بھی صحنک ہوتی ہو اس میں دہی نہیں ہوتا شادی کی صحنک میں ہنڈیاں وغیرہ بھی ہوتی ہیں یہ ہنڈیاں صحنک سے الگ ہوتی ہیں۔ صحنک کھانے کے بعد صحنک کے چاولوں کی کھرچن وغیرہ جو پتیلی میں بچ جاتی ہو اس میں دہی ملا کے لڈو بنائے جاتے ہیں اور ان لڈوؤں کو صحنک کھانے والی بیبیاں پھر کھاتی ہیں اسے صحنک دوہرانا کہتے ہیں۔ صحنک دوہرانا بھی گویا واجبات میں ہے ہو اب مٹی کے کونڈوں کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ صحنک کھانے کے لئے باعفت و باعصمت ہونا ضروری ہو۔ بیوہ عورت کو بھی صحنک میں شریک نہیں کرتے عورتیں اس نذر پر مردوں کا سایہ بھی تک نہیں پڑنے دیتیں اور نہ مرد اس نذر کو چکھتے ہیں بلکہ بعض گھرانوں میں نابالغ بچوں تک کو یہ نذر نہیں چکھائی جاتی۔

صاحب جین الشعرا نے لکھا ہو کہ یہ نذر نور جہاں کی ولادت کے لئے اس کی سوتن نے ایجاد کی تھی۔

**صحنک دینا**:۔ صحنک کی نذر دینا۔ بی بی فاطمہ کی نذر کا کھانا پاکدامن سہاگنوں کو کھلانا۔

میں نے مانا ہے کہ وہ آئے تو میں صحنک دوں

ہ کسی طرح اسے اے مری پیاری آنا — رنگین دہلوی (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ صحنک کرنا بولتی ہیں۔

**صحنک سے اٹھ جانا**:۔ (کنایۃً) پاکدامن نہ رہنا اس قابل نہ رہنا کہ صحنک میں شریک ہو اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ڈر ہے ہم صحبتوں کی جھینک سے

اور سے اٹھ جاؤں گی میں صحنک سے — شوق

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جن جن باتوں کا اس میں پرہیز ہے وہ بی بی نامہ میں ہم لکھ چکے ہیں جہاں اس میں فرق آیا پھر عورتیں نہ تو خود ہی اپنے کو اس نیاز میں شریک ہونے کے قابل سمجھتی ہیں اور نہ صاحب نیاز ہی اگر جب

خبر ہو جائے تو اسے شریک ہونے دیتی ہو۔ ہم حیران ہیں
کہ صاحب مخزن المحاورات کے جدید محقق نے صحنک کے
معنی بی بی عائشہ کی نیاز کہاں سے لکھ دیے جب ایک
قوم کی رسمیں معلوم نہیں تو اس میں ہاتھ ڈال کر اوروں
کو گمراہ کرنے اور غلطی میں ڈالنے سے کیا فائدہ اس سے
تو نہ لکھنا ہی بہتر تھا۔

**صحن گلشن**:۔ باغ، صحن چمن، فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

میاں صحن گلشن حسن و عشق آپس میں نازاں ہیں
ہر اک کو ان میں سے اپنی جگہ پہ ناز یکتائی کا ہے — عزیز

**صحیح** ۱:۔ (بفتح اول و یائے معروف) تندرست،
صحت مند، عربی صفت، قلیل الاستعمال

عجب نہیں یہ ہوا سے کہ شل نبض صحیح
کرے اگر حرکت موج چشمۂ کوثر — ذوق

**قول فیصل** - اس کی اردو جمع صحیحوں بھی استعمال
ہوئی ہے۔

صحیحوں کو مریضوں پہ تمہارے رشک آیا ہے
مسیحا بھی یہ کہتے ہیں ہمیں بیمار رہنا تھا — جلال

اب ان معنی میں صحیح و سالم یا صحیح و تندرست زیادہ
زبانوں پر ہے جیسے "ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابھی
آپ کو کچھ دنوں اور زندہ رکھے اور آپ صحیح و
تندرست رہیں"۔ (اردوئے معلیٰ)

**صحیح** ۲:۔ جیسے پاک، کھرا۔ عربی، صفت،
فصیح، رائج۔

**محل صرف**: میں حتی الامکان غلطی سے بچتا ہوں،
صحیح کہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جان کو دیں تری صحت کے ساتھ ہو صحت
صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر — ذوق

**صحیح** ۳:۔ پورا، کامل، سالم، جیسے عدد صحیح، عربی
اصطلاح علم الحساب۔

**صحیح** ۴:۔ ٹھیک، درست، بجا، راست، عربی
لفظ، فصیح، رائج۔

ع ایسے بھی تھے پڑھی نہ صحیح ایک دن نماز (او لغت)

**صحیح** ۵:۔ حروف علت کے سوا باقی حروف صحیح
مانے جاتے ہیں کیونکہ وہ متغیر نہیں ہوتے۔ عربی متکلم
(فرہنگ آصفیہ)

**صحیح** ۶:۔ عروض و ضرب کا نام یعنی باوجود جواز
کے علت نقصان سے دونوں سالم اور پاک رہتے
ہیں۔ اصطلاح علم عروض۔ (نور اللغات)

**صحیح الدماغ**:۔ (بحذف ال) جس کا دماغ صحیح ہو، ہوش کی
باتیں کرنے والا، عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ کوئی صحیح الدماغ شخص یہ حرکت نہیں
کر سکتا جو تم نے کی ہے۔

**صحیح العقل**:۔ وہ شخص جس کی عقل درست ہو
وہ جس کے دماغ میں کوئی فتور نہ ہو۔ عربی ترکیب
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

**صحیح المزاج**:۔ تندرست، راست طبع، عربی
ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صحیح النسب**:۔ شریف، ولد الحلال، ماں باپ
کی طرف سے جس کے نسب میں کوئی خرابی نہ ہو، عربی صفت
فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ بزرگ ان کے (یعنی انشا کے) ہندوستان
میں نجف اشرف سے آئے تھے اور بعض کہتے ہیں خطۂ
کشمیر کے سادات صحیح النسب سے ہیں وہاں کسی زمانے
میں سمرقند سے آئے تھے۔ (آب حیات)

**صحیح سالم** ۱:۔ زندہ و سلامت، جوں کا توں،
محفوظ، عربی الفاظ، غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ ہم بہت خطرے میں پڑ گئے تھے لیکن کسی
طرح صحیح سالم چلے آئے ہیں خدا کا شکر کرو۔

**صحیح سالم** ۲:۔ زندہ اور سلامت، جیتا جاگتا
صحیح سلامت، عربی الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

**صحیح سالم** ۳:۔ بھلا چنگا، تندرست۔ عربی
الفاظ، صفت، فصیح، رائج۔

**قول فیصل**۔ رہنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

**صحیح سلامت**:۔ زندہ، آفات سے محفوظ،
عربی الفاظ، غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ آزاد:۔ ابھی علیو صحیح سلامت تو
آئے اب تنگ تو بڑا اتارو اور گھانس دانہ
کھاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

**صحیح سمجھنا**:۔ درست جاننا۔ سچ سمجھنا۔ اردو
مصرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ اس کی شب حسرت کوتاہ اور شب غم
دراز ہو جاتا ہے۔ قصے کہانی کا اسے ذوق ہے
جھوٹے فسانوں کو صحیح سمجھتا ہے۔ (مقدمہ دیوان نظم طباطبائی)

**صحیح صحاح**:۔ کسی بات کی تصدیق و تحقیق،
عربی الفاظ، رائج۔

**محل صرف**۔ مجھے جو کچھ کہنا تھا میں آپ کے والد
سے کہہ چکی اب آپ صحیح صحاح کرنے کے لئے کیوں
تشریف لائے ہیں۔

**قول فیصل**۔ اس کا تلفظ سہی سہا ہے۔
عورتوں کی زبان ہے۔ تلفظ بدل جانے کی وجہ سے
اس کا املا سہی سہا ہو گیا ہے اور اس صورت
میں یہ اردو ہے۔

**صحیح صحیح**:۔ ٹھیک ٹھیک، سچ سچ، واقعہ کے
مطابق، عربی الفاظ، اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ مجھ سے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے
جو کچھ واقعہ گزرا ہے صحیح صحیح بیان کرو۔

**صحیح کرنا** ۱ اصلاح کرنا، درست کرنا، غلطی نکالنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - ملا صاحب فرماتے ہیں مال متروکہ میں سے چار ہزار اور چھ سو جلدیں نفیس صحیح کی ہوئی ہیں۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل** - اس کی تکمیلی صورت صحیح کر دینا بھی رائج و فصیح ہے جیسے تمہارا کام صرف اتنا ہے کہ عبارت میں جتنی غلطیاں ہیں ان کو صحیح کر دو۔

**صحیح کرنا** ۲ درج حساب کرنا، لکھ لینا، بہی میں لکھنا، کھاتے پر چڑھانا۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**صحیح کرنا** ۳ مارنا، لگانا جیسے چانٹا صحیح کرنا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** - لکھنؤ میں رسید کرنا کہتے ہیں۔

**صحیح کرنا** ۴ کھرے کرنا، عوام کی زبان۔

(فقرہ) تھوڑی دیر میں پانچ روپے صحیح کر لیے (نور اللغات)

**قول فیصل** - اہل لکھنؤ زیادہ تر بصیغہ لازم "صحیح ہو جانا" بولتے ہیں۔ جب کوئی شخص کام کو پوری طرح انجام نہ دے اور اپنے کو بچاتے ہوئے مستحق اجرت بن جائے تو کبھی وہ خود اور کبھی دوسرا کہتا ہے جیسے "میں دو منٹ کے لئے جلسے میں گیا اور صورت دکھا کے چلا آیا، میرے پانچ روپے صحیح ہو گئے"۔

**صحیح گئے سلامت آئے** :- جیسے گئے تھے ویسے ہی پلٹ کے چلے آئے۔ بے نیل مرام واپس آنا، مقصد حاصل کئے بغیر ناکام واپس آنا، اردو مثل، عورتوں کی زبان۔

**صحیح ہونا** :- درست ہونا، تصدیق ہونا، ٹھیک ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - اس خبر کے صحیح ہونے میں کوئی کلام نہیں اس لیے کہ متعدد اخباروں میں شائع ہو چکی ہے۔

**صحیح ہے** ۱ (طنزاً) صحیح نہیں ہے، غلط ہے کی جگہ، اردو صرف، غیر فصیح۔

**قول فیصل** - جب کوئی شخص ایسی بات کہتا ہے جو صحیح نہیں ہوتی ہے تو جواب میں ایک خاص طرح سے کہتے ہیں "صحیح ہے" بجا اور درست کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

**صحیفہ** :- (بر وزن ضعیفہ) کتاب، رسالہ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو نہ دے علم کائنات کا درس
نہ پڑھے جو صحیفۂ فطرت — نظم طباطبائی

دل کے اجزا میں نہیں ملتا کوئی جزو نشاط
اس صحیفے سے کسی نے اک ورق گم کر دیا — عزیز لکھنوی

**قول فیصل** - اس کی جمع صُحُف (صحائف) ہے خط کو بھی تعظیماً کہتے ہیں جیسے "آپ کا صحیفۂ گرامی موصول ہوا"۔

**صحیفۂ آسمانی** :- وہ کتاب جو خدا کی طرف سے نازل ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**صخر** ۱ :- ایک جن اور اس نہایت بدصورت دیو کا نام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری لے گیا تھا۔ عربی، مذکر۔

**قول فیصل** - قصص الانبیا میں اس کا ذکر تفصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

**صخرہ** ۲ بڑا پتھر، نام ایک پتھر کا ہے جو بیت المقدس میں ہوا پر معلق ہے اور اس کو صخرۂ صمّا بھی کہتے ہیں عربی، مذکر، رائج۔

شب جمعہ قریب صخرہ جا کر
دعا کرتی ہیں ارواح مطہر — (معراج المضامین)

**صد** :- سو، ۱۰۰، فارسی صفت، فصیح، رائج

**قول فیصل** - اصل میں سین مہملہ سے "سد" تھا چونکہ عربی میں سد دیوار کو کہتے ہیں اس لئے فارسیوں نے "س" کو "ص" سے بدل کے صد کر لیا تاکہ دونوں میں امتیاز ہو جائے۔

**قول فیصل** - اہل لکھنؤ کثرت کے لئے بھی فارسی ترکیب کے ساتھ اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسے صد افتخار، صد مرحبا، شکر صد شکر، صد آفریں - وغیرہ

ہزار شکر ہو صدقے کسی کی ٹھوکر پر
صد آفریں مرے بگڑے ہوئے مقدر پر — جلال

**صدا** ۱ :- (بالفتح) آواز بازگشت جو گنبد یا کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلتی ہے۔ عربی، مونث، قلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ ہو گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے — ذوق

**قول فیصل** - زیادہ تر زبانوں پر صدائے بازگشت ہی

**صدا** ۲ مطلق آواز، فارسی، مونث، فصیح، رائج

کیسی ارنی و لن ترانی
تھی ایک صدا ادھر ادھر کی — امیر

**قول فیصل** - اس کی اردو جمع "صدائیں" بھی رائج و فصیح ہے۔

سریلی صدائیں ہیں اس شوخ کی سی
الٰہی یہ جلسہ کہاں ہو رہا ہے — داغ

**صدا** ۳ سائل کے مانگنے کی آواز، فارسی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

جاں مجنوں پکار اب در پے در تک نکل آئی
صدا پہچانتی ہے آپ لیلیٰ اپنے سائل کی — مصحفی

**صدا اٹھنا** :- آواز پیدا ہونا - اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

آگ سے پانی میں بجھتے وقت اٹھتی ہے صدا
ہر کوئی درماندگی میں نالے سے ناچار ہے — غالب

**صدا آنا** :- آواز آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

نجد سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے — تعشق

**صدا بصحرا** :- بے اثر بات، وہ آواز جس کا کوئی سننے والا نہ ہو۔ فارسی، فصیح، رائج
محلِ صرف :- قاری صاحب نے بہت پرزور تقریر کی بڑا زور صرف کر دیا لیکن ان کی تقریر کا سننے والوں پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ پوری تقریر صدا بصحرا ہو کے رہ گئی۔

**صدا بلند ہونا** :- آواز بلند ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

نقارہ جلوس سے ہے یہ صدا بلند
عالم میں تو نے عدل کا ڈنکا بجا دیا — نظم طباطبائی

**صدا بند ہونا** :- آواز نہ نکلنا، آواز کا موقوف ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بالکل صدائے طبل و غنا بند ہو گئی — تعشق

**صدا پھیلنا** :- آواز منتشر ہونا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

گوشِ کریم تک کبھی چاہیئے یہ سمٹ کے جائے
پھیل رہی ہے شہر میں سائلوں کی صدا عبث — (صنم خانۂ عشق)

**صدا پیدا ہونا** :- آواز نکلنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

تھے مرحلہ پیما جو شہ تیر بہ دل بھی
ناگہ ہوئی رونے کی صدا غار سے پیدا — عشق

**صدا جانا** :- آواز جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر رشتِ درد و الم روح کو تڑپاتی ہے
دور تک دل کے دھڑکنے کی صدا جاتی ہے — تعشق

**صدا دینا** :- ۱ فقیر کا آواز لگانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ملے ہیں زہر کے نشتر کرم کی التجاؤں پر
فقیروں کی طرح جب در پہ بھی ہم نے صدا دی ہے
حکیم آشفتہ لکھنوی

**صدا دینا** :- ۲ کوئی چیز بیچنے کے لئے آواز لگانا اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :- کیا کہوں حضور جب وقت یاران سر پل گنڈیریاں چوستے ہیں منہ دیکھ کر رہ جاتا ہوں اور گنڈیری والا جب صدا دیتا ہے تو کلیجہ پکڑ کر رہ جاتا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

**صدا دینا** :- ۳ بلانے کے لئے آواز دینا، پکارنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے بعد ہے یہ حال ہم صفیروں کا
اس آشیاں سے صدا دی ادھر پکارا — تعشق

**قولِ فیصل** :- کسی چیز کا رگڑ کھا کے یا اور کسی وجہ سے آواز پیدا کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

درد مندوں کو اذیت ہے تمہاری کافی
ایک مضراب سے دیتے ہیں صدا تار بہت — شعور

**صَدارت** :- ۱ (بفتح اول و دوم و چہارم) صدر نشینی، صدر ہونا، بالانشینی، عربی، مونث، فصیح، رائج

تھی مسلم جو صداقت ان کی
زیبِ مجلس تھی صدارت ان کی — (قران السعدین)

**قولِ فیصل** :- اردو میں زبانوں پر زیادہ تر بالکسر ہے۔

**صَدارت** :- ۲ شاہی زمانے کے ایک عہدے کا نام جو وزارت کے قریب ہوتا تھا، فارسی، مونث قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف :- انہیں صدارت کا منصب دے کر کل اکابر و مشائخ سے اونچا بٹھایا۔ (دربارِ اکبری)

**صَدارت** :- ۳ جمہوری حکومت کا سب سے بڑا عہدہ عربی لفظ، مونث، فصیح، رائج
محلِ صرف :- صدر جمہوریۂ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے مرنے کے بعد وی وی گری نے عہدۂ صدارت سنبھالا

**صَدارتِ اعظم** :- عہدۂ وزارت، فارسی مونث۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- زبانوں پر عام طور سے صدارت غلطی ہے

**صَدا سمانا** :- آواز بھری ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

جاں کیوں نکلنے لگتی ہے تن سے دمِ سماع
گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب میں — غالب

**صدا سمٹنا** :- آواز یکجا ہونا۔ آواز اکٹھا ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال

گوشِ کریم تک کبھی چاہیئے یہ سمٹ کے جائے
پھیل رہی ہے شہر میں سائلوں کی صدا عبث — امیر

**صُداع** :- (بضم اول) درد سر، عربی، مذکر اطبا کی اصطلاح۔

واقف نہیں طبیب صداع خمار سے
خمار خوب کرتے ہیں مے سے خمار کا علاج — ناسخ

**قولِ فیصل** :- ہونا اور ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

میر درد دل نہ کہہ ظالم سب اب
ہو گیا ہے سامعوں کو تو صداع — میر

**صَداقت** :- ۱ (بفتح اول و دوم و چہارم) راست بازی، سچائی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

خوب وعدہ وصل کا پورا ہوا
دیکھ لی ہم نے صداقت آپ کی — اختر شاہ اودھ

**قولِ فیصل** :- اردو میں زبانوں پر زیادہ تر بالکسر ہے۔

**صَداقت** :- ۲ دوستی، یارانہ، عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
محلِ صرف :- سب کی رائے ہوئی کہ گھوڑوں کا سامان کریں اور یہاں سے فتح پور سیکری کو چلیں وہاں فلانے شخص سے قدیم صداقت کا سلسلہ ہے۔ انھیں کے

گھر جا بیٹھیں۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے تصدیق، ثبوت، گواہی، شہادت بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**صداقت کیش**:۔ وہ شخص جو سچ بولنے کا عادی ہو، سچا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صدا کرنا**:۔ فقیر کا بھیک مانگنا، فقیر کا آواز لگانا، اردو مصرف، متروک۔

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے — درد

ہو غنی بوسہ لب دے ڈالو
ہم فقیرانہ صدا کرتے ہیں — خواجہ وزیر

**صدا کرنا**:۔ آواز دینا۔ اردو مصرف، متروک۔

شوق کا مل سے تعجب ہے یہ گیا
جو بدن ہو خاک سب بعد فنا
اور پھر اس سے اگے سبزے کی جا
برگ برگ اس کا کرے پھر یہ صدا
حیدری ہوں حیدری ہوں حیدری — میر

قول فیصل۔ چھپانا کے معنی بھی سنے تھے۔

فوارے چھوٹتے بلبل رہی بول
صدا کرتی تھی طوطی بیٹھ دل کھول (زلیخائے اردو)

**صدا کہنا**:۔ آواز لگانا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ ایک فقیر صدا کہتا پھرتا تھا کچھ راہ خدا دے جا۔ جا تیرا بھلا ہوگا! حضور کو پسند آئی انھوں نے بارہ درہے اس پر لگا دیے۔ (آب حیات)

**صدا لگانا**:۔ فقیر کا بھیک مانگنا۔ آواز لگا کے بھیک مانگنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بہت دیر سے فقیر تمھارے دروازے پر صدا لگا رہا ہے دینا ہو تو دیدو نہیں تو کہو آگے بڑھو۔

**صد انسان و صد مزاج**:۔ لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں جتنے انسان ہوتے ہیں اتنے ہی مزاج ہیں، ہر شخص کا مزاج یکساں نہیں ہوتا۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کوئی ہے خوش مزاج یہاں کوئی بد مزاج
مشہور ہے مثل کہ صد انسان و صد مزاج — رشک

**صدا نکلنا**:۔ آواز نکلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

شمع کے شعلے کو گر تشبیہ دوں گل برگ سے
بزم میں گل گیر سے نکلے صدائے عندلیب — ناسخ

**صدا نہ آنا**:۔ آواز نہ ہونا، آواز نہ نکلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گداز آتش غم نے کیا ہے جسم کا حال
جو استخواں کو بھی توڑوں صدا نہیں آتی — رند

**صدائے برنخاست**:۔ کوئی آواز نہ آئی۔ فارسی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ اتنے میں میاں جانثار باز آئے۔ آتے ہی پکارا میاں آزاد! میاں آزاد!! بی بھٹیاری! بی بھٹیاری!! صدائے برنخاست (فسانۂ آزاد)

**صدائے دہل از دور خوش است**:۔ دور کے ڈھول سہانے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سچ مثل ہے کہ صدائے دہل از دور خوش است
دور سے ہم تری باتوں کا مزا لیتے ہیں — رشک

**صدائے کوہ**:۔ آواز بازگشت، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

اک ٹیکرے پہ گھبرا کے آیا
وہ مثل صدائے کوہ آیا — (گلزار نسیم)

**صد آفریں**:۔ (کلمۂ تحسین و آفریں) شاباش، مرحبا، کیا کہنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

نیزے سے اور تیر سے گویا ہوئی حسام
صد آفریں عجیب طرح کے کیے ہیں کام — تعشق

قول فیصل۔ طنزاً بھی مستعمل ہے۔

نہ شریعت کا حکم کچھ مانو
واہ صد آفریں مسلمانو — نظم طباطبائی

واہ کے اضافے کے ساتھ بھی رائج تھا مگر اب نہیں بولتے۔

ہزار شکر ہے صدقے کسی کی ٹھوکر پہ
صد آفریں مرے بگڑے ہوئے مقدر پہ — جلال

واہ رے، کے اضافے کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

صد آفریں ہو قاتل رنگیں مزاج کو
شرکت حنا کے رنگ میں خون وفا کی ہے — جلیل

**صد برگ**:۔ وہ پھول جس میں بہت سی پنکھڑیاں ہوں، فارسی۔ صفت، مذکر قلیل الاستعمال۔

صد برگ سے ترا دل صد چاک کم نہیں
ناسخ تجھے ہوئی ہوس بوستاں عبث — ناسخ

قول فیصل۔ اس کا استعمال گیندے کے پھول کے لئے زیادہ ہے۔

تو نے جو گل بنا یا گیندے کے پھول کو گیند
پھولا نہیں سماتا صد برگ پیرہن میں — ناظم رامپوری

شعرا نے لفظ صد برگ استعمال کیا ہے مگر نثر میں گل صد برگ کی ترکیب سے رائج ہے۔

**صدپا**:۔ کنکھجورا۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)۔

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے ہزار پا کہتے ہیں اور کمی کے ساتھ ہزار پائے بھی بول دیتے ہیں۔ دہلی کی بھی زبان ہے۔

کبھو کوئی سینہ لیا ہے کھیر
کبھو چھت سے ہزار پائے گرے — میر

**صدپارہ**:۔ سو ٹکڑے، جا بجا سے پھٹا ہوا، چاک چاک، ٹکڑے ٹکڑے۔ فارسی ترکیب، صفت

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جگر فرشتوں کے صد پارہ تھے تو دل صد چاک
زمین کانپتی تھی ہل رہے تھے نہ افلاک — اوج

**صد چاک** :- سیکڑوں جگہ سے پھٹا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے، چاک چاک، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پوچھو نہ مجھ سے جاکے حسینوں میں ان کا حال
آئینے کی جیب جہان میں صد چاک ہو گیا — میر

**صد چراغ** :- روشنی کا چوبی یا خشتی ستون جس میں چراغ جلائے جاتے ہیں۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** - لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**صد در شود گشادہ چو بستہ شود درے**
ایک جگہ سے مایوسی ہو تو اور تدبیریں نکل آتی ہیں ایک در بند ہزار در کھلے اس کا ترجمہ ہے۔ فارسی مثل۔ (فرہنگ اثر)

**قول فیصل** - فارسی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔ عام طور سے ایک در بند ہزار در کھلے کہتے ہیں

**صد در صد** :- ایک قسم کا نقش جو خاص طریقے سے بھرا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** - یہ عاملوں کی اصطلاح ہے۔

**صدر** :- (بالفتح) سینہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پہنچا سوئے سقر جو مرے آگے عذر تھا
نے خود تھا نہ فرق نہ جوشن نہ صدر تھا — مونس

**صدر** :- ۲ ممتاز مقام، وہ جگہ جو امتیازی حیثیت رکھتی ہو۔ وہ اعلیٰ مقام جہاں کسی بلند مرتبہ شخص کو بٹھائیں۔ عربی بلفظ، فصیح، رائج

نبوت کی قبا بیونتی تھی جو خیاط قدرت نے
وہی پہنا کے تم کو صدر محفل میں بٹھا دیں گے — عزیز لکھنوی

**صدر** :- ۳ بالا نشیں، میر محفل، بزرگ، ذی قدر، عربی لفظ، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - میں آپ حضرات کا تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس جلسے کا صدر بنایا

**قول فیصل** - مختلف ترکیبوں کے ساتھ بولتے ہیں جیسے صدر محفل، صدر جلسہ، صدر انجمن، صدر مشاعرہ وغیرہ۔

صدر محفل اسے کیا تجویز
بات کی بھی جسے نہیں ہے تمیز — نظم طباطبائی

**صدر** :- ۴ دار الخلافہ، ہیڈ کوارٹر (نور اللغات)

**قول فیصل** - اس کو زیادہ تر صدر مقام کہتے ہیں۔

**صدر** :- ۵ بڑا، اونچا، اول، کلاں۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - ان معنوں میں تنہا نہیں بولتے ترکیب کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے صدر بازار، صدر دروازہ، صدر دالان وغیرہ۔

**صدر** :- ۶ شعر کے مصرع اول کا پہلا جزو یا پہلا رکن۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم عروض۔

زیب کنار سر ہے بت خود پسند کا
سینہ ہے صدر مصرع قد بلند کا — منیر

**صدر** :- ۷ فوج کے رہنے کا مقام، کیمپ، چھاؤنی، لشکر گاہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

**صدر** :- ۸ بالا، جیسے مفصلہ صدر، مندرجہ صدر (نور اللغات)

**قول فیصل** - اب اہل لکھنؤ اس جگہ مذکورۃ الصدر یا مندرجہ بالا بولتے ہیں۔

**صدر** :- ۹ کسی جمہوری ملک کا سربراہ اعظم پریسیڈنٹ، عربی لفظ، رائج۔

**محل صرف** - آج کل امریکہ کے صدر رچرڈ نکسن ہیں اور مصر کے صدر جمال عبد الناصر تھے

**صدر اعظم** :- وزیر اعظم، دیوان اعلیٰ، فارسی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** - بالعموم رائج نہیں ہے۔ اہل دکن کی خاص اصطلاح ہے۔

**صدر اعلیٰ** :- بیشتر سب جج کو کہتے تھے عربی الفاظ، فارسی ترکیب، متروک۔

سر پر آرائے گردوں جب تلک سلطان خاور ہو
قمر دستور اعظم صدر اعلیٰ اسعد اکبر ہو — ذوق

**صدر الشریعت** :- سب سے بڑا فقیہہ، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** - ملا صاحب جو چاہیں فرمائیں مگر یہ تو کہیں کہ زمانہ کیا تھا جن مجتہدوں میں صدر الشریعت اور مفتی اسلام کل جا ملا کر مجرد شہ کا خود مانگ کر جام سے دہل، خان خاناں بادشاہ کا جام لے کر پی جائے تو کیا کرے۔ (دربار اکبری آزاد)

**صدر الصدور** :- صدر اعلیٰ، دیوان، خالصہ، عربی ترکیب

**محل صرف** - خواتین رام پور میں سے نواب عبد اللہ ایک امیر دلی میں رہتے تھے پھر میرٹھ میں صدر الصدور ہو گئے تھے — سوانح حیات

**قول فیصل** - اب نہیں بولتے۔

**صدر الصدور** :- ۲ امور مذہبی کے انجام دینے والے افسر کا لقب۔ عربی، تعلیق الاستفہال

**محل صرف** - لائبریری پنجاب میں صدر الصدور تھے

**صدر الممالک** :- وزیر، عربی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** - بالعموم رائج نہیں۔

**صَدرُ المہام** :- (مہام بر وزن تمام) ملک کے کسی شعبے کا افسر اعلیٰ ۔ عربی ، مذکر ۔ دکن کی زبان
**محل صرف** ۔ حیدر آباد میں صدر المہام تعلیمات سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن ملاقات نہ ہو سکی ۔

**صَدر امین** :- وہ حاکم جو جج کے ماتحت ہو ۔ عربی الفاظ ، قلیل الاستعمال
**محل صرف** ۔ اگر پیش خدمت ہمشیرہ ہے تو برادر عزیز حضرت کا مشیر ہے ، خالہ خلوت میں پائیں نشین ، بھائی جلوت میں صدر امین ۔ (فسانۂ عبرت)
**قول فیصل** ۔ اب عام طور سے صرف امین ہی کہتے ہیں ۔

**صَدر بازار** :- چھاؤنی کا بڑا بازار ، خاص بازار عربی فارسی الفاظ ۔ رائج ۔
**محل صرف** ۔ مگر ہاں صدر کی طرف خوب گزار ہے ۔ صدر بازار اور امین آباد میں وہ رونق ہے کہ وہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا ۔ (فسانۂ آزاد)

**صَدر بورڈ** :- مال کا محکمۂ اعلیٰ ۔ (بورڈ انگریزی میں عدالت عالیہ) اردو (نور اللغات)
**قول فیصل** ۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

**صَدر جلسہ** :- پریسیڈنٹ ، میر مجلس ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

**صَدر جمہوریہ** :- جمہوری سربراہ اعظم ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔
**محل صرف** ۔ ڈاکٹر ذاکر حسین ہی ہندوستان کے وہ پہلے صدر جمہوریہ ہیں جنھوں نے صدارت کے زمانے میں اس دنیا سے انتقال کیا ۔

**صَدر چھال** :- (صدر بفتحتین بول چال میں ہے) عورتوں کے ایک مرض خاص کا نام ۔ اردو ، مذکر ، دہلی کی زبان ۔

صدر جہاں سے لگایا کسی نے ہے لگا
کوئی کہے ہے کہ ہے زین خاں کا مجھ پہ کرم
(رنگین)

**صَدر رحمت** :- (کلمۂ تحسین و آفریں) شاباش مرحبا ، کیا کہنا ، فارسی ، قلیل الاستعمال

گل شاداب جنت کا ہے عالم ہر جراحت پر
ترے کشتے کو صد رحمت ہے کیا کیا زخم کھایا ہے
(شرف)

**قول فیصل** ۔ اگر کوئی بات کبھی خلاف مزاج ہوتی ہے تو عورتیں طنزاً ابھی کہہ دیتی ہیں جیسے "تم سے امید نہ تھی کہ تم ہمارے خلاف گواہی دو گے ، صد رحمت ، خیر دیکھا جائے گا ۔

**صَدر دروازہ** :- گھر کا وہ دروازہ جو آمد و رفت کے لئے مخصوص ہو ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

صدر لت کے مشغلوں سے کب یہ خالی اب بھی ہے
صدر دروازے پہ دیکھو کوتوالی اب بھی ہے
(صفی)

**صَدر دفتر** :- ہیڈ آفس ، فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج
**محل صرف** ۔ انجمن ترقی اردو ہند کا صدر دفتر علی گڑھ میں ہے اور اس کی شاخیں ہندوستان کے ہر بڑے شہر میں ہیں ۔

**صَدر دیوان** :- خزانہ شاہی کا مہتمم اعلیٰ ، فارسی ، مذکر (نور اللغات)
**قول فیصل** ۔ اب رائج نہیں ۔

**صَدر گاہ** :- وہ مقام جس کو مرکزی حیثیت حاصل ہو ، صدر مقام ، فارسی ترکیب ، مونث ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان :

جو ن پور اے صدر گاہ مجمع اہل کمال
سیکڑوں ہی تجھ میں تھے ارباب حال و صاحب قال
(صفی)

**صَدر مجلس** :- میر مجلس ، فارسی ترکیب ، قلیل الاستعمال ۔
**قول فیصل** ۔ مجلس میں جس جگہ صدر بیٹھتا ہے وہ بھی صدر مجلس ہے ۔

بٹھایا صدر مجلس میں معتدم
دو زانو آپ بیٹھا کر کے سر خم
(معراج المضامین)

**صَدر محفل** :- میر محفل ، پریسیڈنٹ ۔ فارسی ترکیب ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

رونق افزا بزم تن میں ہو جیسے دل کی طرح
بیٹھئے سینے میں اگر صدر محفل کی طرح
(جلال)

**قول فیصل** ۔ محفل میں جس جگہ صدر بیٹھتا ہو وہ جگہ بھی صدر محفل ہے جیسے "زمانے کے انقلاب کو دیکھو ! آج شیخ مبارک صدر محفل میں بیٹھے تھے ۔ (دربار اکبری)

**صَدر مقام** :- (اضافت مقلوب) حاکم اعلیٰ کے رہنے کی جگہ ، مرکزی مقام ، دار السلطنت ، راجدھانی فارسی ترکیب ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔
**محل صرف** ۔ دہلی ہندوستان کا صدر مقام ہے سیکڑوں برس سے اس شہر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔
**قول فیصل** ۔ صدر شاعرہ کے بیٹھنے کی جگہ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے "رام پور کے اسی سفر کے موقع پر ..... اس مشاعرے میں شریک ہوئے جس کے صدر مقام پر شہزادہ مرزا رحیم بخش صاحب دہلوی ..... نظر آئے ۔ (حیات تسلیم از عرش گیاوی)

**صَدر میں مقام ہونا** :- ممتاز مقام پر نشست ہونا اردو ، مصرف ، فصیح ، رائج ۔

تجلی گاہ اقدس سینۂ حور و ملائک ہے
مقام اے شاہ خوبی صدر میں ہے تیری مسند کا
(جلال)

**صَدر منصرم** :- اعلیٰ درجے کا منصرم (ترتیب و انتظام کنندہ) کا اعلیٰ عہدے دار ، عربی الفاظ ، قلیل الاستعمال
**محل صرف** ۔ میں آہستہ آہستہ گھوڑا چلاتا تھا صدر منصرم کو شاید گھوڑے نے پھینک دیا ۔ (فسانۂ آزاد)
**قول فیصل** ۔ اس عہدے کو صدر منصری کہتے ہیں جیسے ایک مرتبہ صدر منصری کی حالت میں صاحب مہتمم بندوبست تحقیقات کے لئے جاتے تھے ۔ (فسانۂ آزاد)

**صَدر نشین** :- (بے اضافت) بالا نشین ، ایر صاحب

منصب، میر مجلس، چیئرمین، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہی ہو صدر نشیں بزمِ خاکساراں میں
صفِ نعال میں جس کا کہ ہو مکاں ہوتا — آتش

**قولِ فیصل۔** ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہو گئے تم محفلوں میں صدر نشیں
ہو گئے تم نامور جوان حسیں — نظم طباطبائی

**صَدرَہ:۔** عربی زبان میں معقولات کی ایک مشہور کتاب کا نام۔ عربی۔ مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل۔** اس کتاب کے مصنف کا نام ملا صدر الدین شیرازی ہے اس کا موضوع فلسفۂ قدیم ہے یہ عام طور سے عربی مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے۔

**صَدرَہ پڑھ کر احمق ہی رہے:۔** منطق پڑھ کر بھی عقل نہیں آئی۔ مثل (نور اللغات)

**قولِ فیصل۔** عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**صَدر ہر جا کہ نشیند صَدر است:۔** صدر جہاں کہیں بیٹھ جائے صدر ہی رہے گا۔ یعنی ایک بڑے مرتبہ آدمی محفل میں جس مقام پر بیٹھ جائے اس کی منزلت میں فرق نہیں آتا۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف۔** بندہ نواز تشریف رکھیے۔ آپ تو کانٹوں میں گھسٹتے ہیں خیر۔ صدر ہر جا کہ نشیند صدر است۔ (فسانۂ آزاد)

**صَدرِی:۔** ایک قسم کی مرزئی جو جسم کے رنگ پوشاک کے اوپر اکثر پہنا کرتے ہیں اس کے آگے گھنڈیاں اور کچھ کام بھی بنا ہوا ہوتا ہے کمری، جاکٹ، واسکٹ، سینہ بند، عربی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل۔** لکھنؤ میں بے آستینوں کے روئی دار شلوکے کو صدری کہتے ہیں۔

**صَد شُکر:۔** خدا کا شکر ہے، خیریت گزری، اچھا ہوا، عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

صد شکر منہ سے نام محمدؐ نکل گیا
بات اپنی بارگاہِ الٰہی میں رہ گئی — شرف

**صَد سَالَہ:۱** سواں سال۔ سویں برس، سو سال کے بعد، وہ یادگار جو سو سال کے بعد منائی جائے، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف۔** مرزا غالب کی صد سالہ برسی صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔

**صَد سَالَہ:۲** سو سال کا۔ سو برس کا، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہے احیائے اموات آپ جنبش دیں اگر لب کو
ابھی تو مردۂ صد سالہ میں پیدا ہو گویائی — عزیز لکھنوی

**صَد سَالَہ:۳** سو سال کی عمر کا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

**محلِ صرف۔** زاہد صد سالہ بھی دیکھ کر تو ٹھنڈا دم بھرنے لگے۔

**صَد سَالَہ:۴** وہ کام جو سو سال سے ہوتا آیا ہو فارسی صفت، فصیح، رائج۔

صد سالہ دورِ چرخ تھا ساغر کا ایک دور
نکلے جو میکدے سے تو دنیا بدل گئی — گستاخ رامپوری

**صَدَف:۱** (بفتحتین) سیپ جس کے اندر سے موتی نکلتا ہے۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

مرغابیاں نثار کو تھیں زر لیے ہوئے
دوڑی صدف ہتھیلی پہ گوہر لیے ہوئے — میر مونس

**قولِ فیصل۔** دہلی میں مذکر اور مونث دونوں صورتوں سے مستعمل ہے۔

ہے بحر اس کے سامنے کشتی بکفِ گدا
پھرتا صدف ہے کھولے ہوئے لب سوال کے — ذوق

انھیں ذوق نے مونث بھی استعمال کیا ہے۔

موتیا بند آنکھ میں اپنی جو رکھتی ہے صدف
اب رکھے ہے روشنی مثلِ دلِ اہلِ صفا

دہلی کے ایک بہت قدیم شاعر کی مثال ملی ہے جو مذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے دہلی میں مذکر کے ساتھ زیادہ استعمال ہوتا تھا۔

عجب جیلے کے پتوں کو شرف تھا
ہر اک برگ اس کا موتی کا صدف تھا — ذر نجابے اودے نگاہ

آنکھ سے بھی کنایہ ہے۔

چشمِ تر اشک سے دامن مرا بھر دیتی ہے
کیسے کیسے یہ صدف مجھ کو گہر دیتی ہے — امیر

دل کو بھی صدف سے تشبیہ دی ہے۔

میرے سینے کو نہ کیوں ہو صبحِ صادق پر فخر
دل ہے میرا گوہرِ حب شہ دیں کی صدف — عشق لکھنوی

**صَدَف:۲** ایک قسم کے چھوٹے پیالے کا نام جس میں شراب پیتے ہیں۔ مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل۔** بالعموم رائج نہیں۔

**صَدَف:۳** مثلث کی صورت کے تین ستارے قطب کے پاس ہیں جنھیں صدف قطب کہتے ہیں عربی، لفظ، مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل۔** ان معنی میں یہ لفظ عام نہیں ہے۔

**صَدَفِ صادِق:۔** سچی سیپ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل۔** عام بول چال میں نہیں ہے صرف اہلِ تنخیل میں تحریر کرتے ہیں۔

**صِدق:۔** (بالکسر) سچائی، خلوص، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

وہ طرح سے ہو جاری تخیل

تجربہ صدق پہ اس کے ہو دلیل — مرزا رسوا

صَدَّق :۔ سچ ہو، تصدیق شدہ، عربی ماضی کا صیغہ عربی دانوں کی زبان۔

کس کا مقدور کہ سرتاب ترے حکم سے ہو
جو ترا امر ہو الحق جو کہے تو صدّق — ذوق

صدقِ دل سے :۔ سچے دل سے، بطیبِ خاطر، صاف دلی کے ساتھ، خلوصِ نیت سے، اردو صرف فصیح، رائج۔

ہوں تو سنی پر علی کا صدقِ دل سے ہوں غلام
خواہ ایرانی کہو تم خواہ تورانی مجھے
(مرزا مظہر جانجاناں)

صدقِ مقال :۔ سچ بولنا، سچائی، عربی الفاظ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدقِ نیت :۔ خلوصِ نیت، عربی الفاظ مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع صدقِ نیت سے فقیر اس نے کھلائے کیا کیا — انیس

صدق و صفا :۔ سچائی اور پاک باطنی، عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زاہد کو اگر صدق و صفا بھی ہو تو کیا ہو
بے درد اگر دل بخدا بھی ہو تو کیا ہو — ذوق

صدق و کذب :۔ جھوٹ سچ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غنچے نے کب زیرِ خنجر سر رکھا
کھل گیا سب حال صدق و کذب کا — منیر

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر چڑھا ہوا

صَدَقہ :۔ (بفتحتین) جو خدا کی راہ میں دیا جائے۔ زکوٰۃ، خیرات، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدقہ کون، دعا کیسی، کہاں کا تعویذ
نامۂ یار ہے مجھ کو خفقاں کا تعویذ — رشک

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں بسکونِ دوم (صدْقہ) ہے جو اردو ہو اور کثیر الاستعمال ہے۔

اس طرف بھی نگاہِ لطف کبھی
صدقہ اے نوجواں جوانی کا — امیر

فارسی میں صَدَقہ (بفتحتین) ہی رائج ہے۔

من نہ آنم کہ تلافی نہ کنم نازِ ترا
صدقہ ات می شوم و گرد سرت می گردم — میر نجات اصفہانی

اس گرفتار پرند کو بھی صدقہ کہتے ہیں جو صدقے میں چھوڑ دئیے جاتے ہیں، سر سے اتارا ہوا کھانا بھی صدقہ ہے۔ بعض چیزیں مثلاً تمباکو کا تیلا یا اور کوئی چیز چوراہے پر رکھ دیتے ہیں یہ بھی صدقہ ہے۔

صدقہ :۔ (بسکونِ دال) طفیل، بدولت، واسطے، اردو، فصیح، رائج۔

یہ ہو جسم رہنما کے فرشِ پا انداز کا صدقہ
کہ آیا چرخِ اطلس کارگاہِ صنع سے باہر — نظم طباطبائی

قولِ فیصل۔ اسی محل پر صدقے میں بھی بولتے ہیں

حسن پہ قربان مشتاقوں کے دل
اس کے صدقے ہیں تماشائی ذوق و شوق — داغ

صدقہ اتارنا :۔ تصدق اتارنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

سن کے میرے نالۂ شب گیر کو ایسا ڈرا
سب نے اس محبوب پر صدقے اتارے رات کو — ناسخ

قولِ فیصل۔ مختلف طریقوں سے صدقہ اتارا جاتا ہے۔ کبھی بھجنگا، کوا وغیرہ خرید کے سر پر سے، یا سر سے پاؤں تک اتار کے چھوڑ دیتے ہیں، کبھی دال گوشت تمباکو کا تیلا پیسے وغیرہ ملنگے سے چھوا کے صدقہ اتارتے ہیں۔ عام طور سے صدقہ اتار کے چوراہے پر رکھ دیتے ہیں۔

روح کو قدر ہوئی ربطِ عناصر سے شعور
جس کو چوراہے میں رکھتے ہیں وہ صدقہ ہیں ہم — شعور

صدقہ اترنا :۔ تصدق اترنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

الگ جا کے بچوں کو بہلاؤ لوگو
اترتا ہے صدقہ سرک جاؤ لوگو — عشق

صدقۂ جاریہ :۔ ایسی خیرات جس سے ہمیشہ لوگوں کو فیض پہنچے۔ جیسے مسجد، کنواں، نہر، تالاب، مدرسہ وغیرہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عام بول چال میں نہیں عربی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

صدقہ دادن ردِّ بلا :۔ خیرات کرنے سے بلا دور ہوتی ہے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صدقہ دیا ردِّ بلا :۔ (صدقہ دادن ردِّ بلا کا ترجمہ) خیرات دینے سے بلا دور ہوتی ہے۔ اردو مثل، رائج۔

کی جو بھلائی تو بھلا ہو گیا
صدقہ دیا، ردِّ بلا ہو گیا — قدر بلگرامی

قولِ فیصل۔ صاحب محاوراتِ ہندوستان نے لکھا ہے "صدقہ دے دو ردِّ بلا" صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ عام بول چال میں "صدقہ دیا ردِّ بلا ہے"۔ ردو بلا تشدید و اضافت اور حقیقتہً یہی صحیح بھی ہے۔

صدقہ دینا :۔ خیرات کرنا، کوئی چیز سر سے اتارنا، قربان کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

ردِّ بلا ہوئی صدقہ کیوں نہ دیں حضور
(بفتحتین)
خیرات آپ کرنے لگے ہم کو گاڑ کے — منیر

مجھ کو صدقے کر اگر ہے جو مزہ تیرا مزاج
(بسکون)
یہ ادھر صدقہ دیا تو نے ادھر اچھا ہوا — ذوق

صدقہ سلّا :۔ خیر، خیرات جو سلامتی کی شکر گزاری میں دی جائے۔

صدقے سلے تیرے اوپر سے اترواتا تھا

گزنڈے تعویذ ترے واسطے میں لاتا تھا — صابر

(فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** ۔ یہ لفظ صدقہ وصلا ہو کیونکہ صلا عربی میں فقرا کو کھانے کے واسطے بلانے کے ہیں اور صدقہ بمعنی خیرات یا وہ کھانا جو راہِ خدا میں دیا جائے پس اس صورت میں یہ لفظ مرادف صدقہ ہو جن لوگوں نے اسے صدقہ وصلاح قرار دیا ہو انھوں نے صدقہ و سلامتی و خیریت قرار دیا ہو جو تکلف سے خالی نہیں۔

(فرہنگ آصفیہ)

**صدقہ کرنا** :۔ اتارا کرنا، قربان کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

معرکے میں عشق کے سر کا نہ پاؤں
آرزو کا جان کو صدقہ کیا — رند

**صدقہ گیا** :۔ صدقے میں گیا، صدقے میں کام آگیا اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

ایک تو دل کی مرے قدر نہ کی کھو ڈالا
دوسرے کہتے ہو صدقہ گیا خیرات گئی — شوق

**صدقہ ملنا** :۔ مریض پر سے اتاری ہوئی چیز محتاج کو ملنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

بلا ملتی ہو بخشش سے بہائے چشمِ تر آنسو
ملے کچھ دامنِ خالی کو صدقہ روئے غمگیں کا — نسیم

**صدقے** ۱ :۔ واری، قربان، نثار، فدا، اردو عورتوں کی زبان۔

کیا گزرتی ہو دلوں پر میں تمھارے صدقے
یاد آتے ہو تم اکثر میں تمھارے صدقے — تعشق

**صدقے** ۲ :۔ (طنزاً) ہمیں نہیں چاہئیے، اردو، عورتوں کی زبان۔

ہم کو کوچے سے تمھارے نہ اٹھائے اللہ
صدقے جنت کے کچھ ہم تو یہیں اچھے ہیں — داغ

**صدقے اتارنا** :۔ صدقے کرنا، کسی چیز کو یا کسی کو کسی کے گرد پھرا کے تصدق کرنا۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

قربان کیجئے اسے صدقہ اتاریے
اے جان ہو مرا دلِ ناشاد کس لئے — صبا

**صدقے جانا** :۔ بلا گردان ہونا، تصدق ہونا قربان ہونا، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کہتی ہو منھ ہی منھ میں جو اس لب کی خوبیاں
صدقے ہم آپ جاتے ہیں اپنی زبان کے — جرأت

**قولِ فیصل** ۔ مختلف صورتوں سے رائج ہو مثلاً صدقے جاؤں (قربان ہو جاؤں)

مت مجھ کو بہکا نا آج
صدقے جاؤں جانا آج — صاحبقراں

**صدقے جائیے** ۱ :۔ قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

اے ذوق صدقے جائیے چپک خیال کے
کیا لے گیا اڑا کے بتِ سیم تن کے پاس — ذوق

**صدقے جائیے** ۲ :۔ عورتیں جب صاف صاف مخاطب کی حماقت کے اظہار میں احمق یا بیوقوف کا لفظ کہنا نہیں چاہتیں تو کہتی ہیں "آپکے صدقے جائیے، یا، آپ کی باتوں کے صدقے، یا صدقے جائیے آپ کی عقل کے، وغیرہ جیسے" صدقے جائیے آپ کی عقل کے بیچ میں بول کے آپنے ہوتی ہوئی مصالحت کو اجاڑ دیا۔" اس میں محبت کا پہلو بھی ہو

**صدقے جائیے** :۔ (قربان ہو جائیے) ماں، پھوپھی یا بہن وغیرہ کی زبان سے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

رخصت طلب اگر ہو تو یہ میرا کام ہے
ہاں صدقے جائے آج تو تیرے غلام ہو — انیس

**صدقے گئی** :۔ (قربان ہو جاؤں) ماں بہن اور پھوپھی وغیرہ کی زبان سے۔ اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

صدقے گئی یہ جا ہو قیامت کی خوفناک
اطفال سہم سہم کے ہو جائیں گے ہلاک — عشق

**صدقے چلے اترنا** :۔ کسی کی صحت و سلامتی کے لئے خیر خیرات ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دہم ہر طرح کے گزرنے لگے
صدقے چلے بھی اترنے لگے — آرزو لکھنوی

**قولِ فیصل** ۔ اب عام طور سے صرف صدقے اترنا ہی بولتے ہیں۔

**صدقے درگور** :۔ برا بھلا کہنا، عورتوں کا اظہار بیزاری۔ اردو۔ (فرہنگ اثر)

**قولِ فیصل** ۔ بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہو۔

**صدقے کا بھجنگا** :۔ ایک لمبی دم کا سیاہ پرندہ جو عام طور سے نگل اتوار صدقے اتارا جاتا ہو۔ اردو رائج۔

**قولِ فیصل** ۔ بدصورت اور سیاہ فام آدمی کو بھی کہتے ہیں۔

بھٹی دھوتی ہے ننگا منگا ہو
ٹھیک صدقے کا وہ بھجنگا ہے — (عروج اللغت)

صدقے میں کوا بھی اتارا جاتا ہو اور اس کو صدقے کا کوا کہتے ہیں۔

**صدقے کا پتلا** :۔ چنے کی تمباکو کا پتلا بنا کے آنکھوں کی جگہ تارے لگا کے مختلف چیزوں کے ساتھ مٹی کے طباق میں رکھ کے چوراہے پر رکھ دیتے ہیں۔ اردو، رائج۔

**صدقے کا چراغ** :۔ وہ چراغ جو کسی پر سے اتار کر چوراہے پر رکھ دیا گیا ہو۔ اردو فقرہ، ترنیب ترک روشنی طور ہو بار دگر ممکن نہیں۔

تیرے صدقے کا کہاں لائے گا روغن چراغ — آتش

**صدقے کا چوراہا** :۔ وہ چار رستوں کے ملنے کی جگہ

جہاں صدقے کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تیرے صدقے کا سمجھتے ہیں مگر چوراہا
چار ابرو کو یہ آزادِ صفا رکھتے ہیں — آتش

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ یہ کوئی محاورہ نہیں۔ پر چوراہے پر صدقے کی چیزیں رکھی جاسکتی ہیں۔ کسی چوراہے کی تخصیص نہیں۔ آتش کے شعر میں محض مضمون آفرینی ہے مولف کو اس سے اتفاق ہے۔

**صدقے کا کوا**:- (کنایۃً) نہایت بدصورت اور سیاہ فام آدمی اردو صرف عورتوں کی زبان۔

نوج بندی ارے صدقے کے موے کوے سے
جا کے منھ کالا کرے خشکی سے عنبر اپنا — جان صاحب

قولِ فیصل۔ چونکہ زیادہ تر بیماری کو اصدقہ اتارا جاتا ہے اور وہ بہت زیادہ سیاہ فام ہوتا ہے اس لیے بدقطع انسان کو کہنے لگے۔

**صدقے کرنا**:- قربان کرنا، نثار کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

کہاں ہیں آدمی عالم میں پیدا
خدائی صدقے کی انسان پر سے — میر

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت صدقے کر ڈالنا بھی ہے۔

ہمسری تجھ سے کرے گر آسماں
صدقے کر ڈالیں ترے سر پر سے ہم — داغ

**صدقے کروں**:- چولھے میں ڈالوں، آگ میں ڈالوں عورتوں کی زبان، دہلی کا صرف،

لو اور ڈھٹائی دیکھو بار بیٹھا جٹ سے
دور ہو صدقے کروں تیری باتوں کو — سوز
(فرہنگ آصفیہ)

**صدقے کیا**:- تصدق کرنے کے قابل، اردو صرف دہلی کی زبان۔

ابھی تو اس کو تم آزردہ مفت ہو کرتے تھا
یہ دل صدقے کیا تم سے زیادہ مجھ کو پیارا ہے — میر سوز

قولِ فیصل: تنفر اور تحقیر سے بدنصیب اور کمبخت کی جگہ بھی کہتے ہیں۔ تانیث کے لیے صدقی کی کہتے ہیں۔

**صدقے کیا تھا**:- تم پر سے تصدق کیا تھا کیا عزیز کرتے، کیا چھپاتے اردو فقرہ رائج۔

قولِ فیصل۔ جب کوئی کسی چیز کو دوبارہ طلب کرتا یا مانگتا ہے تو اس کے جواب میں محبت سے کہتے ہیں کہ نہیں اگر ہوتی تو تم پر صدقے کی تھی بھلا تم سے چھپاتے۔

**صدقے کی بلبل**:- وہ بلبل جو پکڑنے کے بعد صدقہ کر کے چھوڑ دی جاتی ہے اردو مونث۔

ترے صدقے کے بلبل چھٹ کے آتے ہیں جو گلشن میں
بناتے ہیں انھیں پھولوں کے غنچے آشیاں ہو کر — شرف
(نوراللغات)

قولِ فیصل۔ نہ ہندوستان میں بلبل کا وجود ہے نہ یہیں صدقے اتاری جاتی ہے اس کا استعمال صرف شعروں تک محدود ہو۔

**صدقے کے چراغ اتارنا**:- عورتیں، منتیں پوری ہونے کے بعد صدقے کے چراغ اتارتی ہیں۔ اردو متروک۔

بجھے رہتے ہیں یار کے تیور
اے دل اب صدقے کے اتار چراغ — رشک

**صدقے کی گڑیا**:- وہ گڑیا جو بنا سنوار کے بیچ چوراہے پر رکھی جاتی ہے۔ اردو صرف رائج۔

قولِ فیصل۔ مزاحاً یا طنزاً بدقطع اور بدصورت عورت کو بھی کہہ دیتے ہیں۔

**صدقے کے ماش**:- جب کوئی عزیز کسی گھاتی صدمے سے بچ جاتا ہے یا سفر سے مع الخیر واپس آتا ہے تو عورتیں صدقے کے لیے ماش اور تیل بھیجتی ہیں وہ عزیز چند دانے ماش کے تیل میں ڈال دیتا ہے اور ماش خیرات کر دیے جاتے ہیں۔

جگنو نہیں جو شام کو صدقے کے تیرے ماش
چوراہے کے چراغ سے چکر میں آئے شمع — شعور
(نوراللغات)

قولِ فیصل۔ مولف فرہنگ اثر نے صاحب نوراللغات کے اس اندراج پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "ایک نازک فرق ہے۔ صدقے کے ماش نہیں آتے بلکہ ماش تصدق کے لیے آتے ہیں جب تیل میں ماش کے چند دانے ڈال دیے جاتے ہیں تب وہ صدقے کے ماش ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ آپ کے عزیز نے صدقے کے ماش بھیجے ہیں تو خوشنودی کے بدلے جھگڑا کھڑا ہو کہ لو صاحب! ہم صدقے کے ماش بطور خیرات بھیجے ہیں اسی الجھن سے بچنے کو لکھنؤ میں کہتے ہیں کہ فلاں عزیز کے یہاں سے تیل ماش آئے ہیں نہ کہ صدقے کے ماش آئے ہیں۔ یا پھر کہتے ہیں کہ "فلاں عزیز کے یہاں سے تصدق کے لیے ماش آئے ہیں"۔
(فرہنگ اثر) میرے نزدیک مولف فرہنگ اثر کا مندرجہ بالا اعتراض بالکل درست ہے دبستان لکھنؤ کے ایک مشہور نثر نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار کی مندرجہ ذیل عبارت سے مولف فرہنگ اثر کے اعتراض کو اور زیادہ تقویت پہنچتی ہے۔ سرشار فسانہ آزاد میں لکھتے ہیں کہ "کسی کے یہاں سے ماش تیل

صدقے کے لئے آئے کسی نے پیسے بھیج دیے۔

**صدقے گئی**:- قربان جاؤں، قربان ہوگئی، نثار ہوگئی، اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کیا اس بلا کے بن سے ہتیہ سفر کا ہے
صدقے گئی تمہارا ارادہ کدھر کا ہے — انیس

**صدقے میں**:- بدولت، طفیل میں، اردو، فصیح، رائج۔

شکر ہے صدقے میں نواب کے اب تک تسلیم
عمر کی ہم نے بسر عزت و توقیر کے ساتھ — تسلیم لکھنوی

**صدقے میں اترنا**:- سر گرداں کیا جانا، کسی بیماری کے واسطے قیدی یا جانوروں کا رہا ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

خوشنوائی نے رکھا ہم کو اسیر صیاد
ہم سے اچھے رہے صدقے میں اترنے والے — داغ

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بغیر "میں" کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں یعنی صدقے اترنا۔

**صدقے میں چھٹنا (چھوٹنا)**:- رد بلا کے واسطے رہائی پانا، کسی کے طفیل میں رہائی پانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے میں چھٹیں تیرے گرفتار محبت — داغ

قول فیصل۔ چھٹنا کی جگہ، رہا ہونا، بھی ہے۔

جانور جو ترے صدقے میں رہا ہوتا ہے
اے شہ حسن وہ چھٹتے ہی ہما ہوتا ہے — خواجہ وزیر

**صدقے میں چھوڑنا**:- کسی کے طفیل میں چھوڑنا، رد بلا کے واسطے یا بلا سے نجات ہونے پر، پرندوں کو رہا کرنا، قیدیوں کو چھوڑنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

صدقے میں تم نے چھوڑ دیے ہیں بہت اسیر
میں بھی رہا ہوا کہ گرفتار ہی رہا — داغ

**صدقے ہونا**:- بلاگرداں ہونا، کسی کا کسی کے گرد پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد آیا چمن میں جب قد یار
صدقے ہونے لگے صنوبر کے — خواجہ وزیر

قول فیصل۔ فدا ہونا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

صدقے ہوئیں حسینؔ پہ دونوں کلائیاں
ایسے ہی ہاتھ کرتے ہیں مشکل کشائیاں — نجم آفندی

**صد کلاغ را یک کلوخ بس است**:- سو کووں کے لئے ایک ڈھیلا کافی ہے، بزدلوں کی کثرت سے نہ ڈرنا چاہئے، ایک ذرا سی سختی میں سب تتر بتر ہو جاتے ہیں، فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صدمات**:- صدمہ کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شکوہ صدمات فلک کا نہ کریں اہل کمال
آتے ہیں نخل ثمر دار پہ اکثر پتھر — بحر

**صد مرحبا**:- کلمۂ تحسین و آفریں، کیا کہنا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مرحبا، اور مرحبا صد مرحبا بھی کہتے ہیں جیسے: تم نے ایک سال میں دو امتحان دیے اور دونوں میں کامیاب ہوئے مرحبا!

**صدمہ**:- دھکا، ٹکر، ٹھیس، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

اب نازک اس کا کیونکر کہو بار حشر اٹھائے
کہ جو صدمہ تبسم سے بھی ہو کبود ہوتا — ذوق

قول فیصل۔ عربی میں اس کے معنی ہیں آسیب پہنچانا، ایک چیز کو دوسری چیز پر ایک مرتبہ کوٹنا۔

**صدمہ**:- چوٹ، ضرب، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

صدمے پہنچے ہیں ہمارے بازوؤں پر سیکڑوں
گم ہوئے ہیں اپنے یوسف سے برادر سیکڑوں — آتش

**صدمہ**:- حادثہ، سانحہ، واقعہ۔

فقرہ۔ ایک بیاں بڑا صدمہ ہوا کہ جوان بھائی مر گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں کم بولتے ہیں۔

**صدمہ**:- رنج و غم کی چوٹ، درد و الم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کہوں دیکھئے کیا ہوتا ہے
صدمۂ یاس برا ہوتا ہے — مرزا رسوا

قول فیصل۔ عشق کی چوٹ کے لئے بھی کہتے ہیں۔

دل ہی اس کا جانتا ہو جس پہ گزرا ہو یہ حال
عشق کا صدمہ زبانوں سے بیاں ہوتا نہیں — ناسخ

**صدمہ**:- جوش و خروش، شدت، عربی لفظ، مذکر، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ یہ ہوا کی طرح گئے اور اس صدمے سے حملہ کیا کہ خاک کی طرح اڑا دیا۔ (دربار اکبری)

**صدمہ**:- تکلیف، ایذا، آزار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بانو کو قسمیں دے کے چلے شاہ نامدار
وہ پیاس اور وہ دھوپ کا صدمہ وہ اضطرار — انیس

**صدمہ اٹھانا**:- رنج سہنا، غم سہنا، کسی کے مرنے یا کسی اور حادثے کے واقع ہونے کا غم سہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کا وہ صدمہ اٹھایا ہے، کلیجا منہ کو آتا ہے، دل گھبراتا ہے، اب محلہ کاٹے کھاتا ہے۔ (ذخیرۂ [illegible])

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے سختی جھیلنا، کڑی اٹھانا، تکلیف سہنا۔

امیر زلف جو مرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں
ذرا بھی صدمۂ قید گراں اٹھا نہ سکے — صبا

صاحب فرہنگ آصفیہ نے نقصان اٹھانا، ضرر اٹھانا، دھکا کھانا، ٹکر کھانا بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔

**صدمہ اٹھانا**:- ٹوٹ پھوٹ جانا۔ اردو صرف، متروک

ع چودہ جو کنگرے تھے وہ صدمے اٹھا گئے۔ — امیر

**صدمہ اٹھنا** :۔ (لازم) رنج سہا جانا، رنج برداشت کیا جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم عشق میں گیا دل مجبور رہ گیا
صدمہ کسی سے اٹھ نہ سکا کوئی سہہ گیا — داغ

**صدمہ پڑنا** :۔ مصیبت پڑنا۔ اردو صرف، متروک

صد چاک کیوں نہ دل ہو مرا اس کے حال پر
صدمے بہت پڑے ہیں گے مرے نونہال پر — میر سوز

**صدمہ پہنچانا** :۔ رنج دینا، دکھ دینا، تکلیف دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم ایسی باتیں کر کے ہمارے دل کو صدمہ پہنچاتے ہو خدا کے لئے اب خاموش رہو جاؤ۔

**صدمہ پہنچانا** :۔ ضرر پہنچانا، نقصان پہنچانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ ایک سید عراق (ایران) کا رہنے والا اور یگانۂ زمانہ تھا .... وہ ایک مسجد میں امام تھا اور علم کے ساتھ عمل کا پابند تھا۔ علمائے وقت اس سے بھی کھٹکتے تھے۔ مگر اکبر کی توجہ ہر بات پر تھی اس لئے کوئی صدمہ نہ پہنچا سکتے تھے۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے آسیب پہنچنا اور ضرب لگنا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں۔

**صدمہ پہنچنا** :۔ دکھ پہنچنا، رنج پہنچنا، تکلیف پہنچنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف۔ معشوق کو اس درجہ صدمہ پہنچا کہ جنون ہو گیا۔ (رضا آزاد)

**صدمہ پہنچنا** :۔ چوٹ لگنا، ٹکر لگنا، ٹھیس پہنچنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

چوٹ دل کو جو لگے آہ رسا پیدا ہو
صدمہ شیشہ کو جو پہنچے تو صدا پیدا ہو — ناسخ

قول فیصل۔ بصیغہ جمع صدمے پہنچنا بھی رائج ہے۔

صدمے پہنچے ہیں ہمارے بازوؤں پر سیکڑوں دل
گم ہوئے ہیں اپنے یوسف سو برادر سیکڑوں — آتش

**صدمہ پہنچنا** :۔ ضرر پہنچنا، نقصان پہنچنا، اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ وہ نادان جگہ سے تو نہ ہلا، مگر ایسے ڈراؤنے ڈھکوسلے سنائے کہ بیان نہیں ہو سکتے مہربانی کے رنگ میں کہا کہ اب وقت گزر گیا اور بادشاہ کا مزاج برہم ہو گیا ہے آتے تو کچھ صدمہ نہ پہنچتا (دربار اکبری)

**صدمہ پہنچنا** :۔ تکلیف پہنچنا اذیت ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

کیوں مری لاش پہ قسل نہ تڑپے قاتل
یہ غلط ہے کہ ترے ہاتھ کو صدمہ پہنچا — جلال

**صدمہ ٹلنا** :۔ رنج و غم دور ہونا، اردو صرف متروک

محل صرف۔ جھوٹ موٹ اگر یاد فرماتے تو ہم دوڑے چلے آتے دل بہل جاتا یہ صدمہ ٹل جاتا اس کا جواب دیجئے۔ (انشائے سرور)

**صدمہ جان پر ہونا** :۔ بہت رنج ہونا، مسلسل کوفت ہونا اردو صرف فصیح، رائج۔

ایک صدمہ درد دل سے میری جان پر تو ہے
لیکن بلا سے یار کے زانو پہ سر تو ہے — (ذوق)

قول فیصل۔ اس کی منفی صورت صدمہ جان پہ نہ ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

ستم دنیا کے جو جو تھے ستمگر دل پہ تھے گزرے
مگر صدمہ ہماری جان پر ایسے نہ ہوتے تھے — ذوق

**صدمۂ جاں کاہ** :۔ وہ صدمہ جس سے روح کو تکلیف پہنچے، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

دشمن کو بھی اللہ نہ دے صدمۂ جاں کاہ (تعشق)

**صدمہ جھیلنا** :۔ صدمہ برداشت کرنا مصیبت اٹھانا اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قدر مرنے کی ہم سمجھتے ہیں
صدمے جھیلے ہیں زندگانی کے — میر

**صدمہ دینا** :۔ تکلیف اور رنج دینا اردو صرف فصیح، رائج۔

صدمے دیئے ہیں مجھ کو یہ آکے شک ملنے
مصروف ہیں ہزاروں فرشتے حساب میں — ناسخ

**صدمہ سہنا** :۔ صدمہ اٹھانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع وہ نقاہت وہ تپ ہجر کے صدمے سہنا — تعشق

**صدمۂ عظیم** :۔ بڑا صدمہ، سخت مصیبت، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یا الہٰی یہ کیا ہو رہا ہے معلوم ہوتا ہے اس نے بھی کوئی صدمۂ عظیم سہا ہے۔ (فسانہ آزاد)

**صدمہ کھینچنا** :۔ رنج اٹھانا، غم برداشت کرنا، اردو صرف، متروک۔

کیا اثر ہو مری آہوں سے بتوں کے دل میں
صدمہ کھینچے نہ رگ سنگ کسی نشتر کا — آتش

**صدمہ گزرنا** :۔ رنج ہونا، مصیبت پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے دل غم فراق ہے کہنا زباں سے کیا
صدمے گزر رہے ہیں تو گزر رہیں جاں سے کیا — لطافت

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "صدمہ گزر جانا" بھی مستعمل ہے۔

ع کیا کیا نہ اتنی عمر میں صدمے گزر گئے — ناظم

**صدمہ ہونا** :۔ رنج پہنچنا، غم ہونا، اردو صرف فصیح، رائج۔

صدمہ دل کو جو ہوا نالۂ سوزاں نکلا
جس طرح سنگ سے ہو آتش سوزاں پیدا — ناسخ

**قول فیصل** ۔ تکلیف اور دکھ کے معنی میں بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

دبے رہے ہیں بہت زیر کوہ رنج فراق
ہمیں تمھیں نہ کچھ صدمہ فشار رہا ۔ جلال

**صُدور** ۔ (بضم اول و واو معروف) صادر ہونا، واقع ہونا، پہنچنا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** ۔ صدور الا تامہ سے دل خوش ہوا بہت مسرت ہوئی۔ خوشی سے دل باغ باغ ہو گیا۔

**صدور** ۔ جاری ہونا، نافذ ہونا، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کل ہی اس حکم کا ہوا ہے صدور
روکو اس کو کہ تا پڑے نہ خور (دیوان السعدین)

**قول فیصل** ۔ صاحب لغت، عربیٔ جدید نے ایک معنی کسی اخبار یا رسالے کا جاری ہونا بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

**صدور** ۔ سینے چھاتیاں صدر کی جمع عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صد سی سال** ۔ ایک سو تیس سال اکثر دعا کے واسطے مستعمل ہے۔ یعنی عمر بڑی ہو، فارسی فصیح رائج۔

ع صد سی سال رہو خلق میں باشاہ امم (تعشق)

**صدہا** ۔ سیکڑوں، بہت، فارسی، صفت فصیح رائج

**محل صرف** ۔ واجد علی شاہ نے صدہا چیزوں کو ناموں کے خلعت دیئے، جیسے شراب کو آب حرام، رضائی کو شب خوابی، جوتی کو آرام پائی، حقہ کو لب معشوق کہا۔ (تمدن ہند و ہندوستان اودھ)

**صد ہزار** ۔ کثرت ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے فارسی فصیح رائج۔

کبھی سرزنش نے بار بار آفریں
ہزار آفریں صد ہزار آفریں (محسن کاکوروی)

**صَدی** ۔ سو برس کا زمانا، سو سال کا عرصہ، فارسی مونث فصیح، رائج۔

گر یہی سمت و دانِ قوم کی رفتار ہے
شیعہ کالج کے لئے پوری صدی درکار ہے ۔ صفی

**صدی** ۔ سیکڑہ، ایک سو، فارسی مونث فصیح رائج

**محل صرف** ۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ سو فی صدی صحیح ہے چاہے آپ مانیں یا نہ مانیں۔

**صَدیق** ۔ (بفتح اول و یائے معروف) دوست بہت سے دوست عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**قول فیصل** ۔ تنہا نہیں بولتے صدیق مرحوم، صدیق باوفا اور صدیق مکرم وغیرہ کی ترکیبوں کے ساتھ مستعمل ہے جیسا کہ مولانا ابو الکلام آزاد کے دوستوں کو اکثر وہ بیشتر لکھتے تھے مثلاً، صدیق مکرم زندگی کے بازار میں جنس مقاصد کی بہت سی جستجو کی تھی لیکن اب ایک نئی متاع کی جستجو میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ (غبار خاطر)

یعنی جمع کوئی نہیں بولتا، مفرد معنی میں کسی کے ساتھ پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

**صِدّیق** ۔ (بکسر اول و دوم مشدد و یائے معروف) سچا، بہت سچا، عربی صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل** ۔ صاحب، نور اللغات نے لکھا ہے کہ صادق اور صدیق میں یہ فرق ہے کہ صادق کا صدق امر واقع کا تابع ہوتا ہے یعنی صادق وہ ہے جو کسی واقعے کو جس طرح دیکھے بیان کر دے اور صدیق وہ ہے کہ جو کہہ دے سچی ہو جائے۔ اس کی تانیث صدیقہ ہے۔

**صِدّیق** ۔ شیعی عقیدہ کے مطابق حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا لقب۔ عربی۔

**قول فیصل** ۔ اہل سنت کے عقیدہ کے مطابق صدیق خلیفہ اول حضرت ابو بکر کا لقب تھا ان کی اولاد کو صدیقی کہتے ہیں۔

**صِدّیقہ** ۔ جگر گوشہ رسول جناب فاطمہ الزہرا صلوات اللہ علیہا کا لقب مبارک عربی، صفت فصیح رائج۔

صدیقہ عابدہ ہیں محمد کی روح و جان
شل رسول علم کا مدیا ہیں فاطمہ ۔ لا اعلم

**قول فیصل** ۔ آپ ہی کو شیعہ حضرات صدیقہ طاہرہ صدیقہ کبریٰ، صدیقہ عالم وغیرہ کہتے ہیں۔

**صدیقہ** ۔ موافق عقیدہ اہل سنت لقب حضرت عائشہ۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ شیعی عقیدے کے مطابق حضرت فاطمہ کا لقب صدیقہ تھا۔ آپ ہی کو صدیقہ طاہرہ بھی کہتے ہیں۔

**صُراح** ۔ (بضم اول) عربی کا مشہور و معروف لغت عربی مونث رائج۔

**صُراح** ۔ شراب خالص، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** ۔ اردو میں رائج نہیں۔

**صَراحت** ۔ (بفتح اول و دوم و چہارم) وضاحت تصریح، آشکارا ہونا، عربی مونث فصیح، رائج۔

خط میں ہے اجمال صراحت نہیں
کچھ نہیں کھلا مرے خط کا جواب (دیوان مصحفی)

**قول فیصل** ۔ عربی میں اس کے معنی ایسی خلوص جو کدورت سے مستثنیٰ نہیں۔

**صراحت کرنا** ۔ تصریح کرنا، واضح طور سے کہنا، اردو مصدر فصیح، رائج

**محل صرف** ۔ اس کی خاص طور سے صراحت کر دو کہ

آپ شادی میں ضرور تشریف لائیں آپ کا کوئی پیسہ صرف نہ ہوگا۔

**صراحتہً** :۔ بالتصریح، کھلم کھلا، صاف طور پر، واضح طور سے عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل نظر**۔ کلام اس کا یہ ہو کہ جہاں صراحتہً آیت یا حدیث موجود نہیں ۔۔۔ یہ وہاں ذہن سلیم کی ہدایت سے استنباط کرکے فتویٰ دے۔ (دربار اکبری)

**صراحت ہونا** :۔ تصریح ہونا، وضاحت ہونا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

بنّی سراج میں دو گو خوا دے دیکھ آئے بھی
اسی اجمال کی آج اب صراحت ہونے والی ہے (عزیز لکھنوی)

**صُراحی** :۔ شراب رکھنے کا ایک مخصوص وضع کا بنا ہوا ظرف۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کہاں سے لاؤں صبر حضرت ایوب اے ساقی
خم آئے گا، صراحی آئے گی، تب جام آئے گا (رشید عظیم آبادی)

**قول فیصل**۔ اسی قسم کے بنے ہوئے مٹی کے ظرف میں پانی بھی رکھتے ہیں۔ جیسے "وہ یادل خان جہاں نے اپنی صراحی اور تھالی کٹورا منگوا کر پانی دیا" (دربار اکبری) عربی میں صراح شراب خالص کو کہتے ہیں۔ یہ اس میں نسبت کی ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عربی میں صراحیہ ان معنوں میں آیا ہے۔

**صُراحی**۲ :۔ صراحی کی شکل کا کپڑے کا ٹکڑا جو انگرکھے وغیرہ کی دونوں بغلوں میں بیچ خوبصورتی کے لئے سی دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** اب نہ اس کا رواج ہے اور نہ کوئی بولتا ہے۔

**صُراحی**۳ :۔ لانبا، خوشنما۔

گردن ہے تری مثال ناگن
تیری بھی ہے صراحی گردن (رنگین)
(نور اللغات)

**قول فیصل**۔ یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صراحی دار گردن** :۔ (کنایتہً) لمبی اور خوشنما گردن، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

صراحی دار ہی گردن نہیں نقصان کی
دو چشم مست کی گردن بھی ہے ادائے قدح (آتش)

**قول فیصل**۔ انہیں معنی میں صراحی دار گلا بھی ہے جو نسبتہً کم رائج ہے۔

جو دیکھا بزم میں اس کا گلا صراحی دار
بلائیں لینے کو دست سبو بلند ہوا (خواجہ وزیر)

**صراحی دار گھنگرو** :۔ ایک قسم کے صراحی نما گھنگرو جو بیشتر پازیب میں لگاتے ہیں۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ عام طور سے اس کا رواج نہیں ہے نہ زبانوں پر ہے۔

**صراحی دار موتی** :۔ صراحی کی صورت کا موتی کسی قدر لمبا موتی۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

**محل نظر**۔ نواب ملکہ جہاں زوجہ ثانی محمد علی شاہ کے پاس ایک پازیب نہایت عمدہ صراحی دار موتیوں کی تھی ۔۔۔۔ اس کو خاص لکھنؤ کے کاریگر نے نہایت صفائی سے بنایا تھا۔ (قدیم ہندوستان اودھ)

**قول فیصل**۔ موتی کی جگہ گوہر بھی ہے۔

آنکھ سے دیکھا سنا کرتے تھے صحبت کا اثر
تیری گردن میں صراحی دار گوہر ہو گیا (آتش)

**صراحی گردن** :۔ لمبی اور خوشنما گردن معشوقانہ گردن۔ اردو، دہلی کی زبان۔

گردن ہے تیری بیاض ناگن
تو میری بھی ہے صراحی گردن (رنگین دہلوی)

**صراط** :۔ (بالکسر) راہ راست، راستہ، راہ، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**صراط** :۔ اہل اسلام کے عقیدے کے مطابق ایک پل کا نام جو دوزخ پر قائم ہوگا اور بال سے زیادہ باریک تلوار کی دھار سے زیادہ تیز اور آگ سے زیادہ گرم ہوگا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

رکھنا سمجھ کے قدم چاہیے یہاں
دنیا نہیں صراط ہے یوم الورود کی (امیر)

**قول فیصل**۔ اب زیادہ تر پل صراط کہتے ہیں۔

**صِراطِ مُستقیم** :۔ (بالضم طائے مہملہ) سیدھا راستہ راہ راست، عربی ترکیب صفت، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

نقش عہد اکبر غازی ہے یہ جسر قدیم
کیوں نہ سمجھیں اہل دل اس کو صراط مستقیم (صفی)

**قول فیصل**۔ مفاعلن فعول کے وزن پر فارسی ترکیب کے ساتھ صراط مستقیم نسبتہً زیادہ رائج ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

**صراطِ عشق** :۔ محبت کی رہ گزر۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج

صراط عشق پر از بس کہ ہے ثابت قدم میرا
دم شمشیر قاتل پر بھی خوں جاتا ہے جم میرا (ذوق)

**صرّاف**۱ :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) سونا چاندی پرکھنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گہر کو جوہری صراف زر کو دیکھتے ہیں
بشر کو دیکھنے والے بشر کو دیکھتے ہیں (ذوق)

داغ سودا کو لئے پھرتا ہوں بازاروں میں یہ
دیکھ پرکھے اس سکے کو ایسا کوئی صراف نہیں (آتش)

**صرّاف**۲ :۔ وہ مہاجن یا ساہوکار جو نقدی یا زیور یا پیسوں کا لین دین کرے۔ اردو۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے بلکہ اس پیشے کے کرنے والے کو یہاں مہاجن یا ساہوکار ہی کہتے ہیں

**صرّاف** ع :- مالدار، زردار، دولت مند۔ ۲۔ کھرے کھوٹے کا صاف، اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

**صراف کے سے ٹکے** :- اس سودے یا مال کی نسبت بولتے ہیں جو پڑا رہے اور جب چاہیں اس کو بیچ لیں (کنایۃً) تھوڑے نفع کا سودا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**صرّافہ** :- (بفتح اول وتشدید دوم) صرافی کا پیشہ، بنک، کوٹھی، اردو، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

**صرّافہ** :- صرافوں کا بازار، اردو، مذکر، فصیح، رائج
محل صرف :- صرافہ میں کھنا کھن اور چھنا چھن کی آوازیں آتی ہیں۔ دو رنگ دوکانوں کی قطار ہے
(فسانۂ آزاد)

**صرافہ کھولنا** :- بنک کھولنا، کوٹھی کھولنا، اردو، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

**صرّافی** :- روپیہ پیسے کا بیوپار، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

**صرّافی** :- روپیہ یا اشرفی کی خوردہ کرائی۔ ۲۔ ایک قسم کا ہندی خط جو صراف یا مہاجن لکھا کرتے ہیں
(نور اللغات)

قول فیصل :- مندرجہ بالا معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صرافی کرنا** :- شناخت کرنا، پرکھنا روپے کا، اردو صرف دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**صرصر** :- تیز ہوا، آندھی، عربی، مونث، فصیح، رائج
ع صاف کرتی ہوئی میدان کو صرصر جاگی (تعشق)
قول فیصل :- صاحب شرح الانشار رکھتے ہیں کہ اصل میں صرر تھا ایک راء حرف صاد سے بدل گئی۔

**صرصر تگ** :- آندھی کی طرح چلنے والا، بہت تیز رفتار گھوڑے کی صفت، فارسی، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :- تین کمسن پری وش اور نوخیز سیمیں صرصر تگ گھوڑوں پر سوار تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

**صرصر چلنا** :- تیز ہوا چلنا۔ اردو صرف فصیح، رائج

یہ بھی اے صیاد ہے جور فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے (شعور)

**صرع** :- (بالفتح) مرگی، جس میں آدمی غش کھا کے زمین پر گر پڑتا ہے۔ عربی، مونث، فصیح، رائج
قول فیصل :- اس کے لغوی معنی ہیں اپنے کو زمین پر گرانا، اسی رعایت سے اس مرض کو صرع کہنے لگے۔ سودا نے بفتحتین (صَرَع) نظم کیا ہے۔

لقوہ و فالج ہو جسے یا صرع
دیجیے اس کے تئیں ماء القرع

عام بول چال میں بفتحتین (صَرَع) ہی زبانوں پر ہے مگر لفظاً احتیاط لازم ہے اسی کو صرع کا دورہ بھی کہتے ہیں۔

**صِرف** :- (بالکسر) تنہا، فقط، محض، اردو فصیح، رائج۔
محل صرف :- حکیم عبداللہ کا کوردوں کی حذاقت کے بعض واقعات ایسے ہیں جو کشف کے درجے کے معلوم ہوتے ہیں... نبض دیکھنے کی انہیں حاجت نہ تھی صرف صورت دیکھ کر حال معلوم کرتے تھے۔ (قدیم شہر و ہنر مندان اودھ)
قول فیصل :- یہ لفظ حصر کے واسطے بھی آتا ہے۔

دشمن یہ بھی نگاہ رہے عیب ہیں جو وہ
یہ کیا کہ صرف چاہنے والوں کو دیکھیے (عزیز)

یہ لفظ عربی ہے اس کے لغوی معنی خالص شئے کے ہیں۔

**صَرف** :- (بالفتح) توبہ، ۲۔ حیلہ ۳۔ حادثہ، ۴۔ گردش زمانہ، خیب ودرود ۵۔ چرخ کرنا، پھیرنا ۶۔ پرکھنا، الٹ دینا، عربی، مونث (نور اللغات)
قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

**صرف** :- ایک علم کا نام جس سے کلمے کی تقسیم تعلیل، اشتقاق اور اس کی اصل اور گردان کا حال معلوم ہوتا ہے۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کبھی بحث تھی عربی قاعدۂ صرف میں صرف
کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محویت (ذوق)
مجھے صرف ہی صرف رکھتی ہے محو
نہیں یاد ہو سکتی ہے صرف و نحو (قرابۃ آئین)

قول فیصل :- صیغوں کی گردان کے معنی میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

**صَرف** :- مشغول، مصروف، فارسی، فصیح، رائج

دکن رنگین عرش نے فوج کا علم
کعبۂ فلک پہ صرف طواف شہ امم (دبیر)

**صرف** :- خرچ کرنا، خرچ، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا (سودا)

قول فیصل :- فضول خرچی کے معنی میں صرف بیجا کی ترکیب استعمال میں ہے۔

صرف بیجا کا تجھے شاید کوئی الزام دے
مفت کیوں سامان خورد و نوش لے کر دام دے (مصحفی)

**صرف** :- استعمال، عربی، مذکر، فصیح، رائج

سیر و سیر کا کیا ذکر منوں لقمہ حق ہے
صرف مے کا جو یہیں ہو تو خدا دے ساقی (ذوق)

**صرفِ خاص** :- وہ خرچ جو بادشاہ کے لئے

مخصوص ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، دکن کی خاص اصطلاح۔

نہ صرف خاص میں آمد نہ خالصہ جاری
سپاہی تا منصدی سبھوں کو بیکاری سودا

**صرف کرنا:۔** خرچ کرنا، اردو صرف فصیح، رائج

محل صرف۔ آپ نے کروروں روپے صرف کیے مگر کانا جسے کہتے ہیں وہ نہیں سنا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم کام میں لانا، استعمال کرنا بھی ہے۔

خوش قسمت کیا ہو صرف زینت بزم جہاں بنی
دل عشاق سے شیشوں کی جا پر محفل آرائی مخفی

ایک مفہوم ہے بیکار کرنا، ضائع کرنا۔

صرف اوقات یوں نہ کر مجھول
لذت بوسہ پہلے کر تو حصول (دفتر گلزار)

ایک مفہوم ہے برتنا، عمل میں لانا جیسے "چند سال کے بعد ایک قصیدہ اکبر شاہ کے دربار میں سنایا کہ جس کے مختلف شعروں میں انواع و اقسام کے صنائع و بدائع صرف کیے تھے۔" (آب حیات)

**صرف میں آنا:۔** کام میں آنا، استعمال میں آنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ کھنچی پر نہ کھنچی عاشق حیراں کی شبیہ
مدتوں صرف میں زنگ رخ بہزاد آیا منیر

**صرف و نحو:۔** (صرف ۔ بالفتح ۔ نحو ۔ بالفتح) گرامر، علم القواعد، زبان کے قواعد و ضوابط عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ صرف و نحو میں تم شروع ہی سے کمزور ہو۔ آگے بڑھ کے صحیح عبارت پڑھنے میں دشواری ہوگی۔

قول فیصل۔ صرف میں لفظوں، اور نحو میں جملوں سے بحث ہوتی ہے۔

**صرفہ** ۱؎ کفایت شعاری، بخت، کنجوسی، فارسی مذکر، متروک۔

کب لطف زبانی کچھ اس غنچہ دہن کا تھا
برسوں ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا میر

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی تھا لیکن اب یہ بھی متروک ہے۔

**صرفہ** ۲؎ خرچ، فضول کا خرچ، بیجا خرچ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کئی ہزار روپے روز کا صرفہ نصیر الدین حیدر اور واجد علی شاہ کے باورچی خانے کا تھا صرف شجاع الدولہ کے باورچی خانے کا صرفہ ساٹھ ہزار روپے ماہوار کا تھا۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

**صرفہ کرنا** ۱؎ بخل کرنا، کنجوسی سے کام لینا، اردو صرف، متروک۔

تم نے تو بزم میں کیا صرفہ نگاہ کا
یاں خاتمہ ہوا دل غفراں پناہ کا سخن

مزہ ہے تیغ محبت کے زخم کھانے کا
کرے جو صرفہ نہ قاتل نمک فشانی میں ذوق

**صرفہ کرنا** ۲؎ افسوس کرنا، دریغ کرنا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

نہ کر اے چارہ گر ناحق کا صرفہ زہر دینے میں
جو مرنے کے نہیں قابل تو کیا جینے کے قابل ہے داغ

قول فیصل۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے اور یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

**صرف ہونا:۔** خرچ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

صرف دس کاموں میں کیوں ہو قوم کا پیسہ فضول
ایک محور ہو خیالوں کا یہ ہے زریں اصول صفی

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہے کام آنا۔

ہم تو اے شمع رخو! حسن پرست ایسے ہیں
صرف فانوس ہو پھٹ جائے جو دامن اپنا نور بیر

ایک مفہوم ہے دست برد میں آجانا۔

لبوں پر آ نے حیا بانکپن
ہوا صرف خزاں چہرے کا گلشن نسیم دہلوی

ایک مفہوم ہے استعمال میں آنا کام میں لایا جانا۔

گر کوئی پیرِ مغاں مجھ کو کرے تو دیکھیں میر
یے کدہ سارے کا سارا صرف ہو ۔۔۔ نیر

اس کی دشمن کے لیے کتنی ادائیں ہوئیں صرف
لاکھ ۔۔۔ ہی آپ کا دیوانہ تو ہے آل احمد سرور

ایک مفہوم ہے گزر جانا۔

یہ تنا ہے یہ توافل، فائدے کی بات میں
وقت اگر صرف ہو جاتا ہے خود بات میں صفی

**صرفی:۔** علم صرف جاننے والا، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صرفیاں را مغز با ید چوں سگاں
نحویاں را مغز باید چوں شغال

علم صرف حاصل کرنے والوں کو بہت رٹنا پڑتا ہے اور نحو حاصل کرنے والوں کو غور و فکر کی ضرورت ہوتی۔ فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**صرہ:۔** توڑا، چھوٹی تھیلی، پوٹلی، عربی مذکر، فصیح، رائج۔

بحر ذوق کربلا کمنون خاطر ہے اگر
کعبۂ دل کو سمجھ صرّہ ہے خاک پاک کا بحر

قول فیصل۔ اس کی اردو جمع صرے ہے

وہ خاکسار ہیں کہ پس مرگ اے امیر
صرّے ہماری قبر میں خاک شفا کے ہیں امیر

**صریح** ۔ (بفتح اول و یائے معروف) واضح

صاف، ظاہر، آشکارا، عربی، صفت، فصیح، رائج

محلِ استعمال۔ یہ نہیں کہ جس نے سوال کیا اس کو دے نکلے ..... وہ ایسے کو جو ہماری مدد کا صریح محتاج ہو

(فسانۂ آزاد)

صَریحاً:۔ (بفتح اول و یائے معروف، تلفظ صریحن) کھلم کھلا، ظاہراً، صاف، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
میں نے پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تھا — درد

قولِ فیصل۔ عوام اور دیہاتی بیگمات صرحاً بھی بولتی ہیں جیسے۔ صرحاً ہم نے دیکھا کہ وہ ڈٹ گیا اور جب بلا کے اس سے کہا تو وہ مکر گیا؟

صَریحی:۔ (بفتح) آشکارا، ظاہر، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال۔ اس نے صریحی چوری کی لیکن عدالت کے سامنے انکار کر گیا۔

صَریر:۔ (بفتح اول و یائے معروف) قلم چلنے کی آواز، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زہے نشاط اگر کیجئے اسے تحریر
عیاں ہو گا سے تحریر نغمۂ صریر — ذوق

قولِ فیصل۔ صریرِ خامہ، صریرِ قلم اور صریرِ کلک کی ترکیب کے ساتھ بھی رائج ہے۔

ہونٹ ہلتے ہی کہتا وہ ہو گیا بابِ عدم
وا ملتی صریرِ خامۂ قدرت صدائے مرتضیٰ — امیر

رقم جو ہوئے گی نعتِ سرورِ اکرم
نوائے طبل سدرہ بنی صریرِ قلم — (تسلیم) آگاہ

تحریر اس کے خرامِ ناز کے مضمون جو لکھتا ہوں
صریرِ کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہے — (کلک) امیر

صَریرہ:۔ دروازے کی چول کی آواز، ٹڈیوں کے اڑنے کی آواز، عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

صریر بمعنی مطلق، صدا، عربی مونث متروک۔

کہتے ہیں شورِ قیامت جس کو وہ اے چشمِ یار
تیرے مستوں کی صریرِ خوابِ غفلت ہو تو ہو — ذوق

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ کمی کے ساتھ نفیرِ خواب بولتے ہیں۔

صَعب:۔ (بالفتح) سخت، دشوار، ناگوار، عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھی صعب عاشقی کی ہدایت ہی میر کو
کیا جانیے کہ حال نہایت کو کیا ہوا — (میر)

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع صعاب ہے جو اردو میں رائج نہیں۔

صُعُوبَت:۔ (بضم اول واو معروف) سختی، دقت، مصیبت تکلیف، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رنج کے گھر میں ہمیشہ میں رہا سو مہمان
آئی جو گھر میں مرے پھر وہ صعوبت نہ گئی — جان صاحب

قولِ فیصل۔ اس کی عربی جمع صعوبات اردو میں رائج ہے۔ جیسے صعوبات سفر، اور بقاعدۂ اردو صعوبتیں اور باعتبار محل صعوبتوں بھی بولتے ہیں۔

وہ صعوبات سفر اور وہ رستے کا غبار
تھی بلندی کسی جا اور کہیں پستی کہیں غار — نفیس

صعوبت کو بالفتح بولنا صحیح نہیں

صعوبت اٹھانا۔ مصیبت اٹھانا، تکلیف سہنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

راحت نہ مرے گھر میں ذرا تم نے اٹھائی
کیا کیا نہ صعوبت بخدا تم نے اٹھائی — انیس

قولِ فیصل۔ انھیں معنی میں صعوبت برداشت کرنا بھی رائج ہے۔ جیسے صعوبت سفر برداشت کرتے ہوئے ہر سال دور دور سے لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں۔ اور صعوبت سہنا بھی انھیں معنی میں ہے، جیسے "ان کو یہ تاب کہاں کہ منزلوں [illegible] پر جائیں۔ سفر کی صعوبت کون سہے۔۔"

(فسانۂ آزاد)

صُعُود:۔ (بضم و واو معروف) اوپر چڑھنا، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال۔ سیاح باسوری کا صعود بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔

صعود:۔ کسی عدد کو کئی مرتبہ فی نفسہ ضرب دے کے اس کی قوتوں کو اٹھانا، جیسے ۴×۴=۱۶، ۱۶×۱۶، ۲۵۶×۲۵۶ وغیرہ۔ عربی، ریاضی دانوں کی اصطلاح۔

صعود کرنا:۔ اوپر کی طرف کو چڑھنا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب نہرِ علقمہ میں در آیا وہ بحرِ جود
تا آسماں زمیں سے کیا نور نے صعود — انیس

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم صعود ہونا بھی انھیں معنی میں رائج ہے، جیسے "آج کئی دن سے ریاح، باسوری کا صعود ہو رہا ہے۔ جس سے سخت تکلیف ہے"

(فرہنگ آصفیہ)

صُعود و نزُول:۔ چڑھنا، اور اترنا (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

صَعوَہ:۔ ایک چڑیا کا نام جس کی لمبی دم ہر وقت جلدی جلدی حرکت کرتی رہتی ہے، ممولا، عربی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تار نفس ہے پاؤں میں ڈورا بندھا ہوا
صعوہ ہے مرغِ روح اجل شاہباز کو — رنج

قولِ فیصل۔ دہلی میں مذکر ہے۔

**صِغار** :- (بکسر اول) چھوٹے لڑکے چھوٹی لڑکیاں، عربی، ذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل**۔ چھوٹے بڑے، ہر ایک، ہر شخص کے معنی میں عطفی ترکیب کے ساتھ صغار وکبار بولتے ہیں یہ دونوں لفظیں صغیر وکبیر نیز صغریٰ وکبریٰ کی جمع ہیں۔

بلادہ نوجوان صغار وکبار سے
واقف ہو یا نہیں اسو کرو نگار سے — دبیر

صحاب جود سے اس کے زمانہ ہو گلشن
نہال ابر کرم اس کے ہیں صغار وکبار — ذوق

**صِغَر** :- (بکسر اول وفتح دوم) چھوٹا پن، خوردی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صغر اس کا ہے باعثِ حسرت
لٹ گئی حیف اس کی سب دولت — رنگین دہلوی

**قولِ فیصل**۔ عام طور سے زبانوں پر سکون ر غین صغر ہے۔

**صِغرِ سِن** :- نابالغ، خردسال، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** - ذوق سخن آپ کو صغر سنی ہی سے بطن والوں کی صحبت میں حاصل ہوا کہ وہاں اکثر بیٹھے والد کے ہمراہ چلے جایا کرتے تھے۔ (حیات ظہیم از عرشی گیاوی)

**قولِ فیصل**۔ بسکون دوم کہنے کے ساتھ مستعمل ہے

**صغرسنی** خردسالی، بچپنا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** عام طور سے زبانوں پر سکون دوم ہے۔

**صُغریٰ** :- (بالضم) ہر مونث شے جو چھوٹی ہو۔ ۲ عورت، عربی، صفت، صیغہ اسم تفضیل۔

**قولِ فیصل** - اردو میں زیادہ تر اس لفظ کا استعمال ناموں کے ساتھ ہے جیسے صغریٰ بیگم صغریٰ بانو وغیرہ یا قیامت صغریٰ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

**صغریٰ** :- ۳ منطق کا پہلا قضیہ دوسرے قضیے کو کبریٰ کہتے ہیں۔ منطق میں صغریٰ اور کبریٰ دو قضیوں سے نتیجہ نکالتے ہیں عربی علم منطق کی اصطلاح۔

اگر پیالہ ہے صغریٰ تو ہو سبو کبریٰ
نتیجہ یہ ہو کہ سرمست ہیں صغیر وکبیر — ذوق

نکلتا ہے نتیجہ حادث اس صغریٰ وکبریٰ سے
کہ جس شے کو تغیر ہے کبھی ہو جائے گی فانی — اشہر لکھنوی

**صغریٰ** :- ۴ شہیدِ اعظم حضرت امام حسین علیہ السلام کی ایک صاحبزادی فاطمہ کا لقب جو کربلا میں بسبب سخت علالت کے ساتھ نہیں جا سکی تھیں۔ عربی فصیح، رائج۔

بیبیاں روتی ہیں سن سن کے یہ زینب کا بیاں
گود میں فاطمہ صغریٰ کو لیے بیٹھی ہے ماں — نفیس

**قولِ فیصل**۔ اب اردو میں اس کا املا بدون یائے مقصورہ "صغرا" ہے۔

**صَغیر** :- (بفتح اول ویائے معروف) چھوٹا، ادنیٰ، عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

ع اصغر بہت صغیر تھے جب ہو گئے جدا — تعشق

**قولِ فیصل**۔ مرثیہ گویوں نے اس لفظ کا صرف جناب علی اصغر کے لئے بہت کیا ہو۔

تیر کھا کر گردن نازک پہ جب تڑپا صغیر
شاہ کے ہاتھوں پہ دل تڑپا گیا اسلام کا — شاد

**صَغیر** :- ۲ ایک مرکب بحر کا نام جو غیر معروف ہے عربی، اصطلاح علم عروض

**قولِ فیصل**۔ اس کا وزن "مفاعلن فعلاتن مفاعلن" ہے یہ بحر اردو میں مستعمل نہیں۔

**صغیر السن** :- کم سن، خردسال، عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جان بچ جائے صغیر السن نحیف وزار کی
تو تب پھر عود کر آئی مرے بیمار کی — مصحفی

**صَغیر سن** :- کم عمر، خردسال، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل**۔ کمسنی اور خردسالی کے معنوں میں صغیر سنی بھی بولتے ہیں۔

**صغیر وکبیر** :- خرد وبزرگ، چھوٹے بڑے، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

اب تو سب خوار ہیں صغیر وکبیر
نہیں ساقی یہ عہد عالمگیر — قطب الدین باطن

جس جس کو ہو ذکر جناب امیر کا
جوشن ہے نام پاک صغیر وکبیر کا — امیر

**صغیرہ** :- صغیر کی تانیث، چھوٹی، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل**۔ اردو میں بالعموم ناموں کے ساتھ استعمال کرتے ہیں جیسے صغیرہ بیگم، صغیرہ بانو یا بصیغہ گناہ صغیرہ یا گناہانِ صغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں جیسے عادل کی تعریف یہ ہے کہ وہ گناہانِ کبیرہ بالکل نہ کرتا ہو اور گناہانِ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔

**صَف** :- (بالفتح) پرا، قطار، دستہ، [illegible] فصیح، رائج۔

روکے گی کیا یہ صف خلف بوتراب کو
جب توڑ کر سپر کیا خیبر کے باب کو — انیس

**قولِ فیصل**۔ اس کی اردو جمع صفوں اور صفیں ہے۔

مانند ذوالفقار علی تیغ برق تاب
گھوڑا اچھلا صفوں کی طرف مثل عقاب — انیس

ع الٹی ہیں صفیں گردشیں جب چلانہ آئ ہو — تعشق

**صَف** ۱۔ نمازیوں کی قطار جس میں سب برابر اور ایک لائن میں ہوں، عربی، مونث فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ ابھی صف ٹیڑھی ہے، آپ لوگ ذرا دب جائیے۔

**صَف** ۲۔ وہ چٹی اور لمبی چٹائی، یا ٹاٹ کا فرش جس پر نمازی مسجد پر نماز پڑھیں، اردو مونث، فصیح، رائج۔

**صَف** ۳۔ حلقہ، فارسی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منزل وہ سجرا، تارک رکیبار ق التمش
کیسے کیسے تاجور نکلے صف خدام سے　　نظم طباطبائی

**صَفا** ۱۔ بالفتح، پاک ہونا، شفاف ہونا، بے کدورت ہونا، صفائی، پاکیزگی، عربی مونث فصیح رائج۔

دیدہ دل سے نظر کی سرخ جاناں پر اسیر
چشم موسیٰ سے صفائے ید بیضا دیکھی،

**صَفا** ۲۔ وہ شئے یا جسم جس میں کھردرا پن نہ ہو، عربی صفت فصیح، رائج۔

پڑتی ہے آنکھ ہر دم جا کر صفائے تن پر
سوچ گئے تھے صدقے اس شوخ کے بدن پر　　بیخبر

**صَفا** ۳۔ صاف، صفائی، درستی عربی مونث غیر فصیح، رائج۔

دل فقیری سے صفا کر اس سے کیا حاصل اگر
تونے ڈاڑھی کو بڑھایا، یا صفاچٹ کر گیا　　ظفر

**قول فیصل**۔ برتن وغیرہ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے جو غیر فصیح، اور عوام کی زبان ہے۔

بناوٹ سے رو دی ہیں غیروں کی آنکھیں
صفا آج جھوٹے پیالے ہوگئے ہیں　　نیئر

**صفا** ۴۔ بے لاگ، بے رعایت صاف عربی مونث غیر فصیح، رائج۔

**صفا** ۵۔ مکہ معظمہ کی ایک پہاڑی کا نام جو مروہ پہاڑی سے تخمیناً دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے حاجی ان دونوں پہاڑیوں کے بیچ میں دوڑتے ہیں، اور اسکو سعی صفا و مروہ کہتے ہیں، صرف سعی صفا بھی کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

کیا سعی صفا سے زنگ خفتہ کو
سر گویا ہمک عرق عرق ہے　　(محسن کاکوروی)

لبریز ہے صاف سے ہر جام بلوریں
زمزم سے ہے مطلب نہ صفا سے نہ حجر سے　　ذوق

**صفات** ۱۔ وصف کی جمع، اوصاف خوبیاں صفتیں عربی، مذکر فصیح، رائج۔

دفا پیشہ حزن مشرب جگر سوز جواں ہمت
دیئے ہیں جس نے تجھکو یہ صفات اے محو عنائی　　عزیز

**قول فیصل**۔ اہل دہلی، مونث، بولتے ہیں۔

تم بشر ہو چاہیے اچھی تمھاری ہوں صفات
ورنہ کیا ہو فرق حیوانوں میں اور انسان میں　　کیفی چریاکوٹی

**صفات اصلی** ۱۔ اصلی جوہر، داخلی خوبیاں، باطنی صفتیں، عربی الفاظ فارسی ترکیب، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفات اصلی
زنگ دیتا ہے چھپا جوہر شمشیر اصیل　　ذوق

**صفات ثبوتیہ** ۱۔ وہ آٹھ صفتیں جو خدا میں پائی جاتی ہیں۔ اول، قدیم، دوسرے قادر تیسرے عالم چوتھے مدرک پانچویں، حی چھٹے مرید ساتویں متکلم آٹھویں صادق عربی الفاظ فارسی ترکیب اصطلاح فقہ شیعہ۔

**صفات حسنہ** ۱۔ اچھی خصلتیں پسندیدہ اوصاف عربی الفاظ، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صفات ذاتی** ۱۔ وہ خوبیاں، جو انسان کی ذات میں ہوں۔ فارسی ترکیب، مذکر فصیح رائج۔

**صفات سلبیہ** ۱۔ وہ آٹھ صفتیں جو خدا میں نہیں پائی جاتیں: ۱ مرکب نہیں ۲ جسم نہیں، ۳ مکان نہیں، ۴ حلول نہیں ۵ مرئی نہیں، ۶ محل حوادث نہیں ۷ شریک اپنا نہیں رکھتا، ۸ صفتیں اس کی ذات سے الگ نہیں بلکہ عین ذات ہیں فارسی، ترکیب مذکر اصطلاح فقہ شیعہ

**صَفاتی** ۱۔ ذاتی کا عکس صفات سے منسوب عارضی عربی صفت فصیح، رائج۔

**صَفاچٹ** ۱۔ بالکل، صاف، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ مونچھ کیا، تراشے کا تردد اٹھا، مگر بائیں طرف بالکل صفا، چٹ، بچے تو دیکھ کر اتنی ہنسی آئی کہ بس لوٹنے لگا۔　　(فسانہ آزاد)

**قول فیصل**۔ اسکا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔

**صَفاچٹ کرنا** ۱۔ بالکل مونڈ ڈالنا، صاف کر دینا، صفایا کرنا، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

دل فقیری سے صفا کر اس سے کیا حاصل اگر
تونے ڈاڑھی کو بڑھایا یا صفاچٹ کر دیا　　ظفر

**قول فیصل**۔ کھانے وغیرہ کے لئے بھی بولتے ہیں، یہ بھی غیر فصیح ہے، جیسے، خوجی نے کباب لیکر کھولے اور خوب ٹھیک لگائے۔ جب صفاچٹ کر چکے تو حلوائی کے یہاں سے برفی لائے اور افیون کے نشے میں گنگنانے لگے۔　　(فسانہ آزاد)

**صفاچٹ میدان**۔ چٹیل میدان بالکل صاف میدان، جس میں درخت نہ ہوں اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ جہاں پہلے باغ تھا، وہاں اب

صفا چٹ میدان نظر آتا ہو۔

**صَفَا ذِہن**:۔ ذہین و ذکی آدمی، برّاق طبیعت فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اے شہنشاہ صفا ذہن دسراپا صفوت
عرض حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت — ذوقؔ

**صَفًّا صَفًّا**:۔ (تلفظ صَفْفَن صَفًّا) برباد، ویران بے نشان، بالکل منہدم بے چراغ، تہس نہس۔ اردو تابع فعل، غیر فصیح، رائج

محل صرف۔ اکثر شہروں اور قصبوں کو خاک در خاک صفا صفا کر دیا۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل**۔ سوداؔ نے بربادی اور ویرانی کے معنی میں بھی نظم کیا ہے۔

کیا کہوں میں کہ ترے عشق میں کیا مجھ پہ ہوا
جیسے کہتا ہو کوئی ہو ترا صفًّا صفًّا — سوداؔ

اس کا ایک مفہوم سراپا صفایا، بالکل صاف جیسے سنہ ۹۹۰ھ میں ایک آدمی کو اکبر بادشاہ کے سامنے لائے کہ نہ اس کے کان تھے اور نہ کانوں کے چھید تھے تمام کنپٹیاں صفا صفا مگر ہر بات برابر سنتا تھا۔ (دربار اکبری)

**صَفَا کرنا**:۔ صاف کرنا، اردو صرف غیر فصیح رائج

اک الف سے قد کے سودے میں ہوا آتش فقیر
چار ابرو کو صفا کر کے قلندر ہو گیا — آتشؔ

**صفا کہنا**:۔ بے لاگ کہنا، کھری کہنا، لگی لپٹی نہ رکھنا اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

آئینہ منہ پہ برا اور بھلا کہتا ہے
سچ یہ ہے صاف جو ہوتا ہے صفا کہتا ہے — داغؔ

**قول فیصل**۔ صفا صفا کہنا بھی بولتے ہیں اور یہ بھی غیر فصیح ہے۔

**صفا کیش**:۔ صاف دل، نیک عقیدے والا فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جز شمع استخوان صفا کیش زیر خاک
دیکھی نہ ہو کسی گل شمع کفن کی شاخ — ذوقؔ

ناقص کا صفا کیش سے مطلب نہ ہوا ہے
جو کور ہو عینک سے اسے کیا نظر آئے — ذوقؔ

**صف الٹ جانا**:۔ لڑائی کا صف میں تتر بتر ہو جانا، صف کا منتشر ہو جانا، اردو صرف، فصیح رائج

جس پہ نگاہ کی اسے بس مار ہی رکھا
جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف الٹ گئی — وزیرؔ

**صف الٹ دینا**:۔ لشکر کی صف منتشر کر دینا اردو صرف فصیح رائج

قہر ہے مژگان چشم جادوئے دلبر کی صف
ایک جنبش میں الٹ دیتی ہے یہ لشکر کی صف — امیرؔ

**صف الٹنا**:۔ ۱۔ صف منتشر ہونا، مجمع تتر بتر ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر اس کو فریب نرگس مستانہ آتا ہے
الٹتی ہیں صفیں گردش میں جب پیمانہ آتا ہے — آتشؔ

**صف الٹنا**:۔ ۲۔ حملہ کر کے بندوں کی صف کو منتشر کر دینا، صف تتر بتر کرنا، اردو صرف، فصیح رائج۔

ع عشق بازوں کی صفیں الٹیں یہ بیاغر سیکڑوں — آتشؔ

**صَفَا مَشرب**:۔ صاف طبیعت، صاف دل فارسی صفت، غیر فصیح، رائج۔

منہ پہ کہہ دیتا ہے یہ بزم میں سب کی بد و نیک
ہے یہی عیب کہ آئینہ صفا مشرب ہے — مصحفیؔ

**صَفِ اوّل**:۔ نماز جماعت میں وہ قطار جو بالکل پیش امام کے پیچھے ہوتی ہے۔ پہلی صف۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پھر نہ پائے گا صف اول میں جا
اب مصلی اٹھ اذاں ہونے کو ہے — نظم طباطبائی

**قول فیصل**۔ اس کا ایک مفہوم ہے ممتاز، چوٹی کے، جیسے "ان کا شمار صف اول کے شعرا میں ہوتا ہے"۔ فوج کی اگلی صف کو بھی صف اول کہتے ہیں۔

لاش اکبر کی جو مقتل سے اٹھا لائے حسینؑ
نوجواں کو صف اول سے اٹھا لائے حسینؑ — انیسؔ

**صفاہان**:۔ ایران میں ایک شہر کا نام جسے اصفہان بھی کہتے ہیں، عربی فارسی سے معرب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل**۔ اسی کو صفہان بھی کہتے ہیں۔

**صفاہانی**:۔ صفاہان سے نسبت رکھنے والا شہر، صفاہان کا رہنے والا، فارسی ترکیب۔

چمکتے ہیں کہیں میدان میں صدہا نیزہ خطی
چمکتی ہیں کہیں مجمع میں تلواریں صفاہانی — نظم طباطبائی

**قول فیصل**۔ صفاہان کی تیغ بہت مشہور ہے۔

ع دم ہو بند آگے ترے تیغ صفاہانی کا — ناسخؔ

اسی جگہ صفہانی اور اصفہانی بھی بولتے ہیں۔

**صفا ہونا**:۔ صاف ہونا، صفائی ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

مہتاب سے رخوں کی صفا اور ہو گئی
مٹی سے آئنوں پہ جلا اور ہو گئی — انیسؔ

**صفائی**:۔ پاکیزگی، صاف ہونا، لطافت اردو مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک اود باورچی نے نورتن پلاؤ پکا کے پیش کیا جس میں نورتن کے مشہور جواہرات کے شکل نورنگ کے چاول ملا دیے اور پھر رنگوں کی صفائی آب و تاب و لطافت نے عجیب لطف پیدا کر دیا تھی (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

**صَفائی** ۲ – جھاڑ پونچھ، کوڑا کرکٹ سے پاک کرنا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

محل صرف – اس مکان کی صفائی میں کیا خرچ ہوگا۔

**صَفائی** ۳ – چکناہٹ، رونق، چمک، نکھار اردو، مونث، فصیح، رائج

محل صرف – پیتل کا برتن تھا جب تم نے بالو سے مانجا تب صفائی آئی۔

قول فیصل – آبداری کے معنی میں لکھا ہے:

نہ کیوں تیرے دانتوں سے جھوٹا ہو موتی
کہ دعویٰ کیا تھا صفائی کا جھوٹا ذوق

**صَفائی** ۴ – وہ گواہی جو ملزم کی تائید اور ثبوت کی تردید میں ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف – ثبوت زبردست گزر چکا ہو اگر تم نے صفائی کے گواہ پیش نہ کئے تو سزا ہو جائے گی۔

**صَفائی** ۵ – ملاپ، صلح، اتحاد، اردو، مونث فصیح، رائج

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا
ہے مری خاک سے قاتل کا مکدر دامن رانسخ

**صَفائی** ۶ – کھراپن، صداقت، راستی دیانت۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال

محل صرف – ہر معاملے میں صفائی ضروری ہے۔

**صَفائی** ۷ – حساب کی بیباقی چکوتا، (نور اللغات)

قول فیصل – اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صَفائی** ۸ – ڈھٹائی، دیدہ دلیری۔ اردو مونث، عورتوں کی زبان

غصہ دکھلاتے ہو الٹا مجھے دھمکاتے ہو
اس صفائی کا ہو تم قائل نہیں شرماتے ہو امیر

**صَفائی** ۹ – تردید، بطلان، کاٹ، اردو مونث، دہلی کی زبان۔

تنگ کرتی ہے گفتگو ان کی
بات میں بات کی صفائی ہے داغ

**صَفائی** ۱۰ – بربادی، تباہی، اردو، مونث فصیح، رائج

ع۔ ہو جائے گی تا شام بھبکے گھر کی صفائی انیس

**صَفائی** ۱۱ – جلا، صیقل، آب و تاب، اردو مونث، فصیح، رائج۔

جلا کیا کریں آئینہ ساز آ آ کے
صفائے رخ کی تمہارے صفائی قسمت ہے آتش

**صَفائی** ۱۲ – پھرتی، تیزی، کاٹ، اردو مونث، فصیح، رائج۔

میل ابرو پہ نہ آتا قتل کا جب لطف تھا
جانتے ہی ہم نے صفائی دیکھ لی تلوار کی جلیل

قول فیصل – دوسرے کی آنکھ بچا کے تیزی اور پھرتی کے ساتھ کوئی کام کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے سب لب والے سمجھ چکے تھے لیکن گرہ کٹ نے بڑی صفائی سے ایک کا بٹوا نکال لیا۔ اسی جگہ ہاتھ کی صفائی بھی بولتے ہیں

**صَفائی** ۱۳ – نیک نیتی، دل کا صاف ہونا، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

کھا گئے ہیں وہ ہم سے ہم لپٹتے ہیں آتش
دل میں کدورت ہے یاں دل میں صفائی کر آتش

**صَفائی** ۱۴ – فاقہ، حزرۃ، کڑاکا، اردو مونث، دہلی کی زبان

جوں آئینہ آب و نان کے دھوکے میں غنیم
خلقت پہ سدا یوں ہی صفائی ہوگی دیدہ

**صَفائی** ۱۵ – میل، پھیل، اور غلاظت کا اخراج اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل – ہونا کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے سال بھر پہلے حکم آیا تھا کہ نالے کی صفائی ہو جائے لیکن آج سال بھر کے بعد صفائی کی جا رہی ہے۔

**صَفائی** ۱۶ – خاتمہ، صفایا، اردو، مونث فصیح، رائج۔

نشہ ہو جائے تو آحد اکی صفائی لکھوں
خوب لڑ جائے طبیعت تو لڑائی لکھوں رشید

**صفائی بتانا** – صاف کر دینا، ختم کر دینا تمام کر دینا، باقی نہ رکھنا، اردو صرف، دہلی کی زبان

محل صرف – نہ شاعر سے بیں آئے تھے یا دربار کو جاتے تھے، ایک طرف آداب معقولیت سے سلام کیا، ایک طرف مسکرا دیا، ایک طرف منہ چڑا دیا کبھی مقطع و معقول، کبھی دلی کے بانکے کبھی آدھی ڈاڑھی اڑا دی کبھی چار ابرو کی صفائی بتا دی۔ (آب حیات)

**صفائی بتانا** – صاف انکار کرنا، صاف جواب دینا، ٹالنا، اردو صرف، دہلی کی زبان۔

خط کے آنے سے دھواں دھار ہوا یہ مکھڑا
آپ اب کیوں نہ بتائیں گے صفائی مجھ کو طپش

**صفائی رہنا** – میل ملاپ رہنا، صلح رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندگی بھر تو صفائی رہی کیا قہر ہوا
اک مری خاک سے قاتل کا مکدر دامن ناسخ

**صفائی کا ہاتھ** – بھرپور ہاتھ، تلوار کا ایسا وار کہ جو پورا کام کر جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف – ظالم نے اس صفائی سے ہاتھ مارا کہ گردن دھڑ سے الگ ہو گئی۔

**صفائی کرا دینا** – آپس میں تصفیہ کرا دینا، صلح کرا دینا، میل کرا دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف – مقدمہ بازی میں دونوں تباہ ہوئے جاتے ہیں تم بیچ میں پڑ کے صفائی کرا دو تو ثواب ہوگا۔

**صفائی کرنا**:- صاف کرنا، جھاڑنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل نثر:- ہمیں آج کمرے کی صفائی کرنا ہے لہذا تمہارے ساتھ نہ جاسکیں گے۔

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت صفائی کردینا بھی رائج ہے۔

**صفائی کرنا**:- ۲ صرف کرنا، اٹھا ڈالنا، خاتمہ کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ باپ نے کس طرح جوڑ جوڑ کے جمع کیا تھا تم نے خوب سب صفائی کردی۔

قول فیصل۔ اس کا مصدر ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

**صفائی کرنا**:- ۳ اجاڑنا، تباہ کرنا، قتل کر ڈالنا، اردو مصدر، فصیح، رائج

ہاتھوں نے خوب ہاتھ پائی کی
لشکر ہوش کی صفائی کی — مصحفی

قول فیصل۔ اس کا مصدر ہونا کے ساتھ بھی ہے اور یہ بھی فصیح و رائج ہے۔

بے سر دیے رن سے نہ پھیرے گا مرا بھائی
ہو جائے گی حیدر کے بھرے گھر کی صفائی — انیس

**صفائی ہونا**:- ۱ ملاپ ہونا، صلح ہونا، اردو مصدر فصیح، رائج

درمیان ایسا نہیں اب آئینہ
میرے اس کے اب صفائی ہوچکی — میر

قول فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت صفائی ہوجانا بھی رائج و فصیح ہے۔

صفائی ہوگئی شب کو بت خورشید طلعت سے
خدا کے فضل سے کیا معرکہ مارا ہجر گردوں کا — جگر

**صفائی ہونا**:- خاتمہ ہونا، صفایا ہونا، کام تمام ہونا، اردو مصدر۔

وہاں صفائی دخودنمائی ہے
یاں مری جان کی صفائی ہے — [illegible]

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صفائی ہونا**:- ۳ بربیت ہونا، برطرفی ہونا، ختم، بے باقی ہونا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے

**صَفایا**:- خاتمہ، تباہی، بربادی، اردو، مذکر غیر فصیح، رائج۔

کر گئے ہیں حضرت سید عقیدوں کو درست
خروج نے رسموں کا بھی آخر صفایا کردیا — اکبر

**صَفایا بولنا**:- صفایا کرنا، اردو مصدر، متروک

اہل دنیا کی بھلی ہوتیں جو کچھ ابہ غیاں
جاد ارد کا صفایا کیوں قلندر بولتے — جگر

**صفایا کرنا**:- نیست و نابود کرنا، مٹا دینا، اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج

محل نثر۔ دشمن کے جہازوں نے ایسی گولہ باری کی کہ شہر کے تمام مکانوں کا صفایا کردیا۔

قول فیصل۔ اسکا مصدر ہونا کے ساتھ بھی ہے اور یہ بھی غیر فصیح ہے۔

**صفائے دل**:- دل کی صفائی کدورت سے دل کا صاف ہونا، فارسی ترکیب مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کوچہ صفائے دل کا وہ تو اختیار کر
گرد ملال جس سے ہو جس رہ گزار میں — تحسین طباطبائی

**صفائے رُخ**:- چہرے کا حسن، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

کردیا حیراں صفائے رخ نے صاف آئینے کو
خط نے وہ دکھلائے جوہر زنگ جوہر اڑگیا — خواجہ وزیر

**صفائے سخن**:- کلام کی صفائی، بندش کا حسن فارسی ترکیب مونث فصیح، رائج۔

ہے بہری صفائے سخن آئینے کی مانند

جو بد ہو لگا دیکھ اسے بدکرنے سے تقریر — سودا

**صفائے قلب**:- دل کی صفائی۔ فارسی، ترکیب مونث فصیح، رائج۔

چمک یہ اپنی عبث آئینہ کو دعویٰ ہے
صفائے قلب میں روشن ضمیر ہم تنہا ہیں — شائق لکھنوی

**صف آرا**:- جنگ کے واسطے سپاہ کا پرا جمانے والا، مقابلہ کرنے والا، فوج کشی کرنے والا، عربی، فارسی، الفاظ، صفت قلیل الاستعمال

محل نثر۔ صفوف لشکر کو صف آرا ترتیب دینے لگے (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ صفوں کے مرتب و مکمل ہوجانے کے معنی ہیں اس کا استعمال ہونا کے ساتھ ہے جیسے کہ لشکر صف آرا ہوگیا یعنی تمام لشکر کی صفیں مرتب اور درست ہوگئیں۔

**صف آراستہ ہونا**:- صف مرتب ہونا، پرا جمنا، اردو مصدر فصیح، رائج۔

تھا جوش شجاعت خلف شاہ نجف کو
آراستہ ہونے نہ دیا فوج کی صف کو — خلیق پسر انیس

**صف آرا کرنا**:- (متعدی) پرا جمانا، مقابلہ کرنے کے لئے لشکر کی صفیں درست کرنا، اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

**صف آرا ہونا**:- لڑائی کے واسطے سپاہ کا پرا جمانا، جنگ کے لئے، جنگ کے واسطے صف مرتب کرکے مستعد جنگ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع جب ہوا لشکر اسلام صف آرا رن میں — خلیق

تنگ کے چل رہے ہیں تیر اور خنجر کماں صف آرا ہے
جیسے سب تیر پار ہی کتنے میاں اس کا نقشہ اسے ہے — خواجہ وزیر

**صف آرائی**:- لڑائی کے لئے میدان جنگ میں صفوں کی درستی، فارسی، ترکیب فصیح، رائج۔

محل نثر۔ جابجا لڑائیاں، صف آرائی کے ساتھ

ساتھ ہوتی تھیں اور کامیابی پر ختم ہوتی تھیں دربار اکبری

**صف آرائی کرنا**:۔ جنگ کے لئے صفیں مرتب کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں کیا یاد وہ تاریخی اصحاب فیل ان کو
جو کی ہوا ت وعزی کے مقابل پہ صف آرائی — نظم طباطبائی

**صف باندھنا**:۔ قطار جمانا، پرا باندھنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع صف باندھ کے بڑھے جو رسالے پئے نبرد — تعشق

قول فیصل۔ بصورت جمع صفیں باندھنا بھی بولتے ہیں
آگے تھے شاہ دوجہاں محو نماز و ذکر حق
پیچھے صفیں باندھے ہوئے سب انبیاء و مرسلیں — نظم طباطبائی

**صف بچھانا**:۔ ماتم کا فرش بچھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

طفلی میں ماں کے واسطے رونی بچھا کے صف
پیٹی بہن جنازۂ سلطان شہ نجف — انیس

**صف بچھنا**:۔ (کنایۃً) ماتم ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا زمانہ ہو ہوئے مقتول خاصان جناں
سجدہ کو نہ بیا بچھی ماتم حیدر کی صف — امیر

**صف بچھنا**:۔ کثرت سے آدمیوں کا زمین پر گر جانا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

دیکھئے آیا جو وہ سفاک روز بازپرس
گردنیں جھک جھک گئیں بچھ بچھ گئی محشر میں صف — امیر

قول فیصل۔ بصورت جمع، صفیں بچھنا بھی رائج ہے
تم جو مسجد میں آؤ بہر نماز
صفیں بچھ جائیں بوریا ہو کر — امیر

**صف بستہ**:۔ پرا جمائے ہوئے، قطار باندھے ہوئے آراستہ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نرمی سے سلیخ سنگدل ہوتے ہیں
دنداں صف بستہ ہیں زباں کے آگے — انیس

**صف بندی**:۔ صفیں قائم کرنا، صفیں جمانا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ میدان جنگ میں پرے جمنے لگے، صف بندی ہو رہی ہے، عنقریب جنگ شروع ہونے والی ہے۔

**صف بہ صف**:۔ ہر صف میں، تمام لشکر میں، فارسی، فصیح، رائج۔

بڑی قریش کے بڑھتے ہی صف بہ صف گبد
ادھر تو رشتہ پڑی اور اس کو لکھگر — اوج

قول فیصل۔ اس کے ایک معنی صف سے صف ملا کر بھی ہیں۔
سنبھالے ہاتھوں میں بھالوں کو صف بہ صف آئے
فرس اڑاتے ہوئے سب اسی طرف آئے — قدیم

پری رویاں سبت گانے میں ماہر
وہاں بیٹھیں صف بہ صف حاضر سراسر — گلزار نسیم(؟)

چیزوں کے لئے بھی کہتے ہیں۔
جو گھڑے روپے کے اور سونے کی تھلیاں ان میں
صف بہ صف دیکھ کے ان کو یہ پکارا عالم — وقتی

**صفت**:۔ خاصیت، سیرت، خصلت، کیفیت، عادت، تاثیر، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

حسن ہر ذات مری، عشق صفت ہے میری
ہوں تو میں شمع مگر بھیس ہے پروانے کا — فانی بدایونی

**صفت**:۔ تعریف، توصیف، وصف، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

اس گل تر کی صفت میں جو غزل خواں ہوتا
گل مضموں سے گلستاں مرا دیواں ہوتا — دلی بیگم صاحبہ(؟)

**صفت**:۔ خوبی، عمدگی، بھلائی، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ان میں بہت سی صفتیں ہیں منجملہ ان کے یہ بھی ایک صفت ہو کہ کسی کا شعر سنا اور فوراً یاد ہو گیا

**صفت**:۔ وضع، ہیئت، شکل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صفت**:۔ مانند، مثل، مشابہ، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

راگ لاتا ہے موزوں صفت مرغ سحر
آپ ان جانوروں کو بھی پڑھا دیتے ہیں — راسخ

قول فیصل۔ صفت کو موخر کر کے بھی بولتے ہیں جیسے شمع صفت، گل صفت وغیرہ

**صفت**:۔ وہ کلمہ جو اسم و ضمیر کی خاصیت یا تعریف بیان کرتا ہے۔ عربی، مونث، اصطلاح علم صرف۔

قول فیصل۔ وصف اور صفت میں یہ فرق ہے کہ وصف ان کلمات مدح کو کہتے ہیں جو مدح کرنے والا کہے اور صفت وہ خصائل ہیں جو ممدوح کی ذات میں موجود ہیں

**صف توڑنا**:۔ لشکر کی صف کو پراگندہ کرنا، صف کو منتشر اور غیر مرتب کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

لڑے تو کاٹ کے ہاتھوں کا زندہ سب پہ کھلا
صفیں سپاہ کی توڑ دیں پھر کے لپیا — نفیس

**صفت سرا**:۔ تعریف کرنے والا، فارسی، صفت (وحید اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**صفت سرائی**:۔ تعریف کرنا، فارسی، مونث، (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**صفت کرنا**:۔ تعریف کرنا، اردو مصدر، متروک

ایسا تیر اس نے لگایا کہ صفت کرنے لگا
دہن زخم جدا اور لب سوفار جدا — خواجہ وزیر

**صفت لکھنا**:۔ تعریف قلمبند کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کبھی دیوان میں جو اس روئے مخطط کی ثنا
صفحۂ آئینہ ساہر حرف جوہر ہو گیا — خواجہ وزیر

**صفت مُشَبّہ** :- وہ صفت جس میں وضعی معنی ہمیشہ کے واسطے پائے جائیں۔ یہ نام اس واسطے رکھا کہ تذکیر تانیث و تثنیہ و جمع میں صیغۂ اسم فاعل سے مشابہ ہوتی ہے۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** ۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صفت مشبہ اور اسم فاعل میں یہ فرق ہے کہ اسم فاعل میں فعل ایک وصف عارضی ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں وصف ذاتی جیسے عربی میں عالم اور علیم دونوں لفظوں کے معنی ہیں جاننے والا۔ لیکن عالم وہ جاننے والا ہے جس کو کسی کے بتانے سکھانے سے کسی بات کا علم ہوا ہو اور علیم ایسا جاننے والا ہے کہ جو کسی کے بتائے بغیر جانتا ہو اس لیے جاننے کی صفت اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔ مؤلف کو اس سے اتفاق ہے۔

**صَف تہ و بالا ہونا** :- صف کا منتشر ہونا، صف کا تتر بتر ہونا، پراگندہ ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

صف مژگاں تہ و بالا ہوئی جب دم نکلے گی آنکھیں
شکست فتح کا ہو خدشہ میدان میں لشکر کو — شعور

**صفت ہونا** :- تعریف بیان ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

صفت ہو تیغ نگہ کی مری زبان نہیں
لگے ہیں زخم ہزاروں کہیں نشان نہیں — جلال

**صف جمانا** :- قطار باندھنا، قطار میں کھڑا کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

میدان میں کھڑے ہوئے غازی جما کے صف
قدسی درود پڑھ کے پکارے زہے شرف — میر مونس

**صَف جمنا** :- (لازم) صف کا مکمل طور سے بندھ جانا، قطار بندھنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** ۔ بصورت جمع بھی بولتے ہیں
ع ۔ روز محشر ہیں صفیں نامہ بروں کی بیکار — داغ

**صَف جنگ** :- میدان جنگ میں سپاہیوں کی قطار وہ قطار جو دشمن کے سامنے قطار باندھ کر ہو فارسی ترکیب مونث۔ فصیح، رائج۔

عاشقوں سے یہ اشارہ ہے تری مژگاں کا
اس صف جنگ میں جو کھیت رہا رستم ہے — آتش

**صَفَحات** :- (بفتحتین) صفحہ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عالم کے حجاب میں صفحات دل و جاں پر
نقش جو آسا سخن اس کے ہے جو تحریر — سودا

تیغ ہندی تو کمر میں ہے پہ اک اک جوہر
دکھاتا ہے زبر تیغ ہے صفحات صفواں — ذوق

**صَفحہ** :- (بفتح اول و سوم) ورق کا ایک طرف کا رخ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اک بت کے وصل سے رہی پیری کی آبرو
میری بیاض میں بھی اک صفحہ سادہ تھا — منیر

**صفحۂ دہر** :- دہر کا صفحے سے استعارہ کرتے ہیں۔ (مجازاً) دنیا۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صفحۂ دہر پہ کیوں نہ ہوا ایک سے ایک
دل کے دو حرف ہیں سو صفحہ پہ جدا ایک ایک — ذوق

**صفحہ سادہ ہونا** :- صفحے کا بغیر لکھا ہوا ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

ع میری بیاض میں بھی اک صفحہ سادہ تھا — منیر

**صفحہ سیاہ کر دینا** :- بہت لکھنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ ایک بھوت جوان کی تعریف کریں گے تو رستم، تہمتن، اسفند یار، روئیں تن، شیر بیشۂ وغا، نہنگ قلزم ہیجا وغیرہ وغیرہ لکھ کر صفحے سیاہ کر دیں گے (آب حیات)

**قولِ فیصل** ۔ زور دینے کے محل پر کہیں گے "صفحے کے صفحے سیاہ کر دیے"۔

**صَفحۂ قِرطاس** :- (قرطاس بروزن انکار) کاغذ کا وہ رخ جس پر کچھ لکھا ہوا نہ ہو۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

ع چلتا ہے صفحۂ قرطاس پہ رک رک کے قلم — دبیر

**صفحۂ گیتی** :- (بیائے اول مجہول) گیتی (دنیا) کا صفحے سے استعارہ کرتے ہیں (مجازاً) زمین کا بالائی حصہ سطح ارض۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چراغ طور ہے ہر ایک ذرہ دنیا کا
تمام صفحۂ گیتی ہے سطح الفاظ — عزیز لکھنوی

**صفحۂ ہستی** :- ہستی کا صفحے سے استعارہ کرتے ہیں دنیا۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

مٹ نہیں صفحۂ ہستی پہ کوئی حرف غلط
دیکھیوں کس طرح مٹاتے ہیں مٹانے والے — عزیز لکھنوی

**صفحۂ ہستی سے نام و نشان مٹا دینا** :- نیست و نابود کر دینا۔ دنیا سے ناپید کر دینا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف ۔ قدرت نے بڑے بڑے مغروروں کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے ایسا مٹایا کہ اب کوئی جاننے والا بھی نہیں۔

**صَف دَر** :- لشکر کی صف پھاڑنے والا۔ بہادر۔ فارسی صفت۔ فصیح، رائج۔

تھا ایک ہی صفدر سے شکست و فتح میں لشکر
اب اور مصیبت ہوئی برپا ہوا محشر — انیس

**قولِ فیصل** ۔ اس کا رسم الخط "صف در" ہے۔

**صفدر** :- (بفتح اول و سوم) شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کا لقب مبارک۔ فارسی۔ فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** ۔ حیدر صفدر یا شہ صفدر کی ترکیب مستعمل ہے

چشم پر آب حیدر صفدر وہ نہر ہے
شاداب جس کے فیض سے باغ جناں ہوا — امیر

**صَفدری**: ۔ (بر وزن رہبری) بہادری، فوج کی صفیں الٹنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آوازہ ہے جہاں میں حیدر کی صفدری کا
کیا تیغ تھی جری کی، کیا ہاتھ تھا جری کا — امیر

**صَف دوز**: ۔ صفوں کو چھیدنے والا، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

مہرہ پشت عدو میں ترا تیر صف دوز
رشتۂ مہرہ تسبیح کے مانند دخیل — ذوق

**صَفَر**: ۔ (بفتحتین) مسلمانوں کے دوسرے قمری مہینے کا نام، عربی، مذکر، رائج۔

آئینہ مصحف صفر کو چاند میں ہیں دیکھتے
چاند دیکھو کھینچ کر شمشیر خاں تلوار آج — جان صاحب

قولِ فیصل۔ اسی کو صفر المظفر بھی کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس نام کی وجہ تسمیہ میں مختلف بیان ہیں۔ جو لوگ اس کا مادہ صِفر (بالکسر) بمعنی خالی قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ چونکہ ظہور اسلام سے پیشتر ماہ محرم میں قتال و جدال سیر و شکار منع تھا اس وجہ سے اہل عرب اس مہینے میں جو محرم کے بعد آتا ہے اپنے گھر خالی چھوڑ چھوڑ کر قتال و جدال اور سیر و شکار کو نکل جاتے تھے اس وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

بعض کہتے ہیں کہ جس وقت اس مہینے کا نام تجویز ہوا تو موسم خزاں تھا چونکہ ان دنوں درختوں کے پتے زرد ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس لفظ کو صُفر بمعنی زردی سے ماخوذ کیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ چونکہ اس مہینے میں وہ مرض جس سے لوگوں کے جسم زرد ہو جاتے ہیں زیادہ پھیل جاتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

**صِفر**: ۔ (بکسر) نقطے کا نشان، زیرو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

داغ چیچک کے صفر حسن ہوئے
دولت بے حساب ہے عارض — راسخ

یوں مری ہندسہ دانی ہو فزوں تر جیسے
صفر کر ایک دہائی کی ہو مقدار پذیر — [illegible]

قولِ فیصل۔ علم حساب میں اس نقطے کو کہتے ہیں جو کسی عدد کے داہنے جانب ہونے سے دس گنا بڑھا دیتا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے۔ ابتدا میں اس کی صورت پانچ کے ہندسے سے مشابہ یعنی دائرہ کو چک کی مانند [illegible] سے خالی عربی اور فارسی میں لکھی جایا کرتی تھی [illegible] ہندی اور انگریزی میں اب بھی (٥) یہی شکل قائم ہے۔ مگر اب عربی فارسی اور اردو والے حضرات نے صرف نقطے ہی پر اکتفا کر لیا ہے چونکہ صفر کی کچھ تعداد نہیں ہوتی اس وجہ سے جہاں کوئی مقدار نہیں ہوتی وہاں بھی اسے لکھ دیتے ہیں۔ منجموں کی اصطلاح میں ستارہ زہرہ اور برج حمل کی علامت ہے چنانچہ اسی وجہ سے لفظ صفران کی اصطلاح میں برج حمل سے عبارت ہوا کرتی ہے۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول و فتح دوم ہے۔

**صَفرا**: ۔ (بالفتح) ایک خلط کا نام، پت، زرد آب۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وصل میں چہرے جو تھے لب ملے تیر بیاد کے
کر دیے صفرائے فرقت نے دہاں دکام تلخ — [illegible]

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جگر میں جو طبخ کے وقت خون کے اوپر جھاگ اٹھتے ہیں وہ صفرا ہی سے متعلق ہیں۔ مزاجاً نہایت گرم خشک مگر اس کی کئی قسمیں ہیں۔ جوش صفرا کے واسطے ترشی مفید ہے۔ بعض اوقات یہ لفظ صرف زردی کے موقع پر اور بعض اوقات تلخی کے موقع پر فارسی میں آیا ہے۔

**صَفراوی**: ۔ صفرا سے متعلق، منسوب بہ صفرا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ کل سے جی متلا رہا ہے۔ منہ کا مزہ خراب ہے، صفراوی کیفیت ہے۔

**صَفراوی مزاج**: ۔ وہ شخص جس کے مزاج میں خلط صفرا کی زیادتی ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ صفراوی مزاج انسان کے لئے میٹھا کم استعمال نقصان دہ ہوتا ہے۔

قولِ فیصل۔ صفراوی بخار بھی بولتے ہیں جیسے "صفراوی بخار میں مٹھاس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔ مگر تم نہیں مانتے"۔

**صَف روشن کرنا**: ۔ ماتمی صف کی زینت بننا یعنی ماتم کی صف بچھا کے مرنے والے پر گریہ و زاری کرنا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

زنداں میں تھا کون جو مجھ بے آب کی صف روشن کرتا
طوق نے باندھا حلقۂ ماتم بیڑیوں نے کہرام کیا
(امداد علی بحر لکھنوی)

قولِ فیصل۔ مؤلف نور اللغات نے اس محاورے کا مفہوم لکھا ہے "صف روشن کرنا کنایۃً چراغ جلانا"۔ صاحب فرہنگ اثر اس پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ کنایۂ چراغ جلانا نہیں ہے بلکہ ماتم کی رونق اور زینت کا باعث ہونا ہے جیسا کہ بحر کے شعر ہی سے ظاہر ہے جس کا مطلب غلط سمجھا گیا۔ زنداں میں طوق و زنجیر ماتم کرنے والوں میں تھے اور کوئی نہ تھا"۔ (فرہنگ اثر)

مؤلف فرہنگ اثر کا یہ اعتراض بالکل درست ہے اس محاورے میں لفظ روشن کے معنی ہیں سنوارا

پی، آراستہ کیا ہوا۔ زیب و زینت والا۔ اس ترکیب کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مردے کا سوگ اس طرح منانا جو سوگ منانے کا حق ہے۔

**صف شکن:۔** صف توڑنے والا بہادر، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

صف شکن حمزۂ جعفر کا خشم لے کے چلا
آگئے وہ شیر زبردست علم لے کے چلا — ادیب

**صف شکنی:۔** صف توڑنا، بہادری۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

**صف کارزار:۔** جنگ میں سپاہیوں کا پرا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ظلمت نے کفر کی جو کیا ہر طرف ہجوم
آیا وہ حق کا نور صف کارزار میں — نظم طباطبائی

**صف کشی:۔** میدان جنگ میں صف آراستہ کرنا، حملہ کرنا۔ فارسی مونث، فصیح، رائج۔

جنگ عام کی شہرت تھی ہجوم ہوئی
نقارۂ جنگ کھلے صف کشی کی دھوم ہوئی — انیس

**صف کھڑی ہونا:۔** قرینے سے قطار کھڑی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نگاہ ناز ہوتی ہے بر آمد
سلامی کو صف مژگاں کھڑی ہے — امیر مینائی

**صف لٹا دینا:۔** صفوں کو زیر و زبر کر دینا، صف کو قتل کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لٹا دیں گے لٹا دیں گے سبھی قامت صف لشکر
قیامت ہے قیامت میں قیامت بن کے آئے ہیں — داغ

**صف لگنا:۔** قطار لگنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

ٹھہرے کبھی نہ اس صف مژگاں کے روبرو
ہو سامنے اگر صف محشر لگی ہوئی — داغ

**صف ماتم:۔** وہ فرش جس پر ماتم کرنے والے اور پرسہ دینے والے اور پرسہ لینے والے بیٹھیں، وہ فرش جو چالیسویں تک مرنے والے کے غم کے سلسلے میں بچھایا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، رائج۔

ع بچھی صف ماتم پسر ہند کے گھر میں — دبیر

**قول فیصل:۔** صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ فارسی میں یعنی قطار ماتم، مجلس عزا میں منبر پر ایک سیاہ غلاف ڈالا جاتا تھا اور منبر کے عرض کے مطابق دور تک ایک سیاہ فرش بچھا دیتے تھے اس فرش پر سوگوار منبر نشین اور ان کے ساتھ سیاہ لباس پہنے ہوئے کچھ لوگ جو ماتمی کہلاتے تھے قطار اترتے تھے، جب منبر نشین منبر پر بیٹھتا ماتمی دو صفوں میں اسی سیاہ فرش پر بیٹھتے، منبر نشین کے بیان پر موقع موقع سے زاری کا لکا اور ماتم کرتے، فارسیوں نے اس خاص گروہ کو صف ماتم اور بہ سبیل مجاز اس سیاہ فرش کو بھی صف ماتم کہا ہے، اردو میں صف ماتم کی جگہ صف بھی مستعمل ہے۔

چونکہ ہندوستان میں اس فرش کو صف ماتم کہتے ہیں جو مرنے والے کے غم کے سلسلے میں، چالیسویں تک بچھایا جائے، اور اس پر پرسہ دینے والے اور پرسہ لینے والے بیٹھیں اور ایرانی اس طریقہ کو صف ماتم نہیں کہتے لہذا یہ ترکیب (صف ماتم) صحیح نہیں ہے لحاظ اساتذہ نے بغیر ترکیب نظم کیا ہے۔

ماتم کی صف بچھائیں گے سوئیں گے ایک جا
ہم تم سحر کو بیٹھ کے روئیں گے ایک جا — عشق

لہذا بغیر ترکیب ہی کہنا صحیح و درست ہے اس کا صرف اٹھنا اور بچھنا کے ساتھ بھی ہے۔

**صف محشر:۔** محشر، حشر کا مجمع، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

گر ہی شرم معاصی ہو تو گر سیاؤں گا
دیکھئے گا کہ بندہ صف محشر میں بیٹھیں — راسخ

**صف مژگاں:۔** مژگاں، پلک، کا صف سے استعارہ، فارسی عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

کیوں اٹھ گئے پائے صف مژگاں کج ادا یار
خوابیدہ بھاگا ہو الشکر تو نہیں ہے — ذوالحمد دبیر

پلٹے وہ رونے پہ میرے تو پھر صف مژگاں
نہ کچھ چشم تر دیا اور نہ شعر کھو — ذوق

**صف منتشر کرنا:۔** تہ و بالا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک وار میں کیا صف اعدا کو منتشر
کوچے سفر کے کاٹ دیئے ایک وار میں — نظم طباطبائی

**صف نعال:۔** نعال بر وزن خیال، لب فرش، وہ جگہ جہاں کفش اتار کے داخل مجلس ہوتے ہیں۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خدا نے دی ہے عجب منزلت محبت کو
یہ بزم وہ ہے کہ جس میں صف نعال نہیں — صبا

**قول فیصل:۔** عربی میں نعال (بالکسر) نعل کی جمع ہے یعنی پاپوش۔

**صفو پر لگی، نادری چڑھانا:۔** جب کھیلنے والے کے پاس پتے بالکل نہ آئے ہوں اور اس پر نادری چڑھائی جائے تو اس وقت کہتے ہیں کہ صفو کی نادری چڑھائی۔

مثل فقرہ گنجفہ اگرچہ میں کم کھیلتا ہوں لیکن اگر بیٹھ جاؤں تو ایسا بھی نہیں ہے، صفو پر نادری چڑھائے۔ (لوتہ الفصوح)
(نور اللغات)

**قول فیصل:۔** یہ دہلی کی زبان ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صَفواں** :- سنگ مسطح، ہموار پتھر، وہ پتھر جس کی سطح اونچی نیچی نہ ہو بلکہ برابر ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیغ ہندی تو کمر میں ہے یہ اک جوہر
رکھتا در زیر نگیں ہے صفحات صفواں — ذوق

**صَفوت** :- (بفتح اول و سوم) برگزیدگی، خالصیت۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیا اللہ نے وہ قلب مصفا تجھ کو
اے شہنشاہ صفا ذہن ہو سرمایہ صفوت — ذوق

**قولِ فیصل**۔ عربی میں اس کے معنی خالص اور برگزیدہ بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں نیز یہ لفظ بالفتح، بالضم اور بالکسر تینوں صورتوں سے آیا ہے مگر اردو میں بالفتح ہی رائج و فصیح ہے۔

**صَفّو دینا** :- تاش کا ایک ایک پتا جیت لینا، کوئی پتا حریف کے پاس نہ چھوڑنا، اردو مصرف تاش کھیلنے والوں کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ یہ دہلی کا خاص صرف ہے۔

**صُفُوف** :- (بالضم واؤ معروف) صف کی جمع قطاریں، جنگ کے پرے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صفوف کفر و غا پیش تیغ جم نہ سکے
ہوا کے سامنے جس طرح خاک تھم نہ سکے — اوج

**قولِ فیصل**۔ اس کا صرف "جنا" کے ساتھ صفوف جنا، ہے جیسا کہ پیش کردہ بیت کے مصرع اولیٰ سے ظاہر ہے۔ ترکیب کے ساتھ صفوف لشکر بھی زبانوں پر ہے جیسے "صفوف لشکر کو صف آرا ترتیب دینے لگے"۔ (طلسم ہوش ربا)

**صَفَوی** :- (بفتحتین) ایران کے ایک شاہی خاندان کا نام جو شاہ صفی سے منسوب ہے شاہ صفی ایک کامل فقیر تھے، جن کا امیر تیمور کمال معتقد تھا۔ اس کی اولاد میں مدت تک ایران کی بادشاہی رہی۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

**قولِ فیصل**۔ شاہ صفی ایک سید صحیح النسب عابد، زاہد، پرہیزگار۔ اردبیل علاقہ آذربائیجان میں تھے عزلت کا گوشہ ان کے صبر و قناعت سے روشن تھا اور اوصاف و برکات نے اعتقاد کی گرمی خاص و عام کے دلوں میں اس طرح دوڑا دی تھی جیسے رگوں میں خون۔ نیت کی برکت تھی کہ جو ظاہر میں ان کا جانشین ہوا وہ معنی میں دل نشین ہوا۔ حکام اور شاہان وقت انھیں اپنی بیٹیاں نذر دیتے تھے اور سعادت سمجھتے تھے۔

انھیں شیخ صفی الدین اردبیلی بھی کہتے ہیں۔ انہی کی نسل میں شاہ اسمٰعیل صفوی نے ۹۰۶ھ میں صفوی حکومت کی بنا ڈالی تھی۔ شاہ صفی ان کی نسل کے ایک بادشاہ کا نام ہے جو شاہ عباس اول کے انتقال کے بعد ۱۰۳۸ھ میں فرماں روا ہوا۔ اس کے بعد شاہ عباس ثانی تخت نشین ہوا ۱۰۷۷ھ میں اس کی وفات کے بعد سلیمان صفوی جو ابھی نوخیز اور نوخط تھا تخت حکومت پر متمکن ہوا لیکن اسی وقت سے خاندان صفویہ کا انحطاط شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس خاندان سے بادشاہی کا خاتمہ ہو گیا۔

ایران میں تیموری خاندان کے آخری فرمانروا سلطان حسین مرزا کے زمانۂ آخر میں سلطنت صفویہ کی بنا پڑی۔ خاندان صفویہ کے مورث اعلیٰ شیخ صفی الدین اردبیلی جو ایک کامل فقیر تھے ان کی اولاد میں سلطان حیدر ایک بزرگ ہوئے جن کے مرید قرمزی رنگ کی بارہ گوشیا ٹوپی پہنتے تھے جن کی مناسبت سے وہ قزلباش (سرخ سر) کہلاتے تھے۔ کسی معرکے میں ان کی شہادت کے بعد ان کے فرزند شاہ اسمٰعیل نے محرم ۹۰۵ھ میں ستر آدمیوں کے ساتھ آذربائیجان پر چڑھائی کی اور رفتہ رفتہ اپنی جماعت اتنی بڑھائی کہ خروان پر حملہ آور ہو کے وہاں کے فرمانروا کو شکست دی ۹۳۰ھ میں ان کا انتقال ہو گیا مگر اس چھبیس برس کی مدت میں ایک وسیع سلطنت قائم کر لی اور حکومت صفویہ کی بنیاد ڈال دی۔ شاہ طہماسپ صفوی، شاہ اسمٰعیل مرزا صفوی اور شاہ عباس اول صفوی اس خاندان کے مشہور بادشاہ گزرے ہیں۔ (ماخوذ از نور اللغات و فرہنگ آصفیہ و دربار اکبری)

**صُفّہ** :- (بالضم تشدید دوم) چبوترہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**محل صُفّہ**۔ خوشی خانے کے بیچ میں ایک صفہ (چبوترہ) اس پر چار چوبہ شامیانہ اس پر رات کو جلوس فرماتے تھے۔ (دربار اکبری)

**صفِ ہیجا** :- فوج کا پرا۔ صف جنگ۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیر نے نیزہ کا پایا صف ہیجا سے خطاب
کربلا والوں میں مشہور انھیں کا ہے شباب — عابد میر

**صَفی** :- (بالفتح) برگزیدہ، دوست خالص، حضرت آدم کا لقب، عربی، مذکر، رائج۔

فرشتوں نے کیا سجدہ صفی کو کس کے باعث سے
کوئی آدم سے پوچھے مرتبہ فرزند ارشد کا — بحر

**قولِ فیصل**۔ انھیں جناب آدمؑ کو صفی اللہ (اللہ کا خاص دوست) بھی کہتے ہیں۔

ہر کس کہ اصل شر گفت آدم صفی اللہ بود
طبع متنعل جست فرزندی آدم بود

صَفی ؔ لسان القوم سید علی نقی لکھنوی کا تخلص۔

آپ کے والد کا نام مولانا سید فضل حسین صاحب ہے جو آخری تاجدار اودھ کے بھائی شاہزادہ سلیمان قدر بہادر کے معتمد تھے آپ جمعہ کے روز یکم رجب شنبہ ۱۲۷۸ھ مطابق ۳ جنوری ۱۸۶۲ء میں بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے آپ کے کلام میں بھی شاعری کی جھلک نظر آتی تھی جب آپ بالکل ناسمجھ تھے اس وقت اپنے دروازے پر ایک مونڈھا بچھا کر بیٹھتے تھے اور حکیم صاحب بنا کرتے تھے۔ آپ کے پڑوس میں گیا دین بنیا رہتا تھا جو آپ کے سدا بہار مطب کے گرم ہونے کے لئے ایک مستقل مریض منتخب کر لیا گیا تھا وہ برابر آتا تھا اور کہتا تھا حکیم صاحب نبض تو دیکھیے۔ جب آپ نے بائیں شانے میں آپ نسخہ وغیرہ تحریر کر چکتے تو وہ پوچھتا تھا کہ حکیم صاحب ستو بھی کھاؤں تو آپ بہت بگڑتے تھے۔

آپ شاہزادگان ہمایوں قدر، ثریا قدر وغیرہ فرزندان شاہزادہ سلیمان قدر صاحب بہادر کے ہم مکتب تھے۔ مولوی نجم الدین صاحب کاکوروی سے درسیات فارسی، اور شیخ حافظ علی جہروری اور سید علی بیان ساکن کے والد اور مولوی احمد علی لکھنوی شاگرد جناب غفران مآب علیہ الرحمۃ اور اپنے عم بزرگوار مولانا سید حسین صاحب مرحوم سے جو طبیب حاذق، فاضل جید اور عالم باعمل اور شاہزادہ سلیمان قدر بہادر کے اتالیق تھے۔ درسیات فارسی و عربی کی تحصیل کی فن طب کو بھی آپ نے اپنے ہی عزیز بانے نالے کے مشہور حکیم سید باقر حسین صاحب مرحوم سے حاصل کیا۔ عمر کے دسویں، بارھویں سال درسیات عربی فارسی سے فراغت کر کے امین آباد ہائی اسکول اور کیننگ کالجیٹ اسکول لکھنؤ میں انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کی۔ [illegible]ء میں انگریزی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہونے پر لال اسکول لکھنؤ اور برانچ اسکول متعلقہ کیننگ کالج میں انگریزی تعلیم دینے کی خدمت پر مامور ہوئے۔ پھر کچھ دنوں گھر پر عربی، فارسی اور انگریزی کا درس طلبہ کو دیتے رہے آپ کو کتب بینی اور شاعری کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ آپ نے پہلا شعر جو ساتویں آٹھویں برس کی عمر میں کہا وہ بجنسہ حسب ذیل ہے۔

خواب میں صورت دکھانا کیا ضرور
سوتی قسمت یوں جگانا کیا ضرور

آپ شاعری میں کسی کے شاگرد نہیں۔ جیسا کہ لکھنؤ کے باکمال اور مستند شاعر مرزا محمد ہادی صاحب عزیز کی ایک مطبوعہ نظم اور دیگر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ جناب عزیز کی نظم کے ضروری اشعار حسب ذیل ہیں۔

بزم میں دیکھ کے رنگینی گلدستۂ نظم
متعجب متحیر ہے ہمہ ارباب ہنر
ہیں گلستان صفی کا ہوں اک ادنیٰ گلچیں
کیوں نہ اشعار سے ہو جلوہ فگن رنگ اثر
اس کا شاگرد ہوں جس کا کوئی استاد نہیں
مفتقر شل عرض میں ہوں بے سوئے جوہر
جس نے سب مبدأ فیاض سے تحصیل کیا
کس طرح سے ہو بھلا پھر کوئی اس کا ہمسر

ذیل کے شعر پر نظر کر کے آپ نے اپنا تخلص صفی رکھا۔

ہر کس کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود
طبع موزوں حجت فرزندی آدم بود

آپ سے جو طلبہ پڑھنے آتے تھے ان کو اکثر آپ غزلیں کہہ کر دے دیا کرتے تھے۔ وہ مشاعروں میں اپنے نام سے پڑھا کرتے تھے۔ اور واپسی پر آپ ہر شعر کی نسبت پوچھا کرتے تھے کہ اس کا کیا اثر ہوا اس طرح اپنے شعر کی حیثیت کا موازنہ کر کے اس پر دوبارہ غور کرتے اور طبیعت پر خود دوسری مرتبہ اور نندر دے کر اور بہتر کہنے کی کوشش کرتے تھے۔

سب سے پہلے اچھے صاحب کے یہاں مشاعرہ میں آپ نے اپنی غزل پڑھی جس کی بڑی دھوم ہوئی اس کے بعد حکیم باقر صاحب کے یہاں پاٹے نالے کے مشاعروں میں برابر شرکت کرتے اور داد سخن حاصل کرتے تھے۔

آپ [illegible]ء میں محکمہ دیوانی سلطان پور میں بعہدہ افسر نقل نویساں مقرر ہو گئے اور لکھنؤ اور یہاں کی صحبتیں چھوٹیں مگر شاعری کا سلسلہ برابر جاری رکھا [illegible]ء کے قریب سلطان پور سے تبدیل ہو کے آپ رائے بریلی آئے یہاں شاہزادہ باسدیو سنگھ صاحب کے یہاں مشاعرے میں اکثر غزلیں پڑھتے تھے۔

آپ [illegible]ء میں ایک بار رخصت لے کر لکھنؤ آئے اس زمانے میں محلہ نخاس کے نواب سید اصغر حسین صاحب فاخر مرحوم کے یہاں صحبت مشاعرہ بڑے اعلیٰ پیمانے پر ہوتی تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جناب مشتاق مرحوم، قمر مرحوم، رشک مرحوم، جلال مرحوم، کامل مرحوم، لڈن صاحب خورشید زندہ تھے۔

اسی مشاعرے سے آپ کے ساغر شہرت کا دور شروع ہوا۔ اسی زمانے میں آپ نے ولیم سنگ صاحب بہادر جوڈیشل کمشنر اودھ کی شان میں ایک قصیدہ تسلیم کیا۔ جس کے صلے میں آپ لکھنؤ تبدیل ہو کر آ گئے اور ججی خفیفہ میں سررشتہ دار مقرر ہوئے۔

لکھنؤ میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا وہ پہلا اجلاس ہندوستان کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا کہ ۱۹۰۷ء کا زمانہ وہ شیعہ کانفرنس کا اجلاس اور اسی میں آپ کی قومی نظم کا یہ پہلا شعر کانفرنس کی تاریخ کا پہلا باب ہے

ہم اپنا درد دل رو رو کے بیتابانہ کہتے ہیں
الہٰی خوش رہیں وہ جو ہمیں دیوانہ کہتے ہیں

(۱۹۱۶ء) آپ نے ایک نظم شیعہ کالج ڈیپوٹیشن کے موقع پر ۱۲ اپریل
کو بمقام امام باڑہ میر علی صاحب جون پور میں پڑھی۔ اسی جلسے
میں قوم کی طرف سے آپ کو لسان القوم کا خطاب دیا گیا۔

(۱۹۵۰ء) صفی نے تقریباً نوے (۹۰) سال کی عمر میں ۲۵ رجب
کو انتقال کیا۔ نسیم بک ڈپو قومی پریس لکھنؤ نے صفی کی غزلوں
کا ایک مجموعہ صحیفۂ تغزل کے نام سے شائع کیا ہے جس میں
وہ غزلیں ہیں جو ۱۹۴۸ء تک کہی گئی ہیں۔ ان کے کلام کا بہت
بڑا ذخیرہ ان کے پوتے سید محمد احمد ایم اے زیدی اپنے
ساتھ لیے ہوئے بیرون ہند چلے گئے۔

صفی اپنے دور کے باکمال شاعر اور استاد فن تھے۔ پیارے
صاحب رشید اور عارف مرحوم کی طرح وہ دور دور تک
ان کی زبان دانی کا شہرہ تھا۔ پنڈت برج نرائن چکبست
اور اس عہد کے تمام مستند شعراء صفی کو مسلم الثبوت استاد
اور مستند شاعر مانتے تھے ان کی پرجوش قومی نظمیں آج
بھی زبان زد ہیں۔

**صَفِیر** :- (بفتح اول و یائے معروف) بالخصوص بلبل کی
آواز، سیٹی۔ عربی۔ مونث، فصیح، رائج۔

صورت حسن میں طوبیٰ سدرہ کی تھی صفیر
بے نور وہ نکلا کہ قمر جس سے ہے مستنیر — مونس

**صَفِیرِ جلی** :- سیٹی کی تیز آواز (مجازاً) وہ آواز جو
حرف س، ص کو اس کے مخرج سے ادا کرنے میں منہ سے
نکلتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، علم تجوید کی اصطلاح۔

قول فیصل :- س کو اس کے مخرج سے ادا کرنے میں
جو آواز منہ سے نکلتی ہے وہ صفیر خفی کہلاتی ہے۔

**صَفِیرِ خواب** :- نیند کا خراٹا۔ عربی فارسی الفاظ
فارسی ترکیب، دہلی کی زبان۔

کہتے ہیں شور قیامت جس کو اے حسن یار
تیرے ستوں کی صفیر خواب غفلت ہو تو ہو — ذوق

قول فیصل - بلند ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جاگ اٹھیں وہ جو خواب عدم میں ہیں ہوشمند
غفلت میں گر بلند ہو میری صفیر خواب — ذوق

لکھنؤ میں نفیر خواب کہتے ہیں۔

**صَفِیرِ قلم** :- وہ آواز جو لکھتے وقت قلم سے نکلتی
ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صریر قلم کہتے ہیں۔

**صِفِّین** :- (بکسر اول و تشدید دوم و یائے معروف)
عراق میں ایک مقام کا نام جو دریائے فرات کے مغربی
جانب رقہ اور بالس کے بیچ میں واقع ہے۔ یہی وہ مقام
ہے جہاں حضرت علی علیہ السلام سے اور معاویہ
سے جنگ ہوئی تھی۔ عربی، رائج۔

ع صفین میں صفوں کی صفائی بھی دیکھ لی — انیس

قول فیصل۔ مؤلف اعثم کوفی و صاحب روضۃ الصفا
نیز دوسرے علما و مورخین کا بیان ہے کہ حضرت علیؓ پر قتل
عثمان کا فرضی جرم عائد کر کے معاویہ کی طرف سے آپ کے
خلاف لوگوں کو بھڑکایا جاتا تھا۔ جنگ جمل کے بعد حضرت
علیؓ نے سہل ابن حنیف کو شام کا حاکم مقرر کر دیا
تھا انھوں نے آپ کو اطلاع دی کہ معاویہ نے بغاوت
کا اعلان کر دیا ہے۔ لوگوں نے قسمیں کھا لی ہیں کہ جب تک عثمان
کے خون کا بدلہ نہ لیں گے نرم بستر پر نہ سوئیں گے
اور نہ ٹھنڈا پانی پئیں گے۔ عمرو عاص معاویہ کو مدد
دے رہا ہے۔ حضرت نے معاویہ کے نام ایک خط دیئے
ہے اور وہ ہمراہ کوفہ سے روانہ گیا اور دعوت بیعت دی
جس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ معاویہ ایک بہت
بڑا لشکر جو ایک لاکھ بیس ہزار افراد پر مشتمل تھا لیے
ہوئے مقام صفین میں جا پہنچا ادھر سے حضرت علی
علیہ السلام بھی ۹۰ ہزار کا لشکر لیے ہوئے شوال ۳۶ھ
میں نخیلہ اور مدائن ہوتے ہوئے مقام رقہ میں
وارد ہوئے۔ راستے میں لشکر پر تشنگی کا غلبہ ہوا ایک
راہب کے کہنے سے حضرت علیؓ نے زمین سے ایک چشمہ برآمد
کیا جو نبی یا وصی نبی کے سوا اور کسی کے بس کا نہ تھا اس
کے بعد حضرت نے اپنی فوج کو سات حصوں میں تقسیم
کیا معاویہ نے بھی اپنے لشکر کی سات ٹکڑیاں بنائیں
حضرت علی کا لشکر مقام رقہ سے روانہ ہوا اور دریائے
فرات سے عبور کیا آپ کے مقدمۃ الجیش سے معاویہ
کے مقدمۃ الجیش نے مزاحمت کی اور وہ شکست کھا کر
معاویہ سے جا ملا۔ حضرت علیؓ جب صفین میں تشریف
لائے تو معاویہ نے گھاٹ پر قبضہ کر کے آپ کے لشکر پر پانی
بند کر دیا۔ حضرت نے کئی قاصد روانہ کیے کہ گھاٹ سے
پہرہ ہٹا لیا جائے مگر معاویہ نہ مانا۔ آخر کار آپ کے لشکر نے زبر
دست حملہ کر کے گھاٹ کو چھین لیا۔ مورخین لکھتے ہیں
کہ گھاٹ پر قبضہ کرنے والوں میں حضرت امام حسین علیہ السلام
ان کے چھوٹے بھائی حضرت عباسؑ نے بڑی دلیری و جانبازی کا
ثبوت دیا۔ حضرت علی نے گھاٹ پر قبضہ کرنے کے بعد
معاویہ پر پانی بند نہیں کیا۔ اعلان کرا دیا کہ ہر شخص پانی
پی سکتا ہے۔ مطالب السئول میں ہے کہ حضرت علی بار بار
معاویہ کو مصالحت کی دعوت دیتے رہے۔ لیکن کوئی اثر نہ
ہوا بالآخر ماہ ذی الحجہ ۳۶ھ میں لڑائی کا آغاز ہوا اور ماہ صفر ۳۷ھ
تک پورے مہینے جنگ ہوتی رہی۔ محرم ۳۷ھ میں لڑائی
روک دی گئی۔ اور یکم صفر سے گھمسان کی جنگ چھڑ
گئی۔ ایک مورخ لکھتا ہے کہ علی کو اپنی مرضی کے خلاف
تلوار اٹھانا پڑی ... چار مہینے تک چھوٹی چھوٹی لڑائیاں
ہوتی رہیں۔ جس میں معاویہ کے ۴۵ ہزار آدمی مارے گئے
اور حضرت علی کے تقریباً ساڑھے بائیس ہزار سپاہی کام
آئے۔ حضرت علی کے حملے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیتے
ہو گئے تھے۔ عمرو بن عاص اور بشیر ابن ارطاۃ پر جب
آپ نے حملہ کیا تو یہ دونوں زمین پر اوندھے لیٹ کے
برہنہ ہو گئے۔ حضرت نے لاحول پڑھ کے منہ پھیر لیا۔

بھاگ نکلے۔ معاویہ نے طعنہ زنی کے طور پر عمرو عاص سے کہا کہ تو نے اپنی شرم گاہ کے صدقے میں جان بچالی۔ پھر صفین میں سات روز تک دن رات جنگ ہوتی رہی لوگوں نے معاویہ کو رائے دی کہ علیؑ کے مقابلے میں وہ خود نکلے مگر وہ نہ مانا۔ ایک دن دورانِ جنگ میں حضرت علیؑ نے بھی یہی فرمایا تھا کہ اے جگر خوار کے بیٹے کیوں مسلمانوں کو کٹوا رہا ہے؟ تو خود سامنے آجا۔ ہم دونوں آپس میں فیصلہ کن جنگ کرلیں۔ تاریخوں میں ہے اس جنگ میں نوے ۹۰ لڑائیاں وقوع پذیر ہوئیں گیارہ دن تک فریقین کا قیام صفین میں رہا۔ معاویہ کے نوے ہزار اور حضرت علی علیہ السلام کے بیس ہزار سپاہی مارے گئے اور ۱۳ صفر ۳۷ھ کو معاویہ کی عیارانہ چالبازیوں اور عوام کی بغاوت کے سبب فیصلہ حکمین کے حوالے سے جنگ بند ہوگئی۔

تواریخ میں ہے کہ حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں کئی بار اپنا لباس بدل کر حملہ کیا۔ ایک مرتبہ ابن عباس کا لباس پہنا، ایک بار عباس ابن ربیعہ کا بھیس بدلا ایک بار عباس ابن حارث کا روپ اختیار کیا اور جب کریب ابن صباح حمیری مقابلے کے لئے نکلا تو آپ نے اپنے بیٹے حضرت عباس کا لباس بدلا اور زبردست حملہ کیا۔

(ملاحظہ ہو مناقب اخطب خوارزمی قلمی صفحہ ۱۹۶)

جنگ نہایت تیزی سے جاری تھی کہ ۹۳ سالہ عمار یاسر میدان میں آنکلے اور اٹھارہ شامیوں کو قتل کرکے شہید ہوگئے یہ وہی عمار ہیں جن کے متعلق رسولؐ نے پیشین گوئی کی تھی کہ اے عمار تجھیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔ حضرت علیؑ نے عمار یاسر کی شہادت کو بے حد محسوس کیا۔ ایروِنگ لکھتا ہے کہ عمار کی شہادت کے بعد علیؑ نے بارہ ہزار سوار لے کے ایک غضبناک حملہ کیا جس سے دشمنوں کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔ مالک اشتر نے بھی بے شمار زبردست حملے کیے۔ دوسرے دن صبح کو حضرت علیؑ نے پھر لشکر معاویہ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ " دیکھو! ان لوگوں کو احکام خدا معطل کیے جارہے ہیں میں اسی لئے مجبوراً لڑ رہا ہوں اس کے بعد حملہ شروع کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیے۔

لیلۃ الہریر جنگ نہایت تیزی سے جاری تھی میمنہ اور میسرہ عبداللہ اور مالک اشتر کے قبضے میں تھا جمعے کی رات تھی۔ ساری رات جنگ جاری رہی بروایت اعثم کوفی ۳۶ ہزار سپاہی طرفین کے مارے گئے۔ ۹۰۰ آدمی حضرت علیؑ کے ہاتھوں قتل ہوئے لشکر معاویہ میں الغیاث الغیاث کی آواز بلند ہوگئی یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور دوپہر تک جنگ کا سلسلہ جاری رہا مالک اشتر دشمن کے خیمے تک جا پہنچے قریب تھا کہ معاویہ زد میں آجائے اور لشکر بھاگ کھڑا ہو تاکہ عمرو عاص نے ۵۰۰ قرآن نیزوں پر بلند کرادیے اور آواز دی کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے۔ وہ لوگ جو معاویہ سے رشوت کھا چکے تھے فوراً تائید کے لئے کھڑے ہوگئے اور اشعث ابن قیس، مسعود ابن فدکی اور زید ابن حصین نے عوام کو اس درجہ ورغلایا کہ وہ لوگ وہی کچھ کرنے پر آمادہ ہوگئے جو عثمان کے ساتھ کرچکے تھے۔ مجبوراً مالک اشتر کو بڑھتے ہوئے قدم اور چلتی ہوئی تلوار روکنا پڑی۔ مورخ گبن لکھتا ہے کہ امیر شام بھاگنے کا تہیہ کر رہا تھا لیکن یقینی فتح کے جوش اور نافرمانی کی بدولت علیؑ کے ہاتھ سے چھین لی گئی۔ جرجی زیدان لکھتا ہے کہ نیزوں پر قرآن دیکھ کر حضرت علیؑ کی فوج کے لوگ دھوکا کھا گئے..... ناچار علیؑ کو جنگ ملتوی کرنا پڑی بالآخر عوام نے معاویہ کی کی طرف سے آپ کی مرضی کے خلاف ابوموسیٰ اشعری کو حکم مقرر کرکے ماہ رمضان میں بمقام دومۃ الجندل فیصلہ سنانے کو طے کیا۔

## حکمین کا فیصلہ

الغرض ماہ رمضان میں بمقام اذرح چار چار سو افراد بمعیت عمرو ابن العاص اور ابوموسیٰ اشعری جمع ہوئے اور اپنا وہ باہمی فیصلہ جس کی رو سے دونوں کو خلافت سے معزول کرنا تھا سنانے کا انتظام کیا جب منبر پر جاکے اعلان کرنے کا موقع آیا تو ابوموسیٰ نے عمرو ابن عاص سے کہا کہ پہلے آپ جاکر بیان دیں۔ عمرو ابن عاص نے کہا آپ بزرگ ہیں پہلے آپ فرمائیں۔ ابوموسیٰ منبر پر گئے اور لوگوں کو مخاطب کرکے کہا کہ میں علیؑ کو خلافت سے معزول کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اتر آئے۔ عمرو عاص حسبِ فیصلے کے مطابق ابوموسیٰ کو یہ توقع تھی کہ وہ بھی معاویہ کو معزول کردینے کا اعلان کرے گا لیکن اس مکار نے اس کے برعکس کہا کہ میں ابوموسیٰ کی تائید کرتا ہوں اور علیؑ کو حکومت سے ہٹا کر معاویہ کو خلیفہ بناتا ہوں۔ یہ سن کر ابوموسیٰ بہت خفا ہوئے لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا مجمع پر سناٹا چھا گیا۔ حضرت علیؑ نے مسکرا کے اپنے طرفداروں سے فرمایا کہ میں نہ کہتا تھا کہ دشمن فریب دینے کی فکر میں ہے۔

**صفیں الٹنا:** (کلام) میدان جنگ کی صفوں کا درہم برہم ہونا، لڑائی کی صف بستہ فوجوں کا تتر بتر ہونا اردو مصرف، فصیح، رائج۔

علیؑ کی شان سے نہر فرات پہ پہنچے
صفیں الٹتے ہوئے مثل شیر نر پہنچے — حمید

قتول صفیل۔ اس کا ایک مفہوم ہے دلوں کا پامال ہونا یا پامال کرنا۔

ع وہ پھریا پلکیں الٹتی ہیں صفیں اک آن میں — میر

ایک مفہوم ہے بیخود بے ہوش ہوجانا یا کردینا۔

کردیا مست صفیں بادہ کشوں کی الٹیں
چشم مستانہ سے ساقی نے جدھر دیکھ لیا — لطافت

**صفیں الٹنا**:۔ ہندی، فوج کی صفوں کو منتشر کر دینا
اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب ہیں کھینچ کے تلوار ہو کے جیں پہ جبیں
وہ جنگ کی کہ صفیں فوج شام کی الٹیں — ادیب

**قول فیصل**۔ اس کی تکمیلی صورت صفیں الٹ دینا
بھی رائج و فصیح ہے ایک مفہوم ہے بیہوش و بیخود کر دینا۔

تیغ نگاہ ناز جو اے عاشقو چلی
تم دیکھنا صفوں کی صفیں الٹ دیں — نعم

**صفیں باندھنا**:۔ لڑنے کے لئے فوج کی قطاریں
درست کرنا، پرے باندھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب باندھیں فوج کین نے صفیں رزمگاہ میں
نعرے تھے یا علیؑ کے حسینی سپاہ میں — خلیق

**صفیں برہم ہونا**:۔ بیخودی طاری ہونا، بیہوشی
چھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غضب آیا لہو گر اس کی مژگاں
صفیں یاروں کی برہم ہیں ابھی سے — ذوق

**قول فیصل**۔ اپنے اصلی معنوں میں (یعنی فوج کی صفوں
کا تتر بتر ہونا) بھی بولتے ہیں۔

**صفیں درہم برہم ہونا**:۔ فوج کی صفوں کا
منتشر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پیدلوں میں ہے نہ طاقت نہ سواروں میں ہے دم
سارے لشکر کی صفیں ہو گئیں درہم برہم — خلیق

**صَفِیَّہ**:۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ایک زوجہ کا نام جو مرحب کی بہن تھیں اور آپ کی
ایک پھوپھی کا بھی نام تھا۔ عربی، مونث، رائج۔

**قول فیصل**۔ یہ صفی بمعنی برگزیدہ کا تانیث
ہے (یعنی برگزیدہ عورت) مگر اردو میں ان
معنوں میں رائج نہیں صرف ناموں میں استعمال
کرتے ہیں۔

**صَلا**:۔ (بالفتح) دعوت عام کرنا، ضیافت کے واسطے آواز
دینا۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق
ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد — غالب

**قول فیصل**۔ صاحب تشریح الالفاظ لکھتے ہیں کہ صاحب
بہار عجم نے لکھا ہے کہ بالفتح کھانے کے لئے بلانا اور فارسیوں
میں مطلق بلانے کے معنی میں مستعمل ہے اس سے ظاہر ہے کہ
یہ لفظ معنی نمبر اول میں عربی ہے لیکن راقم حروف کو
کسی لغت عرب میں یہ معنی نظر نہیں آئے گو لغت پر پایا
اور آگ سے آگ روشن کرنا وغیرہ عربی لغت میں
اس کے معنی لکھے ہیں۔

**صلابت**: ۱۔ سختی، درشتی، عربی، قلیل الاستعمال

ہیبت وہ ہولناک وہ پر صلابت
غضب کے ہیبت آفت مہابت — (مصباح المضامین)

**صلابت**: ۲۔ سختی جو معدے یا جگر کے مقام پر ہوتی
ہے۔ عربی، مونث، اطبا کی اصطلاح۔

**صلابت**: ۳۔ رائے کی سختی، بیجا سختی۔

**خفتہ**:۔ رائے کی صلابت سے یہ نقصان پہنچا کہ
کسی نے ساتھ نہ دیا۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے
معنی سختی، مضبوطی اور استحکام لکھے ہیں۔ تعلیم یافتہ
طبقہ کبھی کبھی صلابت رائے کی ترکیب سے بول دیتا ہے۔

**صلابت جنگ**:۔ لڑائی کا مضبوط، فوجی
عہدے داروں کا لقب، عربی فارسی الفاظ، مذکر۔
(فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اب متروک ہے۔

**صِلاح**:۔ (بالکسر) طلب مصالحہ، باہم صلح
ہونا۔ عربی، مونث

**قول فیصل**۔ اردو میں صلح اس معنی میں بولا جاتا ہے
بعض لوگ غلطی سے اس لفظ کو صُلاح اور کبھی صَلاح
بھی کہہ دیتے ہیں حتی کہ ایک آدھ لغت نویس نے بھی
اس میں دھوکا کھایا ہے (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ عوام لکھنؤ کبھی کبھی سلاح (بالضم)
بول دیتے ہیں صِلاح بالکسر کوئی نہیں بولتا۔

**صَلاح**: ۱۔ (بالفتح) اچھائی، نیکی، بھلائی، عربی
مونث، دہلی کی زبان

اس چشم ست کے ہیں خرابات بیچ ہم
تقویٰ کجا و زہد کجا و کجا صلاح — ذوق

**صَلاح**: ۲۔ مشورہ، نیک مشورہ، رائے، عربی
مونث، فصیح، رائج

**محل صرف**۔ اللہ رے تم کو میرا اس قدر خیال
اور میری اتنی محبت یہ تو آج معلوم ہوا تمہاری
صلاح سر آنکھوں پر۔ (فسانۂ آزاد)

**صلاح**: ۳۔ ارادہ، منشا، منصوبہ۔

سیر مطہری جا ہیں کعبہ کو بیت المعظم سے ہم
گر پھر دے نہ وہ صنم کچھ ادا صلاح (فصاحت) — ذوق

**قول فیصل**۔ ان معنوں میں اب متروک ہے۔

**صلاح**: ۴۔ مناسب، موزوں۔ اردو، متروک۔

ہے وہ قوں سے شام کا حاکم مرا عدو
جانا میں اصلاح نہیں اس کے رو برو — تعشق

پیری میں خاک توبہ کروں حسب طبیب
نادان ایسے وقت میں ہے کیسی صلاح — ذوق

**صلاح**: ۵۔ تواضع، طعام، اگرچہ اس معنی میں
صلا ٹھیک ہے مگر اسیری کی شعر سے معلوم ہوتا ہے کہ
صلاح بھی ان معنی میں ٹھیک ہے کیونکہ صلا دون کے
بجائے صلاح گفتن فلاح اور نجاح کے قافیوں کے
ساتھ باندھا ہے۔

ساقی [illegible] کرم میخانہ لا در باز کرد

جام مے برکف گرفت و گفت رندان را صلاح ذرۂ آفتاب نعمت (امیر خسرو)

**قول فیصل۔** کرنا کے ساتھ صلاح کرنا بولتے ہیں تنہا نہیں بولتے۔

**صلاح اندیش:۔** خیر اندیش، فارسی، مونث۔ (نور اللغات)

**قول فیصل۔** اب نہیں بولتے۔

**صلاح بتانا:۔** رائے دینا، تدبیر بتانا، اردو مصدر، قریب بہ متروک

**محل صرف۔** یہ میں نے اپنی ہی داستان در پردہ سنائی اور اپنی ہی حالت زار بتائی اب جو حکم دو وہ منظور جو صلاح بتاؤ وہ قبول۔ (فسانۂ آزاد)

**قول فیصل۔** اب اس جگہ صلاح دینا یا ترکیب بتانا بولتے ہیں۔

**صلاح پر جانا:۔** صلاح پر چلنا، کسی کے مشورے پر عمل کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

اے ذوق جانہ ہوش و خرد کی صلاح پر
دے عشق جو صلاح وہی ہے بجا صلاح (ذوق)

**صلاح پر چلنا:۔** مشورے پر عمل کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

**صلاح پوچھنا:۔** مشورہ لینا، رائے لینا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال

**محل صرف۔** جب کبھی باپ رخصت لے کر گھر آتا خانہ داری کے انتظام میں اصغری سے صلاح پوچھتا۔ (مرآۃ العروس)

**قول فیصل۔** اس محل پر صلاح لینا زیادہ ہے۔

**صلاح پھیر دینا:۔** رائے پلٹ دینا، مشورہ بدل دینا۔ اردو مصدر، متروک۔

سیدھے ہی جائیں کعبے کو بیت الصنم سے ہم
گر پھیر دے نہ وہ صنم کج ادا صلاح (ذوق)

**صلاح ٹھہرانا:۔** رائے کرنا، اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

الغرض یہ صلاح ٹھہرا کر
اک پری نے اسی گھڑی جا کر (قلق)

**صلاح ٹھہرنا:۔** مشورہ قرار پانا۔ اردو مصدر، قریب بمتروک۔

ٹھہری ہے ان کے آنے کی اب کل پہ جا صلاح
اے جان بر لب آمدہ تیری ہو کیا صلاح (ذوق)

**صلاح دید:۔** تجویز، صلاح، فارسی، مونث (نور اللغات)

**قول فیصل۔** عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**صلاح دینا:۔** رائے دینا، مشورہ دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** اختر النساء باجی اب ان کو بھی صلاح دو کہ دو دم جائیں مگر قطعہ قرار دے لو کہ جب واپس آئیں تو ہم سے بھی لیں۔ (فسانۂ آزاد)

**صلاحِ سمرقندی:۔** چکنی چپڑی باتیں، فارسی مونث۔ صاحب نزہۃ الالفاظ نے لکھا ہے کہ صلاح سمرقندی غلط العوام ہے صحیح صلائے سمرقندی ہے کیونکہ اہل سمرقند خوش خلقی، مروت میں ضرب المثل ہیں۔ تھوڑے سے کھانے پر بھی عام تواضع کرتے ہیں۔ سراج الدین علی خاں آرزو کی رائے ہے کہ صلائے سمرقندی بمعنی نمائشی دعوت اور جھوٹی آؤ بھگت ہے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل۔** نمائشی دعوت اور جھوٹی آؤ بھگت کے معنوں میں عام طور سے زبانوں پر صلاح سمرقندی ہی ہے۔

**صلاحِ کار:۔** (باضافت) کام کی درستی، فارسی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صلاح کار:۔** (بے اضافت) شریک مشورہ، مشورہ دینے والا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کی وفا میں اگر ہم تو وہ جفا نہ کرے

صلاح دیتے ہیں کیا کیا صلاح کار مجھے (جہانگیر تاریخ جہانگیری)

**قول فیصل۔** اس کے ایک معنی ہیں زاہد و متقی جو اردو میں رائج نہیں۔

**صلاحِ کار کجا و من خراب کجا:۔** کہاں کام کی درستی اور کہاں مجھ سا مدہوش۔ مجھ سے کسی کام کی درستی کی امید نہ رکھنی چاہیے۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ اخلاق)

**قول فیصل۔** یہ حافظ کا مصرع ہے دوسرا مصرع یہ ہے۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

**صلاح کرنا:۔** رائے لینا، مشورہ کرنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج

رہتا ہے اپنا عشق میں یوں دل سے مشورہ
جس طرح آشنا سے کرے آشنا صلاح (ذوق)

یارب ہو دل کی خیر کہ کچھ کر رہے ہیں آج
چشم و نگاہ مشورہ، ناز و ادا صلاح (ذوق)

**صلاح کرنا:۔** کھانے پینے کے لئے پوچھنا، کھانے کی صلاح کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ساقی صلاح کی ہو تو منہ سے لگا دے خم
دو چار جام سے تو میں سرشار ہو چکا (بحر)

**صلاح لینا:۔** رائے لینا، مشورہ لینا، تدبیر پوچھنا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تنہا ہے آدمی ہی سے تو آدمی صلاح
میری وہی صلاح ہے جو آپ کی صلاح (داغ)

**صلاحِ نیک:۔** (باضافت) اچھی رائے، نیک مشورہ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منظور اگر ہے قتل مرا خیر نہ پوچھ
ہے تو صلاح نیک ہی کیا پوچھنا صلاح (ذوق)

**صلاح وقت** :۔ قرین مصلحت، مقتضائے وقت، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال ۱ وہ کہتا تھا کہ صلح کرنی صلاح وقت نہیں۔ میں دعا کرتا ہوں۔ ۲ اب صلاح وقت ہے کہ یہ شہر وبال خانۂ عقل اور گزند گاہ کمال ہے یہاں سے نکل چلیں۔ (دربار اکبری)

صلاح وقت اب یہ ہو کہ یک چند
کردوں میں قید خانے میں اسے بند (زمنیائے اردو)

**صلاح و مشورہ** :۔ رائے، مشورہ، تجویز، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بغیر واو عطف، صلاح مشورہ، بھی بولتے ہیں جیسے طرفین کے یاروں میں صلاح مشورے اور مقابلے ہوتے رہے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**صلاح ہونا** :۔ رائے ہونا، مشورہ ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بولی وہ محو بے قراری
کیا اس میں صلاح ہو تمہاری (اختر شاہ اودھ)

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل ہو جیسے ان کے طرفداروں کی بالکل صلاح نہ تھی مگر یہ توکل بخدا اٹھ کھڑے ہوئے اور منبر پر جاکر بیٹھ گئے (آب حیات)

**صلاحیت** ۱ لیاقت، مادہ قابلیت، استعداد، سمجھ۔ عربی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ عربی میں بروزن کراہیت بغیر تشدید حرف ہجم نیک ہونا، نیکوکار ہونا، کے معنی میں مستعمل ہے مصحفی نے لیاقت و استعداد کے معنی میں بہ تشدید نظم کیا ہے۔ مگر عام طور سے بے تشدید ہی مستعمل ہے۔

آدمی میں مصحفی اتنی صلاحیت تو ہو
دوست رکھتا ہوں اسے قرطاس غلط بردار کو (مصحفی)

**صلاحیت** ۲ آہستگی، نرمی، ملائمت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ اس معاملے میں سختی سے کامیابی نہیں ہوگی صلاحیت سے کام نکالو۔

**صلاحیت** ۳ نیکی، بھلائی، عربی، مونث، دہلی کی زبان۔

محل استعمال۔ اسی کی لیاقت تھی جس نے ہمایوں کا بگڑا ہوا کام بنایا اور صلاحیت کے راستے پر لایا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے مندرجۂ ذیل معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں بالکل رائج نہیں ۱ پارسائی، تقویٰ، ۲ رسائی، پہنچ ۳ گواہی، شہادت، ۴ مسافروں کی رپورٹ جو سرا میں لکھی جاتی ہے ۵ پولیس کی رپورٹ، روزمرہ کا احوال جو تھانے دار حاکم کو لکھ کر بھیجتا ہے۔

**صلاحیت پر آنا** :۔ اصلاح پر آنا۔ اصلاح پذیر ہونا، راہ پر آنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ زید پہلے آوارہ تھا۔ لیکن جب سے شادی ہوئی ہے مزاج صلاحیت پر آگیا ہے۔

**صلاحیت طبع** :۔ نیک مزاجی، مادہ قابلیت، سمجھداری، فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ صلاحیت طبع کے بارے میں خدا کا شکر ادا کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک دن دہلی کے درخت میں کنکوا اٹک گیا میں اتارنے کو اوپر چڑھ گیا ایک ٹہنی کو سہارے کے قابل سمجھ کر اس پر پاؤں رکھا وہ ٹوٹ گئی۔ نیچے آ پڑا بہت چوٹ لگی مگر خدا نے ایسی توفیق دی کہ پھر نہ کنکوا اڑایا نہ درخت پر چڑھا۔ (آب حیات)

**صلاحیت لکھنا** :۔ سرائے کے مسافروں کا نام پتہ آنے جانے وغیرہ کا احوال لکھنا۔ رپورٹ لکھنا درج رجسٹر کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صلا کرنا** ۱ کھانا کھانے کو کہنا، کھانا کھانے کی تواضع کرنا ۲ کھانا کھاتے وقت دوسرا آجائے تو اسے کھانے کو کہنا۔ اردو مصدر متروک۔

کی مدارات یوں ادا شہ نے
بادہ خواری میں کی صلا شہ نے (نظم طباطبائی)

**صلا نہ شد بلا شد** :۔ مفت لگانا ہی برا ہوا فارسی مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

**صلائے عام** :۔ عام دعوت، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے (غالب)

(دنیا) کے ساتھ (صلائے عام دنیا) بھی رائج ہے۔

کہہ کے اب یا میر کوثر ساقیا اک جام دے
سچ کے خسرو بزم رندوں کو صلائے عام دے (صفی)

**صُلب** ۱ :۔ (بالضم) پیٹھ کی ہڈیاں، مہرہ ہائے پشت جس میں مادہ منویہ کا خزانہ ہوتا ہے، پیٹھ کی کڑیاں، عربی، مذکر، فصیح۔

یاد ہیں صلب و شکم کی پہلی دونوں منزلیں
یاں کہاں وحشت کہ ذکر کرتا ہو راحت کی طلب (ذوق)

قول فیصل۔ یہ لفظ مرد کے لئے مخصوص ہے۔ صلب میں آنا (پشت آبا میں قرار پکڑنا) اس کا خاص صرف ہے۔

جب آیا صلب عبدالمطلب تک رفتہ رفتہ میں
ہوا قدرت کو آمادہ پھر خیال بزم آرائی (عزیز لکھنوی)

صلب میں جگہ پانا دینا باپ دادا کی پشت میں آنا، اور صلب میں جگہ دینا، دینا قدرت کا باپ دادا کی پشت میں اس جوہر کو ودیعت کرنا جس سے آدمی پیدا ہوتا ہے۔

بھی اس کے مصرف ہیں۔

جگہ دی صلب عبداللہ میں مجھ کو مشیت نے
ادھر صلب ابوطالب میں حیدر نے جگہ پائی — خورشید لکھنوی

**صُلب** ۲:- نسل، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو ہر پاک سے پاکیزہ گہر پیدا ہو
صلب یعقوب سے یوسف سا پسر پیدا ہو — آتش

**قول فیصل**۔ مندرجہ بالا شالی سے صلب بمعنی نطفہ بھی لیا جا سکتا ہے مگر عربی میں یہ معنی نہیں ہیں، صلب سے پیدا ہونا، اور صلب ہونا، اس کے خاص مصرف ہیں جیسے۔ دونوں ایک ہی باپ دادا کے صلب سے ہیں مگر عادات و اطوار میں زمین و آسمان کا فرق ہے:

مولف نور اللغات نے خاندانی بزرگی اور آبائی شرف بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں عربی میں صلب کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی ہیں جن کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

سخت و دشوار، زمین سخت، اور انگریزی کے ایک عربی فارسی لغت میں "صلب" بمعنی کمر بھی آیا ہے۔

**صلبی**:- سگا، حقیقی، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صلح**:- (بضم اول و سکون دوم) فساد کی ضد، مصالحت، باہمی موافقت، ملاپ، جھگڑے فساد کے بعد باہمی میل جول، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کوئی تو صلح کی تدبیر نکالے سرور
بغیر اس کے بنے جان آپ کی کیونکر — قدیم لکھنوی

**صلح** ۲:- کبوتر بازوں کا باہمی عہد جس کی وجہ سے ایک دوسرے کے کبوتر کو پکڑ کے واپس کر دیتا ہے۔ کبوتر بازوں کی اصطلاح

رہے ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح
صلح بھی ٹھہری تو پھر کار کے چھوڑا ہم کو — ذوق

**صلح** ۳:- امن و امان، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صلحا**:- (بضم اول و فتح دوم) صالح کی جمع۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو دین حق میں آ گئے باطل کو چھوڑ کر
داخل وہ ہو گئے صلحا اور خیار میں — نظم طباطبائی

**صلح ٹھہرنا**:- ملاپ ہونا، لڑائی کے بعد میل ہونا سمجھوتا ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

صید میں بھی نہ نقطہ ذبح کا کچھ فرق رہا
صلح بھی ٹھہری تو پھر کار کے چھوڑا ہم کو — ذوق

**صلح دوست**:- صلح کل، آشتی پسند، وہ شخص جو جھگڑے اور فساد کو پسند نہ کرے، امن خواہ، عربی، فارسی الفاظ، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اس جگہ صلح پسند بولتے ہیں۔

**صلح کاری**:- میل جول سے رہنا، فارسی ترکیب مونث، دہلی کی زبان۔

**محل صحت**۔ اے میری پیاری بیٹی اصغری خانم! اتفاق پیدا کرو اور صلح کاری کو غنیمت جانو۔ (مرآۃ العروس)

"لوگوں کے سینے صلح کاری کے نور سے معمور تھے۔" (توبۃ النصوح)

**صلح کرنا**:- (متعدی) میل کرنا، رنج کدورت کرنا باہم صفائی کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زال دنیا نے صلح کی کس دن
یہ لڑاکا سدا سے لڑتی ہے — ذوق

صلح دشمن سے بھی کر لیں گے تمہاری خاطر
جس طرح سے ہو غرض رفع ملال اچھا ہے — داغ

**قول فیصل**۔ اس کی متعدی المتعدی صورت صلح کرانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے تم دونوں میں ابھی کل ہی صلح کرائی تھی اور آج پھر لڑائی ہو گئی۔

**صلح کل**:- مرد بے تعصب۔ وہ شخص جو جھگڑے اور فساد سے دور رہتا ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صلح کل ہوں دل لگی دونوں سے ہے
بغض مومن سے نہ کچھ کافر سے لاگ — راسخ

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک معنی کل مذاہب کا ایک، اگلی سمجھ کے مختلف مذاہب کے لوگوں سے خصومت نہ کرنا اور دوست و دشمن سے یکساں برتاؤ کرنا یہ موحدوں کا طریقہ ہے۔ ہمہ ایست ہمہ دوست، ہمہ دوست، بھی لکھے ہیں۔

**صلح نامہ**:- صلح کا عہد نامہ، راضی نامہ، فارسی مذکر، قانون دانوں کی اصطلاح۔

**محل صحت**۔ آج فریقین میں تمام مسائل طے پا گئے کل عدالت میں صلحنامہ داخل ہو جائے گا۔

**صلح ہونا**:- میل ہونا، مصالحت ہونا، صفائی ہونا باہمی موافقت ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہوئی گر صلح بھی تو بھی رہی جنگ
ملا جب دل تو آنکھ اس سے لڑا کی — خواجہ وزیر

**قول فیصل**۔ اس کی تکمیلی صورت صلح ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

درمیاں ہو گا جو رخ زلفوں سے ہو جائے گی صلح
صاف ہو جائیں گے گر بیچ میں قرآں ہو گا — خواجہ وزیر

**صُلصُل**:- (بر وزن بلبل) عربی، مونث، قمری کی

نہ تو گل پہ ہے شیفتہ بلبل
نہ تو شیدا ہے سرو کی صلصل — میر حسن

خندۂ گل پہ، نشۂ مل پہ، سرو چمن پہ، لطف سخن پہ
نغمۂ بلبل، نالۂ صلصل قہ قہ قلقل بر لب مینا
(ذوق دہلوی)

**صلّ علیٰ** :- واہ واہ، سبحان اللہ، کیا کہنا، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بفیضِ مدح ہو معراج آوازوں کو مستوں کی
سنے صلّ علیٰ کا شور گوشِ چرخِ مینا ئی عزیز لکھنوی

**قولِ فیصل** - صاحب نور اللغات نے لکھا ہو کہ "یہ صلّ علیٰ محمدؐ کا مخفف ہو۔ مسلمان جب کوئی خوبصورت چیز دیکھتے یا خوشبو سونگھتے ہیں یا کوئی بات قابلِ تعریف سنتے ہیں تو اس وقت کہتے ہیں۔ زیادہ تر ثناخوانی کے وقت صلّی اللہ، سبحان اللہ کے کلمے استعمال کیے جاتے ہیں"۔ شیعہ حضرات جب ٹھنڈا پانی پیتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کر کے کہتے ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ -

**صلّ علیٰ کہنا** :- درود بھیجنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

واہ کیا خوب تمہارا رخ نورانی ہو
دیکھتے ہیں جو ملک صلّ علیٰ کہتے ہیں اکبر

**صلعم** :- صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مخفف (نور اللغات)

**قولِ فیصل** - اگر کوئی شیعہ اس کو لکھے گا تو وہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا مخفف قرار دے گا۔

**صَلَوَات** :- (بفتح اول و دوم) درود، خدا کی رحمت، عربی مؤنث، فصیح، رائج۔

کرتا ہوں ترے نام پہ ختم اپنا قصیدہ
کو ورد صلوات اب ہو کہ ہے جوش سوا آج عزیز

**قولِ فیصل** - شیعہ حضرات صلوات اس طرح پڑھتے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اور سنی حضرات کہتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ لفظ صلوات فارسی اور اردو میں بسکون دوم بھی مستعمل ہو۔ عربی میں صلوات جمع کا صیغہ ہو لیکن اردو میں مفرد معنوں میں مستعمل ہو۔ اکثر مسلمان تقریباً یہ مصرع زبان پر لاتے ہیں۔

ع صلوات بر محمدؐ و صلّ علیٰ علیؑ۔

**صلوات** :- ۲ گالی۔ دشنام، اردو۔

اٹھیں گے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف
نہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو ذوق

**قولِ فیصل** - لکھنؤ کی عورتیں برا بھلا کہنے کے معنی میں صلواتیں سنانا بولتی ہیں۔

**صلوات** :- ۳ کسی چیز یا کسی فعل سے دست بردار ہونے باز آنے اور بیزار ہونے کے واسطے، اردو

دل بتوں کو دے کے دیں کا دھیان بھی جاتا رہا
دین کو صلوات ہو ایمان بھی جاتا رہا ظفر

**قولِ فیصل** - اہلِ لکھنؤ صرف مندرجہ ذیل فقرے میں ان معنوں میں بولتے ہیں۔

گزشتہ را صلوات آئندہ را احتیاط

**صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا** :- (صیغہ مؤنث) اس پر خدا کا درود ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**قولِ فیصل** - شیعہ حضرات جب جناب سیدہ یا جناب زینب وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں یا تحریراً یہ نام لکھتے ہیں تو نام کے آگے یہ عربی فقرہ لکھ دیتے ہیں جیسے "محمد علی شاہ کی ملکہ خطِ نسخ میں باکمال تھیں انھوں نے اپنے ہاتھ سے جناب سیدہ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھَا کی سوانح عمری دو ڈھائی سو صفحے کی لکھی تھی"

(قدیم شہر و شہر مندان اودھ)

اور اگر ائمہ معصومین میں سے کسی کا ذکر تحریراً یا تقریراً کرتے ہیں تو صلوات اللہ علیہ کہتے ہیں اور کبھی صلوات اللہ وسلامہ علیہ کہتے ہیں اور جناب سیدہ و جناب زینب وغیرہ کے لئے صلوات اللہ وسلامہ علیہا کہتے ہیں۔

**صلوات بر محمدؐ و آلِ محمدؐ** :- محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر خدا کی رحمت ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**صلوات سننا** :- کسی کی زبان سے اپنے کو برا بھلا سننا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اٹھیں گے یار کی ٹھوکر سے لے چلو تشریف
نہیں تو پھر کوئی صلوات سن کے جاتے ہو ذوق

**صلواتیں سنانا** :- برا بھلا کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف - بھٹیارن طیش میں آ کر اٹھی اور خل مچا مچا کر انگلیاں مٹکا کر اتنی صلواتیں سنائیں کہ ان شرابیوں کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

**قولِ فیصل** - برا بھلا سننا کے معنی میں صلواتیں سننا بھی عورتوں کی زبان ہو۔

**صَلٰوۃ** :- (تلفظ صلات) دعا، خدا کی رحمت، نماز، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ تھی قید صلوٰۃ و رسمِ صوم
اس پہ سب امام دال کی قوم میرؔ

**قولِ فیصل** - مؤلف فرہنگ آصفیہ نے بحوالہ شرح نصاب لکھا ہو کہ "یہ لفظ صلا بمعنی سرین دو چوتڑ سے ماخوذ ہو چونکہ نماز پڑھنے والا سجدے میں سرین اونچا کرتا ہو اس وجہ سے اس فعل کا یہ نام رکھا گیا"۔ اس کے بعد لکھا ہے"۔ بعضوں نے اس کے لفظی معنی دونوں سرینوں کا ملانا لکھا ہو اور نماز کے معنی اس سے نکالے گئے ہیں واللہ اعلم بالصواب"۔ عام طور سے نماز ہی کے معنی میں اس کا استعمال ہے، دعا اور رحمت کے معنی میں نہیں بولتے۔

**صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح** :- ایک قسم کی نماز نفل ہو جس میں قیام میں پندرہ بار اور باقی چھ جگہ رکوع دو سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے

مقام پر اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر دس دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ عربی، حضرات اہل سنن کی اصطلاح

محل صحیح۔ نعیم نے نماز عشا سے فارغ ہو کر جو صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھی تو آدھی رات ہو گئی۔ (توبۃ النصوح)

**صلوٰۃ الخوف**:۔ خوف کے عالم کی نماز جو لڑائی کے میدان میں پڑھی جاتی ہے۔ عربی، مونث۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اردو میں عام طور سے "نماز خوف" کہتے ہیں۔

**صلِّ وعلیٰ**:۔ کیا خوب، مرحبا، مدح و ذم دونوں جگہ مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔

**صِلہ**:۔ انعام، عطا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع یہ خیانتوں کی جزا تھی یہ ہدایتوں کا صلہ دیا (نجم آفندی)

**صِلہ**:۔ بدلا، عوض، اجر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

الفت کے خواہاں ہیں نہیں طالب درہم
تحسین سخن فہم ہے مومن صلہ اپنا — مومن

**صِلہ**[3]:۔ صرف و نحو میں وہ جملہ جو موصول کے بعد اس کے جواب میں واقع ہو اور ان دونوں کے درمیان ایک حرف صلہ بھی آئے مگر اردو میں حرف صلہ اول آتا ہے۔ عربی، مذکر، اصطلاح صرف و نحو۔

**صلہ پانا**:۔ عوض پانا، بدلا پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غم فرقت میں لب پہ دم آیا
دل لگانے کا یہ صلہ پایا — منیر

**صلہ چاہنا**:۔ کسی کام کا عوض چاہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

میں نے مضمون لب شیریں کا جب چاہا صلہ
نقل تارے چاند مصری چرخ چھابا ہو گیا — رشک

**صلہ دینا**:۔ انعام دینا، بدلا دینا، عوض دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع یہ خیانتوں کی جزا تھی یہ ہدایتوں کا صلہ دیا (نجم آفندی)

**صلۂ رحم**:۔ (رحم، بفتح اول و کسرہ دوم) اعزا و اقربا سے نیک سلوک کرنا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**صلہ طلب**:۔ (لازم) حق خدمت یا کارگزاری کا انعام طلب، بدلہ طلب۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عاقل وہ کام کرتے ہیں جس کا صلہ ملے
ایسا نہ ہو کہ اور کو اذن دعا ملے — رشید

**صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ**
خدا کی رحمت ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ (امام حسین) عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل**۔ شیعہ حضرات جب ٹھنڈا پانی پیتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کی پیاس کو یاد کر کے یہ جملہ زبان پر لاتے ہیں۔

**صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ**:۔ شیعہ حضرات جب اپنے پیغمبر کا نام زبان پر لاتے یا کسی سے سنتے ہیں تو یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں یعنی محمدؐ اور ان کی آل پاک پر خدا کی رحمت و سلام ہو۔ عربی، رائج۔

**قول فیصل**۔ حضرات اہلسنت "و آلہ" کو حذف کر کے صرف صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں یعنی محمدؐ پر خدا کی رحمت ہو اور سلام۔

**صَلیب**[1]:۔ (بفتح اول و یائے معروف) سولی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

یہ رتبہ آپ کا تھا کہ تھا عرش زیر پا
عیسیٰ کی سب بلندی رفعت صلیب تھی — منیر

**قول فیصل**۔ یہ چلیپا، فارسی لفظ کا معرب ہے۔

**صلیب**[2]:۔ اس (+) شکل کا عیسائی مذہب کا نشان جو گرجا کے اوپر سرکاری جھنڈوں اور عیسائی مذہب کے بادشاہوں کے تاج پر بھی بنا ہوتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ کو فرشتے آسمان پر لے گئے تو ایک شخص طرطوس یا خطوس نامے جو حضرت عیسیٰ کا ہم شکل تھا دار پر کھینچ دیا گیا جس میں + اس طرح کی دو لکڑیاں لگی ہوئی تھیں اس واقعے کے بعد ترسائیوں نے اس شخص کو جو سولی پر چڑھا دیا گیا تھا عیسیٰ تصور کر کے دار عیسیٰ کی چوبی شکل بنا کر اس کی تعظیم و تکریم کرنے لگے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں جیسے × ـ + وغیرہ۔ مگر آڑک شب اور شب، دونوں اس طرح کی صلیب ڈالتے ہیں (ج ÷ ؟)

**صلیبی**:۔ وہ شے جو صلیب کی طرح ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ لکڑی کو ڈنڈا کر کے ایک لکڑی اس طرح لگاؤ کہ وہ صلیبی شکل کی ہو جائے۔

**صلے میں**:۔ بدلے میں، عوض میں، عوضانہ، بدلہ، جزا۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

صلے میں خلد وہ دیں گے تو ہم کہو ہیں گے
تمھارے نقش قدم پر نثار کرتے ہیں — نجم آفندی

**صُم**:۔ وہ شخص جس کی سماعت میں فرق ہو۔ بہرا، گراں گوش۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل**۔ اگرچہ یہ اصم کی جمع ہے مگر فارسی والے بطور مفرد استعمال کرتے ہیں۔

**صُمٌّ بُکْمٌ**:۔ شخص جو بہرے اور گونگے ہوں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لعل لب و دندان صنم کا دل نے جب خیال کیا

صُمٌّ بُکْمٌ کہہ کے ہو گویا ہم نے زباں کو لال کیا
(ذوقؔ دہلوی)

**قولِ فیصل** - فارسی والے بطور واحد صُمّ و بُکم بولتے ہیں مشہور ہو کہ وہ چھوٹا مار پند جس کو لال کہتے ہیں وہ یہ آیت پڑھا کرتا ہو اسی رعایت سے ذوقؔ نے کہا ہو۔

**صَمَد** :- بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کا محتاج نہ ہو خداوند عالم کی خاص صفت، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** - بے نیازی اور بزرگی کے معنوں میں صمدیت بھی بولتے ہیں جیسے جب تک مقربانِ بارگاہ صمدیت ان کے ادنیٰ ترین دربان در کی اجازت نہ پائی اس کی بارگاہ تقدس میں جانے کی اجازت نہ پائی۔ (ذرکال صہبا)

**صَمْصَام** :- (بفتح اول) شمشیر، حسام، تلوار، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ڈھالوں پہ سواروں کی وہ صمصام نہ ٹھہری
بجلی سی میان سیہ شام نہ ٹھہری (انیسؔ)

**قولِ فیصل** - تلوار کی طرح کھینچنا، نیام سے نکلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا بھی صرف ہے۔

ایسے ہم قاتل پہ مرتے ہیں کہ بے تائیدِ دست
کھینچ لیتا ہو نیام جسم سے صمصامِ روح (خواجہ وزیر)
کیوں غضب میں آگے ہر دم دیکھتے ہو تیغ بے ہاتھ
نکل آئی نیام جسم سے صمصامِ روح (خواجہ وزیر)

**صَمْغ** :- (بفتحتین) گوند، عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

**قولِ فیصل** - نسخوں میں زیادہ تر صمغ عربی کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

**صَمِیم** :- خالص، اصل، سچا جیسے دوست صمیم۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** - لکھنؤ میں دوست صمیم کوئی نہیں بولتا البتہ عزمِ صمیم و صمیمِ قلب کی ترکیب بولتے ہیں۔

**صَمِیمِ قلب** :- دل کی سچائی۔ سچے دل سے عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** - اگر تو ہم کو صمیمِ قلب سے حاضر و ناظر، سمیع و بصیر و قادر جانتا تھا تو گناہ پر تجھ کو کیونکر جسارت ہوتی تھی۔ (توبۃ النصوح)

**قولِ فیصل** - صمیم قلب سے دعا مانگنا بھی صحیح ہے۔

**صَنَادِید** :- بزرگ لوگ، سردار، عربی، جمع مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ قوم جس کا پیمبر معلمِ اخلاق
وہ قوم جس کے صنادید شہرۂ آفاق (شفقؔ)

**قولِ فیصل** - اس کا واحد صندید ہے صنادید عجم یا صنادید قریش کی ترکیب سے زبانوں پر زیادہ ہے۔

مضطرب ہو کر گیا بیتی صنادید قریش
(صنادید قریش) قیس کھا کر تیرہ دل نے زہر اگلا شل ہاتھ (نظم طباطبائی)
وہ صنادید امیہ جو کہ تھے اولاد قلب
(صنادید امیہ) سب قلیب بدر سے پہنچے سوئے عار البوار (نظم)

**صَنَّاع** :- (بفتح اول و تشدید دوم) بہت بڑا کاریگر، کسی کام کا ماہر، دستکار، صیغۂ مبالغہ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آ فریں صناع لوگو! آ فریں
کیا لگایا باغ آ کر کاغذیں (میرؔ)

**قولِ فیصل** - اضافی ترکیبوں کے ساتھ خدا کو صناعِ ازل، صناعِ حقیقی اور صناعِ قدرت کہتے ہیں۔

حسن میں احمدِ مختار کو یکتا کہیے
(ازل) نقشِ اول جسے صناعِ ازل کھینچے (افقر)

(حقیقی) حکمتِ کاملِ پروردگار۔۔۔ انسان کے سلسلے کو۔۔۔ اس واسطے عالمِ وجود میں لائی کہ اس کی صحبت میں خاک چھانیں۔ صناعِ حقیقی کو پہچانیں۔ (گلزار سرور)

ہے عجب دلچسپ منظر کیا بیاں ہو اس کا حال
(قدرت) ہر جگہ صناعِ قدرت نے دکھایا ہے کمال (صفیؔ)

**صَنَّاعی** :- کاریگری، دستکاری، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** - حسین آباد کی تصویروں والی بارہ دری اور دیگر مقامات پر شاہی مصوروں کی اعلیٰ صناعی کے نمونے موجود ہیں۔ (تقویم ہنر و ہنرمندانِ اودھ)

**صَنَائِع** :- صنعت کی جمع، کاریگریاں، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صَنَائِع و بَدَائِع** :- وہ عجیب و غریب نکات و باریکیاں جو نظم یا کلام میں اس کی خوبی اور اپنی طبیعت کی رسائی ظاہر کرنے کے واسطے عمداً یا از خود لائی جائیں۔ عربی، مذکر، علمِ معانی و بیان کی اصطلاح۔

**محلِ صرف** - چند سال کے بعد ایک قصیدہ اکبر شاہ کے دربار میں سنایا کہ جس میں مختلف قسم کے صنائع و بدائع صرف کیے تھے۔ (آبِ حیات)

**صَنْدَل** :- ایک خوشبودار لکڑی جو دوا میں کام آتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** - آزاد - قلب کی حرارت کیونکر دفع ہوگی۔

خوجی :- ہم بتائیں صندل اور کیوڑے کی پٹی قلب پر رکھیے۔ ابھی تخفیف نہ ہو تو سہی۔ (فسانۂ آزاد)

**قولِ فیصل** - صندل کی تین قسمیں ہوتی ہیں (۱) سفید خوشبودار (۲) سرخ بغیر از خوشبو (۳) زرد کہ اس میں بھی کوئی خاص خوشبو نہیں ہوتی۔ سفید کو صندل سفید اور سرخ کو صندل سرخ کہتے ہیں۔

جو یہ رگڑا سر ترے پاؤں پر گیا دفعۂ ہر درد سر
یہ خواص صندل سرخ ہو مری جان رنگ حنا نہیں — انیس

صندل کی لکڑی خوب رسیلی ہوتی ہے اور گھسنے سے نہایت صاف نکلتی ہے چنانچہ تمثیلاً نہایت صاف کے واسطے صندل سا کہتے ہیں بقول صاحب فرہنگ آصفیہ لفظ چندن فارسی میں بھی پایا جاتا ہے اس کے سفوف کو صندل کا برادہ کہتے ہیں اس کا صرف گھسنا اور لگانا کے ساتھ ہے۔

درد سر کے واسطے سنتے ہیں صندل ہے مفید
اس کا گھسنا اور لگانا درد سر ہے مجھ کو تو — لاعلم

**صندل رگڑنا** :- صندل کی لکڑی کو پتھر پر گھسنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد سر کے واسطے صندل منگوا آج کا
ہو سکے آتش نہ جو وہ درد سر کیونکر گیا — آتش

**صندل کا پھاہا** :- گھسے ہوئے صندل میں کپڑا تر کر کے سوزش قلب دور کرنے کے لئے دل پر رکھتے ہیں اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اختلاج قلب اور بیقراری کے لئے صندل اور کیوڑے کا پھاہا قلب پر رکھا اور بار بار اس کو بدلا۔ (فسانۂ آزاد)

**صندل کا چھاپا** :- عورتیں جب منت پوری ہو جاتی ہے تو صندل کا چھاپا مسجدوں میں لگاتی ہیں۔ اردو صرف، رائج۔

کعبے میں صندل کے چھاپے کیوں نظر آتے ہیں آج
آپ نے دست ترحم کس کے دل پر رکھ دیا — نیر

**صندل کے چھاپے منہ کو لگے** :- ۱ (طنزاً) بڑی رسوائی ہوئی، نہایت بدنامی اور روسیاہی ہوئی۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صندل کے چھاپے منہ کو لگے** :- ۲ سرخروئی حاصل ہوئی، بڑا نام پایا، نیک نامی ہوئی (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ سرخروئی یا خوشی کا مفہوم خون کے چھاپے دیوار پر لگنا سے نکلتا ہے کسی کا شعر ہے۔

میرا مرنا ان کے گھر شادی ہوئی
خون کے چھاپے لگے دیوار پر

**صندل کی زمین** :- صندل کا مادہ۔ اردو متروک۔

صحن گلزار ہے پھولوں سے معطر ایسا
شرم سے عطر میں ڈوبی ہے زمیں صندل کی — سحر

قول فیصل - اب عام طور سے صندل کا مادہ ہی کہتے ہیں۔

**صندل کی سی تختی** :- ۱ (کنایۃً) نہایت خوبصورت صاف اور ملائم چیز، نہایت صاف چیز مثلاً شکم وغیرہ کے وصف میں کہتے ہیں ۲ مثل تختۂ صندل صاف، نہایت صاف بے روئیں۔ اردو صفت عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صندل گھسنا** :- صندل کی لکڑی کو گھسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نواب زادے سے شفیقہ کہتے ہیں۔ جو بعد بیٹے ساتھ لاتے ہیں، صندل گھسنے کی فریاد ہوتی ہے (انشائے سرور)

قول فیصل - درد سر میں صندل گھس کے لگاتے ہیں

قطعہ

مرے لیے تو ہر اک طرح سے قباحت ہے
یہ تم خود دشمنوں کو درد سر بتاتے ہو
لگاؤں گھس کے جو صندل تو کہتے ہو مجھے
لگاوٹ اتنی بھلا کس لئے دکھاتے ہو — ذوق

**صندل گھسنا** :- عورتوں کا باہم مساحقت کرنا چپٹی لڑانا۔ اوباش عورتوں کی زبان۔

نکالوں پیٹ سے جو پاؤں کیا ہے سر پھیرا میرا
گھسے یاں کون صندل تم سے یہ عادت نہیں مجھ کو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اس محل پر اب زیادہ تر اوباش عورتیں "چپٹی لڑانا" بولتی ہیں۔

**صندلی** ۱ :- صندل کے رنگ کا، خاکی رنگ سے مشابہ، سرخی لئے ہوئے۔ اردو، فارسی صفت، فصیح، رائج

صندلی رنگ ہوا ہے کہیں مہتابی حسن
اب نظر میں نہیں جچتے ہیں یہ طلعت والے — عزیز لکھنوی

قول فیصل - یہ رنگ چھڑ بیلا، ناگرموتھا، کپور کچری، برادہ صندل سے جوش دے کر بنایا جاتا ہے۔

**صندلی** ۲ :- صندل کی لکڑی کا بنا ہوا، فارسی صفت، فصیح، رائج

**صندلی** ۳ :- چوکی، کرسی، فارسی مؤنث، دہلی کی زبان

محل صرف - غرض کہ شاہجہاں کے حضور میں طلب کیے دربار میں بیٹھنے کی صلاح قرار پائی۔ صندلی (کرسی) کی جگہ دست راست پر جگہ ملی۔ (دربار اکبری)

قول فیصل - اصل میں یہ پہلے سے تھا۔ صندلی بمعنی کفش پائے نسبت پیشتر بادشاہ کفش کرسی پر رکھتے تھے اس وجہ سے صندلی یعنی کرسی مشہور ہو

**صندلی** ۴ :- ایک خاص قسم کی اونچی تپائی جس پر چڑھ کر کھونٹیوں وغیرہ مکانوں پر پھیرتے ہیں اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف - میں نے بڑھئی کو ہدایت کر دی تھی کہ بڑی صندلی جب بنانا تو اس کے چاروں طرف سیڑھیاں رکھنا لیکن اس نے رواج کے مطابق ایک طرف رکھیں۔ یہ بات مجھے پسند نہیں۔

قول فیصل - ہندی میں اس معنی میں عام طور سے زبانوں پر "سندھلی" ہے

**صندلی** ۵ :- وہ شخص جس کے عضو تناسل پیدا ہی

نہ ہوا ہو۔ اردو، دہلی کی زبان۔

**صندلی رنگ** :۔ ہلکی سرخی سرخ رنگ سے مشابہ، حنائی رنگ سے مشابہ اردو صفت فصیح، رائج۔

بناؤ للّٰہ چوب صندل سے میرا تابوت اے عزیزو
کہ قتل مجھ کو کیا کسی نے دکھا کے رنگ حنا صندلی کہ
(ذوق دہلوی)

**صَنْدُوق** :۔ (بالفتح) بکس، اسباب رکھنے کا ظرف۔ فارسی، فصیح، رائج۔

وہی ہے حافظ وحامی نہ دل میں گھبراؤ
تبرکات کا صندوق اے بہن لاؤ (قدیم لکھنوی)

**قولِ فیصل** ۔ یہ لفظ عربی میں بالضم ہے کیونکہ کلام عرب میں فعلول کے وزن پر جو لفظ آتا ہے وہ بضم اول ہی ہوتا ہے جیسے عصفور، جمہور وغیرہ مگر فارسی والے اس وزن کے الفاظ بالفتح پڑھتے ہیں چھوٹے بکس کو صندوق نہیں کہتے۔

**صندوق** :۔² وہ لکڑی کا لمبا بکس جس میں مردے کو رکھتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ملیں نہ خاک میں تنہا بدن فقیروں کے
ہزاروں دفن ہیں صندوق میں امیروں کے (مصحفی)

**قولِ فیصل** ۔ لکھنؤ میں عام طور سے اس لمبے بکس کو کہتے ہیں جس میں شیعوں کے مردے اٹھتے ہیں یہ بغیر ڈھکنے کا ہوتا ہے۔ مصحفی کے شعر سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم زمانے میں امرا دورھا کے مردے مع صندوق دفن کر دیے جاتے تھے جو ڈھکن دار ہوتے تھے۔

**صندوق** :۔³ ابھرا ہوا آگے نکلا ہوا، پھولا ہوا سبز جیسے سینہ، صندوق، بازاری زبان۔ غیر فصیح

**قولِ فیصل** ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صندوق پیل** :۔ ہاتھی کا ہودج، فارسی مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** ۔ اہل لکھنؤ اسے عام طور سے ہودہ کہتے ہیں۔

**صندوقچہ** :۔ صندوق کی تصغیر، لکڑی یا لوہے کا اوسط درجہ کا بکس، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جب یہ تاجر سے پوچھی تقریر
بند صندوقچہ میں کی تصویر (طلسم الفت)

**صندوقچی** :۔ صندوقچہ کی تانیث، بکسیا، چھوٹی پیٹی، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** ۔ الماری کھولو اس میں اوپر کے خانے میں ایک صندوقچی میں کچھ روپیہ رکھے ہوئے ہیں۔ دس روپیہ تم اس میں سے لو۔

**صندوق میں بند کرکے رکھنا** : (کنایۃً) کمال احتیاط سے چھپا کر رکھنا، جان کے برابر رکھنا اردو مصرف قلیل الاستعمال۔

صندوق میں رکھی بت پُرفن نے کرکے بند
پائی کہیں جو اپنے گرفتار کی شبیہ (جرأت)

**قولِ فیصل** ۔ اس جگہ سات پردوں میں چھپا کر رکھنا زیادہ زبانوں پر ہے۔

**صُنْع** :۔ (بالضم) صنعت، کاریگری، عربی مونث تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

صنع آتش باز پر حیرت زدہ ہوتی ہے عقل
سنگ پارس میں کہیں بارود کو بھرا تھا کیا (ذوق)

**قولِ فیصل** ۔ عام طور سے زبانوں پر صنع بالفتح ہے۔

**صَنْعَت** :۔ (بفتح اول وسوم) پیشہ، ہنر، دستکاری عربی، مونث، فصیح، رائج۔

واہ کیا شکل ہے ہر بت کی شباہت کیسی
آپ تو کیا ہے صانع تری صنعت کیسی (ذکر)

**قولِ فیصل** ۔ اس کی اردو جمع صنعتیں اور باعتبار محل صنعتوں رائج ہے۔

دام فریب عشق کی اللہ ری صنعتیں
پھندے بھی ٹوٹ جائیں تو چھٹنے کم نہیں (تاج لکھنوی)

**صنعت** :۔² نظم یا نثر میں لفظاً یا معناً کوئی خاص بات پیدا کرنا، عربی، مونث، اصطلاح علم بدیع

ع سمتی ہر ورق پہ صنعت ترصیع آشکار (انیس)

**قولِ فیصل** ۔ اس صنعت کی دو صورتیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی۔

**صَنْعتِ پروردگار** :۔ فطری کاریگری، قدرتی ہنرمندی، خداوند عالم کے عجیب وغریب کام، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** ۔ اسی کو صنعت اللہ اور صنعت الٰہی بھی کہتے ہیں جیسے "یہ وہ زمانہ تھا کہ کوئی فرنگی گاڑی میں نظر آتا تو ایک عجیب صنعت الٰہی سمجھ کر ہم باہم دکھایا کرتے:" (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**صَنْعتِ تعریق** :۔ عرق کشید کرنے کی صنعت عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

تھی کہاں پہلے صنعت تعریق
ڈھل جنتر نہ تھا نہ ترع انبیق (نظم طباطبائی)

**صنعت دکھانا** :۔ کاریگری دکھانا، کمال ہنر دکھانا اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** ۔ ایک رکابدار نے پلاؤ کی تیاری میں یہ صنعت دکھائی کہ گوشت کی چھوٹی چھوٹی چڑیاں بنا کے اس طرح پکایا کہ صورت بگڑنے نہ پائے۔ (قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

**صنعتِ عامّہ** :۔ عام طور سے جو چیزیں بنتی اور استعمال میں آتی ہیں۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

محلِ نظر۔ لکھنؤ کے تمدن کے بدل جانے کا یہ اثر ہوا کہ صنعت عامہ کی اکثر چیزیں جو معاشرتی زندگی کے لئے ضروری تھیں ان کا بننا اور بازار میں آنا ... بند ہوگیا۔
(قدیم شہر و ہنرمندان اودھ)

**صَنعَت کاری**:- کاریگری، صناعی۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عملِ صنعت - ایک صنعت کاری کی کل میں کون سے پرزے کو کہہ سکتے ہیں کہ نکال ڈالو یہ کام کا نہیں ہے۔ (آبِ حیات)

قولِ فیصل۔ اس کا اسم فاعل، صنعت کار بھی رائج ہے۔

**صَنعَت گر**:- صنّاع، کاریگر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صنعت گر بے ہمال ہے وہ
خود ہی اپنی مثال ہے وہ — صفی

**صَنعَت گری**:- صناعی، کاریگری، فارسی ترکیب، مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ شمالی حصے میں اک پر فضا بارہ دری
خوش نما پیرِ زمانہ کے وقت کی صنعت گری — صفی

**صَنعَتِ لفظی**:- نظم یا نثر میں لفظاً کوئی خاص بات پیدا کرنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل - اس کی بہت سی قسمیں ہیں ان سب قسموں کو مجموعی طور سے "صنائعِ لفظی" کہتے ہیں۔ سب قسمیں ذیل میں مع تعریف درج کی جاتی ہیں۔

(۱) **صَنعَت تجنیس**:- یہ ہے کہ دو لفظ بولے جائیں اور باہم مشابہت رکھتے ہوں اور معنی کے اعتبار سے الگ الگ ہوں۔ صنعت تجنیس کی بہت سی صورتیں ہیں جو ذیل میں تفصیل کے ساتھ درج کی جا رہی ہیں۔

(الف) **تجنیسِ تام**۔ یہ ہے کہ دو لفظ انواعِ حروف اور اعدادِ حروف اور ترتیبِ حروف اور حرکات و سکنات میں متفق اور معنی میں مختلف آئیں۔

صلاح الصفدری جنان الجناس میں کہتا ہے کہ جناس کامل اور جناس معنوی بھی ہے اور اس کا مرتبہ سب اقسام جناس میں اعلیٰ ہے۔ پس اگر تجنیس کے دونوں لفظوں کی نوع علاحدہ ہو یعنی ایک اسم ہو اور ایک فعل یا ایک اسم ہو اور ایک حرف یا ایک فعل ہو اور ایک حرف تو **تجنیسِ تام مستوفی** کہتے ہیں جیسے پاٹ ایک جگہ امر ہو پاٹنا مصدر سے اور یہ فعل ہے اور ایک جگہ پاٹ اسم ہو چکی کے پاٹ یا دامن کے پاٹ کے معنی میں۔

جب سیرِ گلستاں کو وہ شوخ گیا تڑکے
دل چاک ہوا گل کا غنچوں کے جگر تڑکے — حسرت (استادِ جرأت)

پہلے مصرع میں "تڑکے"، صبح کے معنی میں اور دوسرے میں تڑکنے سے ماخوذ ہے یعنی ماضی مطلق کا صیغہ ہے۔

بس نہ ترسا ہجت اے کافرِ ترسا مجھ کو
لبِ جاں بخش دکھا ہے مسیحا مجھ کو — ناسخ

ترسا نمبر(۱) ترسنا سے ماخوذ ہے اور ترسا نمبر(۲) اسم ہے۔

اور اگر دونوں لفظ ایک نوع سے ہوں تو **تجنیسِ تام مماثل** کہتے ہیں جیسے لفظ "کل" ایک جگہ بمعنی آرام اور دوسری جگہ بمعنی دیروز، فردا۔

طلائی وہ بندہ پڑا کان میں
زرِ خالص ایسا کہاں کان میں — شایاں

پہلے مصرع میں کان بمعنی گوش، دوسرے مصرع میں کان بمعنی معدن۔

(ب) **تجنیسِ مرکب**:- تجنیس کے ایک لفظ کو دو کلموں کی ترکیب سے مشکل کریں اور ایک لفظ مفرد ہو اور یہ دو حال سے خالی نہیں اگر کتابت و خط میں اتفاق ہوں تو **تجنیس مرکب متشابہ** کہیں گے۔

فقط موتیوں کی لڑی پائے زیب
کہ جب کے قدم سے گھر پائے زیب — حسن

اور اگر خط و کتابت میں مخالف ہوں گے تو **تجنیس مرکب مفروق** کہیں گے۔

کچھ ہم کو نظر یار کا دل آتا ہے میلا
ساقی تو صفائی کے لئے شیشۂ مے لا — نجم آفندی

کہا جی نے مجھے یہ ہجر کی رات
یقیں ہے صبح تک دے گی نہ جینے — ذوق

(ج) **تجنیسِ مرفو**:- یہ ہے کہ ایک لفظ مفرد ہو اور دوسرا لفظ کسی دوسرے کلمے کے جزو سے مرکب ہو بخلاف تجنیس مرکب کے کہ اس میں ایک لفظ مفرد ہوتا ہے اور دوسرا متجانس پورے دو کلموں سے مرکب ہوتا ہے۔

سینہ وہ سینہ کہ دیکھے تو زلیخا سے نثر
ایسے سینے نہیں دیکھے ہیں کسی نے سن بھر

لفظ کسی کا لفظ (سی) لفظ (نے) سے مل کر متجانس سینے کے ہوا۔

واضح ہو کہ یہ تینوں بھی تجنیس تام کی قسمیں ہیں کل پانچ قسمیں ہوں گی اور چونکہ اس میں دونوں لفظوں کا اتفاق اور اعداد اور ہیئت میں متفق ہونا ضروری ہے اس وجہ سے تراب کا یہ شعر۔

گر دلی ہو یا لکھنؤ یا شہر بنارس
جس شہر میں الفت نہ ہو وہ تو ہے بنا رس

تجنیس مرکب متشابہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ مصرع اول میں بنارس (بالفتح) ایک شہر کا نام ہے اور دوسرے مصرع میں بنا رس (بالکسر) سے مراد بے لطف اور بے مزہ ہے۔ یہ مرکب ہے بنا (بغیر) اور رس (مزہ) سے پس یہ دونوں لفظ ہیئت حروف یعنی حرکات و سکنات میں متفق نہیں۔

(د) **تجنیسِ خطی**۔ یعنی دو متجانس لفظ بغیر رعایت نقاط و حرکات و انواع حروف کے مشابہ شکل میں واقع ہوں جیسے مشکین اور مسکین اور خط و حظ اور زر اور رز اور عزق اور عرق۔

منہ عرق عرق دیکھ کے خورشید ہو اتر
ابرو سے ٹپکتا ہے پڑا تیغ کا جوہر (دبیر)

(ہ) **تجنیس محرّف**:- یہ ہے کہ دونوں لفظ بلحاظ نوع اور ترتیب حروف میں مشابہ ہوں لیکن حرکات و سکنات میں مخالف واقع ہوں اور اس کو بعض تجنیس ناقص بھی کہتے ہیں جیسے بیر بالکسر بمعنی میوۂ معروف اور بَیر بالفتح بمعنی عداوت۔

صدموں میں علاج دل مجروح یہی ہے
ریحاں ہے یہی روح یہی روح یہی ہے (انیس)

(و) **تجنیس زائد و ناقص**۔ یعنی ایک متجانس میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہو اور دوسرے میں کم۔ اسی سبب سے اس کو تجنیس زائد و ناقص کہتے ہیں اور یہ تین حال سے خالی نہیں یا اول میں کوئی حرف زیادہ یا کم ہوگا جیسے بات۔ نبات یا درمیان میں کمی اور بیشی ہوگی جیسے گل اور گال۔ دم اور دام یا آخر میں جیسے چاہ اور چاہا۔ پیمان اور پیمانہ۔ پہلی قسم کی مثال

یوں نہ باتیں چبا چبا کے کرو
بس یہاں بات ہو نبات نہیں (ناسخ)

دوسری قسم کی مثال۔
میرے نالوں نے رقیبوں کو جتایا راز عشق
شور کرکے کوچۂ جاناں میں شر پیدا کیا (امانت)

تیسری قسم کی مثال۔
اس نام کے اس لقب کے صدقے
اس نامے کے اس طلب کے صدقے (گلزار نسیم)

بعض اس قسم کی تجنیس کو کہ جس کے آخر میں بیشی ہوتی ہے **تجنیس مطرّف** بھی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ تجنیس مطرّف وہ ہے جس میں بعض حرف کلمے کے متجانس ہوں جیسے چین اور چنیں 'نامے' اور نوا ہے۔

خال رخسار بتاں کا جو خیال آتا ہے
کعبۂ دل بھی شوالہ ہے کسی ہندو کا (تعشق)

(ز) **تجنیس مذیّل** یعنی دو لفظ متجانس میں سے ایک لفظ کے آخر میں دو حروف کی زیادتی ہو جیسے مانگ اور مانگتی۔ ترس اور ترسائی۔ تل اور تلملاتل

مانگ سے اس کی مانگتی ہے بھیک
مہ کا کاسہ لیے شب تاریک (ذوق)

خلیفہ عبدالرزاق لمیبی سے مقدمہ شرح سہ نثر ظہوری میں اس صنعت کی تعریف میں سہو واقع ہوا ہے کہ تجنیس زائد کی پچھلی قسم کو کہ اس میں ایک لفظ متجانس کے آخر میں دوسرے لفظ سے ایک حرف زیادہ ہوتا ہے مذیّل قرار دیا ہے۔

(ح) **تجنیس مضارع**:- یہ ہے کہ الفاظ متجانس کے بعض حروف مختلف ہوں مگر شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے تشابہ میں بُعد واقع ہو جائے گا اور اس میں یہ شرط ہے کہ حروف مختلف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں اور یہ تین صورتوں سے خالی نہیں اختلاف اول میں یا درمیان میں یا آخر میں۔

مثال اوّل
عقل میں شمس ہے تو علم میں کان گوہر
فضل میں کعبہ ہے تو حلم میں کوہ رحمت (ذوق)

علم و حلم میں تجنیس مضارع ہے۔

مثال دوم۔
لال کرتا ہے وہ رستہ لعل کو
اور شعلہ بخشتا ہے نعل کو (ناسخ)

مقصود بالتمثیل لال اور لعل ہیں۔

مثال سوم
منعقد ہو گر زخم جگر کا تجھے سینا

آئینے سے سینہ مرے اے جان لگا دے (حسن)

(ط) **تجنیس لاحق**۔ یہ ہے کہ الفاظ متجانس کے بعض حروف میں اختلاف ہو مگر یہاں بھی شرط یہ ہے کہ ایک حرف سے زیادہ مختلف نہ ہو ورنہ دونوں لفظوں کے تشابہ میں بُعد واقع ہو جائے گا یعنی ان فصاحت میں۔

دو بالا ہوئی آتش جنگ گرم
نہ دیکھی تھی بہرام نے بھی یہ رزم (شوکت)

نہایت اک کنیز کہنہ عصر
کہ دلکش نظم سے جس کی ہر اک نثر (سودا)

گرم و رزم۔ عصر و نثر میں تجنیس لاحق نہ ہوگی کیونکہ ہر ایک مثال میں دو حرف کا اختلاف ہے اور اختلاف حروف کا عام ہے خواہ اول میں ہو خواہ درمیان میں خواہ آخر میں اور وہ حروف مختلف متحد المخرج یا قریب المخرج نہ ہوں جیسے تنگ جنگ اور دام و روم اور شاہ، شاد وغیرہ۔

پہلی شکل کی مثال۔
یہ بھی اس نازک بدن کو بار ہو
گر کمر باندھے نظر کے تار سے (ذوق)

دوسری شکل کی مثال۔
یا فاطمہ کا لاڈلا مقتول ہوا ہے
یا ذبح کوئی بندۂ مقبول ہوا ہے (دبیر)

تیسری شکل کی مثال۔
دشت وحشت کی خاک ہم چھانیں
تو سے غربال خار سے کرلیں (خلاق)

مطلوب الطالب مولفہ رحم علی خاں بن بہرہ مند خاں سکندر پوری میں مذکور ہے کہ تجنیس لاحق یہ ہے کہ اس میں الفاظ دامن دار آتے ہیں اور دوسری عبارت میں یوں سمجھو کہ تجنیس لاحق میں الفاظ دائرہ دار آتے ہیں۔

جان جاناں وجہان وجان وجہان وجہان

روح روحانی ودان انسی وجانی علی — مذاق

یہ تینوں قسمیں تجنیس کی بیان کی گئیں باعتبار اتصال وانفصال کے

یعنی جدا جدا یا پاس پاس واقع ہونے الفاظ متجانس کے

دو قسم پر منقسم ہو سکتی ہیں متصل منفصل اور الفاظ متصل

ہیں حرف ظرف یا عطف یا جر یا ان کی مثل کا فاصل

ہونا ان کے اتصال کے منافی نہیں

تجنیس تام متصل کی مثال

میری زباں سے مدح کہاں اس کی ہو سکے

توصیف میں ہو جس کی زبان قلم قلم — انشا

تجنیس تام منفصل کی مثال

تسکین درد دل کو نہ آج ہو نہ کل ہو

بے یار بے کلی ہو وہ ہی ملے تو کل ہو — وحید

تجنیس زائد متصل کی مثال

دور سے دے گی دکھائی روشنی جلنے سواد

یا در کھ قاصد نشاں ہو یہ دیار یار کا — ناسخ

تجنیس زائد منفصل کی مثال

لب شیریں کے وصف کرتے ہیں

بات گویا نبات اپنی ہے — اسیر

تجنیس مضارع متصل کی مثال

ہر گام پر جو پھانس لیا مرغ دل مرا

کیا چال چال ہو بت محشر خرام کی — سرور

تجنیس مضارع منفصل کی مثال

مناسب ہو اب اور یہی ہو صلاح

کہ تو اور طوس آوے باب سلاح — منشی

تجنیس لاحق متصل کی مثال

خواب میں پہنچا جو داں دست خیال

نیلا نیلا اس کا زانو ہو گیا — مخدوم

تجنیس لاحق منفصل کی مثال

واں بال سے وہ کمر ہو باریک

یاں آنکھوں میں دو جہاں ہو تاریک — ہوس

تجنیس محرف متصل کی مثال۔

کہہ دیا مستسقی سے جا فصد کر

لکھ دیا مجنون کو شیر شتر — سودا

تجنیس محرف منفصل کی مثال

میں تو کیا ہوں کارواں کے کارواں ہو گئے اسیر

بندہ لاکھوں کو کرے گا آج مژدہ کان کا

نسیم لکھنوی

تجنیس مذیل منفصل کی مثال

مانگ سے اس کی مانگتی ہو بھیک

مہ کا کاسہ لئے شب تاریک — ذوق

تجنیس خطی متصل کی مثال

مہ غرق عرق دیکھ کے خورشید ہوا تم

ابرو سے ٹپکتا ہی پڑا تیغ کا جوہر — دبیر

تجنیس خطی منفصل کی مثال۔

قابل نہ تھے جفا کے اٹھانے کے ہم ذرا

تربت پناہ ہے یہ اس آفت پناہ کی

تجنیس مرکب متصل کی مثال

آنکھ تو بھلا کیا ہو جیکارہ ہو یہ کارہ

دنیا میں کسی کی بھی نہیں تجھ سے بڑی آنکھ — عزیز (بحر نفقات)

تجنیس مرکب منفصل کی مثال

وہ شیریں تھے لب جن کے آگے نبات

خجل اس قدر ہو کہ آوے نہ بات — درخشت

اگر اقسام مذکورۂ بالا سے کسی قسم کی تجنیس کے

الفاظ متجانس کلام میں مکرر واقع ہوں گے تو تجنیس مکرر

کہیں گے کیونکہ صرف تجنیس کے یہ معنی ہیں کہ دو لفظ

ایک سے آویں۔ لیکن وہ لفظ متجانس جب مکرر

واقع ہوں گے تب تجنیس مکرر کہلائے گی بعض نے

اس کی قید لگائی ہو کہ تجنیس خواہ کسی قسم کی ہو جب

الفاظ متجانس مکرر متصل واقع ہوں گے تب اس

کو تجنیس مکرر کہیں گے اور جب متصل نہ ہوں گے

تو اس کو تجنیس غیر مکرر کہیں گے۔ بہر صورت

مثال یہ ہے۔

صاف تھا جب تک تو ہم کو بھی جواب صاف تھا

اب تو خط آنے لگا شاید کہ خط آنے لگا — ضیا

اس میں تجنیس تام کی تکرار ہے۔

لفظ تجنیق نہ تخنیق سمجھتے ہیں کچھ

خرم اور خزم کی تخفیق میں اکثر حیراں — نسیم دہلوی

اس شعر میں تجنیس خطی کی تکرار ہے۔

علیؑ کا دبدبہ ورعب وجرات وصولت

حسنؑ کا حسن حسینؑ حسین کی شوکت — نفیس

بعض رسالوں میں تجنیس مکرر کے استخراج نثر اور

قوافی نظم میں آنے کی قید دیکھی گئی ہو مگر یہ قید

بے اصل ہو بہر صورت مثال یہ ہے۔

گریزاں اس کے ہودے شور سے شیر

کرے دیودں کو اپنے زور سے زیر — نیکنام

اس شعر میں اجناس لاحق کی تکرار ہے۔ اس

صورت میں غزل اور قصیدے میں الفاظ متجانس

کا سوا مطلع کے باقی شعروں میں ایک بار ضرب

میں آنا ہوتا ہے اور مثنوی ومسدس وغیرہ میں

ہر شعر کے عروض وضرب میں مکرر آتے ہیں بعض

نے کہا ہو کہ تجنیس مکرر کو تجنیس مُزَدَّوَج

اور تجنیس مُرَدَّد بھی کہتے ہیں اور اکثر

کا قول یہ ہو کہ الفاظ متجانس کے حرفوں میں

اختلاف کمی بیشی کا ہو تو اس کا نام تجنیس مزدوج

اور تجنیس مردد ہے۔

مثال۔

پوشیدہ اس کے ڈر سے وہ جام جم ہوا
عالم میں اور تیغ سے یہ کام کم ہوا — نصرت

پچھلے قول سے معلوم ہوا کہ خواہ کسی قسم کی تجنیس ہو اگر الفاظ متجانس میں حروف کی کمی بیشی نہ ہو تو تجنیس مکرر ہے اور اگر کمی بیشی ہو تو تجنیس مزدوج اور مردد ہے لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی علٰحدہ قسم نہیں اور جن لوگوں نے تجنیس مکرر مردد کو ایک ہی لکھا ہے وہ بہت درست ہے کیونکہ جس کو تجنیس مزدوج کہتے ہیں وہ تجنیس زائد مکرر کی ایک شکل ہے اور تجنیس متصل و مکرر کو بھی علٰحدہ علٰحدہ قرار دینا کتب عربیہ کی اصطلاح کے خلاف ہے کیونکہ تلخیص المفتاح وغیرہ میں لکھا ہے کہ کسی قسم کی بھی تجنیس کے دو لفظ برابر واقع ہوں اس کو تجنیس مزدوج اور تجنیس مکرر اور تجنیس مردد کہتے ہیں جیسے انیس کے ان مصرعوں میں تجنیس محرف متصل ہے۔

پہنچا جو مُہر مِہر سے فرمان عزل شب
گردوں پہ عالمان سحر کا ہوا نصب

مُہر اور مِہر میں تجنیس محرف ہے اور برابر واقع ہیں

**(۲) صنعت اشتقاق**:۔ کلام میں ایک اصل کے چند الفاظ لانا اس طرح کہ ان لفظوں میں اصل کے حروف ترتیب وار موجود ہوں اور اصل میں جو معنی ہوں ان میں بھی باہم اتفاق رکھتے ہوں پس قرار اور قرم اس قبیل سے نہ ہوں گے کیونکہ گو دونوں کلمے حروف میں متفق ہیں مگر ترتیب میں متفق نہیں۔ اشتقاق کی مثال یہ ہے۔

اے بخت تو جاگ اور جگا ہم کو کہ پھر ہم
جاگیں گے نہ تا حشر جگائے سے کسو کے — احسان

جاگ، جگا، جاگیں گے اور جگائے یہ چاروں لفظیں جاگنا مصدر سے مشتق ہیں۔

**(۳) صنعت شبہ اشتقاق**۔ کلام میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو ظاہر میں اشتقاق کی نوعیت رکھتے ہوں لیکن حقیقۃً ان کا ماخذ علٰحدہ علٰحدہ ہو یعنی ان میں بعض حروف یا کل حروف اس طرح اتفاق رکھتے ہوں کہ دیکھنے سے بادی النظر میں یہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ ایک اصل سے مشتق ہیں اور حقیقت میں ایسا نہ ہو اس لئے کہ نفس الامر میں اصل ان کی مختلف ہے پس شبہ اشتقاق میں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں الفاظ ایک مادے سے نکلے ہیں کیونکہ دوسرے لفظ میں پہلے لفظ کے سب حروف موجود ہوتے ہیں مگر تامل کے بعد ظاہر ہو جاتا ہے کہ دونوں ایک اصل سے نہیں ہیں۔

نکتہ مشتاق یار ہے اپنا
شاعری تو شعار ہے اپنا

شاعری اور شعار میں شبہ اشتقاق ہے۔

**(۴) صنعت تکریر (یا) تکرار**۔ ایک معنی کے دو لفظوں کا مصرعوں یا شعر میں برابر برابر جمع کرنا۔ اس صنعت کی سات صورتیں ہیں

پہلی صورت تکریر مطلق۔ یہ اس طرح ہے کہ ایک شعر میں لفظ مکرر آئیں خواہ دونوں مصرعوں کے اول میں جیسے

روتے روتے کون سویا خاک پر
ملتے ملتے کس کا جھولا رہ گیا — مائل حیدرآبادی

یا صرف مصرع اول کے شروع میں جیسے

آتے آتے ہونٹ تک ایسی جمی
بات دانتوں سے بھی کچھ سخت تر — قدر

یا صرف مصرع ثانی کے اول میں جیسے

آپ کے اوصاف قرآں ہیں سے پوچھئے
نکتہ نکتہ جس کا معیار فصاحت ہو گیا — مشتری

یا مصرع اول کے حشو میں جیسے۔

مرے سوز جگر کا چرچا ہے گھر گھر یہ عالم میں
زمیں پھونکی زباں پھونکا اور اس نے آسماں پھونکا — شعور

یا دوسرے مصرع کے حشو میں جیسے

پڑا ہو خاک میں جب سے نظر وہ ناوک مژگاں
چبھوتا ہے جگر میں چپکے چپکے برچھیاں کوئی — شمیم

یا دونوں مصرعوں کے آخر میں جیسے۔

جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل
اب وہ اسے رلواتے ہیں ڈھیلی ہل ہل — ذوق

یا صرف مصرع اول کے آخر میں جیسے

روش شیشہ ہر اک سنگ ہو ریزہ ریزہ
پڑے البرز پہ گر گرز کی تیرے ضربت — ذوق

یا صرف مصرع ثانی کے آخر میں جیسے۔

خسروا جلوہ ترا وہ طرب افزائے جہاں
کہ جسے دیکھ کے قرباں ہو عید قرباں — ذوق

دوسری صورت۔ ہر مصرع میں علٰحدہ علٰحدہ دو لفظ آئیں اسے تکریر مثنیٰ کہتے ہیں۔

قطرہ قطرہ آنسو جس کی طوفاں طوفاں شدت ہے
پارہ پارہ دل ہو جس میں تودہ تودہ حسرت ہے
(ذوقی دہلوی)

تیسری صورت۔ تکریر مشبہ اس طرح ہے کہ پہلے مصرع میں دو لفظ ذکر کریں پھر ان کی مناسبت سے دو لفظ دوسرے مصرع میں لائیں پس یہ پچھلے لفظ اگلے لفظوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔

خنداں خنداں جدھر پھرا وہ
گریاں گریاں ادھر سے گئے ہم

پچھلے مصرع کے دونوں لفظ اگلے مصرع کے دونوں لفظوں سے تضاد کا علاقہ رکھتے ہیں۔

چوتھی صورت ۔ تکریر مستانف یہ ہے کہ لفظ ایسے مکرر آئیں کہ پہلے لفظ کے بعد دوسرا لفظ لانے سے معنی کی تجدید ہو جائے اسے تکریر تجددی بھی کہتے ہیں اس لیے کہ لفظ تو وہی ہوتا ہے مگر اس کے آنے سے معنی میں نئی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

ہم کافران عشق کو یہ ہے بڑا عذاب
دوزخ میں آتش آتش سنگ صنم نہیں — ذوق

نئے انداز اور نئے یہ ڈھنگ
دیکھ کر عقل، عقل کل ہے دنگ — سیجین

پانچویں صورت ۔ یہ ہے کہ دو لفظ مکرر کے درمیان کوئی لفظ واسطہ واقع ہو اسے "تکریر مع الوسائط" کہتے ہیں۔

جان جاں سار یہ رہتی تھی پڑی نار یہ نار
دل یہ یاں اپنے اترتا تھا سدا نور یہ نور — عبدالحکیم سوز

وہ مست آئے تو میکش کیا ہیں بے حس مست ہو جائیں
صراحی پر صراحی ۔ خم پہ خم ساغر ہو ساغر پہ
(امیر مینائی)

چھٹی صورت ۔ اس طرح ہے کہ دوسرا لفظ پہلے لفظ کے معنی کی تاکید کرتا ہو اسے "تکریر موکد" کہتے ہیں۔

تو نے مجھے پیارے برا کر کہا، کہا
بالصلحت سے غنچے کو منہ پر کہا کہا — (دریائے لطافت)

غش میں گر نگلخہ زلف شگفتہ بھی نہیں
جا بیٹے جا بیٹے ہم ہوش میں آتے بھی نہیں — اسیر

ساتویں صورت یہ ہے کہ بعض الفاظ کی تکرار باعتبار معنی کریں اور یہ بات بطور ظرافت ہوتی ہے۔ اسے تکریر حشو کہتے ہیں۔

امجد ہو جس کے غنچۂ دل میں ولائے شاہ
قربان اس گلے کے ہوں ہزارہا بہار — امجد بدایونی

**(۵) صنعت تصحیف** ۔ تصحیف کے لغوی معنی ہیں صحیفے کو غلط لکھنا۔ اصطلاح میں یہ ہے کہ شاعر ایسے الفاظ لائے کہ بتغیر نقاط دوسرے لفظ بن جائیں، اور اگر مدح ہو تو ہجو ہو جائے۔
مطلوب طالب میں اس کی تعریف یوں کی ہے کہ ایسے الفاظ لائیں جو بے لاحظہ نقاط و حرکات مدح سے ہجو ہو جائیں۔ امیر خسرو اعجاز خسروی کے تیسرے رسالے میں کہتے ہیں کہ صنعت تصحیف اور تجنیس خطی میں یہ فرق ہے کہ تجنیس خطی میں دو لفظ ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ حرکات و نقاط کے بدلنے سے ان کے معنی بدل جاتے ہیں۔ جیسے مسکین اور مشکین پسر ظفر کے اس شعر میں۔

تصور اس کی مژگاں کا مجھے سونے نہیں دیتا
بچھا دیتا کوئی نشتر مرے بستر کے نیچے ہے

نشتر اور بستر میں تصحیف نہیں۔ پس جن لوگوں نے ابر اور توشہ اس کی مثال میں لکھا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ اور تصحیف یہ ہے کہ بعد مدح کے ہجو پیدا ہوتی ہے اور اول میں یہ بات نہیں۔
زواید عنایتہ شرح فواید عنایتہ میں ملا محمود جون پوری نے اس صنعت کا نام تجنیس تصحیف لکھ کر حابث حایث مفسد مثال دی ہے۔ حالانکہ اس کو اس سے کوئی علاقہ نہیں۔ وہاں دو لفظ ہم صورت آتے ہیں۔ یہاں ایک ہوتا ہے جیسے نواب غوث محمد خاں والی جاورہ کے سفرنامے مسمی بہ سیر المحتشم میں ہے اگرچہ صاحب ریاست و حکومت ہیں۔ مگر نہایت عاقل لائق عاقل کی تصحیف غافل کے ساتھ ہوتی ہے جو کہ ہجو ہے۔
حدائق السحر فی دقائق الشعر میں اس صنعت کے بیان میں اس طرح پر لکھا ہے کہ مصحف وہ ہے کہ شاعر نظم یا نثر میں ایسے الفاظ لائے کہ ان کے نقاط یا حرکات کو بدل دیں تو مدح کی جگہ ہجو ہو جائے اور یہ دو طرح پر ہے ایک **مصحف منتظم** اور وہ یہ ہے کہ ہر کلمے کو علیحدہ تصحیف کے ساتھ پڑھ سکیں اور کلام کی ابتدا و انتہا تصحیف میں ظاہر و مبین ہو جیسے اس عبارت میں "عجب ہے کہ اس حبیب عاقل کو کبر پسند ہے" اس کی تصحیف یہ ہے کہ "عیب ہے کہ اس خبیث غافل کو کیر (عضو تناسل) پسند ہے" دوسرا **مصحف مضطرب** یہ ہے کہ حروف ملے جلے ہوں اس وجہ سے کلمات کے جوڑ غور و فکر کے بعد سمجھ میں آکر تصحیف حاصل ہو جیسے "کنز است دنبی حزانہ" کہ اسے غور کے بعد "کیر است (گھوڑے کا عضو تناسل)" بھی پڑھ سکتے ہیں۔

**(۶) صنعت توسیم** ۔ لغت میں توسیم کے معنی ہیں نشان کرنا۔ اصطلاح علم بدیع میں اسے کہتے ہیں کہ شاعر بنیاد قافیے کی ایسے حروف پر رکھے کہ ممدوح کا نام اس میں آجائے اسے توسیم اس لیے کہتے ہیں کہ شاعر اپنا نشان قافیے میں دکھاتا ہے

سرگرم صفت تیرا دنیا میں ہر انساں ہے
اے مظہر خوبی تو الطاف علی خاں ہے — شاہ نصیر

**(۷) صنعت ایداع** ۔ لغت میں کسی کے پاس ودیعت رکھنے اور کسی کی ودیعت قبول کرنے اور قوم میں صلح کرانے کے معنی میں آتا ہے۔ اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ ممدوح کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا کہ ان سے اس کا نام نکل آئے جیسے یوسف خاں کی مدح میں کہیں کہ رات جو میں نے ترے مصحف حسن

سے فال کھولی تو سورۂ یوسف فال میں نکلا۔

(۸) **صنعت متتابع** ۔ لغت میں متتابع پے درپے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ بات میں سے بات نکالیں۔ اور الفاظ اس طرح آئیں کہ ایک کی متابعت کی وجہ سے دوسرا آوے

سوئے مےخانہ جو دہ دیکھیے نگاہ قہر سے
تاک میں انگور انگور دل میں پنہاں ہو شراب میں نشہ

(۹) **صنعت تزلزل (یا) متزلزل** ۔ ملا خیرالدین نے خیرالبلاغت کے ایک رسالے میں لکھا ہے کہ یہ صنعت اس طرح ہے کہ حروف کی حرکت کے تغیر سے مدح مذمت ہو جائے جیسے۔

ہے دعا میری یہ تجھ سے کردگار
اس کے سر کو رکھ ہمیشہ تاجدار

تاجدار میں اگر جیم ساکن پڑھیں تو مدح ہے اور اگر اس کو مکسور پڑھیں تو مذمت ہو جائے۔ سکون کی صورت میں مراد یہ ہے کہ سر پر تاج حکومت رہے اور دوسری صورت میں یہ معنی ہوئے کہ مقتول ہو کر سر اس کا دار یعنی سولی پر لٹکا رہے۔ دوسری صورت میں سر مضاف ہے اور دار مضاف الیہ۔

(۱۰) **صنعت قلب** :۔ کچھ الفاظ اس طرح پر واقع ہوں کہ دونوں لفظوں کے حروف ترتیب میں یکساں ہوں اس طرح کہ نوع اور عدد اور ہیئت ان کی متحد ہو مگر حروف کی تقدیم و تاخیر میں فرق ہو اس طرح کہ جو حرف پہلے لفظ میں مقدم ہوں اور دوسرے لفظ میں موخر ہوں۔ اس کو تجنیس قلب بھی کہتے ہیں اور تجنیس کی قسم شمار کرتے ہیں اور یہ صنعت کئی قسم پر مشتمل ہے۔

(الف) مقلوب کل یعنی سب حروف کلمے کے علی الترتیب منعکس ہوں جیسے کاخ، خاک اور نرش، شرن اور عرش شرع اور حمد مدح اور تار، رات وغیرہ۔

(ب) **مقلوب بعض**۔ اسے کہتے ہیں کہ کلمے کے بعض حروف کی ترتیب منعکس ہو۔ جیسے قریب رقیب اور شاک شکر اور کمال کلام اور رحیق حریق اور علم عمل اور مرحوم محروم اور حامی ماحی۔

(ج) **مقلوب مستوی**۔ یعنی تمام لفظ یا فقرہ یا مصرع یا شعر مقلوب کرنے سے وہی لفظ یا فقرہ یا مصرع یا شعر حاصل ہو۔ الفاظ کی مثال جیسے باب بے عیب شاباش نادان وغیرہ۔ مثال فقرے کی۔

یہ آنا جانا دم کا ہے فقط اس کی عنایت پر
کسی کی آمد و رفت نفس میں کچھ نہیں چلتی
ظفر

آنا جانا کو اگر آخر سے پڑھیں تو یہی عبارت حاصل کریں۔ شعر کی مثال۔

نم شدت کا ہے درد یہ ساکت دشمن
اشک ہر گاہ رکا خاک رہ گرد گشا

تمام شعر مقلوب مستوی ہے (د) مقلوب مجنح لفظ مجنح مشرف کے وزن پر مفعول کا صیغہ ہے اس کے معنی بازو دار کے ہیں اور اصطلاح میں اسے کہتے ہیں کہ الفاظ مقلوب میں سے ایک لفظ بیت کے اول میں واقع ہو اور دوسرا لفظ بیت کے آخر میں جیسے اس شعر میں۔

رحیم سوز اک پیدا ہے تو شرر یہ
رحم اور رب الٹ نکلا ہو میر

فائدہ۔ اگر دو لفظ مقلوب پاس پاس علی الترتیب واقع ہوں گے اور ان میں کسی دوسرے لفظ کا سوائے حرف عطف یا حرف جر یا ان کی مثل کے فاصلہ نہ ہوگا تو اسی کو مقلوب مکرر اور مقلوب مزدوج اور مقلوب مردد کہیں گے۔

(۱۱) **صنعت رد العجز علی الصدر**۔ عروضی بیت کے مصرع اول کے جزو اول کو صدر اور جزو آخر مصرع کو عروض کہتے ہیں اور جزو اول مصرع ثانی کو ابتدا اور جزو آخر مصرع ثانی کو ضرب و عجز بولتے ہیں اور درمیان بیت جو کچھ زائد ہو حشو ہے۔ پس اس صنعت میں یہ مراد ہے کہ جو لفظ عجز یعنی جزو آخر مصرع ثانی میں مذکور ہو وہی صدر میں یعنی جزو اول مصرع اول میں مذکور ہو۔ ہر چند کہ لفظ صدر سے جزو اول مصرع اول کا سمجھا جاتا ہے لیکن یہاں عام ہے اور اس سے ہر جزو ماقبل عجز کا مراد لیا گیا ہے خواہ حشو ہو خواہ عروض خواہ ابتدا اسی وجہ سے۔ ابی ہلال حسن بن عبداللہ نے کتاب صناعتین میں لفظ رد الاعجاز علی الصدور لکھا ہے۔ اس لحاظ سے اس صنعت کی چار قسمیں قرار دی گئی ہیں۔

پہلی قسم۔ صنعت رد العجز علی الصدر۔ یہ صنعت نظم و نثر دونوں میں جاری ہوتی ہے۔ نثر میں اس طرح کہ جو لفظ فقرے کے اول میں آئے وہی فقرے کے آخر میں آئے۔ اور نظم میں اس طرح جاری ہوتی ہے کہ جو لفظ صدر یعنی جزو اول مصرع اول میں آیا ہو وہی عجز میں آئے اور یہ چار حال سے خالی نہیں خواہ وہ لفظ بطور تجنیس کے ہوں یعنی وہ دونوں لفظ تجنیس کی صنعت رکھتے ہوں خواہ بطور تکرار کے یعنی الفاظ مکرر بغیر رعایت تجنیس کے آئیں خواہ

ردالعجز علی الصدر مع الاشتقاق ہو یعنی وہ لفظ ایک مادّے سے مشتق ہو خواہ ردالعجز علی الصدر مع شبہ الاشتقاق یعنی وہ لفظ مشابہت اشتقاق کی رکھتے ہوں اور تجنیس میں کسی خاص قسم کی قید نہیں بلکہ عام ہو کسی قسم کی بھی تجنیس ہو۔

مثال صنعت ردالعجز مع التجنیس

بال کھولے کیا تماشا کر گیا
ہو گیا عشاق پہ جینا حال — تراب

مثال ردالعجز علی الصدر مع التکرار

خط نامہ بر کو پھیر دیا اور یہ کہا
کہنا کہ ہم نے جان لیا مدعائے خط — نسیم دہلوی

مثال ردالعجز مع الاشتقاق۔

بھیجا خط کا کیا اس بت نے ترک
اب خدایا موت کا پیغام بھیج — تاریخ

مثال ردالعجز الصدر مع شبہ الاشتقاق۔

سود وہ الماس کھا کر مر رہوں
زندگانی ہجر میں بے سود ہے — تاریخ

دوسری قسم صنعت ردالعجز علی الحشو۔ یعنی جو لفظ عجز میں واقع ہو وہی حشو میں اور حشو یہاں عام ہو خواہ مصرع اول کا ہو خواہ ثانی کا ہو اور ہر ایک میں وہی چار صورتیں متذکرہ قسم اول پیدا ہو سکتی ہیں

مثال ردالعجز مع الحشو۔

ہر دم ہے یہی پردہ تم پر مرے
بس اب تم ذرا مجھ سے بیٹھو پرے — حسن

تیسری قسم ردالعجز علی العروض۔ یعنی جو لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں واقع ہو وہی جزو آخر مصرع اول میں ہو۔ چوتھی قسم ردالعجز علی الابتدا یعنی جو لفظ مصرع ثانی کے جزو آخر میں ہو وہی لفظ اس مصرع کے جزو اول میں ہو۔ مثال ردالعجز مع العروض

ہمارے سامنے مت ابر بار بار برس
جو ہم سے ہو سکے تجھ سے نہ ہو ہزار برس — رفعت

وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے
ناز کھینچوں بجائے حسرت ناز — غالب

(۱۲) صنعت تحاذ:- یہ صنعت بھی ردالعجز علی الصدر کے قبیل سے ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ لفظ آخر مصرع اول کا لفظ اول مصرع ثانی کا لفظ اول مصرع ثالث ہو اور لفظ آخر مصرع ثالث کا لفظ اول مصرع رابع ہو ایسے ہی جہاں تک اتفاق پڑے۔

آتا نہیں کیوں میرا وہ آسائش جاں
جاں جس پہ فدا کرتے ہیں سب اور ایماں
ایمان ہے میرا محبت اس کی دائم
دائم اس کو بھی مجھ پہ لطف نہاں — انشا

(۱۳) صنعت قطار البعیر۔ یعنی شعر میں لفظ آخر مصرع اول اور لفظ اول مصرع آخر ایک سے ہوں۔

غربال ہوئے پاؤں طلب میں تری ہیہات
ہیہات ترا اے کعبۂ مقصود کہاں ہے — لطف

(۱۴) صنعت تفریع۔ یعنی شعر میں جزو صدر کا حرف آخر عجز کے حرف آخر کے موافق ہو۔

ہیہات وہ ساعت بھی عجب ہوتی کہ جس وقت
لائی تھی صبا یار سے پیغام محبت — سحر

ہیہات صدر میں ہے اور محبت عجز میں دونوں کا حرف آخر تائے فوقانی ہے۔

(۱۵) صنعت مبادلۃ الراسین۔ یعنی دو لفظوں میں حرف اول باہم تبدیل ہوں۔

اگر حق نے بخشی ہو عقل نجیب
تو سن مجھ سے تو ایک نقل عجیب — سحر

(۱۶) صنعت تضمن المزدوج۔ رعایت قوافی کے بعد اثنائے کلام میں ایسے دو لفظ جمع کیے جائیں جو وزن اور روی میں موافق ہوں۔

اترے ملک فلک سے یوسف زمیں سے نکلے
ممکن نہیں کہ تجھ سا کوئی کہیں سے نکلے — نشاط

مراد ملک اور فلک سے ہو نہ زمیں اور کہیں سے کیونکہ یہ الفاظ قافیے میں ہیں۔

(۱۷) صنعت ترافق۔ یعنی چار مصرعے اس طرح کے ہوں کہ جس کو چاہیں مصرع اول و دوم و سوم و چہارم کر لیں۔

معشوق ہوں میں اس شرم و حیا کا دل سے
عاشق ہوں میں اس ناز و ادا کا دل سے
شیدا ہوں میں اس زلف دوتا کا دل سے
کشتہ ہوں میں اس طرز وفا کا دل سے

(۱۸) صنعت نظم النثر۔ یعنی نظم کو اس طرح پر بنائیں کہ اس کو نثر بھی پڑھ سکیں حالت نثر میں بندش نشست الفاظ اور صفائی کلام بھی شرط ہے۔

جان اہل دنیا زندہ نواز۔ بعد تعظیم اور عجز و نیاز یہ گزارش ہماری ہے کہ دعا۔ آپ کے حق میں رات دن کرنا اور ہمیشہ فراق میں مرنا۔ دل کو ہر وقت مضطرب کرنا کب تلک آخر کے دن جوتھا۔ آئی تو بندہ بے گناہ مرا حال سے اپنے مطلع کیجئے۔ اور جلدی مری خبر لیجئے۔

(غلام امام شہید)

(۱۹) صنعت مثلث۔ اس کو کہتے ہیں کہ رباعی کے تین مصرعے اس طرح لکھے جائیں کہ اگر سر ہر مصرع سے بعض الفاظ کو اٹھائیں تو ان کو جمع کرنے سے چوتھا مصرع خود پیدا ہو جائے مگر اکثر وہ الفاظ ہر مصرع میں سرخی یا کسی علامت خاص سے لکھے جاتے ہیں۔ مطلوب طالب نے اس کا نام صنعت سکتہ لکھا ہے۔

ہے مہر میں تیرے حسن سے پرتو نور

اور ماہ میں تجھ سے روشنی ہوا ے خود
تیرا ہی ظہور سارے عالم میں ہے
ہے مہر میں اور ماہ میں تیرا ہی ظہور

**(۲۰) صنعت مربع** - اس کو چہار در چہار بھی کہتے ہیں یعنی چند سطریں چار چار خانوں میں ایسی لکھیں کہ انھیں طول میں اور عرض میں یکساں پڑھ سکیں کسی طرح کا تفاوت واقع نہ ہو اس کی مثال بحر الفصاحت میں مفصل درج ہے۔

**(۲۱) صنعت مدور** - یعنی مصرع یا شعر ایسا ہو کہ اس کو ایک دائرے میں چار یا آٹھ رکن کرکے دائرے کے حضور میں علیحدہ علیحدہ لکھیں اور جس رکن سے چاہیں پڑھ سکیں اور ایک مصرع یا بیت بے اعتبار تقدیم و تاخیر رکن کے کئی مصرعے یا بیتیں حاصل ہوں۔ مثال بحر الفصاحت میں مفصل درج ہے۔

**(۲۲) صنعت اقسام الثلثہ** - اگر معاً پڑھیں تو ایک غزل ہے اور جو مطلع چھوڑ کر پہلے مصرعوں کو پڑھیں تو دوسری غزل ہو جائے اور جو مطلع چھوڑ کر پچھلے مصرع پڑھیں تو پانچ مرتب مطلع ہو جائیں۔

خندۂ لب سے ہے اس کے شمع خنداں بے فروغ
جلوۂ رخ دار سے ہے سرو چراغاں بے فروغ
نور بینائی ہے کم زلف بت گلفام سے
ہے اندھیری رات میں شمع شبستاں بے فروغ
ٹمٹماتا ہے چراغ خانہ اپنا شام سے
ہے سواد خط میں یعنی روئے جاناں بے فروغ
جو امام سمجھ گئے مجھ کو سو کا پیشوا
ہوں تو میں دانا پہ ہوں پیش ند یا بے فروغ
گرچہ میں گنتی سے باہر ہوں پہ ہوں آرام سے
جوں چراغ کشتۂ گور غریباں بے فروغ
ہو نو دن سے ہزار اس کے نکتوں ری زیاد
وصل کی شب میں بھی نجم بخت ہو یاں بے فروغ
کام ڈالا ہے خدا نے کس بت خود کام سے
ہے شرارت سے وہ کافر رو بہ داماں بے فروغ
لگ گئی ہیں اس مریض غم کی آنکھیں چھت کو آج
ہے وہ نور دیدہ اک گوشے میں پنہاں بے فروغ
دیکھ کر بالا خرامی اس کی سمت بام سے
مردم چشم اپنے ہیں یاں زیر ایواں بے فروغ
کیا ہی ہو نکلا ہے ابتر جیحو پوچھو میں وہ شوخ
خجلت دشنام سے ہو روئے انساں بے فروغ
اے کرم ادھم اٹھا رکھی ہے اس نے شام سے
اچپلاہٹ سے ہوا اس کی برق رخشاں بے فروغ

اس صنعت کو نام لور کے رہنے والے کرم خاں اور لقوے کریم اللہ خاں کرم عرف کمھو خاں نے ایجاد کیا ہے۔

**(۲۳) صنعت براعت استہلال** - یہ ہو کہ جو قصہ بیان کرنا منظور ہو خواہ نظم ہو خواہ نثر اس کا دیباچے یا اول داستان میں اشارہ کر دیں بہت مثنویاں اور قصیدے اور اکثر قصے نثر کے اس صنعت میں ہوتے ہیں۔ نسیم۔ مثنوی گلزار نسیم میں فرخ یعنی بکاولی کے غائب ہو جانے اور حالہ کے طلب کرنے کے موقع پر لکھتے ہیں

کھلنے یہ جو ہے طلسم تقدیر
اب خامے نے یوں کیا ہے تحریر

**(۲۴) صنعت سیاق الاعداد** - یعنی کلام میں عددوں کا ذکر کرنا خواہ ایک سے دس اور اس سے زیادہ تک خواہ برعکس اس کے ایک تک اور عدد خواہ ترتیب وار رہیں یا بے ترتیب

ایک دو تین چار پانچ چھ سات
آٹھ نو دس تلک تو تھی اک بات (وحشت گلزار)

**(۲۵) صنعت مسمط** - یعنی غزل یا قصیدہ وغیرہ میں سوائے مطلع کے تین تین یا زیادہ سجع یعنی فقرہ ہائے ہم وزن ایک طرح کے مذکور کریں اور چوتھا قافیہ اصل غزل یا قصیدے کا ہو۔ مطلع کو اس لیے مستثنیٰ کیا کہ اس میں بسبب رعایت قافیہ وغیرہ کے یہ بات نہیں ہو سکتی اور اس شاعر کی قوت طبع دیکھی جاتی ہے۔

سرچشمۂ رحمت ہو وہ سر دفتر رحمت ہو وہ
سرمایہ دولت ہو وہ باعزت و جاہ و حشم (نسیم دہلوی)

**(۲۶) صنعت توشیح** - اس کو کہتے ہیں کہ کچھ اشعار ایسے لکھے جائیں جن کے ایک ایک حرف سر ہر مصرع یا شعر جمع کرنے سے کوئی نام یا عبارت پیدا ہو اور جو اشعار زیادہ ہوں تو کوئی شعر ہو پیدا ہو۔

کر چکا جب تمام میں یہ کتاب
ایسی تاریخ کا خیال ہوا
نام ہو سا تھ ایک صنعت کے
تا کہ سائق جہان ہو اس کا
اس لیے لکھ کے قطعۂ تاریخ
رغبت دل سے خوب فکر کیا
یک بیک یہ بصنعت توشیح
خوب برجستہ نام ہاتھ آیا (ظاہر دہلوی)

**(۲۷) صنعت مشجر** - وہ یہ ہے کہ اشعار کو بطور ایک درخت کے لکھا جائے یعنی ایک شعر جڑ درخت کی فرض کرکے اس سے بہت سی شاخیں موقع مناسب مصرعوں کی نکالی جائیں اور ہر جگہ سے ملا کر پڑھنا ممکن ہو اور شعر بامعنی حاصل ہوتا جائے

مثال سحر الفصاحت میں ملاحظہ ہو۔

(۲۸) **صنعت ترصیع** - یہ صنعت اس طرح ہے کہ ایک مصرع موزوں کریں اور اس کے مقابل دوسرا مصرع اس صورت سے لائیں کہ پہلے مصرع کا پہلا لفظ دوسرے مصرع کے پہلے مصرع کا پہلا لفظ دوسرے مصرع کے پہلے لفظ کا قافیہ ہو اور پہلے مصرع کا دوسرا لفظ دوسرے لفظ کا قافیہ ہو اسی طرح پہلے مصرع کے اور الفاظ بھی ترتیب وار دوسرے مصرع کے الفاظ کا قافیہ ہوں۔

وحید یگانہ ریاضت میں تھے
جنید زمانہ عبادت میں تھے

وحید کے مقابل دوسرے مصرع میں جنید ہے اور یگانہ کے مقابل زمانہ اور ریاضت کے مقابل عبادت ہے اور اگر الفاظ میں رعایت تجنیس بھی ہو یعنی مصرع ثانی میں بعینہ وہی الفاظ ہوں جو پہلے مصرع میں ہوں مگر معنی جداگانہ ہوں تو اسے ترصیع مع التجنیس کہتے ہیں۔

نہ وہ پہنچا نہ کلائی ہے رات
نہ وہ پہنچا نہ کل آئی ہیہات — کرم

(۲۹) **صنعت تلون** - یہ ہے کہ ایک شعر کئی وزنوں میں ہو مثال اس کی یہ بیت شیخ امام بخش ناسخ کی ہے۔

دود دل اپنا شرر افشاں ہوا
ابر اٹھا ما عنبر رخشاں ہوا

ایک وزن ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلن اور دوسرا وزن یہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلن۔

(۳۰) **صنعت محذوف** - محذوف اس شعر کو کہتے ہیں کہ اگر سر ہر مصرع سے کوئی لفظ دور کر دیا جائے تو موزونیت میں فرق نہ آئے اور وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔

مجھ کو رسوا نہ کر اے آفت جاں بہر خدا
بندہ تیرا ہوں میں کر رحم میاں بہر خدا
اس میں کیا فائدہ گر مجھ کو کیا تو نے قتل
کچھ بھی انصاف کر اے سرو رواں بہر خدا

بعد حذف لفظ مجھ کو اور بندہ اور اس میں اور کچھ بھی چاروں مصرعوں سے وزن رباعی کا باقی رہتا ہے۔

رسوا نہ کر اے آفت جاں بہر خدا
تیرا ہوں میں کر رحم میاں بہر خدا
کیا فائدہ گر مجھ کو کیا تو نے قتل
انصاف کر اے سرو رواں بہر خدا

(۳۱) **صنعت منقوص** - یہ صنعت بھی تلون کے قبیل سے ہے اور منقوص مراد اس شعر سے ہے کہ اگر لفظ آخر ہر مصرع کا دور کر دیا جائے تو وزن دوسرا پیدا ہو جائے۔

بے رحم جلانہ جی کو میرے چپ رہ
معلوم ہیں مجھ کو مکر تیرے چپ رہ
کس واسطے اس قدر تو ہے بن بن
تو آوے گا ہائے میرے ڈیرے چپ رہ

لفظ بس بن مصرع ثالث اور لفظ چپ رہ مصرع اول و ثانی و رابع کے آخر سے دور کرنے سے یہ وزن ہو جائے گا۔

بے رحم جلانہ جی کو میرے
معلوم ہیں مجھ کو مکر تیرے
کس واسطے اس قدر تو ہے
تو آوے گا ہائے میرے ڈیرے

(۳۲) **صنعت تشریع** - اسے کہتے ہیں کہ بیت کا ہر مصرع دو قافیے رکھتا ہو جن میں سے اگر پہلے قافیوں پر توقف کیا جائے تو معنی کی صحت درست ہو اور اس کو توشیح اور ذوالقافیتین بھی کہتے ہیں۔

(۳۳) **صنعت ذوالقافیتین** - اسے کہتے ہیں کہ ایک شعر میں دو یا دو سے زیادہ قافیے لائیں۔

سکندر طالع جمشید اقبال
ہمایوں صورت و خورشید تمثال — خوشتر

(۳۴) **صنعت لزوم مالایلزم** - اس کو التزام اور تضمین اور تشدید اور اعنات بھی کہتے ہیں یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر ایک امر یا چند امور کا جو ضروری نہ ہوں غزل یا قصیدہ وغیرہ کے ہر شعر میں التزام کرے - ذیل کے دونوں شعروں میں لفظ خاک کا التزام ہے۔

جو ہووے خاک بیز کوئے دلدار
اسے ہے خاک سے ہردم سروکار
جسے زر خاک سے حاصل ہوا ہے
یہی خاک اس کے حق میں کیمیا ہے

(۳۵) **صنعت حذف** - اسے قطع الحروف بھی کہتے ہیں نظم یا نثر میں کسی حرف کے نہ لانے کا التزام کیا جائے پس عبارت میں الف نہ ہوگا تو قطع الالف کہیں گے اور جو بے نہ ہوگی تو قطع الباء کہیں گے صنعت قطع الالف سب سے زیادہ مشکل ہے۔

کی میں نے جو غم سے سینہ کوبی
نوبت یہ صبح کی بجی ہے — ناسخ

(۳۶) **صنعت عاطلہ** - اس کو مہملہ اور غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں - ایسی عبارت یا نظم کہیں

جس میں حروف منقوطہ نہ ہوں صرف حروف مہملہ ہوں۔

ہم طالع ہما مرا و ہم رسا ہوا
طاؤس کلک مدح اڑا اور ہما ہوا (دبیر)

(۳۷) **صنعت منقوطہ** - یعنی نظم و نثر میں تمام ایسے حروف لائے جائیں جو نقطہ دار ہوں۔

ع نے تیغ بے شفتی بیچے نے تیغ زن بیچے (نصرت لکھنوی)

(۳۸) **صنعت رقطا** - عبارت یا مصرع یا بیت یا پوری غزل میں ایک حرف بے نقطہ علی الترتیب واقع ہو۔

یہ برق کی ہے شکل بہت آب و تاب ہو
کیا قرب کیا بعید ہو پرسش عذاب ہو (نصرت)

(۳۹) **صنعت خیفا** - علی الترتیب ایک کلمے کے کل حروف مہملہ یعنی غیر منقوطہ اور ایک کلمے کے سب حروف نقطہ دار ہوں۔

شب کو جشن سرور تخت رہا
کار فیض مدار بخت رہا (صہبائی)

(۴۰) **صنعت فوقانیہ** - اس کو فوق النقاط بھی کہتے ہیں عبارت یا نظم میں اس امر کا التزام کیا جائے کوئی حرف ایسا نہ آئے جس کے نیچے نقطہ ہو بلکہ جس قدر حروف نقطہ دار ہوں سب کے اوپر نقطے ہوں۔

ع وہ خوں خشاں وہ شعلہ آتش وہ دم وہ خم (نصرت)

(۴۱) **صنعت تحتانیہ** (یا) تحت النقاط - تمام عبارت یا نظم میں جتنے حروف نقطہ دار ہوں ایسے ہوں جو نیچے نقطہ رکھتے ہوں۔

جب دم چلی حسام حیدر کی سپاہ پہ (نصرت)

(۴۲) **صنعت واصل الشفتین** - ایسی عبارت یا مصرع یا شعر ہو جس کے ہر کلمے میں لب سے لب ملتے جاویں۔

میرا ممدوح امیر ابن امیر ابن امیر
میں کمر بستہ مکیں خادم مدحت پیما (نظم)

(۴۳) **صنعت واسع الشفتین** - یعنی عبارت کو پڑھیں تو لب سے لب نہ ملے۔

جی سے کہہ دو کہ آہ سرد کے ساتھ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے (زین نیازی)

(۴۴) **صنعت معجم** - اگر عبارت متضمن فتحہ کی ہو تو اس میں ضمہ اور کسرہ نہ لائیں اور اگر متضمن ضمے کی ہو تو اس میں فتحہ اور کسرہ نہ لاویں اور کسرے کا التزام ہو تو ضمہ اور فتحہ نہ لاویں۔

ع خطا کا رکا قول سارا جھپ آیا (تسلیم)

(۴۵) **صنعت افراد** - افراد لغت میں تنہا کرنے کو کہتے ہیں اصطلاح میں یہ ہو کہ شاعر بیت کے آخر میں حروف مفردہ کو ذکر کرے اور الفاظ مرکب سے متعارض نہ ہو اس قسم کے شعر کو مفرد القوافی کہتے ہیں کہ گویا ابیات کے حروف ترکیب سے تنہا رہ گئے ہیں۔

یہ دو قسم پر ہو مطلق اور جامع - مفرد مطلق یہ ہو کہ حروف تہجی میں سے جو حرف قافیے میں مذکور ہوئے ہوں ان کا مرکب کہیں نہ آیا ہو۔ مفرد جامع یہ ہو کہ جو حروف مفرد آئے ہوں ان کا مرکب پچھلے مصرعے یا بیت کے اول میں آجائے۔ چونکہ مفرد اور مرکب دونوں اس میں جمع ہیں اس لیے جامع کہتے ہیں اردو میں یہ صنعت اس طرح پائی جاتی ہے کہ کسی اسم کے حروف تہجی کو ترتیب وار لکھتے ہیں اور تلفظ میں ان حروف کے اسمار آتے ہیں ان کو سلسلہ وار جمع کرنے سے اسم مطلوب حاصل ہوتا ہو اور اردو کے اشعار کے بیت اول میں اور درمیان میں اور آخر میں تینوں جگہ ایسے حروف ذکر کیے جاتے ہیں اسی کے قریب ہجا بھی ہے۔ ہجی لغت میں شمار کرنے کو کہتے ہیں ہجا کے معنی ہوئے گنا ہوا اور خاص اس قسم کو جس میں آخر شعر میں حروف مفرد واقع ہوں شعرا مفرد القوافی کہتے ہیں کیونکہ اس کے قوافی مفرد حروف سے قرار پاتے ہیں۔ مفرد جامع کی مثال یہ ہے۔

بن ترے ہوں جاں بلب اے ع دے وس دے
دے طالب سے لب مرے جلدی تو اپنی ل وب
ل وب سے مراد لب ہو۔ مفرد مطلق کی مثال یہ ہے
در سے جب اہل عرف اس کو سے کہتے تھے کل
ز ول ف سے ہو ترکیب عشق سانپ کی (انشا)

(۴۶) **صنعت موصل** - اس کو صنعت متصل الحروف بھی کہتے ہیں عبارت یا نظم کے سب حرف مل کر لکھے جائیں اور اس کی کئی قسمیں ہیں دو حرفی موصل سہ حرفی موصل چہار حرفی موصل اور اس سے زیادہ جہاں تک ہو سکے۔ مثال دو حرفی کی۔

غم فرقت سے کوفت ہے جی پر
ہم سے غافل ہو تربت کا فکر (دنالہ شوق)

مثال سہ حرفی کی۔

ظلم کیا کیا جفائیں کیا کیا ہیں
عشق میں بھی بلائیں کیا کیا ہیں

مثال موصل چہار حرفی۔

چپکے چپکے کبھی مجھے کہنا
ہمیشہ کیا بچا سبھی گننا (دنالہ شوق)

علیٰ ہذا القیاس - پنج حرفی فقرہ اور نظم بھی لکھتے ہیں بلکہ ایک ایک فقرہ یا ایک مصرع یا ایک بیت پوری موصل ہوتی ہے۔

ایک مصرعے کی مثال

جنتنہیجنتنہتنفیثنیقینینی
(دخت نبی نے بخشی تقضی یقین نے)

شعر کی مثال

عشق ہی عشق ہے نہیں ہے کچھ
عشق بن تم کہو کہیں ہے کچھ
میر

**(۴۷) صنعت نشاری** - کوئی فقرہ یا مصرع یا سارا شعر یا کر لکھا جائے اور اس کے حروف دندانۂ آرہ کی شکل پیدا کریں۔

کیفیتیں تجھی میں جو ہوتا ہے تال پر
تن تن تن تن تنن تنن وو تنن میں رقص

پچھلے مصرع کی تقطیع اس طرح ہے تن تن ت مفعول تن تنن ت فاعلات تنن ورت مفاعیل تن م رقص فاعلات۔

**(۴۸) صنعت منقطع (یا) منفصل الحروف**

نثر یا نظم کے تمام حروف کتاب میں علٰحدہ علٰحدہ لکھے جائیں۔

دہ آب دارا دو دہ دم دار وراہ دا
نصرت

**(۴۹) صنعت تلمیع (یا) ذو لسانین (یا) ذو لغتین** - کلام میں زبانہائے مختلف کو جمع کریں اگر ایک شعر ہے تو زبانیں اور خمسہ میں پانچ اور غزل وغیرہ میں ایک شعر زبان اردو میں دوسرا فارسی میں تیسرا عربی میں وقس علیٰ ہٰذا یا ایک مصرع میں بعض ارکان فارسی زبان میں بعض اردو میں یا کسی اور زبان میں۔ غرض کہ جہاں تک ضمنی زبانیں چاہیں غزل خواہ قصیدہ وغیرہ میں جمع کر سکتے ہیں مگر اکثر زبانیں مروج مستعمل ہندوستان کی لکھی جاتی ہیں پس اگر ایک شعر میں دو زبانیں جمع ہوں اسے تلمیع ملمّع کہتے ہیں۔

اے سرو خوش خرام گلستان دلبری
خاماں ترے غلام کنیزک تری پری

والا تلمیع مجحوب کہتے ہیں۔

**(۵۰) صنعت جامع الحروف** - ایک بیت یا فقرہ ایسا لکھیں جس میں تمام حروف تہجی سما جائیں۔

مظہر فیض وعطا منعم ذی جود وسخا
صلح کل مشرب وثابت قدم رندِ دغا

اس شعر میں حروف عربی سب جمع ہیں۔

**(۵۱) تنسیق الصفات** - کسی چیز یا کسی شخص کا ذکر صفات متواترہ کے ساتھ کریں خواہ وہ صفات مدح کے ہوں یا مذمت کے۔

ہے ہے مرے سعید ورشید وحسیں جواں
خوش رو جواں عزیز جہاں مہ جبیں جواں
انیس

**(۵۲) صنعت مانی الضمیر (یا) اظہار مضمر** - یہ صنعت مشکل ترین صنائع لفظی ہے اور یہ اس طرح پر ہے کہ اول ایک مصرع پندرہ حروف کا کہیں اور اس میں کوئی حرف مکرر نہ ہو پھر ایک رباعی خواہ سوا وزن رباعی کے اور وزن میں چار مصرع کہیں اور اس امر کا لحاظ رکھیں کہ وہ پندرہ حروف جو ایک مصرع میں جمع ہیں وہ متفرق طور پر ان چار مصرعوں میں بھی موجود ہوں یعنی کوئی حرف کسی مصرع میں کوئی حرف کسی مصرع میں اور کسی مصرع میں مکرر۔ کوئی حرف ان میں کا رہ نہ جائے اور ان کے تحریر کرنے کی یہ صورت ہے کہ وہ مصرع پندرہ حروف والا اوپر لکھا جائے اور پھر رباعی وقطعہ کے طور پر وہ چاروں مصرع لکھیں اور مصرع اول کے کنارے پر (۱) کا ہندسہ اور دوسرے مصرع پر (۲) کا ہندسہ اور تیسرے مصرع پر (۴) کا ہندسہ اور چوتھے مصرع پر (۸) کا ہندسہ یہ کل عدد پندرہ ہوئے اور پندرہ ہی حروف مصرع اول کے تھے۔ اور طریقہ تبانے مانی الضمیر کا یہ ہے کہ مخاطب سے کہے کہ ایک حرف مصرع اول جامع الحروف (یعنی پندرہ حرف والے مصرع) میں سے ذہن میں لے پھر ان چار مصرعوں کو پڑھے اور پوچھے کہ جو حرف تم نے ذہن میں لیا ہے وہ کون کون سے مصرع میں ہے وہ اگر جواب دے گا دوسرے اور تیسرے مصرع میں ہے تو ان مصرعوں کے سرے پر جو عدد ہیں ان کو جمع کرنا چاہیے جو حاصل جمع ہو اسی کے مطابق مصرع جامع الحروف میں سے حرف گن لے وہی حرف اس نے لیا ہے مثال اس کی یہ مصرع اور یہ رباعی ہے۔

ہے لب دوست مخزن شکر

رُباعی

عاشق سا مہرو اور راز دل زار ۱
سو طرح کا زلیدا اور خال رخسار ۲
شب آ کر دو خود فشاں دو صاحب ۴
مشتاق کا عزم جان کر آخر کار ۸

مخاطب سے پوچھے کہ تم نے اس مصرع مرقومہ بالا میں سے جو حرف ذہن میں لیا ہے وہ رباعی کے کون کون سے مصرعوں میں ہے اگر وہ کہے کہ پہلے اور دوسرے مصرع میں ہے تو چاہیے کہ مصرع اول اور دوم کے آغاز کے عددوں کو جمع کریں یعنی ایک اور دو تین ہوئے اور تیسرا حرف مصرع جامع الحروف کا (ل) ہے معلوم ہوا کہ مخاطب نے (ل) لیا ہے کیونکہ دیکھا جاتا ہے تو لام سوائے مصرع اول اور دوم کے اور کسی مصرع میں نہیں ہے۔

**(۵۳) صنعت مُعَمّا** - امیر خسرو نے اعجاز خسروی کے تیسرے رسالے میں لکھا ہے کہ موجد اس کا مولانا بہار بخاری ہے۔ ۱۲ اس صنعت کو کہتے ہیں

کہ کلام سے باشارہ لفظی یا بدلالت حرفی وغیرہ کوئی نام یا عبارت حاصل ہو مگر اکثر وہ کلام موزوں ہوتا ہے اور نثر شاذ و نادر اکثر نام حاصل ہوتا ہے عبارت کبھی کبھی۔ معما میں اسم مقصود طالب بدلالت حروف و باشارت الفاظ حاصل ہوتا ہے اور اسم حاصل ہونے کی بہت سی صورتیں ہیں ایک یہ کہ حروف اسم مطلوب بہ ترتیب موجود ہوں اور حرکات و سکنات اسم پر بھی اشارہ ہو۔ دوسرے یہ کہ حروف اسم مطلوب بہ ترتیب پائے جائیں مگر حرکات و سکنات کی طرف کوئی اشارہ نہ ہو۔ سید انشاء نے جرأت کے نام کا معما کہا تھا۔ ع

"سر منڈی لنگوڑی گھر اتن" (لنگوڑی۔ وہ عورت جس کے پاؤں نہ ہوں) لطیفہ اس میں یہ تھا کہ گھراتن جرأت کی ماں کا نام تھا۔

## (۵۴) صنعت لغز (یا) چیستان (یا پہیلی)

اس میں باعتبار علامات اور صفات اور خواص کے کوئی چیز دریافت ہوتی ہے۔ فرق معما اور چیستان میں یہ ہے کہ مقصود اصلی معما میں حروف و الفاظ ہیں اور چیستان میں مقصود اصلی اشیا کی ذاتیں ہیں پہیلی آسمان اور تاروں کی

ایک تھال موتیوں سے بھرا

سب کے سر پر اوندھا دھرا — ظفر

## (۵۵) صنعت تاریخ

۔ مولوی غلام علی آزاد صاحب سبحۃ المرجان کہتے ہیں کہ اد بیان عرب نے تاریخ کو بدائع میں جگہ نہیں دی ہے۔ اصطلاح میں تاریخ اس کو کہتے ہیں کہ کوئی لفظ یا فقرہ یا عبارت مصرع یا بیت ایسی تجویز کریں کہ اس کو مکتوبی حروف کے عددوں سے بحساب جمل سنہ اور سال کسی واقعہ شادی یا وفات کے معلوم ہوں یا نکاح خواہ تولد فرزند یا تصنیف کتاب خواہ لڑائی یا بادشاہ کے جلوس یا کسی اور امر کے وقوع کا زمانہ سمجھا جائے حروف مکتوبی کی قید اس لئے ہے کہ جو حروف لکھنے میں نہیں آتے ان کے عدد محسوب نہیں ہوتے اور جو لکھے جاتے ہیں اگرچہ پڑھے نہ جائیں ان کے عدد لیے جاتے ہیں مثلاً لفظ اَلّٰلھُمَّ اور فرّخ میں ایک میم اور ایک رے کے عدد لیے جائیں گے اور نصیر الدین اور عبد اللہ میں الف کا ایک عدد لیا جائے گا اور الف ممدودہ کے بھی دو عدد لیے جائیں گے۔ اس لیے کہ وہ ایک الف متحرک اور دوسرا الف ساکن ہے اور بعض محققین الف ممدودہ کا ایک عدد لیتے ہیں اور ہمزہ کا کہ اس کی یہ صورت ہو (ء) بعض ایک عدد شمار کرتے ہیں بعض مہمل چھوڑ دیتے ہیں اور عدد نہیں لیتے تینوں صورتیں جائز ہیں چہ اور کہ میں ہائے مختفی کے بھی عدد لیے جائیں گے اور حشمت تا کے عدد دو طرح کے لیے جاتے ہیں جو (ت) دراز لکھی جاتی ہو خواہ جمع کی ہو خواہ ضمیر کی خواہ مصدری اس کے چار سو عدد لیتے ہیں جیسے غایات و حشمت وغیرہ میں اور جو (ۃ) املائے عربی یا فارسی مدورہ بہ شکل ہائے ہوز لکھی جاتی ہو اس کے پانچ عدد ہائے ہوز کے سے لیے جاتے ہیں جیسے ت، رحمۃ، صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ کی اور معنی "تاریخ کے لغت میں وقت ظاہر کرنا ہیں پس تاریخ سے بمقابلہ زمانہ حال کے مدت امن واقعہ گزشتہ کی ظاہر ہوتی ہے اور مادۂ تاریخ عام ہے خواہ نظم ہو خواہ نثر اور تاریخ دو قسم کی ہوتی ہے ایک صوری ایک معنوی اور معنوی فن معما کے قبیل سے ہے صوری وہ ہے جس سے لفظاً کوئی زمانہ معلوم ہو مثال صوری کی۔

ہزار و صد و شصت و دو میں غرض

اجل کا بہانہ ہوا وہ مرض — تسلیم

اور معنوی وہ ہے جس کے عددوں سے بحساب جمل کوئی سنہ و سال پیدا ہو گا اگر مادۂ تاریخ معنوی سے عدد مطلوب بغیر کمی بیشی کے نکل آویں تو اسے "تاریخ بے کم و کاست (یا) "تاریخ کامل کہتے ہیں۔ مثال معنوی کی۔

حضرت صولت نے لکھی یہ کتاب

مدح حضرت میں عجب نادر غریب

مصرع "تاریخ یوں موزوں کیا

نعت محبوب خدا ہے یہ عجیب

اس میں بارہ سو اٹھانوے عدد بے کم و کاست نکلتے ہیں۔ (ماخوذ از بحر الفصاحت)

## صنعت معنوی

۔ نظم یا نثر میں معنًا کوئی خاص بات پیدا کر دینا۔ فارسی ترکیب اصطلاح علم بدیع۔

## قول فیصل

۔ اس قسم کی سب صنعتوں کا مجموعی نام صنائع معنوی ہے ذیل میں اس کے اقسام درج کیے جاتے ہیں۔

## (۱) صنعت طباق (یا) تضاد (یا) مطابقت (یا) تکافو

۔ ایسے الفاظ استعمال میں لائیں جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کے فی الجملہ ضد اور متقابل ہوں اور فی الجملہ کی قید اس لیے لگائی ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہاں تضاد سے مراد ایسی دو چیزیں ہیں جو ایک محل میں وارد ہو سکتی ہیں اور ان میں انتہا درجے کا خلاف ہوتا ہو جیسے سیاہی و سفیدی بلکہ صنعت طباق میں تضاد سے مراد معنی عام ہیں اور وہ یہ کہ دونوں میں تنافی و تقابل ہو اگرچہ بعض صورتوں میں ہو اور وہ تقابل عام ہے اس سے کہ حقیقی ہو جیسے قدم و حدوث میں یا اعتباری جیسے جلانے اور مارنے میں اور نیز عام ہے اس سے کہ تقابل تضاد ہو جیسے حرکت و سکون میں یا تقابل

ایجاب و سلب ہو جیسے ہونے اور نہ ہونے میں یا عدم و ملکہ کا تقابل ہو جیسے بینائی و نابینائی یا تقابل تضایف ہو جیسے باپ ہونے اور بیٹا ہونے میں یا اور کسی قسم کا تقابل ہو جیسے گرمی و سردی وغیرہ۔

کچھ تری بات کو ثبات نہیں
ایک ہاں ہے تو پانچ سات نہیں (ناسخ)

**(۲) صنعت ایہام تضاد۔** کلام میں دو معنی ایسے جمع کیے جائیں جن میں باہم تضاد و تقابل نہ ہو لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا جائے ان کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد پایا جائے اور یہ عام ہے اس سے کہ ایک کے معنی مجازی، دوسرے کے معنی حقیقی کے ساتھ جمع کیے جائیں اور ان مجازی معنی کو حقیقی معنی کے ساتھ تضاد ہو یا دونوں کے معنی مجازی کو جمع کیا جائے اور دونوں کے معنی حقیقی کے اعتبار سے تضاد ہو اور اس صنعت کا شمار بھی اقسام تضاد میں ہے۔

اللہ ری بناوٹ کہ بگڑنے لگے ہنس کر
کچھ وصف کیا میں نے جو بیساختہ پن کا

بناوٹ سے مراد تصنع ہے اور بگڑنے سے مراد خفا ہونا ہے اور ان دونوں معنی میں کوئی تضاد نہیں البتہ بناوٹ میں جس کے ساتھ تصنع کو تعبیر کیا ہے اور بگڑنے میں جس کے ساتھ خفا ہونے کو تعبیر کیا ہے باعتبار معنی حقیقی کے تضاد ہے۔

**(۳) صنعت ایہام (یا) توریہ۔** ایہام کے معنی وہم میں ڈالنے اور توریہ کے معنی چھپانے کے ہیں اصطلاح میں ایہام اس کو کہتے ہیں کہ ایک لفظ ایسا کلام میں واقع ہو جس کے دو معنی ہوں ایک قریب کے ایک بعید کے اور سامع کا گمان معنی قریب کی طرف جائے اور شاعر کی مراد معنی بعید ہوں۔ معنی قریب سے مراد یہ ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب ہوں اور معنی بعید سے یہ مراد ہے کہ وہ معنی اس مقام کے مناسب نہ ہوں لیکن ان کا مقصود ہونا باعتبار کسی قرینۂ خفی کے ہو یہاں تک کہ وہم تامل سے قبل معنی قریب کی طرف جاوے پس اگر قرینہ واضح ہوگا تو لفظ توریہ نہ ہوگا کیونکہ معنی قریب معنی بعید کو نہیں چھپا سکیں گے۔

میکش کو ہوس ایاغ کی ہے
پروانے کو لو چراغ کی ہے (ترانۂ شوق)

لفظ لو کے دو معنی ہیں ایک شوق و آرزو دوسرے شعلہ پہلے معنی بعید ہیں اور دوسرے معنی قریب مگر یہاں یہ لفظ توریہ نہیں کیونکہ صرف شوق کے معنی میں یہ قرینہ واضح ہے اور وہ یہ ہے کہ پروانہ عاشقی میں ضرب المثل ہے اور پہلے مصرعے میں ہوس کا جو لفظ ہے وہ بھی ان معنی پر دلالت کرتا ہے۔

**(۴) صنعت مراعاۃ النظیر۔** اس کو تناسب، توفیق، ائتلاف اور تلفیق بھی کہتے ہیں یعنی ایسے الفاظ استعمال کرنا جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے نسبت تضاد کے کچھ مناسبت رکھتے ہوں جیسے چمن کے ذکر کے ساتھ گل و بلبل و باغبان و سرو و قمری وغیرہ کا ذکر کرنا یا اور کسی چیز کے ذکر میں اس کے مناسبات کو بیان کریں۔

نہ جا چمن میں تو اب آفریں کہ جب غنچہ
لبوں میں اس کے نہاں ہے بہار خندۂ گل (آفریں)

**(۵) صنعت ایہام تناسب۔** دو لفظ ایسے بیان کریں کہ ان کے معنی میں کچھ مناسبت مقصود نہ ہو یعنی ایک لفظ کے معنی سے اس کلام میں کچھ مناسبت نہ رکھتے ہوں لیکن ان میں سے ایک لفظ کے اور معنی ایسے بھی ہوں کہ وہ دوسرے لفظ کے معنی سے مناسبت رکھتے ہوں جیسے ایک کلام میں لیلیٰ و مجنوں دونوں لفظ مذکور ہوں اور مجنوں دیوانہ اور سڑی کے معنی میں لایا گیا ہو پس ظاہر ہے کہ وہاں لیلیٰ و مجنوں کے معنی میں کچھ مناسبت نہ ہوگی لیکن مجنوں کے ایک معنی اور بھی ہیں یعنی قیس عاشق لیلیٰ کا لقب بھی مجنوں ہے۔ اس معنی کو لیلیٰ کے معنی سے مناسبت ہے اور چونکہ بادی النظر میں وہم ہوتا ہے کہ مجنوں یعنی عاشق لیلیٰ مراد ہوگا اس جہت سے اس صنعت کا نام ایہام تناسب رکھا کیونکہ دوسرے معنی تناسب کا وہم دلاتے ہیں یہ صنعت مراعات النظیر کے ملحقات سے ہے چنانچہ مثال مذکور میں مجنوں کا ذکر لیلیٰ کی مناسبت سے مراعات النظیر ہے اور اس وجہ سے کہ یہاں اس سے دیوانے معنی مراد ہیں نہ قیس ایہام تناسب ہے غرض کہ ایہام تناسب کو مراعات النظیر کے ساتھ وہ نسبت ہے جو ایہام تضاد کو طباق سے ساتھ ہے۔ صنعت ایہام میں اور ایہام تناسب میں یہ فرق ہے کہ ایہام میں دونوں معانی کا ارادہ جائز ہوتا ہے اور ایہام تناسب میں دوسرے معنی منظور و ملحوظ نہیں ہوتے۔

نہ کیوں کر بید مجنوں تازہ ہو شل دل لیلیٰ سے
کہ ہر جا دشت وحشت میں سرے اشکوں کا نالا ہے (امانت)

بید مجنوں درخت مشہور کے معنی میں ہے قیس مراد نہیں لیکن لیلیٰ کے معنی سے مجنوں کے دوسرے

معنی مناسبت رکھتے ہیں۔

**(۶) صنعت تشابہ الاطراف** ۔ کلام کو ایسے الفاظ پر تمام کریں کہ ان کے معنی ان معنی سے مناسبت رکھتے ہوں جو ابتدائے کلام میں مذکور ہوئے ہیں مثلاً انتہائے کلام کے الفاظ علت ہوں اور ابتدائے کلام کے یا اس کے معلول ہوں یا اس پر دلیل ہوں یا اور اسی طرح سے ہوں پس گویا دونوں طرفیں کلام کی یعنی ابتدا اور انتہا باہم مناسبت رکھتی ہوں اور انتہائے کلام کے الفاظ خواہ جملہ ہوں یا جملے سے زیادہ ہوں۔

سر ہی یاں گردش اور جامہ دری
کاش لاتے نہ دست و پا ہمراہ ذوقؔ

مصرع ثانی کے آخر میں پا کا لفظ ذکر کیا ہے اور یہ مناسب ہے گردش کے جو مصرع کے اول میں واقع ہے ایسے ہی ہاتھ کو جامہ دری سے نسبت ہے لیکن اس قبیل سے ہے کہ دونوں کا ذکر بطور لف و نشر معکوس الترتیب ہے۔

**(۷) صنعت سوال و جواب** ۔ یہ صنعت کبھی ایک مصرع میں کبھی ایک بیت میں اور کبھی دو بیتوں میں ادا ہوتی ہے۔ مطلع السعدین میں لکھا ہے کہ صنعت سوال و جواب کو صنعت مراجعہ بھی کہتے ہیں۔

پوچھا کہ طلب۔ کہا قناعت
پوچھا کہ سبب۔ کہا کہ قسمت (گلزار نسیم)

**(۸) صنعت اطراد** ۔ جس شخص کی مدح یا مذمت بیان کرنا مقصود ہو تو اس کے آباد اجداد کے نام بہ ترتیب ولادت یا معکوس الترتیب یا غیر مرتب بیان کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس بات کا خیال رکھیں کہ درمیان میں ان اسماء کے کوئی ایسا لفظ فاصل نہ واقع ہو جو نسبت پر دلالت نہ کرتا ہو جیسے زید فاضل بن عمرو یا زید بن عمرو تاجر بن خالد پہلی مثال میں فاضل کا لفظ اور دوسری میں تاجر کا لفظ فاصل ہو اگرچہ اس سے کوئی حرج نہیں مگر نظم الفاظ میں تکلف پیدا ہوتا ہے۔

اب راوی صادق سے یہ ہے وارد اخبار
فضل ابن شعیب ابن ادیس ایک تھا دیندار دبیرؔ

**(۹) صنعت ارصاد** ۔ نثر کے فقرہ اور نظم کی بیت میں کلمۂ آخر کے قبل ایسا لفظ لائیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ نثر میں پچھلا لفظ یہ ہوگا یا بیت کا قافیہ یہ ہوگا بشرطیکہ روی کا حرف پہلے سے معلوم ہو پس ارصاد کی وجہ سے اس کلمۂ آخر کا مادہ معلوم ہو جاتا ہے اور روی کی وجہ سے اس کی صورت معلوم ہو جاتی ہے اور ذہین آدمی کے قیاس میں جاتا ہے کہ ایسا حرف ہونا چاہیے۔

ارصاد لغت میں راستے میں نگہبان مقرر کرنے کے معنی میں ہے جیسے ڈاکو اپنی جانب سے راستے پر آدمی اس لیے مقرر کر دیتے ہیں کہ وہ اس بات کی اطلاع دے کہ قافلہ جو آ رہا ہے اس کے آدمی ان سے مقابلہ کر سکتے ہیں یا نہیں اور وہ ہتھیار بھی رکھتے ہیں یا نہیں اور یہاں معنی لغوی اور اصطلاحی میں مناسبت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لفظ جو کلمۂ آخر سے قبل آتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس نظم کا قافیہ یہ ہے اور اس نثر کا لفظ آخر یہ ہے۔ اس صنعت کو تسہیم بھی کہتے ہیں لغت میں تسہیم دھاری دار چادر بننے کے معنی میں ہے۔ اس صنعت کو تسہیم اس لیے کہتے ہیں کہ جیسے چادر کے خطوط ایک دوسرے کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں اسی طرح اس صنعت میں بھی الفاظ کلام کے ایک دوسرے کے ساتھ ملائم اور موافق ہوتے ہیں۔

جو بعد مرگ پھرا کوئے یار سے قاصد
تو دوستوں نے مرے رکھ دیا مزار میں خط
مجھے یہ ڈر ہے کہ قاصد کا دل مضطر ہے
کہیں کرے نہ گر جائے اضطرار میں خط واسطیؔ

دوسرے شعر کے پہلے مصرع میں مضطر کا لفظ ارصاد ہے۔

**(۱۰) صنعت تاکید المدح بما یشبہ الذم** ۔ تعریف کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ ہجو سے مشابہت رکھتے ہوں یعنی وہ لفظ ظاہر میں تو ہجو پر دلالت کرتے ہوں لیکن فی الحقیقت مدح کی تاکید کرتے ہوں۔

نہیں کوئی عمل میں اس کے قزاق
بغیر از غمزۂ چشم ستمناک جرأتؔ

شاعر نے مصرع اول میں بیان کیا کہ ممدوح کے عہد میں ایک بھی قزاق نہیں پس تمام قزاقوں کی نفی کرنا مدح ہے پھر غمزۂ چشم ستمناک کو ان قزاقوں میں داخل ٹھہرا کے اس کا استثنا کیا ہے حالانکہ چشم ستمناک کا غمزہ کسی کے عہد میں موجود ہونا برائی نہیں بلکہ مدح میں داخل ہے اس لیے کہ معشوقوں اور خوبرویوں کا موجود ہونا امنیت اور آسائش اور چین وغیرہ پر دال ہے۔

**(۱۱) صنعت تاکید الذم بما یشبہ المدح** ۔ یہ ضد ہے تاکید المدح بما یشبہ الذم کی یعنی ہجو کی تاکید ایسے لفظوں کے ساتھ کرنا کہ وہ مدح سے مشابہت رکھتے ہوں اور جب غور کریں تو ہجو و مذمت کی تاکید ہوتی ہو۔

کیے ہر اک کو دیئے سو سو بار
پہ نہ دے جز خرابہ بادہ سال میرؔ

مقصود با تمثیل مصرع دوم ہے شاعر نے اول اس

شخص سے جس کا ذکر اوپر کے شعروں میں ہے تمام ان
چیزوں کے دینے کی نفی کی ہے جن کے دینے کے لئے ہر ایک
کو سو سو بار کہتا ہے پھر ان چیزوں میں سے فریب دینے
کو مستثنیٰ کر لیا جب حرف استثنا کو ذکر کیا تو متوہم ہوا
کہ شاعر اس کے ذریعے سے ان چیزوں میں سے جن کے دینے کی نفی
کی ہے کسی چیز کا دینا ثابت کرے گا اور جب فریب کا
ذکر کیا تو فی نفسہ مذمت نکلی۔

(۱۲) **صنعت الحاق الجزئی بالکلی**۔ شرح
بدیعیہ ابن حجر اور انوار الربیع فی انواع البدیع
تصنیف سید علی خاں میں مذکور ہے کہ اطلاق کل کا
جزء پر تعظیم کے لیے کرتے ہیں جیسا کہ اس آیت میں
ان ابراهيم كان امة۔ اس کے
معنی مفسرین نے یہ بیان کیے ہیں کہ ابراہیم بوجہ
اس بات کے کہ جمیع صفات خیر ان میں جمع تھے تنہا
امت تھے۔

صدق دل سے جو کیے تیرے قدم
ایک ہی دن میں اولیا ہو جائے — غلام مرشد

یعنی ایک شخص میں تمام ولیوں کی خوبیاں اور کمالات
جمع ہونے کی وجہ سے اولیا ہو جائے۔

(۱۳) **صنعت تجرید**۔ یہ صنعت اس طرح
ہے کہ ایک شے ذی صفت سے ایک اور شے
اسی طرح کی ذی صفت حاصل کریں اور غرض اس
سے مبالغہ ہوتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ پہلی
شے اس صفت میں ایسی کامل ہے کہ اس سے ایک
اور شے اسی طرح کی حاصل ہو سکتی ہے۔

آتش غم ایسی کچھ بھڑکی کہ دل میں ہو گیا
داغ دل سے آفتاب روز محشر آشکار — صہبائی

اس جگہ دل کے داغ کی سوزش میں مبالغہ منظور ہے
یعنی داغ دل کا سوزش میں اس مرتبے کو پہنچا
کہ اس سے آفتاب حاصل ہو گیا۔

(۱۴) **صنعت مقابلہ**۔ اس کو کہتے ہیں کہ
دو یا زیادہ معانی متوافق لائے جائیں پھر بیان
کے اسی قدر معانی ذکر کریں اور یہ تمام معانی پہلے
معانی کی ضد ہوں اور بیان ان کا علی الترتیب ہو
یعنی اس طرح کہ جو معانی اول بیان کیے جائیں
ان کے مقابل کے معنی بھی اول لائے جائیں اور
جو معنی دوسرے نمبر پر بیان ہوں اور ان کے مقابل کے معنی
بھی دوسرے نمبر پر مذکور ہوں اور جو معنی تیسرے نمبر پر ہوں ان کے
مقابل کے معنی بھی تیسرے نمبر پر واقع ہوں اور موافق ہونے سے
مراد یہ ہے کہ وہ باہم تقابل نہ رکھتے ہوں اور یہ شرط نہیں ہے کہ باہم
تماثل و تناسب ہوں پس پہلے جو دو یا زیادہ
معانی ذکر کیے جائیں ان میں سے ایک دوسرے
کی ضد نہ ہونا چاہیے اور یہ ضرور نہیں کہ باہم
تماثل و تناسب رکھتے ہوں بخلاف مراعاۃ النظیر
کے کہ اس میں معانی کا تناسب و تماثل ہونا شرط
ہے پس صنعت مقابلہ اور مراعاۃ النظیر میں یہی
فرق ہے۔

رات گزری دن ہوا وہ ماہ پہلو سے گیا
دل جلانے کو فقط اب داغ پہلو رہ گیا — ابجر

رات اور گزری دو لفظ ذکر کیے پھر دن اور
ہوا دو لفظ بیان کیے رات کے مقابل دن اور
گزری کے مقابل ہوا ہے۔

(۱۵) **صنعت محتمل الضدین یا صنعت توجیہ**۔ نظم
یا نثر مشتمل بہ مدح یا ذم وغیرہ کسی کے کلام میں دو وجہ مختلف کا
احتمال ہو سکتا ہو اور وہ دو جہتیں باہم تضاد کا علاقہ رکھتی
ہوں اور کسی کو ترجیح نہ ہو اور برائی اور بھلائی ان کی یعنی مناسبت
اور نامناسبت مقام ہونا کسی قرینے سے معلوم
ہو سکے اور بعض جگہ قرینہ بھی گم ہو جائے اور
سامعین کو دو معنی بر سبیل اختلاف کے دریافت
ہوں۔

جب سنبھالا اس پری پیکر نے کچھ حسن و شباب
شیعہ سنی ہو گئے ہندو مسلماں ہو گئے — آتش

دوسرے مصرع میں دو وجہیں ہیں ایک یہ
کہ شیعہ نے مذہب اہل سنت کا اختیار کیا
اور ہندوؤں نے اسلام قبول کر لیا دوسری یہ کہ
اہلسنت نے مذہب تشیع اختیار کر لیا اور مسلمانوں
نے اسلام چھوڑ دیا ہندو ہو گئے۔

(۱۶) **صنعت تدارک و استدراک**۔ اس
کی تعریف خیر البلاغت میں یوں کی ہے کہ شاعر
مدح اس طرح کرے کہ گمان ہو کہ مذمت کرتا
ہے پھر جان لیں کہ مدح کرتا ہے۔

اگر نہ سہو کو کچھ دخل حافظے میں تو یہ
نہ اپنا یاد رہے احسان اور کی تقصیر — ذوق

(۱۷) **صنعت ہجو ملیح**۔ یہ بھی علوم محتمل
الضدین کے قبیل سے ہے مگر ہر کلام محتمل الضدین
ہجو ملیح نہیں ہو سکتا اس لیے کہ محتمل الضدین
عام ہے خواہ مدح و ہجو پیدا ہوتی ہو یا
اور کبھی مضمون جو باہم تضاد رکھتے ہوں
اور ہجو ملیح میں ہجو کا ہونا ضرور ہے۔

عدالت ان دنوں ایسی بڑھائی ہے زمانے نے
کہ شمشیر و گلو پیتے ہیں ایک ہی گھاٹ پر پانی — منیر

(۱۸) **صنعت قبیح و ملیح**۔ یہ بھی صنعت
محتمل الضدین کے قبیل سے ہے وہ یہ ہے کہ
ایک کلام متضمن ہزل کا ہو دوسرا کلام
ایسا مذکور ہو کہ وہ ہزل کے شبہے کو دفع
کرے۔ اکثر یہ بات اشعار میں پائی
جاتی ہے۔

مارتا ہوں تمہاری میں ہر بار
آشناؤں میں سب بڑائی یار
تم کو لازم ہے پکڑو گے میرا
ہاتھ میں ہاتھ با محبت و پیار　　مطلب

**(۱۹) صنعت تجاہل عارف۔** اور سکاکی نے مفتاح العلوم میں اس کا نام سوق المعلوم مساق غیرہ (یعنی رواں کرنا معلوم کا بجائے رواں کرنے غیر معلوم کے) لکھا ہے اور تجاہل العارف کہنا مناسب نہیں سمجھا ہے اس سبب سے کہ اس طرح کا کلام قرآن مجید میں بھی واقع ہے پس تجاہل سے نامزد کرنا اچھا نہیں ہے کتاب صناعتین میں مزاج الملک بالیقین اس کا جو نام رکھا ہے شاید وہ بھی اسی بنا پر ہو اور یہ صنعت اس طرح سے ہے کہ کسی چیز کی نسبت باوجود علم کے اپنی بے خبری ظاہر کی جائے بہر صورت جاننے والے کے تجاہل سے کوئی فائدہ اور نکتہ منظور ہوتا ہے اور یہ دو اقسام ہیں ایک حرف تردید کے ساتھ دوسرے یہ کہ بے حرف تردید کے ہو مثال حرف تردید کے ساتھ

ہے زلف حلقہ زن خط دلبر کے آس پاس
یا اژدہا ہے فوج سکندر کے آس پاس　　مظفر الدولہ

ہر چند یہ شخص خوب جانتا ہے کہ خط دلبر کے آس پاس زلف حلقہ زن ہے مگر اپنے آپ کو انجان قرار دیا ہے اور فائدہ بیان زلف کے خط دلبر کو احاطہ کرنے میں مبالغہ ہے مثال بغیر حرف تردید کے۔

صنم کہتے ہیں تیری بھی کمر ہے
کہاں ہے کس طرف ہے اور کدھر ہے　　جرأت

بیان تجاہل سے کمر کے باریک ہونے میں منظور مبالغہ ہے

**(۲۰) صنعت لف و نشر۔** لف سے یہ مراد ہے کہ چند چیزوں کا ذکر کیا جائے اور نشر کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کے مناسبات کو بغیر تعیین کے بیان کریں۔ بغیر تعیین کی قید اس لیے ہے کہ تعیین کی قید تقسیم میں ہوتی ہے یہ صنعت تین قسم پر ہے۔

(الف) لف و نشر مرتب۔ اس میں تفصیل ترتیب کے ساتھ ہوتی ہے اس لف و نشر کی دو صورتیں ہیں ایک لف اور اس کے بعد ایک نشر بیان کریں۔

سرو گل پر نظر قمری و بلبل نہ پڑے
آوے گر باغ میں وہ سرو گلستان جمال　　بیدار

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک لف و نشر بیان کریں پھر اسی لف و نشر کو لف قرار دے کر اس کا نشر مذکور کریں اسی طرح دو تین یا زیادہ جہاں تک ہو سکے۔

چشم و گوش یار سے دنیا میں تا دعویٰ نہ ہو
نرگس و گل کو خدا نے کور و کر پیدا کیا　　امانت

(ب) لف و نشر غیر مرتب اس میں مناسبات ہر ایک چیز کے بلا ترتیب درہم و برہم مذکور ہوتے ہیں۔

چھپتی تھیں بھاگی جاتی تھیں گرتے تھے خاک پر
قبضوں سے تیغیں جسم سے سر جیبوں سے تن　　انیس

(ج) لف و نشر معکوس الترتیب۔ اس میں ہر ایک چیز کے مناسبات کی ترتیب الٹی ہوتی ہے۔

واللیل مو والضحیٰ رخ روشن خط سیاہ　　امیر

اول واللیل کو ذکر کیا پھر والضحیٰ کو اور بعد اس کے رخ روشن اور خط سیاہ کو ذکر کیا یہ نشر ہے۔ واللیل کو خط سیاہ سے مناسبت ہے اور والضحیٰ کو رخ روشن سے۔

**(۲۱) صنعت جمع۔** یعنی کئی چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنا۔

بوئے گل، نالۂ دل، دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا　　غالب

تینوں چیزوں کو پریشانی کے ساتھ نکلنے میں جمع کیا ہے

**(۲۲) صنعت تفریق۔** ایک نوع کی دو چیزوں میں فرق ظاہر کرنا۔

عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان دے یہ ہجر میں جیتی رہے　　تنگ

بلبل و پروانہ نوع عشق میں شریک ہیں ان میں فرق بیان کیا کہ پروانہ وصل میں جان دیتا ہے اور یہ ہجر میں جیتی رہتی ہے۔

**(۲۳) صنعت تقسیم۔** چند چیزوں کا ذکر کرنا اس طرح کہ ہر ایک کو ان کے منسوبات پر بہ تعیین کے تقسیم کرنا اس میں اور لف و نشر میں فرق یہ ہے کہ لف و نشر میں تعیین متکلم کی طرف سے نہیں ہوتی مخاطب اپنے ذہن سے ہر چیز کے مناسب کو اس سے متعلق کر لیتا ہے اور تقسیم میں خود متکلم مناسبات بتا دیتا ہے۔

تیرا ہاتھی ہے فلک کا کہکشاں ہے جو خرطوم
کان دو توس سر خود دم ہے ذنب سر ہے راس
ذنب و راس وہ جب سے ہوئے ہیں نجم نحوس
ماہ خورشید کہ ہوا خواہ ہوں دو تن الناس　　ذوق

اول سر و خود اور ذنب و راس کا ذکر کیا پھر ذنب اور راس کی طرف بد اور نحس ہونا بطور تعیین کے منسوب کیا اور ماہ و خورشید کی طرف

خیر خواہوں کا روشن انفاس ہونا بطور تحسین کے منسوب کیا۔

(۲۴) **صنعت جمع و تفریق**۔ یعنی دو یا زیادہ چیزوں کو ایک حکم میں جمع کر کے پھر ان میں کچھ فرق ظاہر کرنا گویا صنعت جمع اور صنعت تفریق کو یکجا کرنا۔

کم نہیں جلوہ گری میں ترے کوچے سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں — غالبؔ

کوئے محبوب اور بہشت کو جلوہ گری میں یکساں قرار دیا پھر فرق یہ نکالا کہ بہشت اس قدر آباد نہیں۔

(۲۵) **صنعت جمع و تقسیم**۔ اور وہ یہ کہ کئی چیزوں کو ایک حکم میں جمع کریں پھر ہر ایک کو ایک چیز کے ساتھ منسوب کر دیں۔

ہے حیات و موت میں بار گراں بالائے سر
واں زمیں بالائے سر ہے آسماں بالائے سر — گویاؔ

پہلے مصرع میں صنعت جمع ہے اور دوسرے میں صنعت تقسیم۔

(۲۶) **صنعت جمع و تفریق و تقسیم**۔ یعنی چیزوں کو اول ایک حکم میں جمع کریں پھر ان میں تباین و فرق ظاہر کیا جائے پھر ان میں سے ہر ایک کی طرف ایک چیز کو منسوب کریں اور ان تینوں باتوں کا کلام میں جمع کرنا صعوبت سے خالی نہیں۔

سب سخی ہیں ابر و دریا اور وہ عالی جناب
پائیں فیض ان سے نباتات اور حیوان گدا
یہ کرے ہو نالہ دریا ابر روئے وقت فیض
بالب خنداں وہ بخشے لعل و گوہر و دُر — نظم طباطبائی

اول ابر و دریا اور ممدوح کو سخاوت میں جمع کیا پھر ان کی سخاوت میں تفریق کر دی پھر تقسیم منسوبات کو بیان کیا۔

نکلا اد ھر کو جو وہ اجل کا شکار تھا
پیدل ہوں یا سوار ہوں یہ دو وہ چار تھا — انیسؔ

پہلے مصرع میں اجل کا شکار ہونے کے حکم میں ہر ایک نکلنے والے کو جمع کیا ہے پھر ان نکلنے والوں میں پیدل اور سوار ہونے کی بابت تفریق کی ہے پھر ان دونوں کو یوں تقسیم کیا ہے کہ پیدل کے دو ٹکڑے ہو جاتے تھے اور سوار کے چار۔

(۲۷) **صنعت رجوع**۔ ایک شے کی کوئی صفت بیان کریں اور پھر اس صفت کو باطل کر کے دوسری صفت بیان کریں جو اگلی سے بہتر ہو رجوع کرنا کسی فائدے اور نکتے کی غرض سے۔

اختر سے بھی آبرو میں بہتر ہیں اشک
اللہ ہو مشتری وہ گوہر ہیں اشک
آنکھوں سے لگا کے ان کو کہتے ہیں ملک
گوہر نہیں نور چشم کوثر ہیں اشک — محمد علی انیسؔ

پہلے اشک کو گوہر کہا پھر اس قول سے رجوع کر کے نور چشم کوثر قرار دیا یہاں رجوع کی غرض اشکوں کی مدح میں ترقی ہے۔

(۲۸) **صنعت حسن التعلیل**۔ ایک چیز کو کسی چیز کی علت کے لئے علت ٹھہرانا حالانکہ وہ اس کی علت نہ ہو اور وہ صفت معلول میں خواہ فی نفسہ ثابت ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ صفت فی نفسہ ثابت ہوتی ہے تو وہاں اس صفت کے واسطے فقط علت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور اگر وہ صفت فی نفسہ ثابت نہیں ہوتی تو وہاں علت کے بیان سے اس صفت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہے اور جو صفت کہ فی نفسہ ثابت ہو اور اس کے واسطے علت کا ثابت کرنا مقصود ہو وہ دو طرح پر ہے ایک یہ کہ سوا اس ٹھہرائی ہوئی علت کے اس صفت کے واسطے کوئی اور علت بھی ظاہر ہو دوسرے یہ کہ سوا اس کے کوئی اور علت ظاہر نہ ہو اور جو صفت کہ فی نفسہ نہیں ہو اور علت کے بیان کرنے سے اس صفت کا ثابت کرنا مقصود ہوتا ہو اور وہ بھی دو طرح پر ہے ایک یہ کہ اس صفت کا موجود ہونا ممکن ہو اور دوسرے یہ کہ محال ہو پس اس صفت کی چار قسمیں ہیں اور اس کے لطائف میں سے یہ ہے کہ تشبیہ اور استعارہ کے ذریعے سے حاصل ہو۔ اول یہ کہ وہ صفت ثابت ہو اور علت مذکورہ کے سوا اور علت بھی ظاہر ہو۔

پیاسی جو تھی سپاہ خدا تین رات کی
دریا سے سر پٹکتی تھیں موجیں فرات کی
(میر انیسؔ)

ساحل سے موجوں کے ٹکرانے کو اس بات کی علت بتایا ہے کہ ہمراہیان امام حسینؑ کی تشنگی کی وجہ سے بیتاب تھیں اور یہاں دوسری علت بھی موجود ہے اور وہ یہ کہ ہوا لگنے سے موجیں پانی میں پیدا ہو کر کنارے سے ٹکراتی ہیں۔

دوسرے یہ کہ وہ صفت ثابت ہو اور جو صفت شاعر نے ٹھہرائی ہو اس کے سوا کوئی دوسری علت ظاہر نہ ہو۔

گل زمیں سے جو نکلتے ہیں بہ رنگ شعلہ
کون جان سوختہ جلتا ہے تہ خاک ہنوز — میر علی بیگ

گل کا زمیں سے یعنی درختہائے زمیں سے برنگ شعلہ سرخ نکلنا فی نفسہ ثابت ہے لیکن علت اس کی شاعر نے یہ بیان کی کہ کوئی جان سوختہ تہ خاک جل رہا ہے حالانکہ یہ علت محض شاعر کے تخیل پر مبنی ہے اور کوئی دوسری علت بھی اس جگہ ظاہر نہیں ہے۔

تیسرے یہ کہ وہ صفت ثابت نہ ہو اور موجود

ہونا اس صفت کا ممکن ہو۔

مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہو گیا
آفتاب اونچا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا
— ناسخ

رفعت کی حرص سے مرتبے کا کم ہونا صفت غیر ثابت ہے کیونکہ متبادر یہ ہے کہ رفعت کی حرص کرنے سے افزونی ہو لیکن امر ممکن ہے اور اس کی علت مصرع ثانی میں مذکور ہے یعنی جب آفتاب اپنی حد سے اور اونچا ہو جائے تو البتہ بہت چھوٹا معلوم ہونے لگے گا پس حرص رفعت سے مرتبے کا کم ہونا ثابت ہو گیا۔

چوتھے وہ صفت ثابت نہ ہو اور موجود ہونا اس کا محال ہو۔

ٹھکانا ہی نہیں ہجر کا دن کیا ہی اڑی دھوپ
خورشید قیامت نے مرے گھر میں چڑی دھوپ
— ناسخ

ہجر کے دن کا ڈھلنا محال ہے کیونکہ زمین یا سورج کی گردش کی وجہ سے ایک حالت پر وقت رہ ہی نہیں سکتا مگر پچھلے مصرع میں جو علت بیان کی ہے وہ اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

اور حسن التعلیل سے ملحق یہ امر بھی کہ کلام میں بطور شک کے مذکور ہو چونکہ اس میں علت مشکوک طور پر ہوتی ہے اور حسن التعلیل میں اس کا ادعا ہوتا ہے اور علت کو علت حقیقی ٹھہرانے پر اصرار ہوتا ہے اس لیے یہ قسم اخیر حسن التعلیل میں داخل نہیں۔

زیر زمیں سے آتا ہے جو گل سو زر بکف
قاروں نے راستے میں لٹایا خزانہ کیا
— آتش

زیر زمیں سے گلوں کے زر بکف آنے کی علت بطور شک کے بیان کی گئی ہے چونکہ علت مشکوک ہے اس لئے حسن التعلیل نہیں۔

**(۲۹) صنعت مشاکلہ** ۔ دو چیزیں ذکر کریں اور ان دونوں کو ایک جگہ مذکور ہونے کی مناسبت سے ایک ہی لفظ سے تعبیر کریں اگر کوئی یہ کہے کہ صنعت مشاکلہ کو صنائع لفظی میں داخل کرنا چاہیئے کیونکہ اس کا تعلق لفظ سے ہے تو ہم اس کا جواب دیں گے کہ مشاکلہ میں ایک معنی کو ایک ایسے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو اس سے غیر ہوتا ہے اگرچہ اس معنی کے لفظ کو بدلا جاتا ہے مگر یہ امر تابع ہے۔

لگا کر کبھی پان لاتی تھی وہ
محبت کا بیڑا اٹھاتی تھی وہ
— واجد علی شاہ اختر

محبت کے اقرار اور وعدے کو پان کی مناسبت سے بیڑے کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

**(۳۰) صنعت مزاوجہ** ۔ دو معنی شرط و جزا میں ایسے واقع ہوں کہ جو امر پہلے معنی پر مترتب ہو وہی دوسرے پر بھی۔

وہ جو بولیں تو بات جاتی ہے
چپ رہیں بھی تو رات جاتی ہے
— داغ

بولنا اور چپ رہنا دو معنی اور ان دونوں پر کسی شئے کا جانا مترتب ہوا ہے یعنی اول پر بات کا اور دوسرے پر رات کا۔

**(۳۱) صنعت عکس** ۔ کلام کے بعض اجزا کو مقدم و موخر کر کے دوسرا فقرہ یا مصرع وغیرہ بنا لیں وہ معنی دیتے چلے جائیں ہم نے عکس کو محسنات معنویہ میں اس لئے شمار کیا ہے کہ اس میں اول عکس معنی کا اور اس کی تبدیل ہے پھر لفظ میں تبدیل کا واقع ہونا اس کے اتباع سے ہے بخلاف رد العجز علی الصدر کے کہ اس میں عکس کبھی دو لفظوں میں ادا ہو جاتی ہے کبھی دو فقروں میں اور کبھی ایک بیت میں۔

مثال دو لفظوں کی۔

دفور اشک نے کاشانے کا کیا یہ رنگ
کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار
— غالب

مثال دو فقروں کی۔

وہ خدا کا دوست ہے اور دوست ہے اس کا خدا
کیوں نہ ہو ناسخ محبت حیدر کرار کی

مثال پوری بیت کی۔

ہوا ہیلواں عاشق دلستاں
ہوئی دلستاں عاشق ہیلواں
— منشی

ان تینوں شعروں میں دوسرا مصرع پہلے مصرع کا عکس ہے اور اسی صنعت کے قبیل سے یہ امر بھی کہ ایک بیت کو تقدیم و تاخیر الفاظ سے کئی وزن کر لیں۔ جیسے یہ مصرع۔

تاؤ مرے جانی ہوئے کیوں خفا مجھ سے

اس کا تقطیع ہے۔ فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

وزن دوسرا۔

جانی تاؤ مرے مجھ سے ہوئے کیوں خفا
مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ۔ یہ بحر بسیط مثمن سالم ہے

وزن تیسرا۔

مرے تاؤ جانی خفا کیوں ہوئے مجھ سے
مفاعلن مفعولن مفاعلن مفعولن

وزن چوتھا۔

جانی مرے تاؤ مجھ سے خفا ہوئے کیوں
مفعول فاع لاتن مفعول فاع لیاں۔

**(۳۲) صنعت القول بالموجب** ۔ یہاں موجب جیم کے کسرے اور فتحے دونوں طرح سے جائز ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کسی شخص کے کلام میں کوئی لفظ واقع ہو تو اس لفظ کے معنی کو خلاف مراد اس کہنے والے کے محمول کریں۔

لطیفہ۔ ایک امیر کی دولت سرا میں محفل

رقص و سرود گرم تھی اور ایک رنڈی خوش الحانی میں غیرت ناہید حسن صورت میں رشک خورشید زلیخا طبیعت مجنوں صفت اپنے ناچ کی جھلک دکھا رہی تھی ہر ایک ساز اس اصول و قانون کے ساتھ بج رہا تھا کہ صوفیان صافی مذاق بےخود ہوکر وجد میں آتے تھے وفور مذاق اور حصول ذوق و شوق میں سروں کو جنبش گویا اضطراری ہوگئی تھی۔ سارنگیوں کی آواز خوش انداز پر عاشق زار و فگار دست وحشت سے اپنا گریبان تا بداماں تار تار کرتے تھے اور طبلے کی تھاپ پر دائیں بائیں کے لوگ عالم حیرت میں بیٹھے تھے حالت رقص میں اس ماہ تمام کا کبھی آگے بڑھنا اور کبھی پیچھے ہٹنا اور ہاتھ دراز کرنا اور چکپھیری لینا اور سمٹ کر بیٹھ جانا دلہائے عشاق کو تہ و بالا کرتا تھا اتفاقاً ایک جوان پری پیکر زیبا شمائل شیریں خصائل اس محفل میں نازو انداز سے سج دھج بنائے بیٹھا تھا اس مغنیہ کا دل اس شمع جمال پر مانند پروانے کے قربان ہوا اور ذرے کی طرح اس خورشید آسمان خوبی پر دل و جان سے فریفتہ ہوئی بار بار اس کے منہ کو تکتی اور لاکھ جی سے اس پر فدا ہوکر اس کے خط و خال کا تماشا دیکھتی اہل محفل میں سے ایک شخص یہ حال دیکھ کر صاف تاڑ گیا اور چرب زبانی سے بولا کہ بی بی جی آپ کی تو آنکھ لگ گئی وہ مسکرا کر بولی کیا کیجیے صاحب نیند آئی ہے۔ اس شخص کی مراد آنکھ لگ گئی کہنے سے یہ تھی کہ تم عاشق ہوگئیں مگر مغنیہ نے اخفائے حال کے واسطے اس بات کو خواب کی طرف لے جاکر اس نے مناسب اب دیا کہ نیند آئی ہے مثال نظم کی۔

آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ نیند آتی ہے
آنکھ اپنی جو لگی چین نہیں خواب نہیں  نسیم

لوگوں کی مراد آنکھ لگنے سے نیند آنا ہوتی ہے اور قائل نے آنکھ لگنے کے معنی عاشق ہونا لئے ہیں۔

## (۳۴۳) صنعت احتجاج بدلیل

یعنی کسی دلیل سے کلام کو مدلل کرنا اور اس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ بطور متکلمین کے کلام میں نتیجہ مطلوب کا حاصل ہونا کیونکہ متکلمین کا کلام دلیل اور برہان پر مشتمل ہوتا ہے اس قسم کو مذہب کلامی کہتے ہیں غرض کہ صنعت ہونا اس کا اس وجہ سے ہے کہ دلیل یا اہل کلام کے طریق پر لائی جائے اور اہل کلام کے طریق پر لانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ دلیل کی صورت قیاس استثنائی یا اقترانی کے طور پر ہو کہ جن کے مقدمات کے تسلیم کرنے سے عقلی طور پر مطلوب کا تسلیم کر لینا لازم آئے پس جو حجت اس طرح نہ لائی جائے کہ قیاس استثنائی یا اقترانی کی صورت اس سے پیدا ہو سکتی ہو وہ صنعت مذہب کلامی میں داخل نہ ہوگی لیکن مراد اس سے کہ حجت اہل کلام کے طریق پر ہو یہ ہے کہ اس کو اس کلام سے دلیل استثنائی یا اقترانی کی صورت پر مقدمات کا ترتیب دینا صحیح ہو نہ یہ صورت بالفعل بھی پائی جاتی ہے۔

دنیا میں پڑا شور ہے شکر شکنی کا
شیریں جو تخلص میں ہوا نام ہمارا

اس شعر سے مطلوب اس طرح ثابت ہوا کہ دنیا میں متعلق محمول یعنی پڑا کا کلمہ ہے مقدم موضوع ہوا مطلع شیرزبانی شکر شکنی کا مرکب تقییدی اضافی تعلق یعنی مضاف الیہ موضوع قضیہ حملیہ خارجیہ ہے اور دلیل اس پر مصرع آئندہ قیاس اقترانی حملی شکل پہلی اور تیسری اور چوتھی سے اور خارجات اس دلیل پر لفظ جو ہے تو اس تقریر پر حاصل مصرع ثانی یہ ہوا اس لئے کہ نام ہمارا شیریں تخلص ہوا اور یہ قضیہ حملیہ موجبہ مخصوصہ صغریٰ ہوا اور شیریں تخلص کی شکر شکنی کا شور دنیا میں پڑا ہے کبریٰ ہوا اور یہ شکل اول نتیجہ ہمارے نام کی شکر شکنی کا شور دنیا میں پڑا ہے اور ترتیب شکل ثالث کی اس طرح ہے۔ شیریں تخلص نام ہمارا ہوا صغریٰ اور شیریں تخلص کا شور دنیا میں پڑا ہے۔ کبریٰ نتیجہ ہمارے نام کی شکر شکنی کا شور دنیا میں پڑا ہے۔ اور تقریر شکل رابع کی اس وضع پر ہے

شیریں تخلص نام ہمارا صغریٰ اور شکر شکنی کا شور دنیا میں پڑا ہے شیریں تخلص کا کبریٰ نتیجہ ہمارے نام کی شکر شکنی کا شور دنیا میں پڑا ہے اور یہی مطلوب تھا۔

شبہہ کیا عصمت سخت جگر احمد میں
جب مسلم ہے کہ معصوم ہے جزو معصوم  مونس

شاعر نے اپنا مطلب یوں ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں اور حضرت امام حسینؑ ان کا جزو ہیں اور معصوم کا جزو معصوم ہوتا ہے تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بھی معصوم ہیں۔

اور دوسری صورت یہ ہے کہ جو کلام تمثیل پر مشتمل ہو اس کو مذہب فقہی کہتے ہیں فقہا یعنی علمائے اصول اپنی اصطلاح میں اسے قیاس بولتے ہیں تمثیل میں استقراء اور قیاس منطقی کچھ کچھ دونوں پائے جاتے ہیں

اس کو کامل استقرار سمجھو۔ استقراء میں جزئیت
سے کلیت پر دلیل لاتے ہیں۔ مثلاً جب چند مرتبہ
ہم نے دیکھا کہ جب ایک امر ہوتا ہو تو اس کے ساتھ
فلاں صورت بھی ہوتی ہو پس اس سے ہم نتیجہ نکال
لیتے ہیں کہ اس قسم کی جتنی باتیں ہیں سب ہمیشہ
اسی طرح پر ہوتی ہیں اور ایک عام قاعدہ ان
سب باتوں کے واسطے نکل آتا ہو چنانچہ ہم دیکھتے
ہیں کہ سیسہ، لوہا، چاندی وغیرہ جب خوب گرم
کئے جائیں تو پگھل جائیں پس قاعدۂ عام یہ نکلا کہ
دھاتیں پگھل جاتی ہیں۔ دوسری مثال ہم نے دیکھا
کہ گائے بھینس بکریاں اور سینگ والے جانور
جگالی کرتے ہیں۔ پس قاعدہ عام نکلا کہ سینگ والے
جانور جگالی کرتے ہیں۔ قیاس میں کلی کے قرینے
سے جزئی پر حکم صادر کیا جاتا ہے اور یہ ٹھیک
استقراء کے برعکس ہو۔ استقراء سے ہم کو یہ بات
معلوم ہوتی ہے کہ فلاں چیزیں زہردار ہیں پس
پس اس عام قاعدے سے جو ہم کو معلوم ہوا ہو
یہ حکم لگائیں گے۔ اگر ان زہردار چیزوں میں سے
کوئی بھی کسی شخص نے کھائی تو اس پر زہر نے اثر کیا
ہوگا اسے قیاس کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی نیا
جانور سینگ دار کہیں ملے تو ہم رائے لگائیں گے
کہ یہ جگالی کرنے والا ہے کیونکہ یہ عام قاعدہ دلیل
استقراء سے معلوم ہو چکا ہو کہ سینگ دار جانور
جگالی کرتے ہیں۔ غرض کہ قیاس کلی سے جزئی پر
دلیل لانے کو کہتے ہیں اور استقراء جزئی سے کلی پر
دلیل لانے کو بولتے ہیں اور تمثیل میں جزئیت سے
جزئیت ثابت کی جاتی ہو یعنی ایک چیز سے دوسری
چیز پر جو حوالہ دیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی نتیجہ نکالے
کہ فلاں مشرک کا انجام برا ہوگا کیونکہ ابوجہل
مشرک کا انجام برا ہوا۔ یہاں پر استقراء اور
قیاس دونوں پائے جاتے ہیں کیونکہ تمثیل ابوجہل
مشرک سے استقراء کے طور پر یہ بات نکلتی ہو کہ کل
مشرکوں کا انجام برا ہوتا ہو پس چونکہ یہ آدمی مشرک
ہے اس سبب سے اس عام قاعدے سے قیاس
کے طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ اس کا انجام برا
ہوگا یہ طریقہ دلیل لانے کا بہت صاف اور صحیح
ہے کہ حاجت اور مثال لانے کی یہاں پر نہیں ہو
مگر جب تک وجہ مناسبت جس کو علت اور وجہ
جامع کہتے ہیں قطعی نہ ہو تمثیل یقین کا فائدہ نہیں
بخشتی۔ جب علت قطعی ہوتی ہو اس وقت
قیاس کی طرف رجوع کرکے یقین کا فائدہ دیتی
ہے جیسے کہیں بھنگ حرام ہو اس وجہ سے کہ
مسکر ہو اور ہر مسکر حرام ہے پس علت حرمت کی
مسکر ہے جو خمر میں تھا۔ نہ سبزی۔ نہ سیلان نہ بو
کہ اور چیزوں میں بھی جو حلال ہیں پائے جاتے
ہیں لہذا متعین ہوا کہ نشہ بوجہ حرمت کے ہے
جو خمر میں تھا اور یہ علت قطعی ہو۔ قیاس ایسے
دو قضیوں سے بنتا ہے کہ ان کے مان لینے سے
ایک دوسرا قضیہ لازم آ جائے اور اس دوسرے
قضیے کو نتیجہ کہتے ہیں اور پہلے دو مقدمات کہلاتے
ہیں۔ بھنگ مسکر اور ہر مسکر حرام ہو۔ دو قضیے
ہیں کہ جن کے مان لینے سے یہ نتیجہ لازم آیا کہ
بھنگ حرام ہے۔

ہم آپ کے کوچے سے جو نکلے تو عجب کیا
آدم بھی ہوئے خلد کی تعمیر سے باہر (سید محمود علی زیرک)

جلد صفت تلزم وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
کسی مضمون کا ایک زبان سے دوسری زبان میں
نصفاً ترجمہ کرنا اور رعایت نظم و خوبی و نسبت
کی رکھنا صنائع معنوی میں داخل ہو اور نام اس
کا صنعت ترجمہ ہو۔

شیدا نے سعدی کے قصیدۂ فارسی کا ترجمہ
اردو میں کیا ہے کہ ایک ایک بیت کا ترجمہ ایک
ایک بیت واقع ہوئی ہو۔ اسی کا مطلع یہ ہو۔

ترا ز کوئے اجل کے فرار خواہد بود
ترجمہ اجل کے کوچے میں تیرا گزار ہووے گا
قرارگاہ تو دار القرار خواہد بود
ترجمہ ترا قرار بدار القرار ہووے گا۔

(۳۴) صنعت استتباع (یا) المدح الموجّہ
ممدوح کی تعریف اس طور پر کریں کہ اس سے ضمناً
دوسری تعریف اور ثابت ہوتی ہو۔

تو ہے کہ تو نے دوش نبی پر قدم رکھا
بت توڑ توڑ شرک کی صورت دی مٹا میر

اس سے دو مدحیں نکلیں ایک بتوں کا توڑنا
اور دوسرے شرک کا مٹانا۔

(۳۵) صنعت ادماج۔ یعنی کلام سے دو
معنی حاصل ہوں اور تصریح دوسرے معنی کی نہ کی
ہو یہ بہ نسبت استتباع کے عام ہے یعنی استتباع
سے تو یہ مراد ہے کہ ایک مدح سے دوسری مدح
پیدا ہو اور ادماج میں مدح کا ہونا کچھ ضرور
نہیں اور ایہام و ادماج میں یہ فرق ہو کہ ایہام
میں ایک لفظ دو معنی رکھتا ہے جیسا کہ اوپر بیان
کیا جا چکا ہے اور ادماج میں پورے کلام کے
دو معنی ہوتے ہیں اور توجیہ یعنی محتمل الضدین
اور ادماج میں بھی فرق ہو یعنی وہ بہ نسبت ادماج
کے خاص ہے اس لئے کہ اس میں ایک کلام سے
ایسے دو معنی پیدا ہوتے ہیں کہ دوسرے معنی پہلے
معنی کی ضد ہوتے ہیں چنانچہ اس کے بیان میں معلوم

ہوا اور ادماج میں ایک معنی دوسرے معنی کی ضد نہیں ہوتے۔

کیونکے اس بت سے رکھوں جان عزیز
کیا نہیں ہے مجھے ایمان عزیز — غالبؔ

ایک معنی تو یہ ہیں کہ اس سے جان عزیز رکھوں گا تو وہ ایمان لے گا اس لیے جان کو عزیز نہیں رکھتا تاکہ ایمان بچ جائے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اس بت پر جان قربان کرنا عین ایمان ہے پھر اس سے جان کیونکر عزیز رکھی جا سکے۔

(۳۶) **صنعت مبالغہ** - یعنی کسی امر کی شدت وضعف میں اس حد تک پہنچا دینا کہ اس حد تک اس کا پہنچنا محال ہو یا بعید ہو تاکہ سننے والے کو یہ گمان نہ رہے کہ اس وصف کا اب کوئی مرتبہ باقی ہے۔ اور مبالغے کی تین قسمیں ہیں تبلیغ، اغراق، غلو۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ مدعا یعنی کسی امر کا انتہا تک پہنچا دینا عقل و عادت کے نزدیک ممکن ہو۔

وعدۂ شام پہ کی ہم نے شب جاگ کے صبح
وہ اسی وقت نہ آتے اگر آنا ہوتا — شہیدیؔ

یہ بات عقل و عادت کی رو سے ممکن ہے کہ عاشق اپنے معشوق کے انتظار میں رات بھر جاگے۔

اغراق اسے کہتے ہیں کہ مبالغہ قریب عقل بعید العادت ہو۔

گر گئے درد عشق دل میں تیرے
بیگہ لی رسم و راہ جو پانی — مومنؔ

ممکن ہو بیمار اگر سفند وغیرہ کو نہ مارے اور محافظت کرے مگر عادۃً یہ بات محال ہو۔ غلو ایسے مبالغے کو کہتے ہیں کہ خلاف قیاس اور بعید ابطلان اور عقل و عادت دونوں کے نزدیک ممتنع اور محال ہو۔ مبالغے کی یہ قسم نامقبول ہے۔

برق پہنچے نہ کبھی دوڑ میں ہمراہ رکاب
گرد کی طرح رہے ساتھ کے پیچھے صرصر — امیرؔ

برق و ہوا کا گھوڑے سے رہ جانا عادت و عقل دونوں کے نزدیک محال ہے۔

(۳۷) **صنعت تعجب** - کسی چیز پر تعجب ظاہر کریں کسی فائدے اور غرض کے واسطے۔

زخم کھایا نہ زہر کھایا بھی تو کچھ ہوتا نہیں
دیرگزری مرگ کو کیا جانے کیا ہو گیا — مومنؔ

موت کے نہ آنے پر تعجب ہے اور گراں جانی میں مبالغہ۔

(۳۸) **صنعت جامع اللسانین** یعنی ایسی عبارت یا فقرہ یا مصرع ہو کہ اس کو پڑھیں تو دو زبانوں میں معلوم ہو جیسے یار آ جائے تو بہتر ہے۔ یہ فقرہ فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں معلوم ہوتا ہے اور معنی بھی دیتا ہے فارسی میں الف مقصورہ ساکن ہے یہ معنی ہوئے کہ اے یار تیری جگہ بہتر ہے۔

فائدہ تم جو مجھے نزع میں یاد آئے نظر
جو نہ یاد آئے سخن اور نہ یاد آئے نظر — اختاد دہلویؔ

(۳۹) **صنعت ذو الوجہین** - کلام کو باعتبار صورت حروف کے بغیر لحاظ نقاط کے دو زبانوں میں پڑھ سکیں۔ مرزا غالب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "تا زمشے بہتر بادہ سے بہتر" - عربی فارسی عربی اور ہندی میں بھی یہ صنعت جاری ہوتی ہے مثلاً عربی اتق بابی وباب بیت جانی یعنی تحقیق مکان کے دروازے کا بنانے والا جیر پاس آیا۔ ہندی میں ان پاپی پاپ بیت جانی (از رسالہ صدا الواسع)

(۴۰) **صنعت ذو ثلثہ** - کلام بہ تغیر نقاط و حرکات تین زبانوں میں پڑھا جائے۔ جیسے یہ فقرہ ؎

عربی - جیتی خود تر ید - یعنی خوبصورت، نازک اور نوجوان عورت میرے گھر آنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

فارسی - بینی خود بر بیر - ہندی - بٹی چود نیمہ (از رسالہ صدا الواسع)

اس صنعت کو محتمل الغات بھی کہتے ہیں۔ بعض نے ان تینوں صنعتوں کو صنائع لفظی میں داخل کیا ہے۔

فائدہ - اس بحث سے ایک اور صنعت نکلتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک زبان کے شعر کا کوئی لفظ بدل جائے تو وہ شعر دوسری زبان میں ہو جائے لیکن مطلب میں فرق نہ آئے بشرطیکہ وہ لفظ پہلے لفظ کا ترجمہ ہو۔

شمار سبحہ مرغوب بت مشکل پسند آیا
تماشائے بیک کف بردن صد دل پسند آیا — غالبؔ

اگر دونوں مصرعوں سے لفظ آیا نکال کر اس کا ترجمہ آمد لکھ دیا جائے تو شعر فارسی کا ہو جائے گا۔

(۴۱) **صنعت ترجمۃ اللفظ** - ایک لفظ کے بعد دوسرا لفظ ایسا لا دیں جو اس کا ترجمہ ہو۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت یہ کہ بطور لطیفے کے پہلے کا ترجمہ ہو۔

کہتے تھے پہلے میر میر تب نہ ہوئے ہزار حیف
اب جو کہے ہیں سوز سوز یعنی سدا جلا کرو — سوزؔ

ابتدا میں میر محمد سوز میر تخلص کرتے تھے بعد کو سوز

اختیار کیا اس ترجمے میں بھی یہی لطیفہ ہو کہ ان کے دونوں
زمانوں کے تخلص کی طرف اشارہ ہو۔

دوسری صورت یہ ہو کہ معمولی طور پر ترجمہ ہو۔

لیتا ہوں مکتبِ غمِ دل میں سبق ہنوز
لیکن یہی کہ رفت گیا اور بود تھا　　غالب

(۴۲) **صنعتِ مسلسل**۔ لغت میں مسلسل ملے
ہوئے کے معنی میں ہے اصطلاح میں مراد اس سے
یہ ہے کہ شاعر چند الفاظ ملے ہوئے لائے پھر آگے
جا کر ان کو دوسرے معانی کے ساتھ لائے۔

ہے آج جو یوں خوشنما نورِ سحر رنگِ شفق
پرتو ہے کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق
حسنِ گلِ مہتاب نے جوشِ گلِ سیراب نے
کیا باغ میں چمکا دیا نورِ سحر رنگِ شفق
دیکھے چمن میں برگِ گل آلودۂ شبنم جو گل
خجلت سے پانی ہوگیا نورِ سحر رنگِ شفق　　ذوق

شاعر مصرعِ اول میں نورِ سحر رنگِ شفق کو
متصل لایا پھر اگلے مصرعوں میں ان دونوں لفظوں
کو ہر ایک جگہ علیٰحدہ علیٰحدہ معانی کے ساتھ لایا ہے۔

(۴۳) **صنعتِ تقسیمِ مسلسل**۔ مراد اس
صنعت کا یہ ہے کہ شاعر ایک مصرع یا ایک بیت
میں چند چیزیں درج کرے دوسرے مصرع یا
بیت میں چند لفظ لائے کہ ہر ایک کی تطبیق
مناسب ہو جائے۔

تیری مجلس میں زہرہ و کیواں
اک دعا گو و دم ہے خدمتگار　　(معیار البلاغت)

(۴۴) **صنعتِ ابداع**۔ لغت میں ابداع
بائے موحدہ کے سکون سے ایجاد کرنے اور نیا
بنانے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح میں اسے
کہتے ہیں کہ شعر میں معنی خوب اور الفاظ
مرغوب لائے۔ اگر سچ پوچھو تو حقیقت میں
یہ کوئی صنعت نہیں بلکہ استادوں کا کلام
ہی ایسا ہوتا ہے۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں　　سودا
مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا　　ناسخ

یاد رکھو کہ صنعت ایداع جو صنائع لفظی
میں مذکور ہوئی وہ یائے تحتانی سے ہے
بدائع الافکار کے مولف نے غلطی کی ہے کہ بائے
موحدہ کے ساتھ ابداع لکھ کر اور اس کے
لغوی معنی بتا کر تعریف ایداع بیائے تحتانی
کی کرکے مثالیں اس کی دی ہیں۔

(۴۵) **صنعتِ سحرِ حلال**۔ یہ ہے کہ بیت
کے اندر ایک لفظ یا زیادہ جو بظاہر کلمات
سابقہ کا تتمہ ہو اور کلمات آئندہ کے مقدمات
سے شمار ہو سکے لائیں۔ سحرِ حلال اسے
یوں کہتے ہیں کہ سحر میں عجیب و غریب چیزیں
ظاہر کی جاتی ہیں اور شرع میں اسے حرام
قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اس موقع پر اس لفظ
کا لانا سحر کاری سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ
اس کے سننے سے طبائع کو تعجب ہوتا ہے اور
باوجود اس کے حرام نہیں شرعاً حلال ہے
غرض کہ ایسا لفظ بمنزلہ جادو کے ہوتا
ہے۔

پڑھتا ہو شراب پی کے لاحول
ناظم زندوں میں پارسا ہو

لفظ لاحول سحر حلال ہے۔

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے　　ذوق

لفظ سرکار سحر حلال ہے۔

(۴۶) **صنعتِ موقوف**۔ لغت میں موقوف
ٹھہرایا گیا اور تھاما گیا کے معنی میں ہے۔ اصطلاح
میں یہ ہے کہ ایک مصرع یا شعر کا مضمون دوسرے
پر موقوف ہو۔

آبلے دکھلائے جب اس دل رنجور نے
دانتوں میں تنکا لیا خوشۂ انگور نے　　ذوق

(۴۷) **صنعتِ تعلّی**۔ لغت میں تعلّی
کہتے ہیں شیخی مارنے کو اصطلاح میں مراد ہے کہ
شاعر اپنے حق میں نہایت مبالغہ اور تعلّی کرے

اس گلستانِ سخن کی زیب و زینت کے لئے
اے چمن پیدا ہوئے جتنے مجھے کس کے پھول
جو سنا تھا وہ ہی دیکھا ہم نے غنچے وا تھی
بلبلِ بزمِ سخن ہو نطق کی مجلس کے پھول

(۴۸) **صنعتِ سلب و ایجاب**۔ ابی ہلال
حسن بن عبداللہ نے کتاب صناعتین میں لکھا
ہے کہ سلب و ایجاب یہ ہے کہ کلام میں ایک
شے کی نفی ایک وجہ سے اور اس کا ثبوت
دوسری وجہ سے ہو۔

نیم بسمل اس نے گر چھوڑا تو کیا غم نہیں
پر یہ غم ہے اعتبارِ دستِ قاتل اٹھ گیا

قاتل نے غم کی نفی نیم بسمل چھوڑنے کی وجہ
سے کی ہے پھر غم کو ثابت اس وجہ سے
کیا ہے کہ قاتل کی ضرب کا اعتبار جاتا رہا۔

جو عقدہ دشوار کہ کوشش سے نہ وا ہو
تو وا کرے اس عقدے کو سو بھی بفراغت　　غالب

اول عقدے کی کوشش سے وا ہونے کی
نفی کی ہے پھر اس عقدے کے

اشارے کی وجہ سے کھلنے کا اثبات کیا ہے۔

(۴۹) **صنعت کلام جامع**۔ یعنی شاعر افسوس، تاسف وغم و رنج و شکایت ایام اور اپنی تکالیف بیان کرے چنانچہ شہر آشوب اور دہر آشوب اسی مضمون میں ہوتے ہیں۔

زوال پر جو ہوا انجم شاہی اختر
رہا نہ تخت سلیماں نہ تاج اسکندر
اک اہلکار جواری کی بدقماشی سے
تمام گنجینۂ شاہی کا ہو گیا ابتر — شاد عظیم آبادی

(۵۰) **صنعت ایراد المثل (یا) ایراد المثل** یہ ہے کہ شعر میں مثل کو باندھیں۔

جنگ دانا ہیں بچا جاتے ہیں وہ گولی کی چوٹ سے
عین نادانی ہے اس کی آنکھ کا تل دیکھنا — تعشق
دہن یار سے کھینچے کو دھوے
مثل سچ ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات — اسیر

(۵۱) **صنعت استخدام**۔ ایک لفظ ایسا کلام میں لاویں جس کے دو معنی ہوں اور ان میں ایک معنی مراد ہوں پھر اسی کلام میں بسبب ضمیر کے پھیرنے کے دوسرے معنی بھی اس لفظ کے لیے جاویں۔ مولوی غلام یحییٰ بہاری میرزا جد رسالے کے حاشیے میں لکھتے ہیں کہ صنعت استخدام اس صورت میں محسنات معنویہ سے ہوگا۔ دریافت ہونے کے لیے کوئی قرینہ بھی پایا جائے۔ اور یہ بھی یاد رکھو کہ لفظ کے دونوں معنی عام ہیں اس سے کہ حقیقی ہوں یا مجازی یا مختلف ہوں یعنی ایک حقیقی ہوں دوسرے مجازی

نہ اس گلی سے اڑا اے صبا غبار مرا
کہ اس کا خاطر دلدار میں بھی گھر تھا بے ادبی — شاد علی

اول مصرع میں غبار سے خاک مراد ہے پھر دوسرے مصرعے میں اسی غبار سے کدورت مراد لی گئی ہے اور یہ معنی ضمیر غائب کی وجہ سے لیے گئے ہیں۔ پہلے معنی حقیقی اور دوسرے مجازی۔

(۵۲) **صنعت الہزل الذی یراد بہ الجد**۔ ہزل (بالفتح) بمعنی سخن بیہودہ اور مسخرگی اور جد (بالکسر) ہزل کی ضد ہے لغوی معنی اس کے یہ ہیں کہ ایسی ہزل جس سے جد مقصود ہو اور اصطلاح میں یہ ہے کہ کلام بظاہر تمسخرانہ و ہزلیانہ ہو لیکن مراد اس سے ہزل نہ ہو بلکہ کوئی اور امر مقصود ہو۔ استہزا میں اور اس میں فرق یہ ہے کہ استہزا میں ظاہر جد ہوتی ہے اور باطن میں ہزل ہوتی ہے اور اس میں ظاہر میں ہزل ہوتی ہے اور باطن میں جد مقصود ہوتی ہے۔

ہزاروں برس کی ہے بڑھیا یہ دنیا
مگر تاکتی ہے جواں کیسے کیسے — اسیر

(۵۳) **صنعت تلمیح**۔ جس کو تملیح بھی کہتے ہیں اور یہ مناسب نہیں اس لیے کہ تلمیح میم کی تقدیم سے لام پر شے ملیح کے لانے کے معنی میں ہے جیسے تشبیہ و استعارہ میں اور تلمیح تقدیم لام کی میم پر کسی چیز کی طرف نظر کرنے کو کہتے ہیں پس یہ معنی خاص ہیں اس لیے کہ شے ملیح کا لانا عام ہے کسی شعر یا قصے یا مثل کی طرف نظر کرنے سے۔ تلخیص المفتاح میں تلمیح کو ان چیزوں کے ضمن میں لکھا ہے جو سرقات شعریہ سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ مناسب نہیں اس لیے تلمیح میں عیب کی کون سی بات ہے۔ اطول میں جو بیان کیا ہے کہ سرقات شعری کے ساتھ اس کو جو جمع کیا ہے تو مناسبت ان میں یہ ہے کہ دونوں ان چیزوں میں سے ہیں جن سے مزید احتیاط واجب ہے۔ گو یہ جامع نہایت رکیک ہے پس رائے انھیں لوگوں کی درست ہے جنھوں نے اسے صنائع میں شمار کیا ہے۔ بہر صورت یہ صنعت اس طرح ہے کہ شاعر اپنے کلام میں کسی مسئلہ مشہورہ یا کسی قصے یا مثل شائع یا اصطلاح نجوم وغیرہ کسی ایسی بات کی طرف اشارہ کرے جس کے بغیر معلوم ہوئے اور بے سمجھے اس کلام کا مطلب اچھی طرح سمجھ میں نہ آئے۔

عاشق اس غیرت بلقیس کا ہوں میں آتش
بام تک جس کے کبھی مرغ سلیماں نہ گیا

اس شعر میں اشارہ ہے قصہ بلقیس کی طرف جو مفصل کلام الٰہی میں مذکور ہے۔ ہدہد کا خبر دینا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بلقیس والیہ ملک سبا تک پہنچانا اور پھر بلقیس کا حاضر ہونا یہ مشہور ہے۔

(۵۴) **صنعت نسبت**۔ دو مخالف چیزوں کے درمیان مناسبت بیان کرنا جیسے کوئی پوچھے کہ کنویں اور آتشبازی میں کیا نسبت ہے۔ جواب دینا چاہیے کہ چرخی۔ یعنی یہ ایک چیز ایسی ہے کنویں میں بھی ہوتی ہے اور آتشبازی میں بھی ایسے ہی اگر پوچھے کہ صندوق اور مہاجن اور فرنگی میں کیا نسبت ہے تو جواب میں کہنا چاہیے کہ کوٹھی اس لئے کہ کوٹھی صندوق میں بھی ہوتی ہے اور کوٹھی مہاجنوں کی بھی ہوتی ہے اور کوٹھی صاحب لوگ بھی بنواتے ہیں۔

نسبت وہ جو آرام سے ہے ہاتھ کو سو گیا
کچھ سوچ کے تبلا تو رہا اس میں کلائی — انشا

(۵۵) **صنعت ذو سخنہ**۔ یعنی دو باتوں

کا ایک جواب دینا۔

مسافر پیاسا کیوں؟ گدھا اداسا کیوں؟
جواب:۔ لوٹا نہ تھا
گھوڑا اڑا کیوں، پان سڑا کیوں۔ پھیرا نہ گیا
(ماخوذ از بحر الفصاحت)

**صنعتی**:۔ پیشہ ور۔ بحیثیت صنعت فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صَرف**۔ لکھنؤ کے امرا کی نفاست مزاج کی وجہ سے یہاں کے تنبولیوں نے صنعتی اصول پر پانوں کو یہ ترقی دی کہ یہاں کے پان سب جگہ سے بڑھ گئے۔
(قدیم شہر وشہر مندان اودھ)

**قول فیصل**۔ اس کے ایک معنی صنعت والا، صنعت کی طرف منسوب بھی ہیں جیسے کانپور بہت بڑا صنعتی شہر ہے۔

**صِنف**:۔ (بالکسر) نوع، جنس، قسم۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ واجد علی شاہ کا کلام ہر صنف میں موجود ہے۔ غزل، سلام، مرثیہ، مثنوی، قصیدہ وغیرہ کے علاوہ نثر کی کتابیں بھی ہیں۔۔۔۔ شاید ہی کوئی بادشاہ اتنی تصنیفیں چھوڑ گیا ہو۔
(قدیم شہر وشہر مندان اودھ)

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے صنف کی یہ تعریف لکھی ہے کہ انواع موجودات میں سے ہر نوع کی قسم کا نام صنف ہے مثلاً حیوان جنس ہے اور اس کے انواع اونٹ، گھوڑا، بیل، انسان وغیرہ ہیں جس طرح اقسام جنس کو انواع کہتے ہیں۔ اسی طرح اقسام انواع کو صنف کہتے ہیں مثلاً اصناف نوع اسپ ترکی، عربی، کوہی، کچھی وغیرہ ہو اور اصناف نوع انسان حبشی، رومی، ہندی، عربی، حبشی وغیرہ۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ بالفتح صَنف بھی آیا ہے۔

**صَنَم** ١۔ بت، مورتی، قالب، لکڑی یا پتھر، دھات یا مٹی وغیرہ کا بنا ہوا مجسمہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گر اب پھر سے بت کدے میں یا صنم آیا
کعبے میں پکارا کبھی یا قاضی حاجات — عزیز لکھنوی

**قول فیصل**۔ اس کی اردو جمع دونوں کے ساتھ صنموں ہے۔

بڑے بڑے صنموں کو بگاڑنے والے
کھڑے کھڑے در خیبر اکھاڑنے والے — عشق

**صنم** ٢۔ معشوق، محبوب، دلدار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جو جلوے صنم تجھ میں ہم دیکھتے ہیں
خدا کی خدائی میں کم دیکھتے ہیں — نواب آصف الدولہ

**قول فیصل**۔ بسند فرہنگ آصفیہ۔ چونکہ بت ہر طرح سے سڈول اور تناسب اعضا میں نہایت خوش وضع ہوتا ہے اس وجہ سے اہل فارس اور ان کی تقلید میں اردو والے مجازاً معشوق کے معنی میں استعمال کرنے لگے۔

**صنم** ٣۔ مرشد، پیر، خدائے تعالیٰ۔ فارسی، مذکر، متروک۔

نہیں دیکھا ہے لیکن تجھ کو پہچانا ہے آتش نے
بجا ہے اے صنم جو تجھ کو دعویٰ ہو خدائی کا

**صنم آمد**۔ ایک کھیل کا نام۔ اردو۔ متروک۔

اے بت حسن اگر ہوتا تجھے شوق وطن
کعبے میں حاجی صنم آمد مقرر کھیلتے — منیر

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ اس کھیل کے قواعد میں ایک مختصر رسالہ بھی سید حسین شاہ صاحب حقیقت کی تصنیف سے یادگار زمانہ ہے جس کا نام مصنف موصوف نے صنم کدۂ چین تجویز فرما کر ١٢٠٩ھ میں تیار کیا اور وہ ١٢٦٩ھ میں ٣٢ صفحات پر مطبع مصطفائی میں چھپا۔

اس کھیل کو اس طرح کھیلتے ہیں کہ چند ہم عمر باہم مل کر ایک جگہ بیٹھ جاتے ہیں اور داہنی جانب سے حرف الف کا دورہ شروع ہوتا ہے ان میں سے ایک کہتا ہے کہ "صنم آمد" دوسرا اس سے پوچھتا ہے "از کجا" وہ کہتا ہے "از احمد نگر" غرض آخیر تک اس سے اسی طرح سوال کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک کا جواب دیتا جاتا ہے۔ جب الف کا دورہ ختم ہو جاتا ہے تو ب کا دورہ شروع کرتے ہیں اور اسی طرح ی تک لے جا کے ختم کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی ایک چیز کا جواب دینے میں بھی عاجز و قاصر رہتا ہے تو اسے اس طرح شرمندہ کرتے ہیں کہ جس حیوان کی چاہے بولی بلواتے ہیں بعض لوگ الف عین، حا، ہا، سین، صاد، ذال، ز، ضاد، ظا کا فرق نہیں کرتے اور زیور، شیرینی وغیرہ جاتے ہیں سو یہ جیب بھی لیتے ہیں۔ تمثیلاً یہاں ایک سوال کر کے اس کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔

صنم آمد: از کجا؟ از احمد نگر۔ کجا میرود؟ بہ آگرہ۔ بر چہ سوار است؟ بر اشتر۔ چہ پوشیدہ است؟ اچکن۔ در دست چہ دارد؟ انگشتری۔ چہ می خورد؟ انگور۔ چہ می نوشد؟ آب۔ چہ میرا اید؟ امین کلیان۔ شعر سے ہم یاد دارد آرے دیا ہے جس زبان کا شعر پڑھے اختیار ہے۔

اے باد اگر بہ گلشن احباب بگزری
زنہار عرضہ دہ بر جاناں پیام ما — حافظ

آج بیڈ صبح پہ ہمارے دل میں کچھ آئی ہوئی
جام نے بھی سبز ہے اور ہے گھٹا چھائی ہوئی — احمد

آ پیارے نین میں پلکن ڈھانک توہ لوں
نہ میں دیکھوں اور کوں نہ تو ہے دیکھے دوں (دوہا)

کدام شکل صنم یاد دارد؟ آ رے۔ آمدن بہ ارادت رفتن بہ اجازت۔ کدام چیستاں ہم یاد دارد؟

اٹھے تو اک روگ ٹھاوے، بیٹھے تو دکھ دے
جاوے تو اندھیری لاوے آوے تو سکھ دے — پہیلی

(آنکھ۔ پس اسی طرح پر حرف کے سوال کئے جاتے ہیں۔) اس کو صنم کا کھیل بھی کہتے تھے۔

کچھ داغ جوانی میں نہیں عشق کا چمکا
طفلی میں بھی ہم کھیل جو کھیلے تو صنم کا — جرأت

**صنم پرست**:۔ بت کو پوجنے والا، پتھر کی مورتوں کی پرستش کرنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ وقت وہ ہے گلے میں صنم پرستوں کے
کمند خدمت ہو رشتۂ زنار — عزیز لکھنوی

**صنم پرستی**:۔ بتوں کی پرستش، پتھر کی مورتیوں کو پوجنا۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صنم تراش**:۔ بت تراش، بت بنانے والا فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**صنم تراشی**:۔ بت بنانا، بت تراشنا فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خیال جن کا یہ شغل صنم تراشی تھا
تمام ان کے دماغی قویٰ ہوئے بیکار — عزیز لکھنوی

**صنم خانہ**:۔ بت کدہ، بت خانہ، فارسی مذکر فصیح، رائج۔

ع پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے — اقبال

قول فیصل: کسی کے ساتھ اسی کو صنم کدہ بھی کہتے ہیں۔

**صنم کدۂ چین**:۔ چین کا مشہور بت خانہ جہاں کے بتوں کی تعریف شعرائے فارس نے بہت لکھی ہے شاید انھوں نے اسی کے بت نہ دیکھے ہوں گے فارسی ترکیب، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**صنوبر**:۔ (بفتح اول واؤ مجہول) ایک درخت کا نام ایک قسم کا سرو جس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دیتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تمھارے قد کا صنوبر جواب کیا ہوگا
یہ مصرع نظر انتخاب کیا ہوگا — اکبر

قول فیصل۔ صنوبر کے پھل کو دل سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور صنوبر کے پھل کو بھی صنوبر کہتے ہیں۔

وہ بھی قد ہے تجھ سے طالب دل
سرو کو شوق ہے صنوبر کا — داغ

اردو میں زبانوں پر بتخفیف صنوبر ہے۔

**صنوبر خرام**:۔ (کنایۃً) معشوق، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ فارسی والے صنوبر خرام کو غلط سمجھتے ہیں کہتے ہیں صنوبر میں خرام کہاں مگر حافظ نے استعمال کیا ہے۔

چنداں بود کرشمہ و ناز سہی قداں
کآید بجلوہ سرو صنوبر خرام ما

**صنوبر قامت۔ صنوبر قد**:۔ (کنایۃً) معشوق فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہر اک گل چہرہ و گلرو و گلفام
صنوبر قامت و شمشاد اندام (ذخیرۂ اردو)

**صواب**:۔ (بالفتح) خطا کا عکس، راست، درست، راستی، درستی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ جواب باصواب اور واللہ اعلم بالصواب وغیرہ کی ترکیبوں سے مستعمل ہے۔

**صواب**:۔ خوب، بہتر، بہتری۔ اردو قلیل الاستعمال

صواب اس جگہ عذر تقصیر ہے
خوشی ہم آواز تقدیر ہے (صبح خنداں)

**صواب اندیش**:۔ ٹھیک اور مناسب سوچنے والا، بہتری سوچنے والا، راست اندیش۔ فارسی ترکیب، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**صواب دید**:۔ صلاح، مصلحت، مستحسن رائے صحیح تجویز، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ حکم ہوا کہ واجد توڑ مل مشرف دیوان کل مہمات مالی وملکی ان کی صلاح و صواب دید سے فیصل کیا کریں۔ (دربار اکبری)

(ایضاً) مسائل اختلافی میں وہ اپنی صواب دید پر ایک رائے کو دوسری رائے پر ترجیح دے سکتا ہے (دربار اکبری صفحہ ۲۱۶)

**صواعق**:۔ (بفتح اول وکسر چہارم) صاعقہ کی جمع۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بلا ٹل جائے جب فرماں زباں پاک سے نکلے
اشاروں میں کریں درخم صواعق جعفر طاق — اکبر

**صوبہ**:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) سلطنت کا وہ حصہ جس میں کئی کمشنریاں اور اضلاع شامل ہوں۔ عربی مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ زراعتی دولت میں اودھ کا صوبہ ہمیشہ زرخیز رہا اس کی معتدل آب و ہوا زمین کی زرخیزی اور کافی بارش کی وجہ سے یہاں اناج سے غلے پیدا ہوتے (قدیم شہر و شہر خندان اودھ)

**صوبہ** :۔ مذ ۔ صوبے کا حاکم

خفقی ۔ عالمگیر کے زمانے میں کئی صوبے بگڑ گئے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صوبہ جات** :۔ صوبہ کی جمع، بہت سے صوبے عربی، رائج۔

**صوبہ دار** :۔ مذ ۔ صوبہ کا حاکم، عربی فارسی الفاظ مذکر، قریب بہ متروک۔

**صوبہ دار** :۔ مذ ۔ پیادہ سپاہ کا وہ ہندوستانی داخلی عہدے دار جس کا رتبہ کپتان کے برابر ہوتا ہے۔ عربی فارسی الفاظ، رائج۔

ان دنوں تھانہ دار اس جا کے
تھے صوبیدار رام دت پانڈے (عروج الغت)

**قول فیصل** ۔ اب عام طور سے صوبے دار بولتے ہیں جو اردو ہے۔ اس عہدے کو صوبہ داری کہتے ہیں

**صَوت** :۔ (بفتح اول) آواز، صدا، عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ختم کیا صبا نے رقص، گل پہ نثار ہو چکی
جوش نشاط ہو چکا صورت ہزار ہو چکی (اکبر الہ آبادی)

**صُور** :۔ (واو معروف) وہ نرسنگا جس کو حضرت اسرافیل محشر کے دن پھونکیں گے، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دم نجود حشر نہاں صور سرافیل میں تھا [illegible]

**قول فیصل** ۔ اس کا صرف پھنکنا اور پھونکنا کے ساتھ ہے۔

نہ چونکا مرا بخت خفتہ اسیر
پھنکا صور محشر زمانہ ہوا (دلچسپ)

نالاں ہوا میں جس دم خوش قامتی پہ ان کی
بولے قیامت آئی کس نے یہ صور پھونکا (شاد لکھنوی)

سودا نے مونث نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے مذکر ہی مستعمل ہے۔

اٹھا ہر سو قیامت کا سا اک شور
کہے تو پھونکی اسرافیل نے صور

اسی کو ترکیب کے ساتھ صور اسرافیل بھی کہتے ہیں

شب ہو نہ سنگیوں کی قال و قیل
گویا پھنکتی ہے صور اسرافیل (سودا)

**صُوَر** :۔ (بضم اول و فتح دوم) صورت کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے منحصر نمود صُوَر پر وجود بحر
یاں کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب میں (غالب)

**قول فیصل** ۔ یہ لفظ اردو کے لیے بہت غریب اور غیر مانوس ہے لیکن اضافی حالت میں جب بصورت مضاف آتا ہے تو غرابت قدرے کم ہو جاتی ہے۔

ذہن میں سب مرے حاضر صور علمیہ
پر جتا نہ نفی منظور تجھے علمیت (ذوق)

غالب کے یہاں مضاف الیہ کی صورت میں آیا ہے (نمود صور) یعنی آخر میں صور رہ جاتا ہے جو سُوَر کی طرف ذہن کو منتقل کر دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سُوَر ایک غلیظ کھانے والا اور قابل نفرت جانور ہے۔

**صُورَت** :۔ مث ۔ (واو معروف و فتح سوم) پیکر، نقش کسی چیز کا نمونہ، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ٹوٹے بت، مسجد بنی، مسمار بت خانہ ہوا
جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا (زند)

**صُورَت** :۔ شکل، چہرہ، منہ، فارسی مونث، فصیح، رائج۔

کیوں نظر میں جان کی ہیں ویسی
ہم بھی تو آدمی کی ہیں صورت (نظم طباطبائی)

داغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو کون پیار کرے (داغ)

**صورت** :۔ مث ۔ ہیئت ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج

ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجھ کو
تھا مرا ذہن نہ محتاج حصول صورت (ذوق)

**قول فیصل** ۔ فارسی میں اس کے ایک معنی ہیں عکس اردو میں بھی ان معنی میں رائج ہے جیسے: "اپنی صورت پہلے آئینے میں دیکھو"۔ تصویر کے معنی میں بھی رائج ہے

نظر آتی ہیں دو دو میں مجھے دو تصویریں
دیکھوں دل بھر کے ادھر کی کہ ادھر کی صورت (شرف)

**صورت** :۔ مث ۔ ڈول، خاکہ، ڈھانچ ۔ ڈھچر [illegible]

**قول فیصل** ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صورت** :۔ مث ۔ حالت، کیفیت، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ہر اک رات جینے کی یہ صورت رہی
وہی شکل وہی سے صحبت رہی (ببر)

**صورت** :۔ مث ۔ طور، وضع، ڈھنگ، طریقہ، عنوان، عربی مونث،

تمہارے لب کے آگے خندۂ گل کا وہ نقشا ہے
کہ جیسے صورت کوئی بد شکل اترائے حسیں بن کر (داغ)

**قول فیصل** ۔ اب ان معنی میں زیادہ تر "سے" کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں یعنی جس صورت سے یا کسی صورت سے زبانوں پر ہے جیسے: "میں نے بہت اصرار کیا لیکن وہ کسی صورت سے راضی نہیں ہوئے"۔ "بہر صورت" میں بھی صورت کے یہی معنی ہیں۔

قمر نے بات کہا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہر صورت (امیر)

**صورت** :۔ مث ۔ تدبیر، سبیل، اردو، مونث، فصیح، رائج

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی صورت نظر نہیں آتی (غالب)

**صورت** ۸ :- ذریعہ ، سہارا ، اردو ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ نثر - روزگار کی صورت اس سرکار میں بحال ہے جس پر یہاں کے جزو کل کا مدار ہے ، وہ اس سے بیزار ہے ۔ (داغ خانہ سرنوں)

**صورت** ۹ :- مانند ، مثل ، عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

تا چند سراسیمہ رہوں صورت سیماب
فرمایا کہ جب تک رہے شوخیٔ اشارات
(عزیز لکھنوی)

ناتوانی مجھے بیدم ہی پڑا رہنے دے
سانس آئے گی تو اڑ جاؤں گا ہری کی صورت
(نسرت)

**صورت** ۱۰ :- موقع ، محل

کوئی صورت نہیں اس گھر سے اب تیرے نکلنے کی
قیامت کی ہے جس نے آدمی تجھ کو دکھا دی ہے
(میر)

(فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** - شعر میں صورت کے معنی امید اور توقع ہیں نہ کہ موقع محل ۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے ۔

**صورت** ۱۱ :- انداز ، قرینہ ، آثار ، عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ نثر - ہزاروں روپیہ علاج میں صرف کیا لیکن بدقسمتی سے ابھی تک آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آئی ۔

**صورت** ۱۲ :- وضع ، روپ ، عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

روتی صورت پہ برستا ہے ہماری رونا
گرچہ سودا عجب نباتے ہیں ہنسی کی صورت
(سرور)

**صورت** ۱۳ :- ظاہر ، دیکھنے میں ، اردو ، مونث ، قلیل الاستعمال

اوج موج کا آشوب اس کی لے کے ذریعے فلک تک ہے
صورت میں تو قطرہ خوں ہے معنی میں دریا ہے دل
(میر تقی میر)

**صورت** ۱۴ :- شغل ، شغلہ ، اردو ، قلیل الاستعمال ۔

وصل کا وعدہ نہیں تو قتل کا وعدہ سہی
دل کے بہلانے کو میرے کوئی صورت چاہیے
(شوق)

**صورت** ۱۵ :- نوعیت ، فارسی ، فصیح ، رائج

محلِ نثر - حقیقت میں یہ جہاد دفاع کی صورت رکھتا تھا ۔ بدر و احد میں مشرکوں نے خود چڑھائی کی تھی ۔ (نظم طباطبائی)

**صورت** ۱۶ :- شخص - اردو - دہلی کی زبان

محلِ نثر - جب سے انگریزی ہوئی سب ریئس اسی طرح تباہ ہیں ۔ پھل نام و نمود کو سب بنا رہتے ہیں ۔ اس سے دس پانچ صورتیں ان کے یہاں لگی لپٹی رہتی ہیں ۔ سو بھی کیا خاک ؟ برسوں تنخواہ نہیں ملتی ۔ (مرآۃ العروس)

**صورتاً (یا) صورۃً** - صورت کے اعتبار سے ، عربی ۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** ۔ عام طور سے صورتاً ہی کہتے ہیں

**صورت اترنا** :- (لازم) تصویر کھینچا جانا ۔

کیا اتارے گا مرے ضعف کی مانی تصویر
آئینے سے تو اترتی نہیں میری صورت
(جلیل)

(نور اللغات)

**قولِ فیصل** - اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

**صورت احوال** :- ایک قسم کا محضر جو کسی دعوے کو ثابت کرنے کی غرض سے معزز لوگوں کے دستخطوں اور مہروں سے مرتب کرتے ہیں (نور اللغات)

**قولِ فیصل** - اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

**صورت اختیار کرنا** :- ڈھنگ اختیار کرنا اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

وہ منھ دکھاتے نہیں ہیں تو ہے جیسے روپوش
بہ جبر ہم نے بھی یہ اختیار کی صورت
(رشک)

**صورت آشنا** :- روشناس ، جان پہچان والا ، فارسی صفت ، فصیح ، رائج ۔

مقصود ہے نام سے کیا کام مثل آئینہ
جو روبرو ہو اسے صورت آشنا سمجھو
(ذوق)

**قولِ فیصل** ۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے ۔

مورد نفرت کوئی مجھ سا نہیں حیران ہوں
مجھ سے صورت آشنا ہوتا ہے کیونکر آئینہ
(آتش)

تکمیلی صورت سے صورت آشنا ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے ۔

دیدہ حق بیں جمال اس کا دکھائے گا جلال
آشنا در پردہ صورت آشنا ہو جائے گا
(جلال)

**صورت آشنائی** :- جان پہچان ، روشناسی ، فارسی ، مونث ، فصیح ، رائج

ترقی پر کسی کی خود نمائی ہوتی جاتی ہے
کہ آئینے سے صورت آشنائی ہوتی جاتی ہے
(راسخ)

**صورت آفریں** :- شکل بنانے والا ، چہرہ بنانے والا - صفت پروردگار عالم ، فارسی صفت ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔ قلیل الاستعمال

بنایا تجھ کو ایسا خوب صورت
کہ نازاں تجھ پہ صورت آفریں ہے
(خواجہ وزیر)

**صورت باندھنا** :- منظر دکھانا ، سماں باندھنا ، کوئی واقعہ یا حال اس طرح بیان کرنا کہ اس کا سماں آنکھوں کے سامنے پھر جائے ۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر مثال بانداز جواب دیتے ہیں

**صورت ببیں حالش مپرس**:۔ چہرے مہرے سے حالت ظاہر ہے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ فارسی

محل صرف۔ بڑا بجائی ...... دیکھئے صورت ببیں حالش مپرس بچارے کی اچھی خاصی صورت کو بگاڑ دیا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ امثال نے "صورت ببیں حالم مپرس" لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ یوں ہی استعمال کرتے ہیں

قاعدہ یہ حال ہو صورت ببیں حالم مپرس
ضعف سے شکل ہو آنا لب تک پہنچا دم کا — وزیر

اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ "صورت ببیں حالتہ مپرس" بھی بول دیتا ہے۔

**صورت بدل جانا**:[1] (لازم کنایۃً) لاغر ہو جانا چہرے کا، متغیر ہو جانا، کمزور ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

افسوس دل کا حال کوئی پوچھتا نہیں
یہ کہہ رہے سب تری صورت بدل گئی — آغا حشر؟

**صورت بدل جانا**:[2] کیفیت بدل جانا، حالت تبدیل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ستم شریک ہوا کون ایک لطف کے ساتھ
بدل گئی ستم روزگار کی صورت — داغ

**صورت بدلنا**:[1] بھیس بدلنا، مصنوعی بنانا، دوسری صورت اختیار کرنا۔ اردو، صرف فصیح رائج

محل صرف۔ پرانے زمانے کے بہروپیے آن واحد میں صورت بدل کے دھوکا دیا کرتے تھے۔

**صورت بدلنا**:[2] کیفیت بدلنا، نوعیت بدلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو معاملات طے پا رہے تھے بڑے بھائی کے انکار سے صورت بدل گئی اب صلح ہونا دشوار ہے

**صورت بری ہونا**:[1] شکل خراب ہونا، بد صورت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ ہمارا خیال ہے کہ بہو کی چاہے صورت خراب ہو لیکن دولت والی ہو۔

**صورت بری ہونا**:[2] حالت دگرگوں ہونا، آثار اچھے نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تری شکل اے شوخ لاکھوں میں اچھی
مگر مرنے والوں کی صورت بری ہے — ناسخ

**صورت بسر نا**:۔ شکل فراموش ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

نہ مرتے ہیں نہ نیند آئی نہ وہ صورت بسرتی ہو
یہ جیتے جاگتے ہم پر قیامت شب گزرتی ہو — درد

**صورت بگاڑنا**:۔ بد صورت کرنا، بد شکل کرنا، چہرا بگاڑنا، بد نما کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کتنی خوبصورت لڑکی تھی چیچک نے کل کے صورت بگاڑ دی۔

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر نے صورت بگاڑنا کے معنی زد و کوب کرنا، مارنا پلینا، لتے لینا، باز پرس کرنا لکھے ہیں اور اودھ پنچ کی مثال پیش کی ہو "یہ خوف تھا کہ شیخ جی ہمارا چ صورت نہ بگاڑ دیں"۔ عوام اب کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

**صورت بگڑ جانا**:۔ (لازم) صورت میں خرابی آ جانا، صورت کا اصلی حالت پر نہ رہنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

روٹھتے وقت ذرا آئینہ لے کر دیکھو
منہ بنانے میں بگڑ جاتی ہے صورت کیسی — امیر

قول فیصل۔ دھمکی دینے کے طور پر بھی کہتے ہیں۔ جیسے لیجئے صاحب! ہم تو ڈھونڈھ ڈھانڈ کر خبریں لائیں اور آپ دن بھر پلنگ میں اونگھا اور بیٹھے ٹھالی تو نگار کریں اور ہمیں کو الّو بنائیں ...... تلمی کھل گئی تو صورت بگڑ جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

**صورت بنانا**:[1] شکل بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خداوند عالم کی صناعی دیکھیے کہ کروڑوں صورتیں بنائیں لیکن ہر ایک مختلف۔

**صورت بنانا**:[2] بھیس یا وضع اختیار کرنا روپ بدلنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسے ہیں حضرت واعظ کہ غم کے غم حالی
بنا کے آئے ہیں اب روزہ دار کی صورت — داغ

**صورت بنانا**:[3] حالت بنانا، ہیئت بنانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

سمیٹو بکھرے بالوں کو جھٹک دو خاک دامن کی
یہ کیا صورت بنائی ہے لب اٹھو بہرے مدفن سے — آزاد لکھنوی

**صورت بنانا**:[4] غریبی اور مسکینی ظاہر کرنا، ناک بھوں چڑھانا، اکراہ ظاہر کرنا، اس معنی میں شاذ و نادر ہی کہیں بول دیتے ہیں۔ ورنہ ٹکسال باہر ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب بالکل نہیں بولتے۔

**صورت بن پڑنا**:۔ تدبیر بن پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر نہ بن پڑے گی کوئی صورت
جز اس کے کہ نہ ہو سکے ندامت — اختر (شاہ اودھ)

**صورت بند**:۔ مصور، نقاش، فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

**صورت بندھنا**:[1] موقع پیش آنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صورت بندھنا**:[2] سامان بہم ہونا۔ اردو صرف متروک۔

ایسی صورت کوئی ہے گنبد دوار بند ہے
آمد وشد کا مرے شوخ کے یا تا رہ بند ہے — شور

**صورت بھیانک ہو جانا**:- صورت ڈراؤنی ہو جانا، ایسی شکل ہو جانا کہ جس سے ڈر معلوم ہو۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

فرقت دلدار میں گھر کاٹے کھاتا ہے مجھے
کیا بھیانک ہو گئی صورت در و دیوار کی — داغ

**صورت بیان کرنا**:- حالت بتانا، کیفیت ظاہر کرنا۔

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہیں پڑتی دل کو
میں بیاں کس سے کروں آنکھ پھیر کی صورت — داغ

(نور اللغات)

**قول فیصل**۔ زیادہ تر اس محل پر حالت بیان کرنا بولتے ہیں۔

**صورت پانا**:- حسن پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ ایک عورت جھلا کر بولی اوئی یہ کون ہو؟ ناک میں دم کر دیا۔ جب دیکھو مزاحچی کے پاس موجود ..... مردوے کا یہاں کیا کام ہو؟ واہ! اس پر صاف صاف کہہ کر دیں ایسی تو صورت بھی نہیں پائی ہو بیوی شکل چڑیلوں کی نام پریوں کا۔ (فسانہ آزاد)

**قول فیصل**۔ پہلی معنی میں اس کا استعمال زیادہ ہو۔

**صورت پر پھٹکار برسنا**:- چہرے کا بہت بے رونق ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جب سے تم نے نماز چھوڑی ہے تمہاری صورت پر پھٹکار برسنے لگی ہو۔

**صورت پر جھاڑو پھیرنا**:- (بد دعا) نیست و نابود ہو، غارت ہو۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان

نہ اترا بہت چل پرے مردوے
پھرے تیری صورت پہ جھاڑو موے — شوق

**صورت پرست**:- ظاہر پرست، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو
آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے — ذوق

**قول فیصل**۔ اس کی جمع، صورت پرستوں بھی رائج ہے اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے قسمت کا لکھا کہ مجھے ایسے ہی صورت پرستوں اور رسم کے بندوں میں ڈال دیا اور ایسے گروہ میں ملا دیا جو خاندان کے فخر کو کمال سے بہتر سمجھتے ہیں (دربار اکبری)

**صورت پرست**:- بت پرست، مورتی کی پوجا کرنے والا، فارسی صفت، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ اس لعبت دلفریب کی نظارگی سے بے بادہ مست ہو جاتے اور یہ پیکر ہوش ربا دیکھ کر اہل معنی یک قلم صورت پرست ہو جاتے۔ (خود ہندی)

**قول فیصل**۔ اس کی جمع صورت پرستوں بھی استعمال کی گئی ہے۔

تفرقے صورت پرستوں کے ہیں سارے ورنہ یاں
دیر و کعبہ کو ہے نسبت ایک ہی پتھر کے ساتھ — شاد عظیم آبادی

**صورت پرستی**:- ظاہر پرستی، بت پرستی، فارسی مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کرے گا کب تلک صورت پرستی
بسے گا کب تک صورت کی بستی — (زلیخائے اردو)

**صورت پکڑنا**:- شکل اختیار کرنا۔ اردو مصدر، متروک

صورت جو چشم یار نے پکڑی غزال کی
چتون نے بے چھری کاٹی مری گردن ہلال کی — شرف

**صورت پکڑنا**:- کام کا ٹھیک ہو جانا، اردو مصدر، متروک

الفت کعبہ مقصود نے صورت پکڑی
شکل محراب ہوئی دست دعا سے پیدا! — صبا

**صورت پکڑنا**:- ظاہر ہونا، بننا، وجود میں آنا، وقوع میں آنا۔ اردو مصدر، متروک

محل صرف۔ جب سیارات ارض کی طاقت فضا میں صعود کرنے لگی اس جسم میں ٹھنڈک پڑنی شروع ہوئی ... اور پانی نے اسی زمانے وقت میں ترکیب پائی پھر اس سے کچھ زیادہ پیچیدہ مرکب مثلاً نمک نے صورت پکڑی (رسالہ تنویر المشرق)

**قول فیصل**۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے وقوع میں آنا بھی اس کے معنی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صورت پیدا کرنا**:- شکل اختیار کرنا، اردو مصدر، رائج

**صورت پیدا ہونا**:- کیفیت طاری ہونا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ جس کلام میں صورت وحدت نہیں پیدا ہوتی اس میں اثر نہیں ہوتا۔

(ادب الکاتب والشاعر، نظم طباطبائی)

**صورت پیش آنا**:- بات واقع ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج

محل صرف۔ اور جب جب موقعے پر کوئی صورت خاص پیش آئی ..... وہ بھی جا بجا درج کرتا ہوں (آب حیات)

**صورت تری**:- یہ فقرہ ایسے محل پر بیزاری ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے جہاں کہنا ہوتا ہے کہ تو اس لائق نہیں۔ اردو فقرہ، عورات دہلی کی زبان۔

بعد مردن آ چکے رونے کو سن کر گور درد
جیتے جی کہتے ہو چل صورت تری در گور دور — ذوق

**صورت تکنا**:- بغور منہ دیکھنا، تعجب او حسرت سے منہ دیکھنا۔ اردو مصدر، رائج

**قول فیصل**۔ زیادہ تر اس جگہ منہ تکنا، بولتے ہیں۔

**صورت تو دیکھو**:- اظہار ناقابلیت کے واسطے بطور تمسخر کہتی ہیں۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں ' آئینے میں اپنی صورت تو دیکھو ' بولتی ہیں ۔ راسخ عظیم آبادی نے صورت دیکھو ' نظم کیا ہے ۔

طالب بوسۂ عارض ہے وہ مجھ کو راسخ
آئینہ لا کے دکھاتے ہیں کہ صورت دیکھو — راسخ

**صورت تو دیکھو** ۳ۓ حوصلہ تو دیکھو ، اردو صرف متروک ۔

جلا ہو کھینچے تصویر بہرے بت کی آج
خدا کے واسطے صورت تو دیکھو مانی کی — ببر

قول فیصل ۔ اس جگہ " کوئی صورت تو دیکھے " بھی رائج تھا ۔

کھینچیں گے مرے آئینہ رخسار کی تصویر
دیکھے تو کوئی مانی و بہزاد کی صورت — امانت

**صورت تو نہ بنی پر منھ تو چڑا دیا** : یعنی نقل مطابق اصل نہ بن سکی مگر خاکہ تو اڑا دیا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

**صورت ٹھہرنا** :۔ تدبیر نکل آنا ، حالت پیش آنا ، اردو صرف ، قریب بمتروک ۔

رہا کرتا ہوں میں اس سوچ میں تصویر حیرت کی
خدا جانے کہ کیا صورت مری بعد فنا ٹھہرے — عزیز

**صورت چڑیلوں کی مزاج پریوں کا** بدشکل اور مغرور عورت کے لیے بولتے ہیں اردو مثل ، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل ۔ کسی کے ساتھ شکل چڑیلوں کی مزاج پریوں کا بھی کہتے ہیں ۔

**صورت حال** ۱ۓ موجودہ حالت ، فارسی ترکیب ، فصیح ، رائج ۔

شاخ گل ہاتھ لگے گی تو تراشوں گا قلم
آج لکھنی ہے مجھے صورت حال بلبل — رند

**صورت حال** ۲ۓ شاہی زمانے میں اس کاغذ کو کہتے تھے جس میں کسی واقعہ کا یا حادثات کا ذکر ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب کوئی نہیں بولتا ۔

**صورت حرام** ۱ۓ وہ شخص جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو ۔ فارسی ، صفت ، قلیل الاستعمال

بے سنی ہو وہ عشق کہ جس میں کشش نہیں
دل جیب ہو نہ حسن تو صورت حرام ہے — آتش

قول فیصل ۔ اب زیادہ تر پھلوں وغیرہ کے لیے بولتے ہیں بالخصوص آم خربوزے کے لیے جیسے تم جو یہ خربوزے خوشنما دیکھ کے خرید رہے ہو یہ صورت حرام ہیں پھیکے نکلیں گے ۔

**صورت حرام** ۲ۓ بیر یا اندرائن کا پھل ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

**صورت خاک میں ملانا** :۔ ایک قسم کا کوسنا اردو صرف ، عورتوں کی زبان ، قریب بمتروک ۔

مجھی کو دینے کو سونا پالائے تھے باندی
ملاؤں خاک میں اس نوبہار کی صورت — جان صاحب

**صورت دار** :۔ قبول صورت حسین ، خوبصورت اردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

لال اطلس کے لہنگے صورت دار
گل لالہ کی دے رہے تھے بہار (گلشن عشق)

محل صرف ۔ برخوردار دولہا علی سلمہ کا ختنہ کر دیا ، اللہ مبارک کرے دو چار بیڑ گھا گر بہت عمدہ صورت دار ضرور ہمراہ لانا ، تحیت میں تامل نہ کرنا ۔ (اخفاء العشق)

قول فیصل ۔ اب اہل لکھنؤ غیر جاندار کے لیے نہیں بولتے جاندار چیزوں عام طور سے انسان کے لئے اس کا استعمال ہے ۔ غیر انسان کے لیے بھی کے ساتھ زبانوں پر ہے ۔

**صورت در گور** :۔ (بد دعا) مرنا دفن ہونا کی جگہ ۔

بعد مردن آ چکے رونے کو سن کر گور در
جیتے ہی جی کہتے ہو صورت تری در گور دور — ذوق
(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہونا کے اضافے کے ساتھ صورت در گور ہونا محاورہ لکھا ہے ۔ لکھنؤ کی عورتیں تنہا در گور بولتی ہیں جیسے وہ میری برابری کیا کرے گی حیا ئیں بھو میں ، در گور ۔

**صورت دکھانا** :۔ شکل دکھانا ، سامنے آنا ، دیدار کرانا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف ۔ میاں آزاد اپنے معشوق پری پیکر کو صورت دکھائیں تو شریف نہیں ۔ خدا ہی خیر کرے ۔ (فسانہ آزاد)

کہا یہ عشق نے بڑھ کر کہ اے سر دفتر عالم
ازل سے منتظر تھا آج صورت تم نے دکھلائی — عزیز لکھنوی (دکھلانا)

**صورت دکھانا** ۲ۓ ظاہر کرنا ، نمودار کرنا ، اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

پھر اس کی بکھری ہوئی زلف لکھیوں چہرے پہ
خدا دکھائے شب وصل یار کی صورت — رشک

**صورت دل میں سمانا** :۔ ہر وقت کسی کا خیال رہنا کسی سے محبت ہو جانا ، اردو ، صرف ، قلیل الاستعمال

تری صورت مرے دل میں سمائی
ہزار افسوس جان اپنی گنوائی (دز مجلسے اردو)

**صورت دیکھتا رہ جانا** :۔ دکنی جیسے متحیر ہو جانا حیران رہ جانا ، ششدر ہو جانا ، اردو صرف فصیح ، رائج ۔

محل تحسین۔ انھوں نے ایسی بات کہی جو نہ کہنا چاہیے
تھی ہم تو ان کی صورت دیکھتے رہ گئے۔

**صورت دیکھ کر (کے) بخار چڑھ آنا:۔** صورت
سے ڈر معلوم ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

شق در و دیوار جیب خوردش کرے تنگ قبا
دیکھ لے انسان صورت بھی تو چڑھ آئے بخار — صفی

قول فیصل۔ بعض معنی میں صورت دیکھ کے
جوڑی چڑھ آنا بھی بولتے ہیں جیسے "ایک دن
حضور کو تلوار کے جوہر دکھاؤں گا اور حضور کی آنکھوں
میں آب دم شمشیر سے سرمہ لگاؤں گا۔ نا صاحب!
بندہ درگزرا.... میری روح کانپتی ہے تلوار کی
صورت دیکھے جوڑی چڑھ آتی ہے۔" (فسانۂ آزاد)

**صورت دیکھ کر (کے) جینا:۔** ایسا عاشق
ہونا کہ بغیر صورت دیکھے قرار نہ آئے، انتہائے
محبت کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صرف فصیح رائج۔

وہ دیکھیں کس طرح ہر روز فرقت دیکھ کر جینا
کہ جو عاشق ہے تیرا تیری صورت دیکھ کر جیتا — ذوق

**صورت دیکھ کر (کے) ڈرنا:۔** کسی شخص سے
بہت ڈرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل تحسین۔ تمھاری یہ بڑی بڑی مونچھیں ایسی
بھیانک ہیں کہ میری چھوٹی بچی تمھاری صورت دیکھ
کے ڈر جاتی ہے۔

قول فیصل۔ بعض معنی میں صورت دیکھ کر چھپنا
بھی استعمال ہوا ہے۔

بل بے میرے ساغر سرشار وحشت کا نشا
چھپ گیا خم میں مری صورت فلاطوں دیکھ کر — ذوق

**صورت دیکھنا:۔** ۱۔ شکل دیکھنا، چہرے پر نظر
کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

لگا کر عینک اندیشے کو دیکھیں حسن کی صورت
خیالات اور آئے دل میں سودائی تو سودائی — عزیز لکھنوی

**صورت دیکھنا:۔** ۲۔ آثار دیکھنا۔ اردو صرف
قلیل الاستعمال

ٹھٹک ٹھٹک کے وہ دامن کو اپنے دیکھتے ہیں
سمٹی سمٹی مرے مشت غبار کی صورت — داغ

**صورت دیکھنا:۔** ۳۔ ہمت دیکھنا، حوصلہ دیکھنا

نزع میں دید کی حسرت ہے یہ حسرت دیکھو
میری ہمت یہ نظر ہو مری صورت دیکھو — داغ
(دلدار اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صورتِ دیوار:۔** خاموش، حیران، فارسی
صفت، فصیح، رائج۔

ع خاموش سب بصورت دیوار ہو گئے۔ — مولف

**صورت زہر لگنا:۔** (کنایۃً) کسی کی صورت
بری ہونا، نفرت کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صرف
عورتوں کی زبان۔

لگا میٹھا برس جب سے یہ صورت زہر لگتی ہے
ہمیں مشاطہ کر پیغام ابصری کی نسبت کا — انشا

**صورتِ زیبا:۔** حسین صورت، دلکش صورت
فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جنت کو ان کے حسن سے پہچانتا ہوں میں
جنت ہے ان کی صورت زیبا مرے لئے — عابد لاہوری

**صورت ساز:۔** مصور۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں بہت کم کے ساتھ مستعمل ہے

**صورت سوالی:۔** وہ شخص جس کی صورت سے اس کے دل کا
مدعا ظاہر ہو۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

صورت سوال ہوں میں پوچھو نہ میرا مطلب
میں اپنے مدعا کی تصویر ہو بہو ہوں — عزیز لکھنوی

دل کو اگر بناتے آئینہ محبت
حاضر جواب ہوتا صورت سوال ہوتا — عزیز لکھنوی

صورت سوال ہونا کی جگہ فقیر کی صورت سوال ہے نسبتہً زیادہ
زبانوں پر ہے۔

میں کس طرح کہوں مجھے شوق وصال ہے
تم دیکھ لو فقیر کی صورت سوال ہے — داغ

**صورت سے بھاگنا:۔** کسی کی شکل سے کمال
بے زار ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال

اچھا نہیں ہے صورت عاشق سے بھاگنا
صاحب سمجھ لیں یہ حرکت ہے غلام کی — آتش

**صورت سے بیزار ہونا:۔** اظہار نفرت کے محل پر مستعمل
ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ کر آئینہ بیزار نہ ہو صورت سے
ہوتے ہیں جوش جوانی میں مہاسے پیدا — آتش

قول فیصل۔ اسی محل پر صورت سے خفا ہونا بھی
مستعمل ہے۔

دیکھ کر آئینہ پتھر سا لگے گا دل پر
اپنی صورت سے رہو گا تو خفا میرے بعد — آتش

**صورت سے جلنا:۔** کمال متنفر ہونا، کسی کی صورت
سے بیزار ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا!
زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے — صبا

**صورت سے صورت ملنا:۔** ہم شکل ہونا، باہم
مشابہ ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تری تصویر لیے پھرتے ہیں — ناسخ

**صورت سے نفرت ہونا:۔** صورت بری معلوم
ہونا، کسی سے سخت نفرت ہونا۔ اردو، صرف
فصیح، رائج۔

اپنے سایے سے حذر ہے سب کو
اپنی صورت سے ہے سب کو نفرت — نظم طباطبائی

**صورت شکل والا** :- خوبرو، حسین، صفت (نور اللغات)

**قول فیصل** . "والا" کی قید نہیں مختلف طریقوں سے صورت شکل ملا کے زبانوں پر ہے عوام شکل بغیر تحتین بولتے ہیں جیسے منی کا دولھا صورت شکل کا بہت اچھا ہے - ہمیں دولت نہیں چاہیئے ہو کی صورت شکل اچھی ہو۔

**صورت طاری ہونا** :- کیفیت طاری ہونا اردو صرف، قلیل الاستعمال

**محل صرف** - کلام میں صورت وحدت کے طاری ہونے کی علامت اس کی برجستگی اور بے ساختگی ہو۔ (ادب الکاتب والشاعر نظم طباطبائی)

**صورت کاٹے کھانا** :- صورت سے بیزاری ہونا، اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع تبان سنگدل کی صورت آتش کاٹے کھاتی ہو۔

**صورت کٹ کھنی ہونا** :- کاٹ کھانے والی صورت ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان

نقشہ بگڑا رہتے رہتے غصہ ناک
کٹ کھنی قاتل کی صورت ہو گئی — داغ

**صُوَرت کدہ** :- تصویروں کا گھر (مجازاً) دنیا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ذوق اس صورت کدے میں ہیں ہزاروں صورتیں
کوئی صورت اپنے صورت گر کی بے صورت نہیں

**صورت کرنا** :- تدبیر کرنا، ذریعہ پیدا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج

**محل صرف** - دعا کیجیے کہ خدا کوئی ایسی صورت کرد کہ میرا عراق جانا ہو جائے۔

**صورت کرنا** : دکھا کے ساتھ ایسا کیوں کیا اور یہ کیا کیا کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دکھائی غیر کو اس پردہ دار کی صورت
یہ تو نے کیا مرے پروردگار کی صورت — داغ

**صورت کو ترس جانا** :- شکل دیکھنا نصیب نہ ہونا، صورت دیکھنے سے محروم رہنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھایا جلوہ بھی اپنا نہ تو نے بعد کلیم
ترس گئے تری صورت کو جاں نثار تری — رند

**قول فیصل** - اس محل پر زیادہ تر "صورت دیکھنے کو ترس گئے" بولتے ہیں۔

**صورت کھٹکنا** :- صورت دیکھنا ناگوار ہونا اردو صرف، دہلی کی زبان۔

سچ ہے کھٹک ہی جاتی ہے صورت حریف کی
بلبل نے مجھ کو دیکھ کے کھایا ہے خار آج — داغ

**صورت کہے دیتی ہے** :- صورت سے ظاہر ہے، چہرے سے عیاں ہے، اردو، صرف غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف** - بار بار کیوں پوچھ رہے ہیں غریب کی صورت کہے دیتی ہے کہ بھوکا ہے۔

**صورت کھینچنا** :- تصویر کھینچنا - اردو صرف قریب بہ متروک۔

دکھا دی کھینچ کر نقاش ہجر یار نے مجھ کو
مصیبت کی، الم کی، رنج کی آزار کی صورت — جلال

**صُورت گر** :- مصور، نقاش، فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کھینچ کر اس کی تصاویر کہے صورت گر
یہ کسی مصحف رخسار کے سی پارے ہیں — خواجہ وزیر

**قول فیصل** - اس فن کو صورت گری کہتے ہیں

آخر الامر بعد مدت وقت
نکلی صورت گری کی یہ صورت (طلسم الفت)

**صورت گیر** :- شکل اختیار کرنے والا فارسی ترکیب، قریب بہ متروک

**محل صرف** - جو بخارات روئے ارض کا بر قع بنے ہوئے تھے یہ بعد عمل انضمام پانی کی شکل میں صورت گیر ہوئے ہوں۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**صورت معاش** :- معاش کی تدبیر، زندگی بسر ہونے کا ذریعہ، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - کلکتے جا رہا ہوں اگر خدا نے کوئی صورت معاش نکال دی تو وہیں قیام کر لوں گا۔

**صورت ملانا** :- ایک شکل کا دوسری شکل سے مقابلہ کرنا، شکل سے شکل ملانا، اردو صرف فصیح، رائج۔

کیا جھک کر نکلا تھا صورت ملانے یار سے
سامنے خورشید کے اس نے کف پا کر دیا — آتش

**صورت ملنا** : شکل کا مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج

ازل سے حسرت و امید توام ہیں سن اے ناصح
کے انکار اس سے عمر صورت نہیں ملتی — شادی عظیم آبادی

**قول فیصل** - کسی اسم یا ضمیر کے بعد "میں" کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں۔

(اسم) صورت ان خوبوں میں تری صورت اگر ملی — غالب
پر ملا سے نقشا اچھا عدو سے آنکھ
(ضمیر) تری صورت نہیں ملتی کسی میں — داغ

نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

نامہ بر خط یار کا لایا ہے یہ کیونکر کہوں
تجھ سے مطلق صورت مدح الامیں ملتی نہیں — اکبر

**صورت میں صورت ملنا** :- اصلی صورت کے مطابق تصویر بنانا۔

(فقرہ) کیا تصویر کھینچی ہو بالکل صورت میں صورت ملا دی۔ (نور اللغات)

قول فیصل - زیادہ تر صورت سے صورت ملانا بولتے ہیں

**صورت میں لال لگے ہونا**:۔ (طنزاً) بہت زیادہ خوبصورت ہونے کی جگہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان

محل صرف۔ میں نے جب کسی کو شادی میں نہیں بلایا تو ان کو کیوں بلاتا کیا ان کی صورت میں لال لگے ہیں۔

**صورت نظر آنا**:۔[1] شکل دکھائی دینا، صورت دکھائی دینا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا جب کچھ افاقہ آہ کھینچی دل سے اک ایسی
در و دیوار پر صورت محمدؐ کی نظر آئی — عزیز لکھنوی

**صورت نظر آنا**:۔[2] موقع ملنا، دکھائی دینا اردو صرف، فصیح، رائج۔

تسکین کی صورت شب ہجراں نظر آئے
جنت سے کوئی حور الٰہی اتر آئے — ملاریخ

قول فیصل۔ بصورت نفی بھی مستعمل و فصیح ہے۔

ایک جا بھی نظر آئی نہ اثر کی صورت
گرتی پڑتی نہ کہاں آہ دل زار پھری — صبا

انھیں معنی میں دکھائی دینا کے ساتھ صورت نظر پڑنا بھی کہا ہے جواب رائج نہیں۔

بے مقدر نہ پڑے صورت بہبود نظر
دور آئینۂ دل سے نہ ہو زنگ کلفت — ذوق

**صورت نکالنا**:۔[1] تدبیر نکالنا، ذریعہ پیدا کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا جو میں نے انھیں بدگماں تو کہتے ہیں
نکالیں آپ مرے اعتبار کی صورت — داغ

**صورت نکالنا**:۔[2] پہلے سے زیادہ حسین نظر آنے لگنا۔ اردو صرف، متروک

زلیخا کر سنگار اپنا وہ یکبار
عجب کچھ یک بیک نکلی طرحدار
عجب صورت نکالی وہ ستمگر
فرشتوں نے کہا اللہ اکبر — (زلیخا نظم اردو)

**صورت نکل آنا**:۔ حسین ہو جانا، اردو صرف

محل صرف۔ اصغری نے کہا اور سو ناک کان آنکھ جیسے آدمی میں ہوتے ہیں۔ محمودہ میں بھی ہیں وہ بھی آدمی کا بچہ ہے جوان ہونے پر کچھ اس سے زیادہ صورت نکل آئے گی۔ (مراۃ العروس)

قول فیصل۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

**صورت نکل آنا**:۔[2] تدبیر نکل آنا، ذریعہ پیدا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر دو مہینے تم گھبراؤ نہیں اور یہاں قیام کرو تو خدا چاہے کوئی صورت روزگار کی نکل آئے۔ (انشائے سرور)

**صورت نکلنا**:۔ (لازم) تدبیر نکلنا، پہلو نکلنا، ذریعہ پیدا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شاہان اودھ کی نیت تعمیر شہر کی رونق کے علاوہ یہ ہوتی تھی کہ فن تعمیر کو ترقی ہو ....... اور رعایا کی بسر اوقات اور پرورش کی جدید صورت نکلتی رہے۔ (قدیم لکھنؤ ... اودھ)

**صورت نگار**:۔ مصور، تصویر بنانے والا، (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور پر ... ہے۔

**صورت نہ پہچان پڑے گی**:۔ ... بگڑ جائے گا۔ شکل بدل جائے گی۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ زیادہ بدتمیزی نہ کرو ورنہ اتنا ماروں گا کہ تمہاری صورت پہچان نہ پڑے گی۔

قول فیصل۔ پڑے گی کی جگہ لے گی بھی ہے۔

**صورت نہ پہچان ملنا**:۔ تغیر کی وجہ سے پہچاننے میں دشواری ہونا، شکل نہ پہچانی جانا، اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف۔ داڑھی مونچھیں نکل آنے کے بعد تم تو ایسے بدل گئے ہو کہ صورت نہیں پہچان مل رہی ہے۔

**صورت نہ پہچاننا**:۔ کسی تغیر کی وجہ سے صورت کی شناخت نہ ہونا، شکل نہ پہچاننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہیں اک عمر گزری اس طرح غفلت کی نیندوں میں
کہ آئینے میں صورت دیکھ کر اپنی نہ پہچانی — نظم طباطبائی

**صورت شکل بگاڑ سے نکل** (اس جگہ بول چال میں بفتح اول و دوم ہے) یہ صورت آدمی کی نسبت عورتیں طنزاً کہتی ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

**صورت نہیں چھپتی**:۔ صورت بتا دیتی ہے شکل سے پتہ چل جاتا ہے۔ اردو صرف، رائج۔

ہوائی منہ پہ ہے منہا کے اڑتی ہوئی دیکھو
کبھی صورت نہیں چھپتی ہے چھپنے اور ہارنے کی — جان صاحب

**صورت نہیں دیکھی**:۔ میسر نہیں ہوا، شکل نہیں دیکھی، اردو صرف، فصیح، رائج۔

نالے سے غرض اپنی ہو اظہار محبت
مانا کہ اثر کی کوئی صورت نہیں دیکھی — جلیل

**صورتوں کی پرچھل رہنا**:۔ صورتوں کی دھن رہنا، صورتوں کی چھان بان رہنا، اردو صرف دلی کی زبان۔

محل صرف۔ مگر اس خاندان میں ہمیشہ سے صورتوں کی پرچل رہا کرتی تھی۔ (محصنات)

**صورت ہونا**:۔ کیفیت ہونا، حالت ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

اٹھ گیا پہلو سے جب آئینہ رو
کیا کہوں دل کی عجب صورت ہوئی — شوق

**صورت یہ ہے**:۔[1] حال یہ ہے[2] حقیقت یہ ہے ماجرا یہ ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حکیم صاحب:۔ اگر کسی بندۂ خدا کی ہمارے سبب سے جان بچے تو ہمیں دریغ نہیں آلا صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شریف زادہ بلانے آتا تو مضائقہ نہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اس جگہ صورت حال یہ ہے بھی بولتے ہیں

**صُوری**:۔ (بضمِ اول و فتحِ دوم و کسرِ سوم) معنوی کی ضد، ظاہری۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف۔ جو کمالات ظاہری و باطنی اور جو صفات صوری و معنوی جناب اقدس الٰہی نے ... جناب مولانا و استاذنا خواجہ محمد نذیر ... میں جمع فرمائے تھے کسی طرح حصر میں نہیں آسکتے۔ (مقدمہ دیوانِ نذیر)

**صوف**: اون، پشم گوسفند و دیگر حیوانات زندہ، کمل ۲۔ ایک قسم کا دبیز جامۂ پشمینہ۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

**صوف** ۳:۔ قلم کا ریشہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوکھا یہ سوزِ غم سے تن تیرے ناتواں کا
صوف قلم ہوا ہے مغز اس کے استخواں کا — صابر

**صوف** ۴:۔ وہ کپڑا جو دوات میں ڈالا جائے ابتدا میں ریشم یا نمدے کا ٹکڑا ڈالتے تھے تاکہ سیاہی خوب جذب کرے۔ اردو۔ مذکر، فصیح، رائج۔

روشنائی سے رقم جب وصف گیسو ہو گیا
مشک نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا — اسیر

قولِ فیصل۔ اردو میں اس کا رسم الخط س سے بھی ہو گیا ہے (یعنی سوف) عوام اس کو سفوف بھی کہتے ہیں۔

**صوف** ۵:۔ وہ کپڑا جسے زخم میں بھرتے ہیں، اردو۔ قلیل الاستعمال۔

بھرا جو صوف میرے زخمِ دل میں چارہ ساز نے
رطوبتِ خون سے پاکر نما نخلِ تمنائی — عزیز لکھنوی

قولِ فیصل۔ اردو میں اس کا رسم الخط س سے بھی ہو گیا ہے (سوف) عوام اس کو سفوف بھی کہتے ہیں۔

صوف بھرنا ایک محاورہ ہو اور صوف رکھنا بھی مستعمل تھا

جان لو گے مری یا زہر کا تم رکھو گے صوف
زخمِ دل کو جو مرے کرتے ہو زنگار سے صاف — شرف

**صوف** ۶:۔ گوٹا بننے کا بانا، اردو۔ گوٹا کناری بننے والوں کی اصطلاح۔

**صوف پوش**:۔ نمد پوش، کمل پوش، وہ درویش جو کمل اوڑھے رہے ۲۔ مراداً صوفی جو ابتدا میں یہی لباس رکھا کرتے تھے۔ عربی، فارسی الفاظ، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔ زبانوں پر کملی پوش اور کمل پوش ہے۔

**صوف ڈالنا**:۔ (مصدر) دوات میں ریشم یا کپڑا ڈالنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**صوفی**:۔ پشم پوش، اونی کپڑا پہننے والا، نمد پوش، پشمینہ پوش (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**صوفی** ۲:۔ تارک الدنیا، درویش، وہ شخص جو اپنے دل اور خیالات کو ماسوائے اللہ کے محفوظ رکھے، عربی فصیح، رائج۔

وجد میں آیا اگر میں رندِ مشرب بھی تو کیا
ناچتے ہیں صوفی اس مطربِ پیر کے سامنے — ناسخ

قولِ فیصل۔ اردو میں صوفی کی جمع (حرفِ جار کے قبل) صوفیوں ہو جیسے، مشہور ہے کہ صوفیوں کی صوفیت کا سلسلہ حضرت علی علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ فارسی میں صوفی کی جمع "صوفیاں" ہے جو فارسی اور اردو میں عطفی اور اضافی ترکیبوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

کیا ہوئے وہ صوفیانِ پاک طینت کیا ہوئے
کیا ہوئے وہ خازنانِ علم و حکمت کیا ہوئے — صفی

درویشوں میں ایک فرقے کے لوگ قلندر کہلاتے ہیں اور ایک فرقہ "ملامتی" کے نام سے مشہور ہے۔ مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے کہ صوفی، قلندر اور ملامتی میں یہ فرق ہے کہ صوفی کا دل خدا کی طرف بالکل نہیں مائل ہوتا مگر شریعت کا پابند ہوتا ہے اور قلندر دینی اور دنیاوی تعلقات سے آزاد ہوتا ہے۔ ملامتی عبادت کے چھپانے میں کوشش کرتا ہے اور اسرارِ الٰہیہ ظاہر کرتا ہے۔"

صاحب فرہنگِ آصفیہ نے لکھا ہے کہ بعض لغت نویسوں نے لکھا ہے کہ صوفی "صوفہ" سے منسوب ہے۔ صوفہ زمانۂ جاہلیت میں اہلِ تجرد کا ایک فرقہ تھا جو کعبہ اور خلقِ خدا کی خدمت کو اپنا فرض جانتا تھا، اہلِ تصوف انھیں سے منسوب ہیں نیز صوفی بمعنی مخلص بھی آیا ہے ہمہ اوست اور ہمہ از وست ان کے دو مشہور فرقے ہیں۔" بعض وہ کہتے ہیں کہ صوفی سے مراد اولاد و معتقدانِ صفی ہیں جو صوفی مذہب کا ایک درویش تھا۔ فارس میں اسی کی اولاد سے خاندانِ صفویہ چلا۔

**صوفی** ۳:۔ متقی، پارسا، پرہیزگار، اردو، صفت

بزمِ دشمن میں رہو آپ تو صوفی بن کر
سرخ آنکھوں میں کہاں ہو اثرِ جامِ شراب — داغ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے اس معنی میں نہیں بولتے۔

**صوفیانہ**:۔ صوفی سے منسوب، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محلِ صرف۔ آج مولانا جلسے میں ایسے صوفیانہ رنگ میں تقریر کر رہے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کوئی فرشتہ بول رہا ہے۔

**صُوفیانہ** ۲:۔ (بواؤ مجہول) سادہ، دلکش، آنکھوں کو

بھلا معلوم ہونے والا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل نثر۔ سب کے دوپٹوں سے تمھارے دوپٹے کا رنگ بہت صوفیانہ ہے۔

**صُوفیِ صافی**:۔ فقرا کی اصطلاح میں وہ شخص جو اپنے دل کو غیرِ حق سے پاک صاف رکھے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ بعض معنی میں "صوفی صافی طینت" کی ترکیب سے بھی رائج ہے۔

کبھی میں شیخ شیوخ اور کبھی شیخ رئیس
کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت — ذوق

**صُوفی مَشرب**:۔ صوفیوں کے طریقے پر عمل پیرا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ شیخ ابوالفضل سے کہا ہم تو شیخ عبدالقادر کو جوان فانی، صوفی مشرب سمجھے ہوئے تھے وہ تو ایسا فقیہ متعصب نکلا۔ (دربار اکبری)

**صَولَت**:۔ (بفتح اول وسوم) دبدبہ، شان، رعب، ہیبت، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

اسد از آں جو صولت سے فلک بھی پست رفعت سے
ظفر وابستہ ہمت سے قدر پیوستہ قدرت سے — نظم طباطبائی

قول فیصل۔ عربی میں "صولت" کے معنی حملہ کرنا ہیں جو اردو میں مستعمل نہیں۔ مگر میر نفیس نے ایسے محل پر استعمال کیا ہے کہ دونوں معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

جا کے دولا کہ یہ حملے کئے صولت دیکھی
صدقے کس پیاس میں شہ پر ہے ہمت دیکھی — نفیس

**صَوم**:۔ (بالفتح) روزہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عمر بھر یاں مجھ کو فاقہ ہی رہا
پوچھتے ہو کیا حال میرے صوم کا — تیر

**صَومَعَہ**:۔ (بفتح اول وسوم وچہارم) گرجا نصرانیوں کا عبادت خانہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں در حرم کے شگاف سے تجھے جھانکتا ہی رہی تھی جوں
یہ نہیں تو پھر در صومعہ جو قریب ہو تو وہیں سہی
(شاد عظیم آبادی۔ انگلستان ہزار رنگ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر سوم ہے (صومِعہ) اس کی جمع صوامع ہے۔

**صومعہ**:۔ بمعنی مطلق معبد، عبادت خانہ، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

صومعے میں اسے ٹھہرایئے گر ہو نماز
میکدے میں اسے خشت خم صہبا کہیے — غالب

**صَومِ مریم**:۔ ایک قسم کا روزہ تھا جس میں تمام دن کسی سے نہیں بولتے تھے۔ یہ زہد کا قاعدہ پہلے حضرت مریم سے شروع ہوا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غنچے میں ہے خامشی کا عالم
با صوم سکوت میں ہے مریم — محسن

**صوم وصال**:۔ وہ روزہ جو بغیر افطار کئے ہوئے دوسرے روزے سے ملا دیا جائے یا مل جائے۔ فارسی، مذکر، فقہ شیعہ کی اصطلاح

عہد کرتے ہیں کہ رکھتے رہیں گے صوم وصال
مل گئے اب کے جو ماہِ رمضاں میں ہم تم — رشک

قول فیصل۔ اس قسم کا روزہ شرعاً حرام ہے۔

**صَوم وصَلوٰۃ**:۔ روزہ نماز، عربی، الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ (واجد علی شاہ کو) اگرچہ عین شباب میں سلطنت ملی گو [illegible] سے نوشی بلکہ جملہ مسکرات وغیرہ کے امور منہیہ شرعیہ کا پیرامن خاطر نہ ہوا۔ پابندی صوم وصلوٰۃ میں بھی فرق نہ آیا۔ (آفتاب اودھ)

جبیں ہو سجدے کی جا اور تن ہو سجادہ
خیال یار میں صوم وصلوٰۃ اتنی ہے — اختر شاہ اودھ

**صوم وصلوٰۃ کا پابند**:۔ پابندی کے ساتھ روزہ نماز کرنے والا، اردو صرف، فصیح، رائج

قول فیصل۔ نظم کی مجبوری سے صلوٰۃ اور صوم کا پابند ہونا بھی کہا ہے۔

پابند گو نہیں ہے صلوٰۃ اور صوم کا
لیکن بزرگ زادہ تھا اپنی قوم کا — دبیر

**صہبا**:۔ (بالفتح) شراب، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نیا دن اور نئی محفل نئے ساغر نئی صہبا
یہ تحصیل حد یہ اب چاہیے ہو بادہ پیمائی — (عزیز لکھنوی؟)

قول فیصل۔ صاحب لغات کشوری نے اس کے معنی سفید انگور کی شراب اور مولف نور اللغات وغیاث نے بمعنی شراب سرخ مائل بہ سرخی لکھے ہیں۔

**صَہبائی**:۔ بمعنی منسوب بہ صہبا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آج میخانے میں یہ جوشش صہبائی ہے
نیلگوں شفق گنبد صحرائی ہے — مہدی حسین ناصر لکھنوی

**صہبائی**:۔ بمعنی شرابی، شراب پینے والا، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ابھی ساقی نے مئے تازہ جو بھر دی ہے
قلقل مینہ سر شیشہ کف صہبائی ہے — ناصر لکھنوی

**صَہِیل**:۔ (بالفتح بیائے معروف) گھوڑے کا ہنہنانا، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ قیامت ہے تری فوج کہ شور محشر
دم نہ مارے کبھی سن پائے جو گھوڑوں کی صہیل — ذوق

**صَیّاد**:۔ (بالفتح وتشدید دوم) شکاری، چڑیمار، صید کرنے والا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کس طرف جائیں رہائی سے ہوئی تازہ بیکر
چپکے بیٹھے ہیں درِ صیاد پر چھوٹے ہوئے　　جدید لکھنوی

قولِ فیصل۔ تانیث کے لیے "صیادنی" استعمال کیا ہے جو
بعموم رائج نہیں۔

صیادنی لائی پھانس کر صید
کرسی پہ بٹھائے نقشِ امید　　(گلزارِ نسیم)

**صیادِ اجل**:۔ ملک الموت، موت کا فرشتہ، عزرائیل
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

واہ صیادِ اجل اور واہ صیادی کا پیچ
کھنچ کے ہو اسفند یار آیا کہاں رستم کے پاس　　ذوق

**صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد**:۔ صیاد کو
ہر دفعہ شکار نہیں مل جاتا ہے۔ یعنی انسان کی ہر کوشش
کامیاب نہیں ہوتی۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان
(فرہنگِ امثال)

**صیادی**:۔ شکار کھیلنا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج

دیکھنا کیسی مبارک ہوگی صیادی تجھے
دام میں طائر جو آئے گا ہما ہو جائے گا　　تعشق

**صِیام**:۔ (بکسرِ اول) صوم کی جمع، روزے،
عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل۔ ماہ صیام کی ترکیب سے عام طور سے
زبانوں پر ہے۔

**صِیانت**:۔ (بکسرِ اول و فتح چہارم) حفاظت، نگرانی
نگہبانی، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

بہ مقدور اپنے کی حفظ و صیانت
اسی کو دی یہ جس کی تھی امانت　　(معراج المضامین)

**صِیت**:۔ (بیائے معروف) آوازہ، شہرہ، مذکر
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سوا نہیں وہ مرے صیت شعر کو سن کر
زمیں میں شرم سے اب گڑ گیا ہے خاقانی　　سودا

**صَیحہ**:۔ سخت آواز، بلند آواز، عربی، مذکر، فصیح، رائج

صیحہ یہ تھا کہ لطف کیا کر دگار نے
چلنا سکھا دیا ہے مجھے ذوالفقار نے　　تعشق

قولِ فیصل۔ اس کا صرف کرنا کے ساتھ ہے۔

صیحہ کرتا تھا جو بنیاب بہت ہوتا تھا
آنکھیں مل گئے قدم شہ سے کبھی روتا تھا　　تعشق

اس کا استعمال انسان اور گھوڑے دونوں کے لیے ہے

**صَید**:۔ (بالفتح) وہ جانور جس کو شکار کریں، عربی
مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جو اس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو آگے ہی وہ ہو گیا صید بھی　　میر

قولِ فیصل۔ عربی میں صید بمعنی شکار کرنا بھی ہے میر نے
پہلے مصرع میں شکار اور دوسرے مصرع میں شکار ہونا
معنی لیے ہیں۔

**صید پڑنا**:۔ تنگ بازی یا کبوتر بازی یا بٹیر بازی کی
جنگ ہونا۔ اردو، مونث

قطعہ　رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح
ہاتھ سے اس بت بیدرد کے اپنا آہم کو
صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد ہوا
صلح بھی ٹھہری تو بیچ کا ہی کے چھوڑا ہم کو　　ذوق

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں یہ اصطلاح کبوتر بازی کے
لیے مخصوص ہے۔ بیٹر بازی اور کنکوے بازی کے لئے
نہیں بولتے۔

**صید افگن**:۔ شکار کرنے والا، شکاری، فارسی
صفت، فصیح، رائج۔

دام سے تن اور تن سے جان ہو جائے رہا
کرکے بسمل مجھ کو اب اے صید افگن چھوڑ دے　　ناسخ

قولِ فیصل۔ اس کا مخفف صید فگن بھی
رائج، فصیح ہے۔

اے صید فگن کرتا ہے کیوں اتنی چھری تیز
اب جان بھلا اس ترے خنجر میں کیا ہے　　ذوق

مؤلف نور اللغات نے "صید انداز" بھی انہیں معنی میں
لکھا ہے جو اردو میں رائج نہیں۔

**صید افگنی**:۔ شکار کرنا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
ع۔ صید افگنی میں ناوکِ مژگاں ہیں بے نظیر　　تعشق

**صید بدنا**:۔ شرط لگانا۔

فقرہ۔ آج دونوں نواب زادے صید بد کر پتنگ
لڑا رہے ہیں۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ کنکوے کے لیے میدان بدنا اور
بد کے لڑانا بولتے ہیں۔ صید بدنا کوئی نہیں بولتا۔

**صید بدنا**:۔ (فعل متعدی) کبوتر کو پکڑ کر نہ دینا باہم
عہد کرنا، ضد باندھنا، کبوتر بازوں کی اصطلاح (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ صید بدنا نہیں، صید ہونا بولتے ہیں

**صیدِ حرم**:۔ وہ جانور جو حدودِ حرمِ کعبہ میں ہوں ان کا
شکار۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ذبح ہونے کا مزہ جانتا گر صیدِ حرم
آپ گردن پہ چھری پھیر کے بسمل ہوتا　　ذوق

قولِ فیصل۔ حرمِ محترم کے حدود میں شکار حرام ہے۔

**صید کرنا**:۔ شکار کرنا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دل پہ داغ کو چھوڑا چشمِ رنگیں رم نے
تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے　　شاہ نصیر

قولِ فیصل۔ اس کا ایک مفہوم ہی نیا طریقہ ادا کرنا ہے بولیاں

**صید گاہ**:۔ شکار کھیلنے کی جگہ، شکار گاہ، فارسی
مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

آئے ہیں سب سمٹ کے تری صید گاہ میں
اب کوہ پر ہیں کبک نہ آہو ختن میں ہیں　　امیر

قولِ فیصل۔ اس کا مخفف صید گہ بھی رائج ہے۔

بھلا اس صید گہ میں چلتی ہے بے اختیاری کی

بِن جاتا ہو دل ہاتھوں سے کوسوں دے کے کترائی ہے، جاں کیا (نظم)

**صید گر دیا، صید گیر** :- شکاری، شکار کرنے والا فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**صید ناتواں** :- کمزور شکار، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اجل کو دیر کرنے سے یہ سمجھا
کمبخت ہے کہ صید ناتواں ہے (نظم طباطبائی)

**صید ہونا** :- شکار ہونا، گرفتار ہونا، پھنسنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل نطق** - اختر النساء کے چچا نے مجھ بوجھ کے شادی کی ہوتی تو یہ نوبت کیوں پہنچتی۔۔ زینت النساء کیوں صید انتشار ہوتی (فسانۂ آزاد)

**قول فیصل** - اس کا ایک مفہوم ہے فریفتہ ہونا۔

مرغ دل تب سے آپ کا ہے صید
جب کبوتر اڑاتے تھے برِ بام (وزیر)

**صیدی** :- وہ شخص جو کبوتر بازی، پتنگ بازی یا بٹیر بازی میں دوسرے کے مقابل ہو، حریف، دشمن، مقابل، اردو، مذکر

وائے قسمت آپ نہ آئے گا نہ لائے گا جواب
لے چلا خط بھی تو صیدی کا کبوتر لے چلا (داغ) (نور اللغات)

**قول فیصل** - لکھنؤ میں یہ اصطلاح کبوتر بازوں کے لئے مخصوص ہے اور مطلق مقابل اور مخالف کے معنی میں بھی زبانوں پر تھا، پچھیس بچوں کا ایک کھیل تھا جس میں ایک لکیر کھینچ کے آمنے سامنے کھڑے ہوتے تھے لکیر کے دونوں طرف کے حصوں کو 'پالا' کہتے تھے، ایک پالے کا لڑکا دوسرے پالے میں داخل ہو کے کہتا تھا کہ صیدی کے پالے میں گھس جاؤں صیدی بچارہ کیا کرے" زیادہ تر کبڈی کے کھیل میں ایسا ہوتا تھا۔

اس کبوتر کو "صیدی کا کبوتر" کہتے ہیں جو ایک کبوتر باز دوسرے کبوتر باز کے کبوتر کے مقابلے کے لئے لاتا ہے۔

وہ ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح

اٹھتے ہیں اس بت بیدرد کے ایذا ہم کو (ذوق)

**صَیرَفی** :- (بفتح اول وسوم) روپیہ اور اشرفی کو پرکھنے والا، صراف، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

**محل نطق** - جوہریان رشتۂ معانی و صیرفیان دارالعیار سخن دانی نے عنوان دفاتر اخبار کو اس طرح سے آرائش دی ہے کہ اقصائے چین میں ایک بادشاہ تھا۔ (بستان حکمت ص۱)

**قول فیصل** - کاموں میں دخل و تصرف کرنے والے کو بھی کہتے ہیں مگر ان معنوں میں یہ لفظ عربی تک محدود ہے اور ایک خوش نویس کا بھی لقب تھا۔

**صیغہ** ۱:- لغوی معنی چاندی سونا قالب میں ڈھالنا سانچے میں ڈھالنا، سانچے میں ڈھلا ہوا، ڈھلی ہوئی چیز عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - ان معنی میں اس لفظ کا اردو سے کوئی تعلق نہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے غلطی سے اس معنی لکھے ہیں لیکن اس کا بھی اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

**صیغہ** ۲:- کلمے کی وہ ہیئت جو اس کے حرفوں کے مقدم اور مؤخر ہونے اور حرکات و سکنات کے اجتماع سے عارض ہوتی ہے، فعل کی گردان کی صورت جیسے ماضی کا صیغہ، مضارع کا صیغہ وغیرہ۔ عربی، مذکر، رائج

**قول فیصل** - صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی یوں درج کئے ہیں :- "وہ مشتق یا متصرف کلمہ جو کسی اصل لفظ سے نکالا گیا ہو جیسے ماضی مضارع امر یا ان کی وہ تقسیم جو بلحاظ واحد، جمع، حاضر، غائب اور متکلم مقرر کی گئی ہے۔ یا یوں کہیں کہ مصدر کے مادے میں جو حروف یا حرکات کے اول بدل سے الگ الگ ڈھنگ کے لفظ اس طرح ڈھلیں کہ مصدر کے معنی بھی قائم رہیں تو اس لفظ یا مشتق کو صیغہ کہیں گے" (فرہنگ آصفیہ) یہ صرفیوں کی اصطلاح ہے اور تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**صیغہ** ۳:- فارسیوں نے بمعنی نکاح استعمال کیا ہے۔ اردو میں شیعوں کا نکاح (نور اللغات)

**قول فیصل** - اردو میں صیغہ جاری ہونا یا صیغہ نکاح جاری ہونا بولتے ہیں تنہا صیغہ بولی کے نکاح نہیں مراد لیتے۔

**صیغہ** ۴:- زمرہ، شعبہ، سررشتہ، محکمہ، اردو، مذکر، رائج

**محل نطق** - رکن کی سرکار میں دستور تھا کہ دن رات برابر کاروبار جاری رہتے تھے مختلف کاموں کے وقت مقرر تھے جب صیغے کا دربار ہو چکا اس کے متعلق لوگ رخصت ہوئے دوسرے صیغے کے آن حاضر ہوئے۔ (آب حیات)

**قول فیصل** - اس کی جمع صیغہ جات استعمال ہوتی ہے۔

صیغہ جات مختلف میں تھے صنائع بے نظیر
جمع ہر سو خوش نماخیموں میں اک جم غفیر (صفی)

**صیغہ پڑھانا** :- نکاح پڑھانا، ایجاب قبول کرانا اہل تشیع کی اصطلاح (نور اللغات)

**قول فیصل** - اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

**صیغہ پڑھنا** :- صیغۂ اخوت یا صیغۂ نکاح پڑھنا اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل نطق** - ہم نے آدم خاں سے بھائی بندی کا صیغہ پڑھا اور پگڑی بدل بھائی ہوئے۔ (دربار اکبری)

**صیغہ جاری ہونا** :- نکاح پڑھا جانا، عقد ہونا اردو صرف، شیعوں کی اصطلاح۔

**محل نطق** - ادھر نوشاہ کے اہلو بہلو دونوں مولوی صاحبان تشریف فرما ہوئے اور صیغہ جاری ہوا کہ اندر سے عورتوں کے رونے پیٹنے کی آواز آئی معلوم ہوا کہ دلہن کی ماں جو ایک مدت سے بیمار تھیں انھوں نے اس دنیا سے انتقال کیا مرحومہ کی یہ ضد تھی کہ میری لڑکی کی شادی میری زندگی میں ہو جائے مگر افسوس عین نکاح کے وقت دنیا سے اٹھ گئیں اور شادی کے گھر کو ماتم کدہ بنا گئیں۔

**صیغۂ راز میں رکھنا** :- بات کو چھپائے رکھنا، راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا، اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف:- یہ جتنی باتیں میں نے تم سے کہی ہیں ان کو صیغۂ راز میں رکھنا کیونکہ ابھی ان کے ظاہر کرنے کا وقت نہیں آیا ہے میں چونکہ تم کو اپنا سمجھتا ہوں اس لیے ان باتوں کا ذکر کر دیا۔

**قولِ فیصل۔** صفیؔ لکھنوی نے اردو ترکیب کے ساتھ راز کے صیغے میں رکھنا نظم کیا ہے جو صیغۂ راز میں رکھنا کے مقابلے میں فصیح نہیں ہے دراصل یہ ایک قسم کا تصرف ہے جو مستحسن نہیں کہا جا سکتا۔

داد کے خواہاں نہ اپنی داد آخر پائیں کیوں؟
یہ مسائل راز کے صیغے میں رکھے جائیں کیوں؟

**صیغۂ راز میں رہنا:-** کسی بات کا پوشیدہ رہنا، بات راز میں رہنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- چھپانے والی بات اسی وقت تک صیغۂ راز میں رہ سکتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نہ کہی جائے کیونکہ مثل مشہور ہے نکلی ہونٹوں چڑھی کوٹھوں حلق سے نکلی خلق تک پہنچی۔

**صیغۂ راز میں ہونا:-** پردے میں ہونا، پنہاں ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج

محلِ صرف۔ ابھی تک یہ بات صیغۂ راز میں ہے کہ راجہ صاحب کو کسی دشمن نے زہر دے دیا یا اپنی طبعی موت مرے

**صیغہ گردانا:-** صیغے کی گردان کرنا، تصریف کرنا، اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بہتر ہو بدلے جائیں جو دربان جناب کے
ناآشنا ہے صیغوں کو باب کے

**قولِ فیصل۔** زیادہ تر گردان کرنا اور گردانا بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں۔ جن لوگوں نے اس کے معنی مجامعت کرنا لکھے ہیں ان کی محاورات سے ناآشنائی صاف ظاہر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک لکھنوی شاعر شہیر نے ایک جگہ کسی طالب علم اور ایک عورت کے اقرار مدار و شرط میں بطور مزاح و ہجو لکھا ہو۔

ع دس صیغے ایک رات میں گردانے جائیں گے

یعنی تو نے جو دس مرتبہ ہونے کا اقرار لیا ہے یہ تجھ سے نہ ہو سکے گا۔ بہ لحاظ طالب علم اس نے یہ رعایت رکھی ہے مگر آپ نے اس کے معنی مجامعت فرض کر لیے۔ اگر یہ سچ ہو تو ہم پوچھتے ہیں صیغہ گردانا اس شعر کے علاوہ بھی دوسری جگہ ان معنی بتا سکتے ہیں یا دکھا سکتے ہیں؟

**صیف:-** (بالفتح) گرمی، گرمی کا موسم، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہنستے تھے جراحت جو نہیں کرتے تھے علاجِ صیف
ہر دل کی بجھی آب دمِ تیغ سے وال صیف — میر مہدی مجروح

**قولِ فیصل** صیف و شتا کی ترکیب زیادہ بولتے ہیں۔

ع جدا نہیں ہیں یہ پیرہن صیف و شتا کا — جرأت

**صیقل:-** (بالفتح) زنگ دور کرنا، جلا، صفائی عربی، مونث، فصیح، رائج۔

نگاہِ عشق پر کیا حسن کی صیقل مدد دے گی
تجلی برقِ مہتیجِ سوزِ دل ہو تو ہو — عزیز لکھنوی

**قولِ فیصل۔** شعرائے متقدمین نے مذکر اور مونث دونوں صورتوں سے نظم کیا ہے مگر اب عام طور سے مونث ہی مستعمل ہے۔

چمکا یا ہے ناز سے نے رخِ یار کو جیسا
آئینے کو صیقل یہ صفائی نہیں دیتا — جلیل

پڑ کے اضافے کے ساتھ بھی جیسا کہ عزیز کے شعر میں استعمال ہوا ہے بولتے ہیں اور بغیر پڑ کے بھی رائج ہے جیسا کہ جلالؔ نے کہا ہے۔

**صیقل کرنا:-** صاف کرنا، جلا کرنا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اپنے بوسوں سے جو زنگِ رخِ روشن چمکا
ہم نے صیقل جو کیا تیغ کا آہن چمکا — ناظم

**صیقل گر:-** جلا کرنے والا، ہتھیار صاف کرنے والا سان رکھنے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چمکائے تیغِ تیز کو اقبال گر ترا
ہو معتقدِ ہلال تو صیقل گرِ آسماں — ذوق

**صیقل ہونا:-** (زیر کے ساتھ) جلا ہونا، تلوار یا آئینے وغیرہ کی صفائی ہونا، اردو مصرف، فصیح، رائج

(تلوار)
صیقل نہ ہو گر تیغ پہ جوہر پہ ہو کس کی نظر
اے ذوقؔ یاں قدرِ ہنر آرائش و تزئین سے ہے — ذوق

(آئینہ)
ان کے رخسار جو میداں میں ہوئے خاک آلود
ہوئی آئینۂ اسلام پہ اس سے صیقل — تنظیم طباطبائی

ہلال ہوتا ہے گھٹتے گھٹتے
قمر جو ہوتی ہے اتنی صیقل — دبیر

**قولِ فیصل۔** ی کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے

روشن ہو صاف دیکھ کے شکل اس حباب کی
صیقل ہوئی ہے آئینہ آفتاب کی — روشن

اس کا ایک مفہوم ہے صاف ہونا، مجلا ہونا۔

آ گئی تیزی زباں میں وصف رُو کے صاف سے
زنگ آلودہ تھی یہ تلوار صیقل ہو گئی — منشی مسرور لکھنوی

**صیہونیت:-** (بفتح اوّل و واو معروف و کسرِ نون و فتح یائے تحتانی) یہودیت، یہودیوں کی عالمگیر تحریک ایمان، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل۔** انگریزی کو چھوڑ کر عربی، فارسی اور اردو کے اخبار نویس اس تحریک کو صیہونیت لکھتے ہیں اور یہ اصطلاح اخبارات تک محدود ہے عام بول چال میں نہیں ہے۔ اس لفظ کے مجازی معنی ظلم و بربریت کے بھی لیے جاتے ہیں۔

**ض**:- عربی کا پندرھواں، فارسی کا اٹھارواں، اردو کا اکیسواں حرف۔ عربی، مذکر۔

اشارہ کیا صبر کا صاد سے — امیر
ضلالت گریزاں ہوئی ضاد سے (معارج الفضائل)

قول فیصل:- یہ حرف لغت فارسی میں نہیں ہے۔ اس کو ضاد معجمہ اور ضاد منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے ۸۰۰ عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس کا ٹھیک تلفظ اہل عرب ہی کرتے ہیں۔ اردو والے 'ضواد' کرتے ہیں۔ یہ حرف دال مہملہ و یائے تحتانی معروف سے بدلتا ہے۔ اول جیسے ضحاک سے دہاک۔ حرف ضاد کے لغوی معنی ہیں وہ آواز جو مرغیوں کو دیکھ کے مرغ دیتا ہے۔ دشمنی اور عداوت بھی اس کے معنی ہیں۔ (ماخوذ از چار باغ اردو ترجمہ چار گلزار)

**ضَابِط**:- ۱ (بکسر سوم) مضبوط پکڑنے والا، ہوشیار، دوست، حفاظت میں رکھنے والا۔ عربی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضابط**:- ۲ حاکم، قابض، قابو رکھنے والا۔ عربی، صفت، دہلی کی زبان۔

محل ضرب:- لیکن اگر میں اپنے کام پر آمادہ و سرگرم ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ میں کہوں اور نہ سنیں، میں چاہوں اور نہ کریں۔ آخر میاں ان پر ضابط تھا۔ میں ان پر ہر طرح کی قدرت رکھتا تھا اور تصرف ان پر بلکہ سامنے گھر پڑا۔ (توبۃ النصوح)

**ضابط**:- ۳ متحمل، بردبار، صابر۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

محل ضرب:- خالہ کو دیکھ کر نعیمہ کے دل میں جوش پیدا ہوا تھا۔ مگر اس کو ضبط کرنا چاہا۔ لیکن نہ تو نعیمہ کو اتنی عقل تھی کہ اتنی بات سمجھتی اور شاید سمجھی بھی ہو تاہم وہ دل پر اس قدر ضابط نہ تھی۔ (توبۃ النصوح)

**ضابط**:- ۴ پابند قاعدہ، پابند اوقات۔ عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

**ضابط**:- ۵ مستقل مزاج۔ عربی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں رائج نہیں۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے مدبر و منتظم بھی معنی لکھے ہیں وہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضابطگی**:- (بالکسر) قاعدے سے باقاعدہ۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- مرکبات میں مستعمل ہے، تنہا نہیں بولتے۔ جیسے بے ضابطگی۔

**ضابطہ**:- ۱ (بر وزن قاعدہ) قاعدہ کلیہ، دستور، آئین۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پاؤں اس کا نہ اونچ نیچ پڑا
جب کیا کام ضابطے سے کیا — منیر

قول فیصل:- اس کے لغوی معنی ہیں ہر شے کو اس کی حد کے موافق نگاہ رکھنے والا۔ صاحب نور اللغات نے ضابطہ کو ضابط کا مؤنث لکھا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ضابطہ**:- ۲ انتظام، بندوبست۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضابطہ**:- ۳ ربط و ضبط۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ ان معنی میں بالکل نہیں بولتے۔

**ضابطۂ اخلاق**:- اخلاق کا دستور العمل۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل ضرب:- رسول نے جو ضابطۂ اخلاق مرتب کیا وہ ہر انسان کے لیے ہے۔

**ضابطہ برتنا**:- (متعدی) دستور رواج کے مطابق کارروائی کرنا، قانون پر چلنا، حسب آئین کام کرنا۔ اردو، مصدر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضابطہ ٹھہرانا**:- قانون بنانا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محل ضرب:- مسائل دینی آدمیوں کے بنائے ہوئے معمے اور لوگوں کی گڑھی ہوئی پہیلیاں نہیں ہیں کہ ان کے حل کرنے اور بوجھنے کو غور و خوض درکار ہو بلکہ اس حکیم برحق کے باندھے ہوئے اصول اور ٹھہرائے ہوئے ضابطے ہیں۔ (توبۃ النصوح)

**ضابطۂ دیوانی**:- مالی قانون، وہ قانون جس میں باہمی لین دین کے قواعد، حاکم و رعایا کے

واسطے منضبط ہوں۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ قانون دانوں کی اصطلاح۔

**ضَابِطۂ فَوجدَاری**:۔ قانون فوجداری امورِ ناجائز یا مجرموں اور فتنہ انگیزوں کے انسداد کا دستور العمل۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ قانون دانوں کی اصطلاح ہے۔

**ضَاحِک**:۔ ۱ (بکسرِ سوم) ہنسنے والا۔ اخذ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضَاحِک**:۔ ۲ میر غلام حسین ہم عصر سودا کا تخلص۔ مؤلف آب حیات تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بزرگ ہرات سے آکر پرانی دلّی میں آباد ہوئے خاندان سیادت ان کا سندی تھا امامی ہروی کی اولاد میں تھے اور شاعری بھی گھرانے میں میراث میں چلی آتی تھی۔ میر موصوف نہایت خوش طبع، خوش مزاج، خندہ جبیں ہنسنے ہنسانے والے تھے اسی واسطے یہ تخلص اختیار کیا۔ وضع اور لباس قدمائے دہلی کا پورا نمونہ تھا۔ سر پہ سبز عمامہ بوضع عرب بڑے گھیر کا جامہ یا جبّہ کہ وہ بھی اکثر سبز ہوتا تھا گلے میں خاک پاک کا کنٹھا۔ داہنے ہاتھ میں ایک جوڑی اس پہ کچھ کچھ دعائیں کندہ، چھنگلی بلکہ اور انگلیوں میں بھی کئی انگوٹھیاں، ڈاڑھی کو مہندی لگاتے تھے۔ بہت بڑی نہ تھی۔ مگر ریش بچہ منڈاتے تھے کبھی کبھی ہاتھوں کو بھی مہندی ملتے تھے۔ میانہ قد رنگ گورا۔

دیوان اب تک نظر سے نہیں گزرا جس پر کچھ رائے ظاہر کی جائے۔ خواص میں جو کچھ شہرت ہے ان ہجوؤں کی بدولت ہے جو سودا نے ان کے حق میں کہیں۔ سلطنت کی تباہی نے ان کو بھی دلّی چھڑوائی اور فیض آباد کو آباد کیا۔ آخر میں تحریر کرتے ہیں کہ استاد [illegible] وفات بھی نہ معلوم ہوئی۔ ممکن نہیں کہ باکمال صاحبزادے (میر حسن) نے تاریخ نہ کہی ہو مگر آزاد کو پتا [illegible] صاحب تذکرہ گلزار ابراہیمی ۱۱۹۶ھ میں لکھتے ہیں کہ فیض آباد میں ہیں اور وارستگی سے گزران کرتے ہیں۔ جس تذکرے کو دیکھا ایک ہی شعر ان کا درج پایا ہے

کیا دیکھیے اصلاح خدائی کو بگڑ نہ
کافی تھا ترا حسن اگر ماہ نہ ہوتا (آب حیات)

قولِ فیصل:۔ حال ہی میں ضاحک کا دیوان صوبہ بہار کے بتیا نامے گاؤں میں مل گیا ہے [illegible] معارف میں اس کا اقتباس چھپا تھا مرثیہ کے علاوہ اور قریب قریب ہر صنف سخن میں ان کا کلام ہے۔ انھیں نے ایک عجیب زبان اختیار کی تھی۔ اسی عجیب زبان میں ایک مصرع ہے۔

ع شکر صد شکر کہ ما مجتہدیم

**ضَارِب**:۔ (بکسرِ سوم) مارنے والا، ضرب لگانے والا۔ صیغۂ اسم فاعل، تعلیم یافتہ طبقے کی [illegible]

رہنے نہ دے صفائے برش اس کی تیغ کی
باقی کسو ہی طرح ہو ضارب کے دل میں زنگ　　سودا

**ضَامِن**:۔ ۱ (بکسرِ سوم) کفیل، ذمہ دار، کسی کی ضمانت کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کھینچے ہوئے ہو ہاتھ میں تو تیغ جفا کو
ڈرتا ہوں تجھ سے ہمیں ضامن دے خدا کو　　انیس

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب حاضر ضامن کہیں گے تو اس شخص سے مراد ہوگی جو کسی کے بروقت طلب موجود کر دینے کا ذمہ دار ہو۔ جب مال ضامن کہیں گے تو قرض [illegible] کفیل سے عبارت ہوگی اور فعل ضامن سے وہ شخص مراد ہوگا جو کسی کے افعال کا ذمہ دار ہو۔ مگر سوائے حاضر ضامن کے اور کسی طرح زبانوں پر نہیں ہے۔

**ضَامِن**:۔ ۲ وہ لکڑی یا نرکل کی پچر جو حقہ کی مضبوطی کے لئے دونوں طرف کی نَے کے درمیان باندھ دیتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔

**ضَامِن**:۔ ۳ وہ تھوڑا سا دہی یا تھوڑا جو دہی جمانے کے لئے زیادہ دودھ میں ملا دیتے ہیں۔ اردو، مذکر، رائج۔
محلِ نظر:۔ ضامن دینے کے لیے تھوڑا سا دہی بچا کے رکھ لینا، سب نہ نبیڑ ڈالنا۔

**ضَامِن**:۔ ۴ امام ہشتم علی رضا علیہ السلام کی صفت۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔
قولِ فیصل:۔ تنہا مستعمل نہیں امام ضامن یا امام ضامن ثامن کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

**ضَامِن**:۔ ۵ وہ چیز جس کے بغیر دوسری چیز نہ رکے۔
(فقرہ) ضامن کے بغیر جب کافور رکھو گے اُڑ جائے گا۔　　(نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

**ضَامِن دَار**:۔ ضمانت کرنے والا، وہ شخص جو کسی کی ضمانت کرے۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

**ضَامِن دَرضَامِن**:۔ کفیل کا کفیل، ذمے دار کا ذمے دار۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضَامِن دِینا**:۔ ۱ کسی کو اپنا کفیل یا ذمہ دار بنا کے پیش کرنا، بیچ میں ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کھینچے ہوئے ہو ہاتھ میں تو تیغ جفا کو
ڈر لگتا ہو تجھ سے ہمیں ضامن ہے خدا کو — انیس

**ضامن دینا:۔** ۲ دودھ کو جمانے کے لیے اس میں دہی ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**ضامن نہ ہو جیے گرہ کا دیجیے:۔** ضمانت کرنے سے اپنے پاس سے دے دینا اچھا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**ضامن ہونا:۔** ذمہ دار بننا۔ کفیل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک جھلک اپنی دکھا دے جو مہ و مہر کو تو
پھر میں ضامن ہوں ترے در سے اگر جائیں کہیں — مصحفی

**ضامنی:۔** ذمہ داری، کفالت، ضمانت۔ عربی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب زر ضامنی کہیں گے تو اُس نقدی سے مراد ہوگی جو ضمانت کے بابت رکھی جائے، فعل ضامنی سے کسی کام کی ذمے داری اور مال ضامنی سے قرض کی کفالت عبارت ہے۔ عام طور سے کسی معنی میں نہیں بولتے۔

**ضامنی پر چھوڑنا:۔** (متعدی) ضمانت یا ذمے داری پر رہا کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ضمانت پر چھوڑنا بولتے ہیں۔

**ضامنی دینا:۔** ضمانت دینا، کفیل یا ذمے دار بننا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضامنی قبول کرنا:۔** کسی کی کفالت یا ذمے داری کو تسلیم کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر ضمانت منظور کرنا بولتے ہیں۔

**ضامنی میں دینا:۔** سپردگی میں دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس محل پر ضمانت میں دینا بولتے ہیں۔ شیعہ عورتیں صرف اس محل پر جہاں کسی کو رخصت کرتی ہیں کہتی ہیں جیسے "امام ضامن کی ضامنی میں دیا"۔ کبھی کبھی لکھنؤ کے بھانڈ بھی بول دیتے ہیں۔

**ضائع:۔** (بکسر سوم) ہلاک، تباہ۔ عربی، فصیح، رائج۔

ع ضائع ہوئی تمام بضاعت حسینؑ کی — عشق

**ضائع جانا:۔** تلف ہونا، رائیگاں ہونا، برباد ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ بہ نظر استاد و قدیمانہ دلنوازی کریانہ منشی صاحب کو مرزا خاطر عاطر ہو کر جس قدر کلام مرزا ے مرحوم کا ہاتھ آئے چھپوا دیجیے تاکہ یادگار رہے ضائع نہ جائے۔ (سبب تالیف انشائے سرور)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر فصحا ضائع ہونا بولتے ہیں۔

**ضائع کرنا:۔** برباد کرنا، تلف کرنا، کھونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ ان غزلوں کو یوں ضائع کرو اے شاد رہنے دو
وہ دیکھیں گے جو ہیں کامل سخن کا حال دیکھنے والے — شاد عظیم آبادی

**ضائع ہونا:۔** ۱ اکارت ہونا، تلف ہونا، بیفائدہ صرف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حیف ضائع ہوئے چالیس برس
زندگی اور ہے دس بیس برس — (نالۂ رسوا)

**ضائع ہونا:۔** ۲ مرنا، فوت ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ان کا حسین و خوبصورت بچہ کالرے سے ضائع ہو گیا۔

**ضبط:۔** ۱ (بالفتح) تحمل، برداشت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سُنتے ہیں نے جو اس طرح کے کلام
ضبط کا دل کو پھر رہا نہ مقام — (فریب عشق)

**ضبط:۔** ۲ نگہداشت، نگہبانی، حفاظت۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ساتھ آہوں کے نہ در پردہ دل نکل جائے کہیں
اس لیے ہو ضبط مجھ کو آہ دردآمیز کا — ناسخ

**ضبط:۔** ۳ انتظام، بندوبست، نظم و نسق۔ جیسے قاعدہ کا بندوبست کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے تعلیم یافتہ طبقہ نظم و ضبط کی ترکیب سے بولتا ہے۔

**ضبط:۔** ۴ قبضہ، قابو، قدرت۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ ہو اولاد و والدین میں ربط
نہ ہو اولاد پہ کسی کا ضبط — (سراج نظم)

**ضبط:۔** ۵ قرق، قبضہ سرکار۔ اردو، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ گورنمنٹ نے باغی کی جائداد بحق سرکار ضبط کر لی۔

**ضبط چھوٹنا:۔** صبر نہ ہو سکنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

اے درد یہ کون صبر کو لوٹ گیا
یوں تجھ سے جو ضبط یک بیک چھوٹ گیا — درد

**ضبط کرنا:۔** ۱ جائداد کا قرق کرنا، چھیننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**ضبط کرنا:۔** ۲ جوش کو روکنا، صبر کرنا، غم میں نالہ و فریاد نہ کرنا، غصے کو روکنا۔ اردو مصدر،

فصیح، رائج۔

نہ کرتا ضبط میں نالہ تو پھر ایسا دھواں ہوتا
کہ نیچے آسماں کے اک نیا اور آسماں ہوتا — ذوق

**ضبط کرنا**:- ۲ عمل میں لانا، قانون باندھنا، قابو کرنا، مقرر کرنا، نافذ کرنا۔ جیسے قاعدہ ضبط کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اس جگہ منضبط کرنا بولتے ہیں۔

**ضبط ہونا**:- ۱ (لازم) قرق ہونا، کسی جرم میں مال یا کسی قابل اعتراض کتاب یا جائداد کا سرکاری ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عدالت سے ملی ہے چغد و بوم و زاغ کو ڈگری
ہوئی ہے ضبط ملک بلبل و طاؤس لبنانی — منیر

**ضبط ہونا**:- ۲ تحمل ہونا، برداشت ہونا، صبر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- مجھ سے ضبط نہ ہو سکا اور مجھ کو روتے دیکھ کر وہ بھی بے تاب ہو گئی۔ (توبۃ النصوح)

**ضبطی**:- ۱ قرقی، چھین لینا، ۲ نگرانی۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہم ایسی کل کتابیں قابل ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے لڑکے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں — اکبر الہ آبادی

**ضبطی میں آجانا**:- مال یا جائداد کا قرق ہو جانا، چھن جانا۔ اردو، رائج۔

**ضحّاک**:- (بفتح اول و تشدید حا) ایران کے ایک ظالم بادشاہ کا نام جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ اس کے دونوں مونڈھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے اور آدمیوں کے دماغ ان کی غذا تھی۔ عربی، مذکر۔

دل آزاری سے تیری دوش پر گیسو نکلتے ہیں
یوں ہی ضحاک کے شانوں پر اک جوڑا تھا کالوں کا — قدر بلگرامی

قول فیصل:- عام طور سے بضم اول ضُحّاک بولتے ہیں۔

صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ پیشوادیوں میں سے ایک بادشاہ کا نام جو مرتاس کا بیٹا اور بہت بڑا ظالم بادشاہ حضرت عیسیٰ سے ۷۴۰ برس پہلے ہوا ہے۔ کہتے ہیں اس کے کندھوں پر کوئی عارضہ سانپ کی شکل کا ہو گیا تھا جس کی دوا اور غذا آدمی کا مغز تھا۔ چنانچہ اس کے اس مرض نے ہزاروں بندگان خدا کا خون کر دیا، پہلے یہ عرب کا بادشاہ تھا مگر جب فارس کے بادشاہ جمشید کا ظلم حد سے گزر گیا تو لوگوں نے اس کو چڑھائی کرنے کی ترغیب دی اور وہ اس میں کامیاب ہوا۔ جمشید بھاگ گیا اور یہ تخت ایران پر متمکن ہوا۔

حضرت ابراہیم اسی کے زمانے میں مبعوث ہوئے سزائے تازیانہ اور دار پر کھینچنا اسی کے وقت سے رائج ہوا۔ اس نے اپنے باپ کو دھوکے سے راہ میں کنواں کھود کر اور اسے خس و خاشاک سے پاٹ کر اسی نے ہلاک کیا تھا۔ اس کے نام سے ظلم اور سخت دلی مراد لیتے ہیں۔

بعض اہل لغات کی رائے ہے کہ ضحاک دہ آک کا معرب ہے یعنی دس عیبوں والا۔ چنانچہ اس کی تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے ۱ بدصورتی ۲ پستہ قدی ۳ ظلم ۴ دروغگوئی ۵ بددلی ۶ بے دینی ۷ بسیارخواری ۸ بے شرمی ۹ بے وقوفی ۱۰ بدزبانی۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ پیدائش کے وقت اس کے اگلے دو دانت باہر نکلے ہوئے تھے چونکہ اس کے ماں باپ عربی تھے اس وجہ سے انھوں نے بطور پیشین گوئی یا نیک فالی ضحاک (بمعنی خنداں) نام رکھ دیا۔ عقلاً یہی قریب الفہم ہے۔

جب رعایا ضحاک کے مظالم سے تنگ آگئی تو اس نے سرکش ہو کر فریدوں کو لا کر ضحاک سے مقابلہ کرایا آخر ضحاک قتل ہوا اور فریدوں تخت سلطنت پر بیٹھا۔

**ضِحک**:- (بالکسر) آواز کے ساتھ ہنسنا، کھلکھلا کر ہنسنا، ہنسی۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہہ کہ باعث کیا ہے تیری ضحک کا
بے محل بے موقع اس دم کیوں ہنسا — (قران السعدین)

**ضحیٰ**:- دوپہر دن چڑھے، یا دس بجے تک کا وقت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- چونکہ بقرعید میں سورج نکل آنے کے بعد نماز پڑھ کر قربانی کرتے ہیں اس واسطے اس کو عید الضحیٰ کہتے ہیں۔

**ضخامت**:- جسامت، حجم، لمبائی، چوڑائی اور موٹائی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

زمیں سے نکل ہر جانب کو اک دھار
ضخامت جس کی تھی مانند اشجار — (معراج المضامین)

قول فیصل:- اس کا استعمال کتاب کے لیے زیادہ ہے جیسے "۹۹۲ھ میں ملا عبدالقادر بدایونی کو حکم دیا کہ (رامائن) کا ترجمہ کرو۔ چند پنڈت ساتھ کیے۔ ۹۹۷ھ میں ختم ہوئی۔ ضخامت ۱۲۰ جزو ہے" (دربار اکبری)

**ضخیم**:- (بفتح اول) حجم رکھنے والا۔ عربی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- کتاب کے لیے اس کا استعمال بکثرت ہے جیسے "والاجاہ میر علی اوسط رشک، جن کی تصنیف کی آمد ضخیم اور جسیم دیوانوں میں سمائی" (آب حیات)

**ضِد**:- (بکسر اول و دوم مشدد) مخالفت، خلاف

عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نیکی کی ضد بدی ہو۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "ضد اور نقیض میں یہ فرق ہو کہ نقیض چیزیں نہ تو جمع ہی ہو سکتی ہیں اور نہ جُدا جیسے عدم اور وجود اور ضد میں، تو جمع نہیں ہو سکتیں مگر مرتفع ہو سکتی ہیں جیسے سیاہی اور سفیدی"۔

صاحب قشر سیح الانشا لکھتے ہیں کہ "اس کا مادّہ "ضدد" اور جمع اضداد ہو۔ یہ لفظ لغات اضداد سے ہو۔ اس کے معنی ہمتا و مثل و مانند کے بھی ہیں مگر فارسی میں تخفیف اور صرف بمعنی نقیض و مخالف ہو۔"

ضد:۔٢ دشمنی، مخالفت، عداوت۔ اردو، فصیح، رائج۔

اللہ رے دشمنی کہ مرے بعد مرگ وہ
ضد سے نشاں مٹاتے ہیں لوح مزار کا — شیدا

ضد:۔٣ ہٹ، اصرار۔ اردو، فصیح، رائج۔

مبتلائے شب فراق ہوئے
ضد سے ہم تیرہ روزگاری کے — مومن

قول فیصل:۔ بچوں کے لئے زیادہ مستعمل ہو۔

ضدّا بدی ہونا:۔ جھگڑا ہونا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ضد اٹھانا:۔ ناز برداری کرنا۔ ضد پوری کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نانا ضدیں اُٹھائے اُس نور عین کی
اُمّت نے لاش تک نہ اُٹھائی حسین کی — تعشق

ضد آنا:۔ ہٹ پیدا ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل کو آسودہ جو دیکھا تو اُنھیں ضد آئی
اس سے بہتر تو یہی تھا کہ پریشاں ہوتا — داغ

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ضد آجانا بھی رائج و فصیح ہو۔

اس فتنہ گر کو رحم تو کیا ضد آگئی
جب ہم نے آہ کی تو جفا اس نے اور کی — داغ

عام طور سے بچوں کے لیے زیادہ مستعمل ہو۔

ضد باندھنا:۔١ اڑنا، ہٹ، اصرار کرنا، بحث کرنا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میں جس بات کو کہتی ہوں یا جو باتیں مانتیں خواہ مخواہ کی ضد باندھ رکھی ہو۔

ضد باندھنا:۔٢ عداوت کرنا، دشمنی باندھنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ اور جن کی تم پرستش کرتے ہو خدا سے ضد باندھ کر تو کسی کو ایکا نہیں سکتے۔ (ترجمۃ القرآن)

ضد پر:۔١ مخالفت میں، دشمنی میں، عداوت میں۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

ملامت گر دیا ان کو ضد پر تمہاری
نہیں بھی اگر چاہتا، چاہتا ہوں — تاجور نجیب آبادی

ضد پر آنا:۔ مخالفت پر کمر باندھنا، ہٹ پر جم جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بات کے دھنی جب ضد پر آجاتے ہیں تو پھر بڑی سے بڑی قوت کی پرواہ نہیں کرتے۔

ضد پڑنا:۔ ضد ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

ع غضب کی پڑ گئی ہو آپ کو ضد — منیر

ضد پوری کرنا:۔ کسی کی ہٹ کے موافق کرنا اور اُس کے مسلسل کہنے پر عمل کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یوں تمہاری ہر بات ماننے پر تیار ہیں اگر غلط ضد کروگے تو کبھی پوری نہیں کریں گے۔

ضد چڑھنا:۔ ہٹ پر آنا۔ اڑنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ضد چلنا:۔ ہٹ مقبول ہونا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ بھلا کہیں خدا سے بندہ کی ضد چلتی سنی ہے۔ (رویائے صادقہ)

ضد دلانا:۔ ایسی باتیں کرنا کہ جس سے ضد پیدا ہو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تار باندھوں گا لپیٹ کر میں ابھی برسوں کا
نہ دلاؤ مجھے ضد کہہ کے لگا تار نہیں — بحر

ضد رکھنا:۔ ضد پوری کرنا، کسی کے مسلسل کہنے کو پورا کرنا، مان لینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کہا کچھ اپنے بھی کہیے مقاصد
خدا را اس قدر رکھ لیجیے ضد — منیر

ضد کرنا:۔١ اصرار کرنا، ہٹ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

الغرض بعد حجت و تکرار
اس نے ضد کرکے لے لیا اقرار — (نالۂ رسوا)

ضد کرنا:۔٢ کسی کے برخلاف کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

معشوق ضد بھی کرتے ہیں لیکن نہ اس قدر
کافر جو میں بنا تو وہ دیں دار ہو گیا — رزمی

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب اس جگہ "برضدی کرنا" زیادہ بولتی ہیں۔ جیسے "جو کچھ میں کہتی ہوں تم اس کے خلاف کرتی ہو تمھاری برضدی کی عادت نہیں جاتی۔"

ضدّم ضدّا:۔ ضد ہونا۔ ایک کا دوسرے کے

مخالف ہونا۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ دونوں اگر مصالحت کر لیتے تو اچھا تھا ضدم ضدا میں تمام روپیہ کچہری کی نذر ہو گیا۔

**ضِدّن** :۔ ہٹیلی، ہٹ کرنے والی ضدی عورت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

ع بدلتی ہے ضدّن کی حالت کہیں — شوق قدوائی

**ضد نکالنا** :۔ چھیڑ نکالنا۔ اردو مصدر، متروک۔

پُرانے قاصدوں نے بھی یہ ہم سے ضد نکالی ہے
نئے پیغام لاتے ہیں نئی تقریر کرتے ہیں — رشک

**ضدّی** :۔ بہت ضد کرنے والا، ہٹی۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

چرخ ضدی ہے کوئی ضد نہ دلائے اسکو
گر نئے عود کو غرق تو جلائے اس کو — ذوق

**ضدّی** :۔ متعصب، نہایت پچ کرنے والا۔ اردو صفت، (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضدی مزاج** :۔ بات بات پر ہٹ کرنے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

شکایت نہیں کچھ میں کرتی ہوں آج
ہمیشہ سے ہے اس کا ضدی مزاج — شوق

**ضِدّین** :۔ ۱ (بکسر اول و تشدید دوم مفتوح) (ضد کا تثنیہ) دو متضاد چیزیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جمع کیا ضدّین کو تم نے سختی ایسی نرمی ایسی
موم بدن ہے دل ہے آہن ماشاء اللہ ماشاء اللہ — امیر

**ضدّین** :۔ ۲ ضد، سخن الفت۔ اردو، عوام کی بولی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضِرار** :۔ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانا۔ عربی، مؤنث۔

محلِ صرف :۔ مسجد ضرار مدینہ میں وہ مسجد تھی جو منافقوں نے جنابِ رسول کے ستانے کے لیے تیار کی تھی خدائے تعالیٰ نے اس کو ڈھا دینے کا حکم فرمایا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ تنہا یہ لفظ نہیں بولتے بلکہ مسجد کے ساتھ ملا کے مسجد ضرار ہی مستعمل ہے۔

**ضرب** :۔ ۱ (بالفتح) مارنا۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ اس کا مادہ ضرب اسم فاعل ضارب اور اسم مفعول مضروب ہے بمعنی مانند و قسم اضراب بالفتح جمع ہے۔

**ضرب** :۔ ۲ مار، صدمہ، چوٹ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل جگر دونوں ہی مشتاق ہیں اُس خنجر کے
سینے پہ کھاؤں گا جو ضربِ دو دستی ہو گی — رشید

**ضرب** :۔ ۳ ٹھپا، مہر جیسے ضرب سکہ، دار الضرب، عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ تنہا صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

آج سب اک دو عالم میں ہے سرکار ان کی
یہی سکہ ہے کہ ضرب اُنکی ہے تلوار ان کی — تعشق

**ضرب** :۔ ۴ توپ کا شمار ظاہر کرنے کا عدد، جیسے پانچ ضرب توپ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب یہ استعمال قریب بہ متروک ہے۔

**ضرب** :۔ ۵ تلوار کا وار، کسی ہتھیار کی چوٹ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع وہ ضرب پڑ رہی تھی کہ تھا جوڑ بند بند — تعشق

**ضرب** :۔ ۶ جمع کا وہ قاعدہ جس سے اعداد کو باہم ٹکرانے سے مجموعہ معلوم ہو جائے۔ اردو اصطلاح علم الحساب۔

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ لکھتے ہیں کہ جب ایک عدد دو عدد میں سے عدد کی اکائی کے موافق بار بار جمع کیا جائے تو جس مختصر ترکیب سے یہ حاصل جمع دریافت ہو جائے اُسے ضرب کہتے ہیں۔ مثلاً ۳ کو ۴ سے ضرب دینے سے وہ عدد پیدا ہو گا جو ۳ کو ۴ دفعہ جمع کرنے سے حاصل ہو۔

**ضرب** :۔ ۷ شعر کے آخری رکن کو بھی ضرب کہتے ہیں۔ عربی، اصطلاح علم عروض۔

**ضرب** :۔ ۸ دل کی زبان سے اللہ اللہ کرنا، صوفیوں کا کلمے کو ایک خاص زور اور جھٹکے کے ساتھ پڑھنا جس سے دل پر چوٹ لگے۔ عربی۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ضرب** :۔ ۹ بیان، ضرب المثل اسی معنی سے مشتق ہے۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے ضرب المثل ہی بولتے ہیں۔

**ضربات** :۔ ضرب کی جمع، چوٹیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضرب اُٹھانا** :۔ (متعدی) صدمہ اُٹھانا۔ نقصان گوارا کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضَرْبُ الغُلام اِہانتُ المولیٰ** :۔ غلام کو مارنا آقا کی توہین کرنا ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی عزت کرتے ہیں تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ بھی بدسلوکی نہ کرنا چاہیے جو اس سے کسی طرح کا تعلق رکھتے ہیں۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگِ امثال)

**ضَرْبُ الْمَثَل**: ۱: مثل، کہاوت، وہ جملہ جو مثال میں برابر پیش کیا جاتا ہو۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ضرب المثل جہاں میں وہ دل ہو مٹا ہوا
جو پائمال زیر قدم ہو کے رہ گیا　　داغ

**ضَرْبُ الْمَثَل**: ۲: مثل کی طرح مشہور۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

آپ کا ذکر ہر بیاں میں ہو
تو تو ضرب المثل جہاں میں ہو　　(فریب عشق)

**ضرب المثل ہونا**: کہاوت کی طرح مشہور ہونا۔ زبان زد خلائق ہونا، شہرت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ ہم تھے محبت میں ضَرْبُ الْمَثَل
کہ مرتا تھا ایک ایک پر بے اجل　　بے نظیر

**ضرب آنا**: (لازم) چوٹ آنا، کسی چیز سے کسی عضو کو صدمہ پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پیرسن کروہ ٹھہری رہی دور حرب
کمر میں نہ گر آ گئی اس کے ضرب　　اختر شاہ اودھ

**ضرب پڑنا**: ۱: ہتھیار یا لاٹھی کی چوٹ پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع وہ ضرب پڑ رہی تھی کہ تھا چور بند بند　　تعشق

**ضرب پڑنا**: ۲: تاشے وغیرہ پر اصول موسیقی کے تحت چوٹ پڑنا۔ اردو مصدر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

محل ضرب: تاشا بجانے کی یہ صفت ہو کہ اتنی جلدی جلدی ضربیں پڑیں کہ ایک ضرب کا دوسرے سے امتیاز نہ ہو سکے۔

(قدیم ہنر و ہنرمندان اودھ)

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے اس کے معنی [illegible] لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضَرْبَت**: چوٹ، زد، ایک بار مارنا۔ عربی مصدر، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

نہیں کھلتی فغان قیس ضربت تازیانے کی
شتر غمزہ کرے لیلیٰ نہ کیونکر چڑھ کے محمل میں　　ہجر

قول فیصل: تلوار کے وار کو کہتے ہیں جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

ضربت علیؑ نے سجدۂ خالق میں کھائی ہے　　مؤدب

**ضربت اٹھانا**: تلوار کھانا۔ اردو مصدر، متروک۔

گردن بلند کرتے ہی ضربت اٹھا گئے
خنجر رکھے ہے اس کا علاقہ گلو کے ساتھ　　میر

**ضرب چلیپا**: (بر وزن حسینہ) جنیو کا ہاتھ، ایک خاص قسم کی ضرب جو آڑی دی جاتی ہے۔ عربی، فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

**ضرب خفیف**: ہلکی چوٹ۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

**ضرب دینا**: ۱: نقصان دینا، ضرر پہنچانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**ضرب دینا**: ۲: اعداد کو باہم ملانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چال سے اب مٹاؤں نقش طلسم
ضرب دے کر نکالوں ایسا اسم　　(گلشن عشق)

**ضرب شدید**: سخت چوٹ، مہلک ضرب، سخت نقصان۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جبیں کے زخم کو ضرب شدید نے کھولا
لبوں کو چوب جفائے یزید لعیں نے کھولا　　اوج

**ضرب کرنا**: ۱: وار کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جب ضرب کی لرز گئے صحرا و کوہسار
گرد اٹھ کے آسمان کو دینے لگی فشار　　تعشق

**ضرب کرنا**: ۲: دو عددوں کو آپس میں ٹکرانا۔ اردو مصدر، اصطلاح علم حساب۔

**ضرب کھانا**: چوٹ کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مہندی سے تیرے ہاتھوں کی گل ضربت کھائے
چوٹی کے فتح پیچ سے سنبل شکست کھائے　　آتش

**ضرب لگانا**: ۱: وار کرنا، تلوار مارنا، حملہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہا جو میں نے نہ کر میرے دل کے دو ٹکڑے
لگائی ضرب وہیں تیغ آبدار کی ایک　　نصیر

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی چوٹ لگانا، گودنا بھی لکھے ہیں جو نہیں بولتے۔

**ضرب لگانا**: ۲: ٹھپا لگانا، چھاپ لگانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

**ضرب لگانا**: ۳: ایک خاص طریقے کے ساتھ خدا کا نام لینا یا کلمہ پڑھنا جس سے دل پر صدمہ پہنچے۔ جھٹکے کے ساتھ کلمہ پڑھنا، اللہ کا نام اس طرح لینا کہ دل پر چوٹ لگے۔ اس جگہ ضربیں لگانا بھی ہے۔ اردو، صوفیوں کی اصطلاح۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

**ضرب لگنا**: چوٹ لگنا، نقصان ہونا، ضرر ہونا۔　　(نور اللغات)

قول فیصل: چوٹ آنا کے محل پر ضرب آنا بولتے ہیں، نقصان اور ضرر کے معنی میں نہیں بولتے۔

**ضرب مرکب**: ایک قسم کی ضرب جس میں نقدی یا کسی جنس وغیرہ کے مختلف حصص میں ضرب دیتے ہیں، جیسے روپے آنے پائی کو کسی خاص عدد میں ضرب دے کر ایک مجموعہ حاصل کرنا۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- یہ حساب دانوں کی اصطلاح ہے۔

**ضربِ مُنفرد**:- ضرب بسیط، سادہ ضرب، ضرب غیر مُرکب، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- یہ حساب دانوں کی اصطلاح ہے۔

**ضربِ مُہلک**:- زخم کاری، شدید چوٹ، فارسی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضَرَر**:- ۱ (بفتحتین) گزند، مضرت، نقصان، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یا کان ازل کو نہیں پروائے مُربی
عیسیٰ کو ضرر کچھ نہ ہوا بے پدری کا — ظفر

**ضرر**:- ۲ درد، دکھ، تکلیف، مصیبت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

**ضرر اُٹھانا**:- نقصان اُٹھانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نفع کس چیز سے ملا اکثر — ناسخ
اور کس چیز سے اُٹھایا ضرر (سراج نظم)

**ضرر پہنچانا**:- (متعدی) نقصان پہنچانا، صدمہ پہنچانا، ایذا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آسماں پہنچا نہیں سکتا حسینوں کو ضرر
کب لگا سکتی ہے بجلی ماہ کے خرمن میں آگ — ناسخ

**ضرر پہنچنا**:- (لازم) نقصان پہنچنا، صدمہ پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پہنچا نہ کچھ ضرر شہ گردوں شکوہ کو
ڈالا سر کلیم سے خالق نے کوہ کو — عشق

**ضرر دینا**:- نقصان دینا، تکلیف دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ہوتے دشوار بعض کام ان کو — ناسخ
بال دیتے ضرر مدام ان کو (سراج نظم)

**ضرر رساں**:- ایذا رساں، دکھ دینے والا۔ عربی فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تردید ہے اک ضرر رساں کی
تائید ہے اپنے اوج شاں کی — صفی

قولِ فیصل:- اس فعل کو ضرر رسانی کہتے ہیں۔

**ضرر کرنا**:- نقصان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صَرف:- دوا ایک ہے مزاج کے فرق کی وجہ سے ایک کو ضرر کرتی ہے ایک کو مفید ہوتی ہے۔

**ضرر ہونا**:- نقصان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مبادا بھائیوں کو کچھ خبر ہو
کہ جس سے تجھ کو ان سے کچھ ضرر ہو (زلیخائے اُردو)

**ضِرغام**:- (بالکسر) شیر درندہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک ایک شیر بیشۂ ضرغام کردگار
خود وقت حرب و ضرب تھے شمشیر آبدار — اوج

**ضرغامِ فلک**:- برج اسد۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ رعب تھا غیظ اُس سے جو آتا
ضرغام فلک بھی کانپ جاتا — اختر شاہ اودھ

**ضَرُور**:- ۱ (بفتح اول) حتمی، یقینی، واجب۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع سفر ضرور ہے کیا حال راہ میں ہوگا — عشق

قولِ فیصل:- صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ قاموس، صراح وغیرہ کسی بھی عربی لغت میں اس کا وجود نہیں حالانکہ ہندوستان میں عام و خاص کا روزمرہ ہے اس کو مہند کہنا چاہیے۔ بضم اول بھی بولتے ہیں۔

**ضرور**:- ۲ (ظرف) ۱ بیشک، ہرگز نہیں کی جگہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہنس کے کہنے لگی یہ وہ مغرور
ایسے فقروں میں آ گئی میں ضرور — شوق لکھنوی

**ضرور بالضرور**:- یقینی، حتمی۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صَرف:- پیر مرد۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو مشہور صنعتیں مع مثالوں کے لکھ دیجیے۔

آزاد۔ بسر و چشم، ضرور بالضرور۔ (فسانۂ آزاد)

**ضَرُورَت**:- ۱ (بالفتح) حاجت، کمی، احتیاج۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رحمت عام کا اظہار ہے اس پردے میں
ورنہ پھر بندہ نوازی کی ضرورت کیا ہے — داغ

قولِ فیصل:- بضم اول بھی زبانوں پر ہے۔

**ضرورتا**:- ۲ ناگزیر، ضروری۔ عربی لفظ، فارسی صرف، قلیل الاستعمال۔

بہ پائے بام کاخ اختنامش
ضرورت کہکشاں از وبان گوے — ظہوری

نظر آتی ہے ہمیں جیسی شکل
کیا ضرورت ہے کہ ہو ویسی شکل (نالۂ رسوا)

قولِ فیصل:- اب اس محل پر ضروری زیادہ بولتے ہیں۔

**ضرورۃً (یا) ضرورتاً**:- از روئے ضرورت، ناچار۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضرورت ایجاد کی ماں ہے**:- ضرورت کے سبب سے نئی نئی ایجادیں ہوتی ہیں۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

**ضرورت بھر**:- حسب ضرورت جتنے میں کام نکل جائے۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- کیا ضروری ہو کہ کبھی لے لو بس اپنی ضرورت بھر لے لو۔

**ضرورت پڑنا**:- حاجت پیش آنا، کام پڑنا، موقع پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اگر کسی کو ضرورت پڑے اور چاہے کہ من بھر آٹا بازار سے لے آئے، تو فقط بنیے کی ایک یا دو دکانیں۔ گھر گھر بھیک کی طرح مانگتا پھرے گا (دربارِ اکبری)

**ضرورت پوری ہونا**:- حاجت برآری ہونا، کام نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- سخی سرکار کی تعریف یہی ہو کہ ہر کس و ناکس کی ضرورت پوری ہو جائے۔

**ضرورت پیش آنا**:- کوئی حاجت پیدا ہونا، وقتی حاجت پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمیں پیش آئی ہے آج اک ضرورت
تامل سے ذرا دیکھو یہ صورت (معراج المضامین)

**ضرورت رہنا**:- حاجت رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- میری طرف دیکھ کر فرمایا اب بھی وہ شعر؟ میں نے کہا اب کیا ضرورت رہی آنکھیں بند کر کے فرمایا یہ ادھر ہی کا فیضان ہے۔ (دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

**ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بناتے ہیں**:- عالمِ ناچاری میں آدمی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے، مجبوری کے وقت اپنے سے پست آدمی کی بھی خوشامد کرنا پڑتی ہے۔ اردو مثل، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:- "ضرورت کے وقت آدمی گدھے کو بھی باپ بنا لیتا ہے" یا "ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے" بھی بولتے ہیں۔

**ضرورت ماری جانا**:- مص (کنایۃً) ضرورت ہونا۔

(فقرہ) اس کو ماشہ دو ماشہ عطر بھی نصیب نہیں تھا تو شادی میں آنے کی کیا ضرورت ماری جاتی تھی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- عوام کی زبان تھی اب بہت کم کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

**ضرورت مند**:- حاجتمند، صاحبِ غرض، تنگ دست۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اس دنیا میں کون ایسا ہے جو ضرورت مند نہیں بے نیاز تو خدا کی ذات ہے۔

**ضرورت ہونا**:- (لازم) حاجت پیش آنا، ضرورت پڑنا، کام پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- تم کچہری جاؤ اگر میری گواہی کی ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا۔

**ضرور ضرور**:- (تاکید کے محل پر) بالضرور قطعاً۔ اردو، تابع فعل، فصیح، رائج۔

**ضروری باتیں**:- ضروری باتیں خاص باتیں۔ اردو صرف، متروک، عورتوں کی زبان۔

کھڑے کھڑے وہ مرے پاس آ کے ہو جائیں
کچھ اُن سے کرتی ہیں مجھ کو ضروری باتیں (جان صاحب)

**ضرور نہیں**:- واجب نہیں، لازم نہیں۔ اردو صرف، متروک۔

اے بت خدا کے واسطے دل کو نہ سخت کر
اس کعبہ میں ضرور نہیں فرشِ سنگ کا (آتش)

قولِ فیصل:- اب اس محل پر ضروری نہیں بولتے ہیں۔

**ضرور ہے**:- ضروری ہے۔ لازم ہے، واجب ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زندوں کے حال پر مجھے ماتم ضرور ہے
بعد از وفات چاہیے مجھ کو کفن کبود (ناسخ)

محلِ صرف:- کل کے مشاعرے میں جس طرح قیامت کا آنا ضرور ہے میرا پہونچنا بھی ضرور ہے۔

قولِ فیصل:- اب اس جگہ بول چال میں "ضروری ہے" زیادہ فصیح ہے۔

**ضروری**:- ۱ (بفتحِ اوّل) واجبی، تاکیدی، لازمی۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

**ضروری**:- ۲ ناگزیر، ناچاری، مجبوری۔ اردو، صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:- ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

**ضروریات**:- ضروری کی جمع، وہ چیزیں یا افعال جو کسی کام کے لیے لازم ہوں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- سوداگر نے کہ لاولد تھا بلند اقبال لڑکے کو فرزندی میں لے کر اپنا تعلیم و تربیت کیا جو بڑے ہو کر شیخ امام بخش ناسخ ہو گئے اور اس مجازی باپ کی بدولت دنیا کے ضروریات سے بے نیاز رہے۔ (آبِ حیات)

**ضروری الاظہار**:- جس کا ظاہر کرنا واجبی ہو۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نہ کہوں آپ سے تو کس سے کہوں
مدعائے ضروری الاظہار (غالب)

قولِ فیصل:- بسند شرح دیوان غالب از طباطبائی یہ لفظ اردو ہے۔ لہٰذا ترکیب غلط۔

**ضریح**:- ۱ گور، قبر، مزار، مرقد۔ عربی، مونث (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

**ضریح** :- ۱ کوٹھی کے انداز کا مربع تعزیہ جو روضہ امام حسینؑ کی شبیہ ہو۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- منشی لطف علی لکھنؤ میں موم کے کام کا پہلا شخص گزرا ہو۔ محمد علی شاہ کے عہد میں مومی ضریح اسی نے بنا کر پہلے پہل پیش کی۔ (قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ)

**ضریح** :- ۲ مسہری جو قبر پر لگاتے ہیں۔ عربی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی
زیادہ سیم و زر سے ہو گئی توقیر لوہے کی — ناسخ

**ضریح** :- ۳ دو رو قبر یا گڑھا جو قبر کے اندر بناتے ہیں بخلاف لحد کے کہ وہ قبر کے ایک جانب ہوتی ہو۔ عربی (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**ضِعف** :- (بالکسر) دوچند، دگنا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضَعف** :- (بالفتح) بیہوشی، عقل کی کوتاہی، نقصان عقل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضُعف** :- (بالضم) سستی، کمزوری، نقاہت، ناطاقتی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لے چلا — داغ

**ضُعفا** :- ضعیف بمعنی کمزور کی جمع۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضعفاء العقول ہوتے ہیں — تاریخ
سفہی و فضول ہوتے ہیں — (سراج نظم)

**ضعفِ باہ** :- قوت مردانگی کی کمی، شہوت کی کمی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اطبا کی اصطلاح۔

لذت دنیا سے کیا بہرہ ہمیں
پاس ہو رنڈی ولے ہو ضعف باہ — میر

**ضُعفِ بصارت** :- نظر یا بینائی کی کمزوری۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- میرا ضعف بصارت اور ثقل سماعت حد سے بڑھ گیا۔ دیوار بن گیا ہوں۔ (حیات تسلیم)

قولِ فیصل :- انہیں معنوں میں ضعف بصر بھی بولتے ہیں۔

حسرت دیدار میں ایسا ہوا ضعف بصر
سایہ پلکوں کا بھی آنکھوں کو مرے بالا ہوا — بحر

**ضُعفِ پیری** :- بڑھاپے کی کمزوری۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ضعف پیری جو بڑھا موت کے پیغام چلے
آ گیا وقت سفر صبح چلے شام چلے — ریاض خیرآبادی

**ضُعفِ تالیف** :- وہ چیز نظم کرنا جو خلاف محاورہ یا صرف ہو، صرف یا محاورے کو جس ترتیب سے ہو اس طرح نظم نہ کرنا بلکہ کچھ تغیر و تبدل کر کے نظم کرنا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضُعفِ جگر** :- کلیجے کی ناطاقتی، جگر کی وہ حالت کہ اس میں قوت جاذبہ کم ہو جائے۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- یہ اطبا کی اصطلاح ہو۔

**ضعف دامنگیر ہونا** :- کمزوری لاحق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ضعف ہو راہ طلب میں جب سے دامنگیر پا
آتی ہیں رگ ہائے پا مجھ کو نظر زنجیر پا — ناسخ

**ضُعفِ دماغ** :- دماغ کی کمزوری۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ضعف دماغ کے لیے طبیہ کالج علی گڑھ کی دوا دماغین بہت عمدہ چیز ہو۔

**ضُعف طاری ہونا** :- کمزوری معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ایسا ضعف طاری ہوا کہ بے اختیار آنکھ جھپک گئی۔ (فسانۂ آزاد)

**ضُعفِ قلب** :- دل کی کمزوری۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**ضعفِ معدہ** :- معدہ کی وہ حالت جس میں کھانا ہضم نہ ہو سکے۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تمہیں ضعف معدہ کی شکایت ہو۔ لگ کے علاج کرو اور کھانے میں احتیاط برتو۔

**ضعف ہونا** :- کمزوری ہونا، ناتوانی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بے پانی پہ ضعف سوا ہوئے گا آقا
طاقت ہی نہ ہوئے گی تو کیا ہوئے گا آقا — انیس

**ضَعیف** :- ۱ سست، کمزور، ناتواں۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- غالب نے عذر لکھا کہ یہ کتاب بڑی ہو اور میری عمر باسٹھ برس کی ہو۔ آنکھیں کام نہیں دیتیں اور دل اور دماغ دونوں ضعیف ہیں۔ (سوانح اسلاف)

قولِ فیصل :- اس کی عربی جمع ضعفاء ہے اور اردو جمع ضعیفوں ہے۔

چیونٹی بھی ہاتھ اٹھا کے یہ کہتی تھی بار بار
اے دانہ کش ضعیفوں کے رازق ترے نثار — انیس

**ضعیف** :- ۲ بوڑھا آدمی، مرد پیر۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بیٹا ضعیف باپ کی مٹی خراب کی
اب نہ نسبت خاک کے ہو خلف بوتراب کی — تعشق

**ضعیف**:۔ ۳۔ غیر معتبر، پایۂ ثبوت کو نہ پہنچا ہوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

نازک خیال کہتے ہیں معدوم ہو کر
پر قول یہ ضعیف ہے سوچے کوئی اگر — میر وحید

**ضعیفُ الاختیار**:۔ کمزور اختیارات رکھنے والا۔ عربی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ میری کم بے خبری نے نہ صرف مجھ کو ضعیف الاختیار بنایا بلکہ رعیت کو بھی اب ان کے بچنے کی امید نہیں۔ (توبۃ النصوح)

**ضعیفُ الاعتقاد**:۔ کمزور عقیدے والا۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ یا الٰہی ضعیف الاعتقاد بھی تو کتنی۔ بات کرتے زبان کٹتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ انہیں معنوں میں ضعیف العقیدہ بھی ہے۔

**ضعیفُ البُنیان**:۔ کمزور بنیاد والا، کمزور خلقت والا۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ الانسان مخلوق ضعیف البنیان ہے۔ غفلت اس کی طبیعت ہے۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل:۔ عربی میں بُنیان (بالضم) کے لغوی معنی ہیں مکان کی بنیاد، نیو۔

**ضعیفُ الجثہ**:۔ کمزور جسم والا۔ عربی صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ڈپٹی صاحب ضعیف الجثہ مہین آدمی .. بڑے زور سے ایک کھیت میں گرے۔ (فسانۂ آزاد)

**ضعیفُ العقل**:۔ کم عقل، بے وقوف۔ عربی، صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس کی جمع ضعفاء العقول بھی استعمال ہوتی ہے مگر اب کم زبانوں پر ہے۔

ضعفاء العقول ہوتے ہیں — ناسخ
مفتری و فضول ہوتے ہیں — (سراج نظم)

**ضعیفُ العُمر**:۔ زیادہ عمر والا، بہت کمزور، سن رسیدہ۔ عربی ترکیب، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ سرمایہ میر انیس کے پاس سب سے زیادہ رہا کہ ان کے گھر میں زیادہ رہتے تھے، کیونکہ ان کی بی بی کھانوں اور آرام آسائش کے سامانوں سے اپنے ضعیف العمر بزرگ (میر خلیق) کو بہت اچھی طرح رکھتی تھیں۔ (آبِ حیات)

**ضعیف کرنا**:۔ (متعدی) کمزور کرنا، ناتوان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یا تو بڑھاپے نے پرواز کے بازو ضعیف کر دیے تھے۔ یا قدامت کی محبت نئی شے کے حسن کو تحسین کر کے نہ دکھاتی تھی۔ (آبِ حیات)

**ضعیفہ**:۔ کمزور عورت، زن پیر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع کہ نکلی ایک ضعیفہ خیام سے باہر — فائق

**ضعیف ہونا**:۔ (لازم) کمزور، ناتواں ہونا، بوڑھا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارے والد بہت ضعیف ہو گئے ہیں تمہارا فرض ہے کہ ان کا ہاتھ بٹاؤ۔

**ضعیفی**:۔ پیری، کمزوری، بڑھاپا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ضعیفی نے ان سب صفتوں کو اور بھی قوی کیا تھا کیونکہ سو برس کی عمر بھی آخر ایک اثر رکھتی ہے۔ (آبِ حیات)

**ضغطہ**:۔ (بفتح اول) سختی، مشقت، تنگی، کشمکش۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بکتا ہوں سخن میں اُس کا وہ بکتا ہے منھ مرا — مصحفی
ضغطے میں کام ہے دل اُمیدوار کا

قولِ فیصل:۔ مصیبت اور کشمکش کے معنی میں عوام اور عورتیں بھی بولتی ہیں۔

اس گھڑی ایک ضغطے میں پڑ گئے
اب مرا حال وہ چھپا نہ سکے (عروج الفت)

ضغطے میں جان ہے کبھی زبانوں پہ ہے۔

**ضغطہ دینا**:۔ فشار دینا، دبانا۔ اردو صرف، متروک۔

مار ڈالا ہے فلک نے دے کے صدمے پیس کر
اور زمیں ضغطہ نہ دے مجھ کو برائے بوتراب — رند

**ضغطۂ قلب**:۔ دل کی حرکت کا یکایک رک جانا، ہارٹ فیل۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ عارف مرحوم نے بعارضہ ضغطۂ قلب انتقال کیا اور مقبرہ [illegible] میں دفن ہوئے۔

**ضغطے میں ہونا**:۔ کشمکش میں پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بے چارہ عجب ضغطے میں ہے۔ (توبۃ النصوح)

**ضَلال**:۔ (بالفتح) گمراہ، راہ راست سے بھٹکا ہوا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

یہ تو مغرور بے تہ و گمراہ
مفتری، کاذب و سفیہ و ضلال — میر

**ضَلالت**:۔ (بفتح اول و چہارم) ایمان کی راہ سے بھٹکنا، گمراہی۔ عربی مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ایماں کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی — انیس

قولِ فیصل:۔ ایمان کے راستے سے بھٹک جانے والے کو ضلالت شعار کہتے ہیں۔

ع آگے بڑھائیں فوج ضلالت شعار کو — رشید

**ضلالت پر ہونا**:۔ گمراہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جانتے ہیں کہ ہیں ہدایت پہ — ناسخ
ہیں مگر واقعی ضلالت پہ — (سراج نظم)

**ضِلع**:۔ (بکسر اول و دوم نیز بالفتح، اردو میں بکسر اول و فتح دوم) پہلو کی ہڈی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ضِلع** :۱ خط، لکیر۔ عربی، مذکر، علم اقلیدس کی اصطلاح۔

**محلِ صرف** :۔ مربع چار ضلعوں سے مرکب ہوتا ہے۔

**ضلع** :۲ ملک کا وہ آئینی حصہ جہاں حاکم آئینی میں مجسٹریٹ اور کلکٹر اور غیر آئینی میں ڈپٹی کمشنر رہتا ہے، حاکم ضلع کا صدر مقام۔ عربی لفظ، مذکر، رائج۔

ہے سب اضلاع میں یہ ضلع بڑا
اور ہے اچھی یاں کی آب و ہوا (قرات السعدین)

**ضلع** :۳ رعایت لفظی، تلازمہ، جگت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہنسی ٹھٹھا ضلع جگت میں طاق
چل رہی ہے زبان تڑاق پڑاق (شوق)

**قولِ فیصل** :۔ ضلع بولنے کا طریقہ یہ ہے مثلاً جلاہے کے رہنے کے لیے کہیں کہ وہ بلاتی کہار کے اڈے پر رہتے ہیں۔ چوں کہ جلاہوں کے یہاں اڈا ہوتا ہے اس لیے یہ رعایت ملحوظ رکھی گئی۔ بولنا کے ساتھ (ضلع بولنا) اس کا صرف ہے۔ جیسے "جگت بولنے میں سب طاق ہیں۔ ابھی کوئی ضلع بول لیے دیکھیے ارے منہ پر کہ سب کے سب ٹھٹھے کی طرح چہچہے ہوتے ہیں اپنیں (فسانۂ آزاد)

**ضلع جگت** :۔ تلازمہ، پہلو دار بات جس میں رعایت لفظی ہو۔ اردو، مذکر، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ قدیم زمانے میں ضلع جگت کا بہت رواج تھا اب کمی ہو گئی ہے۔

**ضلعدار** :۔ (بکسر اول و فتح دوم) ریاست کی طرف سے گاؤں کی تحصیل وصول کرنے والا ضلع کا سربراہ کار، ضلع کا نگراں۔ اردو، مذکر، رائج۔

**قولِ فیصل** :۔ عام طور سے زبانوں پر بکسر اول و دوم ہے۔

**ضلعداری** :۔ ضلع دار کا عہدہ اور کام۔ اردو، مؤنث، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ آپ دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکتے کسی نہ کسی ضلع کی ضلع داری ہی کر سکتے ہیں۔

**ضَمّ** :۔ (بالفتح) کسی چیز کو کسی چیز سے ملحق کرنا، ملانا، شامل کرنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع ہم رات کو خورشید میں ضم ہونے نہ دیں گے (نامعلوم)

**ضمّہ** :۔ پیش کی حرکت، پیش، رفع، ضمہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** :۔ چونکہ دونوں ہونٹوں کو ملانے سے یہ حرکت ظاہر ہوتی ہے اس لیے یہ نام ہو گیا۔

**ضِماد** :۔ (بالکسر) لیپ، پولٹیس، دوا کو پانی یا کسی اور رقیق چیز میں شامل کر کے جسم کے کسی حصے پر لگانا۔ عربی، مذکر۔ اطبا کی اصطلاح۔

**محلِ صرف** :۔ کوئی پہر سوا پہر دن چڑھے جاگا تو دیکھتا کیا ہے کہ فرش مسجد پہ پڑا ہے اور نیند کی حالت میں جو کروٹیں لی ہیں تو سیروں گرد کا بھبھوت اور جھینگا ڈروں کی بیٹ کا ضماد بدن پر بچھا ہوا ہے۔ (توبۃ النصوح)

**ضَمانَت** :۔ (بفتح اول و چہارم) ذمہ داری، ضامن ہونا۔ عربی مصدر، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ تمہارے لڑکے کی ضمانت سوائے سشن کے ماتحت عدالت سے نہیں ہو سکتی۔

**قولِ فیصل** :۔ سپردگی اور حوالے کرنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے جاؤ تمہیں امام ضامن کی ضمانت میں دیا۔

**ضمانت داخل کرنا** :۔ (متعدی) تحریری ضمانت دینا، ضامن ہونا، زر ضمانت داخل کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ انتظام رکھو قتل کا کیس ہے نقدی ضمانت داخل کرنا ہوگی۔

**ضمانت کرنا** :۔ (متعدی) ضامن ہونا، ذمہ دار ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قرض مل جائے گی وہ شے رمضاں میں مجھ کو
حضرت شیخ جو کر لیں گے ضمانت میری (داغ)

**ضمانت گیر** :۔ ضامن، ضمانت کرنے والا۔ عربی فارسی الفاظ۔ اردو مصرف، مذکر، عوام کی زبان۔

**ضمانت لینا** :۔ ضمانت قبول کرنا، ذمہ داری لینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ بیس روپیہ جو ٹی کے ایکڑ میں دیے تھے وہ چلتے وقت کمر پر کے لیے تھے، مولوی صاحب کی ضمانت کی رسید انھوں نے بھیج دی۔ (انشائے سرور)

**ضمانت نامہ** :۔ تحریری ضمانت۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر۔ کچہری والوں کی اصطلاح۔

**ضمانت ہونا** :۔ (لازم) ذمہ داری ہونا، عدالت کا ضمانت لے کے ملزم کو چھوڑنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ حضرت نے بھی تین ہزار روپے فی کس سے لیے ہیں بارہ دری محل سرا لکھی، بادشاہ مرزا اور داروغہ صاحب کی ضمانت ہوئی جائداد ان کی بھی تحریر ہوئی۔ (انشائے سرور)

**ضمانتی** :۔ ضامن، ذمہ دار۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

**محلِ صرف** :۔ اپنا کوئی ضمانتی لاؤ ہم تم کو پہچانتے نہیں، سائیکل کس طرح دے دیں۔

**ضَمائر** :- (بفتح اول و چہارم) ضمیر کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** :- لکھنؤ میں مذکر اور دہلی میں مؤنث بولتے ہیں۔

**ضِمن** :- ۱ (بالکسر) ذیل، شمول، شرکت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل تو اس کے آتے ہی مدت سے رخصت ہو گیا
جان بھی جائے گی اک دن عشق ہی کے ضمن میں — میر

**ضمن** :- ۲ باب، فصل، دفعہ، مضمون۔ اصطلاح، قانون۔ (نور اللغات)

**ضمناً** :- (بالکسر، بتلفظ ضِمنَن) ذیل میں، بطور ضمن، در پردہ، بالاشتمال۔ عربی، مذکر، تابع فعل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** :- شاعری کا شمار فنون لطیفہ میں ہے۔ اس لیے ضمناً اس کتاب میں ہنر مندوں کے سلسلے میں اس کا ذکر آ گیا (تقیم رسوم ہنر مندان اودھ)

**ضَمّہ** :- (بفتح اول و دوم مشدد مفتوح) پیش، رفع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** :- بابِل نہیں بابُل کہو ب کو ضمہ نہیں کسرہ ہے۔

**ضم ہو جانا** :- مل جانا۔ شامل ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اُس کا ہو جائے گا گر اس میں صنم
اور بھی اس کی ہو گی آمد کم (قران السعدین)

**ضَمیر** :- ۱ (بفتح اول و کسر میم و یائے معروف) اندرون دل، دل۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :- اس کے ضمیر میں یہ تصویر کیا صورت اختیار کرتی ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**قولِ فیصل** :- سب کی جمع ضمائر بھی استعمال ہوتی ہے جو بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔ جیسے ضمیر ترقی یافتہ ضمائر یہ چاہیں کہ صحت کے ساتھ ان اصول پر اشیا کی تحقیق کریں... تو یہ ذرا مشکل ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**ضمیر** :- ۲ وہ اسم یا حرف جو قائم مقام اسم ظاہر کا ہو۔ (اسم غیر مظہر) عربی، مذکر، اصطلاح صرف و نحو۔

**قولِ فیصل** :- ضمیر اور اسم اشارہ کا فرق یہ ہے کہ اشارہ کسی عضو مثلاً ہاتھ آنکھ وغیرہ سے ہوتا ہے اور ضمیر کا خیال صرف دل میں ہوتا ہے۔

**ضمیر** :- ۳ سید مظفر حسین خلف سید قادر حسین، مصحفی کے شاگرد رشید اور مرزا دبیر کے استاد۔ مصحفی نے ریاض الفصحا میں ان کے والد کو "سر آمد صلحائے عالی مقدار" لکھا ہے جس سے پتا چلتا ہے کہ وہ اپنے زمانے کے ممتاز لوگوں میں تھے۔ ان کے آبا و اجداد کا وطن گھوڑا ضلع گوڑگانواں تھا۔ جب نواب آصف الدولہ نے مقام حکومت منتقل کر کے لکھنؤ بسایا میر قادر حسین اس کے ساتھ مع اپنے فرزند میر ضمیر کے لکھنؤ میں آ گئے اور یہیں بود و باش اختیار کر لی۔ میر ضمیر نے تقریباً دس سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کیا۔ پہلے غزل کہی پھر قصیدہ، مثنوی اور مخمس وغیرہ بھی کہنے لگے۔ شعر گوئی کے ساتھ ساتھ شعر خوانی میں بھی کمال حاصل تھا اس لیے اچھی خاصی شہرت ہو گئی۔ ضمیر کے ایک پڑوسی غلام علی کے یہاں ایک بار شب عاشور کوئی ذاکر نہیں مل سکا۔ انھوں نے میر ضمیر سے درخواست کی کہ آپ مرثیہ پڑھ دیجیے تاکہ مجلس ہو جائے۔ انھوں نے پہلے کبھی مرثیہ نہیں پڑھا تھا اس لیے تامل کیا۔ بہت اصرار پر راضی ہوئے اور انھیں کے یہاں سے گدا کا مرثیہ لے کے پڑھا جسے لوگوں نے بہت پسند کیا۔ لوگوں کی ہمت افزائی سے یہ بھی مرثیہ گوئی کی طرف راغب ہوئے اور چند مرثیے کہے۔ مرزا مظفر علی کے یہاں دو شنبے کو مجلس ہوا کرتی تھی اس میں پہلے پہل میر ضمیر نے قاصد صغرا کے حال کا اپنا تصنیف مرثیہ پڑھا جس پر داد و تحسین کے نعرے اور گریہ و زاری کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اس کلام ہی نے انھیں باقاعدہ مرثیہ گو اور مرثیہ خوان بنا دیا۔ خلیق، دلگیر اور فصیح ان کے ہم فن اور ہم عصر تھے۔ میر ضمیر نے ۲۳ محرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۵ء بروز شنبہ انتقال کیا۔

مؤلف تذکرہ نادر نے میر ضمیر کو صاحب دیوان لکھا ہے۔ کچھ تذکروں میں ان کی غزلوں کے بعض اشعار ضرور ملتے ہیں۔ مگر دیوان کہیں نہیں ملتا۔ ان کی دو مثنویاں مظہر العجائب اور معراج نامہ مسمّی بہ ریحان معراج چھپ کے شائع ہو چکی ہیں۔ ان دونوں مثنویوں کے قلمی اور مطبوعہ نسخے پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ان کی دو غیر مطبوعہ مثنویاں اور بھی ہیں جن میں سے ایک مثنوی کا نسخہ مخطوطہ میرے کتب خانے میں موجود ہے۔ دوسری مثنوی کا پتا نہیں چل سکا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک چہار دہ بند بھی ان کی تصنیف ہے جو ہفت بند ملا کاشی کے طرز پر کہا گیا ہے یہ بند بھی ۱۳۱۱ھ میں طبع ہو چکے ہیں۔ ان کے قصائد کا کہیں پتا نہیں چلتا۔ ان کے ۷ مرثیوں کی ایک جلد نول کشور پریس نے شائع کی ہے۔

تقریباً ڈیڑھ سو غیر مطبوعہ مرثیے پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب کے کتب خانے میں موجود ہیں۔

تیسرے دور کے مرثیہ گویوں میں میر ضمیر سب سے ممتاز ہیں۔

**ضمیر پھرنا**:- اسم کے بجائے اس ضمیر کا آنا جو اسم کی طرف راجع ہو رہی ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رجوع بندے کی ہو اس طرح خدا کی طرف
پھرے ضمیر خبر جیسے مبتدا کی طرف — آتش

قول فیصل:- عربی تعلیم یافتہ طبقہ اسی کو 'ضمیر راجع ہونا' کہتا ہے۔

ہیں کس سے مضاف یہ عجائب
راجع ہے کدھر ضمیر غائب — محسن

اس کا حقیقی 'ضمیر پھیرنا' بھی رائج و فصیح ہے۔

**ضمیر روشن ہونا**:- دل نورانی ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ چاندنی رات اور اس کی تنویر
مرغان اسیر کے بھی روشن ہیں ضمیر — آزاد عظیم آبادی

**ضمیر فروش**:- بے ایمان، غدار۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- بے ایمانی اور غداری کے معنوں میں ضمیر فروشی بھی فصیح و رائج ہے۔

**ضمیرِ متصل**:- (باضافت) وہ ضمیر جو کسی اسم یا فعل سے مل ہوئی آئے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، علم صرف کی اصطلاح۔

قول فیصل:- جو ضمیر کسی اسم یا فعل سے مل کر نہ آئے بلکہ علیحدہ آئے اسے ضمیرِ منفصل کہتے ہیں۔

دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ
گویا کہ ضمیر منفصل ہو — ذکی (ہم عصر تاریخ)

مثال ضمیر متصل کی اسم کے ساتھ: مَرَضُهُ (اس کا مرض)
مثال ضمیر متصل کی فعل کے ساتھ: ضَرَبْتَهُ (تو نے مارا اس کو)
مثال ضمیر منفصل کی اسم کے ساتھ: هُوَ الْبَاقِی (وہ باقی ہے)
مثال ضمیر منفصل کی فعل کے ساتھ: هُوَ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ (وہ اپنے دونوں پاؤں کو کھینچتا ہے)

فارسی قواعد میں بھی متصل اور منفصل ضمیریں آتی ہیں۔ متصل کی مثال یہ ہے: نامش محمود است (اس کا نام محمود ہے)
منفصل کی مثال یہ ہے: او می گوید (وہ کہتا ہے)
اردو زبان میں صرف ضمیر منفصل استعمال ہوتی ہے۔

**ضمیمہ**:- (بفتح اول و کسر دوم یائے معروف و میم مفتوح) کسی مستقل شے میں کسی شے کا اضافہ، جزو، تتمہ، تکملہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں سن سن کے وہ حال منیر
آخر ان سب کا ضمیمہ ہوتا ہے — منیر

قول فیصل:- اخباری دنیا میں کسی وقتی اور خاص خبر کے اعلان کے لیے کسی اخبار کا کوئی جز شائع کیا جائے تو وہ بھی ضمیمہ کہلاتا ہے۔ جیسے "۲ بجے پنڈت نہرو کے انتقال کی خبر جیسے ہی ریڈیو پر آئی تمام اخباروں کے ضمیمے شائع ہو گئے اور سارے ہندوستان کی فضا سوگوار ہو گئی"۔

**ضو**:- (بالفتح) روشنی، آفتاب کی روشنی، ضیا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

ضو اس قدر تھی حسن علیؑ کے ظہور کی
روشن تھا طورِ کعبہ تجلی سے نور کی — انیس

**ضوابط**:- (بفتح اول و کسر چہارم) ضابطہ کی جمع، قواعد، قوانین۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:- کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ آئندہ ترقیات کا دروازہ بند کیا گیا ہے یا قدرتی ضوابط اور قوانین کا علم ختم ہو گیا ہے۔
(رسالہ تنویر المشرق ماہ دسمبر ۱۹۳۰ء)

**ضو پھیلنا**:- روشنی پھیلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بجلی کی روشنی سے یہ پھیلی سڑک پہ ضو
جاتی ہے کہکشاں پہ سواری حضور کی — شوق قدوائی

**ضوفشاں**:- روشنی دینے والا، روشن۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

مثل شمس بازغہ تھے ضوفشاں تیرے نجوم
قاضیوں کی مفتیوں کی تیرے دنیا بھر میں تھی — صفی

**ضوفگن**:- (بکسر سوم و فتح چہارم) چھوٹ ڈالنے والا، روشن کرنے والا۔ عربی فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

ضوفگن نعل ہیں خنجر سے سوا دھاریں ہیں
بجلیاں ہیں کہ چمکتی ہوئی تلواریں ہیں — مرزا فصیح

**ضیا**:- (بالکسر) روشنی، چمک، نور، آفتاب و ماہتاب کی روشنی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

خورشید میں یہ ضیا کرن کی
ہے مہر گیا اسی چمن کی — (گلزار نسیم)

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے بحوالہ تاریخ التواریخ ضیا بمعنی ضائع و ہلاک بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں ہے موقف مذکور کو تسامح ہوا ہے یہ دراصل ضیاع (مع عین) ہے۔ تاریخ التواریخ کا یہ فقرہ "درعرصہ ضیا افتادند" دراصل کتابت کی غلطی ہے۔

**ضیا بار**:- روشنی کرنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

سورج کی طرح داغ ہو ماتم کا ضیا بار
دن ہو مری تربت میں شب تار نہیں ہو — انور

**ضیا باری**:- روشنی پھیلانا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ہے وہ ہر طرف رخ پر نور کی ضیا باری — اوج

**ضیا بخش**:- روشنی دینے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضیا بخش دل ہے کلام جناب
بیاں صبح صادق ہے ہر آفتاب — امیر (معراج المضامین)

**ضیافت**:- (بکسر اول و چہارم) دعوت، مہمان کو کھانا کھلانا۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دہر نے یہ بڑی حماقت کی
اپنے گھر اس کی لا ضیافت کی — سودا

**ضیافت خانہ** :- مہمان خانہ، مہمان داری کا مقام۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

**قول فیصل** :- لکھنؤ میں بالعموم مہمان خانہ، ادب کی کتابوں میں ضیافت گاہ مستعمل ہے۔

گوشہ گوشہ منزل تفریح اہل ہوش تھا
قلعے کا دامن ضیافت گاہ چشم و گوش تھا — صفی

**ضیافت دینا** :- دعوت دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

**محل صرف** :- جب دن یہ عہدہ اُسے ملتا۔ بہت سے قبیلے جمع ہوتے تھے وہ سب کو ضیافت دیتا تھا۔ (دربار اکبری)

**ضیافت کرنا** :- (متعدی) دعوت کرنا، کھانے پر بلانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نادار اس قدر ہوں ضیافت نہ کر سکا
فرزند فاطمہؓ تری دعوت نہ کر سکا — مونس

**ضیافت کھانا** :- دعوت کھانا، مہمانی کا کھانا کھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ضیافت باہم مل کے کھانے لگے
وہ غم کھانے ان کے ٹھکانے لگے — میر حسن

**ضیافت ہونا** :- (لازم) دعوت ہونا، مہمان کو کھانا کھلایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اور گھر دیکھ خدا کے لیے اے غم اب تو
خانۂ دل میں کہاں تک ہو ضیافت تیری — مسرور

**ضیا فِشاں** :- (فِشاں: بالکسر) ضیا بار۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

انجم کی طرح نقطے بھی ہیں میمنت نشاں
مسطر ہے یا خطوط شعاعی ضیا فشاں — اوج

**ضَیغَم** :- (بفتح اول و سوم) پھاڑنے والا شیر، شیر درندہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے خطر صورت ضیغم گئے جس دل پہ گئے
صف آخر سے بڑھے پر صف اول پہ گئے — رشید

**ضیغم دل** :- (کنایۃً) جری، بہادر، شیر کا سا دل رکھنے والا۔ اردو، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محال سمجھے تھے ضیغم دلوں کے رکنے کو
جبھی تو جمع ہزاروں ہوئے تھے رکنے کو — اوج

**قول فیصل** :- اس جگہ شیر دل زیادہ زبانوں پر ہے۔

**ضَیف** :- (بفتح اول) مہمان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ادب سے بہر تناول جو ضیف جا بیٹھے
امام سامنے بہر نظارہ آ بیٹھے — عشق

**ضِیق** :- (بکسر اول و یائے معروف) تنگی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مقید ایسے مکاں میں ہوئے اسیر الم
کہ جس کی ضیق سے گھٹتا تھا اہل بیتؑ کا دم — اوج

**ضیق النفس** :- (بکسر اول و یائے معروف و ضم قاف و نون مشدد مفتوح و فائے مفتوح) وہ مرض جس میں سانس کی آمد و رفت تنگی اور دشواری سے ہوتی ہے۔ دمہ۔ عربی ترکیب، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

**محل صرف** :- سنہ ۱۰۰۳ھ کے اخیر میں طبیعت بے لطف ہوئی، ضیق النفس (دمہ) تنگ کرنے لگا۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل** :- عربی سے ناواقف حضرات اس لفظ میں نفَس (بفتحتین) کو نفْس (بفتح اول و سکون دوم) بولتے ہیں جو درست نہیں۔ جیسا کہ مولف قاموس الاغلاط نے لکھا ہے: "لوگ یہاں نفس بسکون فا کہتے ہیں۔ حالاں کہ نفْس (بسکون فا) کے معنی جان، روح کے ہیں اور نفَس (بفتحتین) کے معنی سانس، تنفس، دم کشی۔ لہٰذا ضیق النفْس بسکون فا کہنا غلط ہے اور ضیق النفَس بفتح فا صحیح ہے۔"

**ضیق کرنا** :- عاجز کرنا، پریشان کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

**محل صرف** :- اس کی شرارت کی ریں ریں سے تو ماں عاجز ہو، ضیق کر دی کم بخت نے۔ چپ کراؤ تو اور چیختا ہے۔

**ضیق میں آنا** :- تنگ ہونا، عاجز آنا، گھبرانا، دقت میں پڑنا، مشکل میں پھنسنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ضیق میں پڑنا** :- دقت میں پڑنا، کسی سخت مشکل میں گرفتار ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

پڑیں گے ضیق میں وہ سر سے ہاتھ اٹھائیں گے
جو مات کرتے ہیں ان کو خلال دیتے ہو — شعور

**ضیق میں جان ہونا** :- پریشانی میں پڑنا، نہایت مصیبت میں پھنس جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وہ بولا کہ ہوں ضیق میں جان سخت
رہوں خاک جب ہو نہ فیروز بخت — شوق قدوائی

**قول فیصل** :- اسی جگہ عورتیں ضیق میں ہونا بھی بولتی ہیں۔

**ضیق میں رہنا** :- عاجز ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ضیق میں کیوں نہ رہے مہرۂ شطرنج کی طرح
چال چلتا ہے اگر صاحب تدبیر الٹی — شعور

**ضیقِ نفَس** :- (باضافت: نفَس بروزن ہوس) ضیق النفس، دمہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ضعف نے کر دیا ہے یہ بے بس
سانس لینا ہوا ہے ضیق نفَس — قلق

**قول فیصل** :- ضرورت شعری کی وجہ سے نظم کیا ہے۔ عام طور سے ضیق النفس ہی زبانوں پر ہے۔

**ضیق ہونا** :- عاجز ہونا، پریشان ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

**محل صرف** :- گیلی لکڑیاں اٹھا لائے۔ روٹی پکانے میں ہمیں ضیق ہو گئی۔

# ط

**ط** :- عربی کا سولھواں، فارسی کا انیسواں اور اردو کا بائیسواں حرف، طائے حطی، طائے مہملہ، طائے غیر منقوطہ۔ مؤنث، رائج۔

**قولِ فیصل** :- اردو میں اس کا تلفظ طوئے ہے طوئے بن طرّہ اور ظوئے پر اک نقطہ پھر
عین بے عیب ہے اور کانے میاں غین ہوئے (الشاؔ)

اس کا صحیح تلفظ عربی کے علاوہ اور کسی زبان میں نہیں ہو سکتا، یہ حرف عربی میں ت، ص، ض، ظ اور کاف عربی سے بھی بدل جاتا ہے، حساب جمل میں اس کے نو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اس حرف کے لغوی معنی ہیں حریص مرد۔

**طابع** :- (بکسر سوم) چھاپنے والا، طبع کرنے والا۔ عربی، اسم فاعل، قلیل الاستعمال۔

**قولِ فیصل** :- تحریراً اس کا استعمال بکثرت ہے تقریراً شاذ و نادر استعمال کرتے ہیں۔ چھپانے والے کو بھی طابع کہتے ہیں۔

**طابَقَ النَّعلُ بِالنَّعل** :- جوتی جوتی کے ساتھ مطابق ہو گئی۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب ایک چیز دوسری چیز کے بالکل مطابق ہو۔ عربی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**مصرعِ صحیح** :- جو جو فرد عزا شتیں پہلی دفعہ رہ گئی تھیں انھیں طابق النعل النعل درست کیا۔
(دربار اکبری)

**طابہ (یا) طیبہ** :- مدینۂ منورہ کے نام ہیں (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- اردو میں طیبہ مشہور ہے طابہ کوئی نہیں بولتا۔

ع اس کو اب سوئے طیبہ بلا لیجیے (الاعلم)

**طارُم** :- (بضم و نیز بفتح سوم) لکڑی کا گھر بالا خانہ، کوٹھا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع آہ جا پہنچے گی میری طارم افلاک پر (منیر)

**قولِ فیصل** :- یہ لفظ فارسی لفظ تارم کا معرّب ہے اور بفتح سوم بھی صحیح ہے۔ صاحب تشریح الانشا نے ایک معنی انگور کی ٹٹی بھی لکھے ہیں۔ جو اردو میں بالکل رائج نہیں۔

**طارُمِ اَخضَر** :- (مجازاً) آسمان۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طارِی** :- (بکسر سوم) ناگاہ ظاہر ہونے والا، عارض ہونے والا، غالب ہونے والا۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** :- خوف طاری ہونا، دہشت طاری ہونا، رقت طاری ہونا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

سر پیٹ لیے سب نے وہ رقت ہوئی طاری
غش ہو گئے بچے نہ رہی طاقت زاری (عشق)

**طاس** :- (۱) بڑا تھال، لگن، تسلا، طباق، پانی یا شراب نوشی کا پیالہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

منھ سے وہیں لگا دیا زینب نے لاکے طاس
اس طاس پر جھکا وہ امام فلک اساس (میر مونس)

**قولِ فیصل** :- یہ طاس کا معرّب ہے جو فارسی ہے۔

**طاس** :- (۲) کھیلنے کا تاش جس کے پتوں پر نشان بنے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** :- اہل لکھنؤ عام طور سے تاش بولتے ہیں۔

**طاس** :- (۳) ایک قسم کا ریشمی کپڑا، تمامی، زربفت، کمخواب، بادلہ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- مؤلف فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی عربی لکھا ہے۔ عام طور سے تاش زبانوں پر ہے۔

**طاسہ** :- ایک قسم کا باجا جو بڑے طبق پر کھال منڈھ کے بنایا جاتا ہے اور براتوں کے ساتھ تاشے والے آگے آگے بجاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اردو والے اس کو تاشہ کہنے لگے ہیں۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** :- لکھنؤ میں عام طور سے تاشہ ہی زبانوں پر ہے۔ سوداؔ کے ایک شعر میں اس کا املا 'طاشا' بھی درج ہے۔

رہے گا حال اگر ملک کا یہی تو زمان
گلے میں طاشا کماؤں کو پاگی میں ڈھول

**طاشہ مرفہ** :- تاشہ اور ڈھول۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل:**۔ اہلِ لکھنؤ ڈھول تاشہ، بولتے ہیں۔

**طاشے مرفے والے:**۔ ڈھول تاشے اور باجے گاجے والے۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل:**۔ اہلِ لکھنؤ ڈھول تاشے والے بولتے ہیں۔

**طاعت:**۔ ۱ (بفتحِ سوم) طاعت گاہ، عبادت گاہ، مسجد وغیرہ۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل:**۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طاعت:**۔ ۲ فرماں برداری، اطاعت، عبادت، بندگی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زہد بے جا کو سمجھے ہیں تقویٰ
ترکِ دنیا کو سمجھے ہیں طاعت — نظم طباطبائی

**قولِ فیصل:**۔ خدا کی فرماں برداری اور عبادت کے لیے عام طور سے زبانوں پر ہے۔ ترکیبِ فارسی کے ساتھ طاعتِ رب، طاعتِ خدا، طاعتِ پروردگار وغیرہ بولتے ہیں۔ اس کی جمع طاعات ہے جو لکھنؤ میں مذکر ہے۔

طاعات جن و انس سے افضل ہے اس کو صبر
شمشیر کافروں کو ہے اژدر عذاب کا — بحر لکھنوی

**طاعت گزار:**۔ فرماں بردار۔ فارسی، صفت (نور اللغات)

**قولِ فیصل:**۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

**طاعن:**۔ (بکسرِ سوم) طعنہ دینے والا، طعن کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ترے ارشاد پہ بیٹھے درا سے طاعن
کبھی کہتے تھے کاذب، گاہ کاہن (معراج الفصاحت)

**طاعون:**۔ (واو معروف) ایک مشہور متعدی مرض کا نام جس میں ایک پھوڑا بغل یا سینے یا چڈھے میں نکل آتا ہے جس سے آدمی بہت کم جاں بر ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

آئے طاعون یا وبا آئے — ناسخ
غلّے پہ آفت و بلا آئے (سراج نظم)

**قولِ فیصل:**۔ یہ مرض اکثر عرب کے ملک میں ہوتا ہے۔ بمبئی کے راستے سے ہندوستان میں داخل ہوا۔ حیدرآباد میں اس کی کثرت تھی۔ زیادہ تر چوہے کے مرنے سے اس مرض کا پتہ چل جاتا ہے۔

**طاغوت:**۔ (واو معروف) گمراہوں کا سردار، شیطان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شیاطین و منافق جبت و طاغوت ہیں
لبِ دوزخ کھڑے مایوس و مبہوت (معراج الفصاحت)

**طاغوتی:**۔ (واو معروف) طاغوت سے منسوب۔ جیسے طاغوتی طاقت۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

**طاغوتیت:**۔ (واو معروف و کسرِ پنجم و فتحِ ششم و یائے مشدد) شیطنت، شرارت، سرکشی۔ عربی، مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف:**۔ طاغوتیت اسلام کو فنا کر دیتی مگر حسین نے اپنا سر دے کے اسلام کو بچا لیا۔

**قولِ فیصل:**۔ تخفیفِ تشدید بروزنِ مستفعلن بھی زبانوں پر ہے۔

**طاغی:**۔ سرکش، حد سے گزر جانے والا، مالک کا نافرمان۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل سے وہ تارکِ معاصی ہوں — ناسخ
نہ تو طاغی ہوں وہ نہ عاصی ہوں (سراج نظم ص ۳۵)

**طافح:**۔ (بکسرِ سوم) بدمست، شراب کے نشے میں چور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میر بھی کیا مست طافح تھا شرابِ عشق کا
لب پہ عاشق کے ہمیشہ نعرۂ مستانہ تھا — میر تقی میر

**طاق:**۔ ۱ محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو مکان کی دیواروں میں خاص وضع سے بنا دیتے ہیں اس میں محراب دار ڈاٹ ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دے مارا ہے سر زور سے جب ہجر میں میں نے
دیوار میں روزن نہ کہیں طاق ہوا ہے — امیر

**طاق:**۔ ۲ جفت کا عکس، فرد۔ فارسی، فصیح

عضو کوئی ہے جفت طاق کوئی — ناسخ
کیا ہے حکمت حکیمِ مطلق کی (سراج نظم ص ۱۱۲)

**قولِ فیصل:**۔ ایک، تین، پانچ، سات یا نو یعنی طاق کہلاتے ہیں۔ اور دو، چار، چھ، آٹھ، دس یہ عدد جفت کہلاتے ہیں۔

**طاق:**۔ ۳ منفرد، لاثانی، یکتا، یگانہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قسمت ہی سے لاچار ہوں اے ذوق وگرنہ
ہر فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا — ذوق

**طاق:**۔ ۴ معدوم، نادر، کم یاب، ختم، فنا، مٹ جانے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل:**۔ اس کا صرف طاقت ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ (یعنی صرف طاقت طاق ہونا بولتے ہیں)

ابرو سے کر اشارہ کہ صحت ہو لے مسیح
طاقت ترے مریضِ محبت کی طاق ہے — امیر

**طاق:**۔ ۵ ایک قسم کے کپڑے کا نام جو مثل جبہ و چادر کے ہوتا ہے۔ ۶ ایک درخت کا نام (نور اللغات)

**قولِ فیصل:**۔ اردو میں بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

محلِ صرف:۔ وہ قوی ہیکل اور طاقت مند ہوتے ہیں۔۔ بندر کی طرح درختوں میں گھستے، پہاڑوں پر چڑھتے چلے جاتے ہیں۔ (دربار اکبری صفحہ ۳)

**طاقت مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گزاشت**:۔ مہمان رکھنے کی طاقت نہ تھی گھر ہی مہمان پر چھوڑ دیا۔ جب کسی کے یہاں کوئی مہمان آتا ہے اور وہ مہمان داری کے موقعے سے ٹل جاتا ہے اور وہیں آنے میں دیر لگاتا ہے تو یہ قول نقل کرتے ہیں۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ۱۲ بجے کے وقت نواب صاحب نے کہا حضرت ہم تو جا کر سوئیں گے۔ آپ سب صاحب ناچ دیکھیے۔ ظریف (نے کہا) چہ خوش چرا نباشد
ع طاقت مہماں نداشت خانہ بہ مہماں گزاشت۔
(فسانۂ آزاد)

**طاقت نہ رہنا**:۔ قوت ختم ہو جانا، زور باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سرپیٹ لیے سب نے وہ رقت ہوئی طاری
غش ہو گئے بچے نہ رہی طاقت زاری — عشق

قولِ فیصل:۔ طاقت نہ ہونا بمعنی سکت نہ ہونا، قوت نہ ہونا، دم نہ ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

پیدلوں میں ہے نہ طاقت نہ سواروں میں ہے دم
سارے لشکر کی صفیں ہو گئیں درہم برہم — خلیق

**طاقت ور**:۔ زور آور، قوی، پہلوان۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کے دونوں لڑکے بڑے طاقت ور ہیں۔ ان سے مقابلہ آسان کام نہیں ہے۔ بڑے بڑے پہلوانوں کو زیر کر چکے ہیں۔

**طاقت ہونا**:۔ ۱ مجال ہونا، تاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بشکل نفی یا بطور استفہام بولتے ہیں۔

کسے طاقت ہو شرحِ شوق اس مجلس میں کرنے کی
(استفہام) اٹھا دینے کے ڈر سے سانس دل لیتے ہیں وہ ڈر کر — سودا

استادشہ سے ہو سکے پرخاش کا خیال
(نفی) یہ تاب یہ مجال، یہ طاقت نہیں مجھے — غالب

**طاقت ہونا**:۔ ۲ برداشت کی قوت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ سلبی معنی میں اس کا استعمال ہے۔
ع طاقت غم و اندوہ اٹھانے کی نہیں — مودب

**طاق جفت**:۔ (جفت بروزن سُفت) ایک قسم کا جوے کا کھیل۔ عربی الفاظ، اردو صرف، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کھیل کا طریقہ یہ ہے کہ کوئی چیز ہاتھ میں چھپا کر پوچھتے ہیں طاق ہے یا جفت یعنی اگر گنیں تو جوڑا جوڑا ٹھہرے گا یا اخیر میں کوئی چیز طاق بھی رہ جائے گی یعنی ایک بچے گی۔

**طاقچہ**:۔ (بسکون دوم و سوم) چھوٹا طاق، طاق کی تصغیر۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کعبے کے طاقچوں میں جو رکھے ہوئے تھے بت
ان سب کو پھینکا توڑ کے باہر علیؑ وہ تھے — انور

**طاق فراموش (یا) طاق فراموشی**:۔ جس جگہ کوئی چیز رکھ کر بھول جائیں۔ فارسی۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طاق کرنا**:۔ یکتا کرنا، یگانہ بنانا، منفرد کر دینا، بہت مشاق کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شوخیِ حسن نے لاکھ ان کو کیا طاق مگر
پھر بھی تمکین ہے ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے — امیر

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت طاق کر دینا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "تمھاری نرمی اور چشم پوشی نے تمھارے بچے کو شوخی میں طاق کر دیا ہے"۔

**طاقِ مزار**:۔ وہ طاق جو قبر کے سرہانے چراغ رکھنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

**طاق میں ایمان رہنا**:۔ ایمان کا بالائے طاق رہنا۔ اردو صرف، رائج۔

لطف ہی یوں ہے کہ وہ شوخ رہے زیرِ بغل
ہاتھ میں شیشہ رہے طاق میں ایمان رہے (نظیر اکبرآبادی)
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "طاق میں" کی جگہ "بالائے طاق" بولتے ہیں۔

**طاقِ نسیاں**:۔ (نسیاں: بروزن ایماں) نسیاں کا طاق، استعارۃً بھول، سہو، فراموشی۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہو گئیں — غالب

**طاقِ نسیاں میں رکھنا**:۔ "فراموش کرنا"، بھلانا، یاد نہ رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سمجھتے ہم جو پہلے معنی لفظِ جدائی کو
تو رکھتے طاقِ نسیاں میں کتابِ آشنائی کو — جرأت

قولِ فیصل:۔ "میں" کی جگہ "پر" بھی نظم ہوا ہے (یعنی طاقِ نسیاں پر رکھنا)

یاد کرتے ہیں کسی کے مصحفِ رخسار کو
طاقِ نسیاں پر رکھا ہے ہم نے قرآن آج کل — صبا

تکمیلی صورت "طاق نسیاں میں رکھ دینا" بھی کبھی کے ساتھ رائج ہے۔

ہو تری محراب میں سجدہ شہیدوں کا قبول
طاق نسیاں میں تو رکھ دے زندگانی کی کتاب — منیر

**طاق و جفت**:۔ ایک قسم کا جوا جس میں ہاتھ میں کوئی چیز چھپا کر دریافت کرتے ہیں کہ طاق ہے یا جفت۔ اردو میں طاق جفت ہے۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں طاق جفت (بے واو عاطفہ) ہی بولتے ہیں۔ مولف نور اللغات نے طاق و جفت ۱ کے بعد طاق و جفت ۲ لکھا ہے اور اس کے معنی یوں ظاہر کیے ہیں "طاق و جفت ۲ جب ہر صورت میں کسی کی کامیابی ہوتی ہے تو کہتے ہیں طاق و جفت دونوں ان کے" اس کے بعد ذیل کا فقرہ بطور مثال لکھا ہے: (فقرہ) "وہ ایسا جوا کھیلتے تھے کہ طاق و جفت دونوں ان کے ہاتھ ہوں" لکھنؤ میں یہ طریقہ رائج نہیں۔

**طاقہ**:۔۱ (بروزن فاقہ) کپڑے کا عدد ظاہر کرنے کے لیے اسی طرح مستعمل ہے جیسے گھوڑے کے لیے راس اور ہاتھی کے لیے زنجیر۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو زبان میں ان معنوں میں بالکل استعمال نہیں کرتے۔

**طاقہ**:۔۲ اونی یا ریشمی کپڑے کا تھان۔ فارسی، مذکر، قریب بہ متروک۔

طاقے مخمل کے وہ دکانوں پر
گل ترسے بھی تھے کہیں بہتر — (گلشن عشق)

**طاق ہونا**:۔۱ یگانہ ہونا، کسی کام میں منفرد ہونا، مشتاق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ناز ہم سے اور دشمن سے نیاز
طاق ہو وہ فتنہ گر ہر کام میں — داغ

قول فیصل:۔ یہ مصدر بصورت منفی بھی رائج ہے (یعنی طاق نہ ہونا)

معلوم ہوا اغیار بد آموز ہوئے ہیں
ہر کام میں عارف وہ کبھی طاق نہ ہوتے — عارف

**طاق ہونا**:۔۲ جاتا رہنا، زائل ہونا، معدوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہوئی تھی طاق جو طاقت پھر آئی
وہ صورت ناتوانی نے چھپائی — (الف لیلیٰ نو منظوم)

قول فیصل:۔ اس مصدر کا استعمال لفظ طاقت ہی کے ساتھ ہوتا ہے اور کسی صورت سے نہیں بولتے مثلاً کہیں قوت طاق ہو تو یہ فقرہ غلط ہو جائے گا۔

**طاقی**:۔۱ (بروزن ساقی) ایک قسم کی لانبی ٹوپی جس کی صورت طاق کے مشابہ ہوتی ہے۔ فارسی، مونث۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طاقی**:۔۲ وہ گھوڑا جس کی ایک آنکھ چھوٹی اور دوسری بڑی ہو۔ ایسا گھوڑا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ طاقی نہ رکھے باقی۔

قول فیصل:۔ بعض کے نزدیک سفید آنکھ والا گھوڑا طاق کہلاتا ہے۔

**طاقی**:۔۳ بھینگا، احول۔ فارسی، صفت۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ انسان کے لیے نہیں بلکہ کبوتر کے لیے عام طور سے زبانوں پر ہے۔ کبوتر باز اس کبوتر کو طاقی کہتے ہیں جس کی ایک آنکھ گلو ہو دوسری زرچی یا ایک گلو ہو دوسری گرہ باز۔ بہر حال دونوں آنکھوں کے مختلف ہونے پر طاقی کہتے ہیں یہ کبوتر منحوس سمجھ کے پالا نہیں جاتا۔

**طاقی نہ رکھے باقی**:۔ عیب دار ضرور منحوس ہوتا ہے عیب دار گھوڑا منحوس ہوتا ہے۔ اردو مثل۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب محاورات ہندوستان نے 'رکھے' کی جگہ 'چھوڑے' لکھا ہے صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھا ہے کہ "مثل 'رکھے' کی جگہ 'چھوڑے' کے ساتھ ہے" مگر لکھنؤ میں دونوں طرح سے مستعمل ہے گھوڑے کی قید نہیں کبوتر کے لیے بھی بولتے ہیں۔

**طاقیہ**:۔ ایک قسم کی ٹوپی۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

**طالب**:۔۱ (بکسر سوم) خواستگار، طلب کرنے والا، مشتاق، چاہنے والا۔ عربی، صفت، صیغہ اسم فاعل، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ داستان امیر حمزہ و فسانہ دل کش و مرغوب پسندیدہ ہر طالب و مطلوب ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

**طالب**:۔۲ جناب ابوطالب ابن جناب عبد المطلب کے سب سے بڑے بیٹے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بڑے بھائی جو جناب امیر علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے تھے۔ انھیں کے نام سے جناب ابوطالب کی کنیت ابوطالب قرار پائی۔ ابوطالب، یعنی طالب کے باپ۔ افسوس، عام کتابوں میں ان کے حالات زندگی نہیں ملتے انتہائی کوششوں اور بڑی تلاش سے دو تین کتابوں میں ان کا مختصر حال لکھا ہوا ملا وہی درج کر رہا ہوں۔

علامہ ابن قتیبہ دینوری نے اپنی کتاب

معارف میں لکھا ہے کہ جناب ابوطالب کے چار بیٹے ہوئے — طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام۔ ہر ایک بھائی دوسرے بھائی سے عمر میں دس برس چھوٹا تھا سب بھائیوں نے اولاد چھوڑی۔ مگر طالب نے اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ (معارف صفحہ ۳۹)

جناب سید جمال الدین نے لکھا ہے کہ:۔

حضرت ابوطالب کے چار بیٹے ہوئے۔ طالب، عقیل، جعفر اور حضرت علی علیہ السلام اور ہر بھائی دوسرے بھائی سے دس سال چھوٹا تھا اس حساب سے جناب طالب حضرت علی علیہ السلام سے عمر میں تیس سال بڑے تھے۔ انھیں کی وجہ سے آپ کے والد کی کنیت ابوطالب (طالب کے باپ) قرار پائی۔ ان چاروں فرزندوں کی ماں جناب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدالمطلب تھیں یہ پہلی ہاشمی خاندان کی مخدرہ ہیں جن سے ہاشمی فرزند سب سے اول پیدا ہوئے طالب مکۂ معظمہ ہی میں مقیم رہے یہاں تک کہ جب غزوۂ بدر واقع ہوا تو قریش نے ان کو زبردستی اپنے ساتھ چلنے اور جنگ میں شرکت کرنے پر مجبور کیا۔ غرض کہ طالب بادلِ ناخواستہ روانہ ہوئے۔ مگر راستے ہی سے کہیں غائب ہو گئے اور پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی اور کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ طالب اپنے گھوڑے کو دوڑاتے ہوئے سمندر کی طرف چلے گئے اور جس میں ڈوب گئے اور ان کی اولاد کوئی نہیں ہے۔ (عمدۃ الطالب صفحہ ۱۵)

علامہ دیار بکری نے لکھا ہے کہ جناب ابوطالب کی چھ اولادیں تھیں۔ چار بیٹے اور تین بیٹیاں۔ بیٹوں کے نام طالب عقیل، جعفر اور حضرت علیؑ ہیں اور بیٹیوں میں ایک کا نام ام ہانی دوسری کا نام جمانہ تھا ان سب کی والدۂ گرامی جناب فاطمہ بنت اسد تھیں۔ طالب غزوۂ بدر میں نیت بچہ گئے جب مکے کے مشرکوں نے طالب کو مجبور کر کے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا۔

(تاریخ خمیس جلد اول صفحہ ۱۸۴)

اور علامہ مسعودی نے لکھا ہے کہ قریش کے کافروں نے طالب ابن ابی طالب کو غزوہ بدر میں مجبور کر کے لڑنے کے لیے بھیجا چنانچہ وہ گئے پھر ان کی کوئی خبر نہیں ملی۔ البتہ ان کا یہ کلام تاریخ میں اب تک محفوظ ہے کہتے ہیں۔

یَا رَبِّ اِمَّا خَرَجُوا الطَّالِب
فِیْ مِقْنَبٍ مِّنْ تِلْکُمُ الْمَقَالِب
فَاجْعَلْہُمُ الْمَغْلُوْبَ غَیْرَ الْغَالِب
وَالرَّجُلَ الْمَسْلُوْبَ غَیْرَ السَّالِب

(ترجمہ):۔ اے خدا اگر یہ لوگ طالب کو زبردستی اپنی فوج کے ساتھ لے جاتے ہیں تو ان کو شکست دے اور فتح نہ دے اور ان کو اس درجہ کمزور کر دے کہ یہ خوب لوٹے جائیں اور کسی کو لوٹ نہ سکیں۔ (مروج الذہب بر حاشیہ تاریخ کامل جلد پنجم صفحہ ۱۷۶)

اس سے معلوم ہوا جناب طالب بھی دل سے ایمان رکھتے تھے اور قریش کے خوف سے اپنے ایمان کو مومن آل فرعون کی طرح پوشیدہ کیے ہوئے تھے اور یہی تقیہ ہے حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اسی سال پیدا ہوئے تھے جس سال (یعنی ۵۷۰ء میں) پیغمبر اسلام کی ولادت باسعادت ہوئی تھی۔

**طالب۳** (آمل کا رہنے والا، جو مازندران کا ایک شہر ہے) بچپن میں درسی علوم و فنون کی تعلیم پائی۔ اگر اس کے دعوے پر اعتبار کیا جائے تو پندرہ سولہ برس کی عمر میں اس نے ہندسہ، منطق، ہیئت، فلسفہ، تصوف اور خوش نویسی میں کمال حاصل کیا۔ اس زمانے میں مازندران کا حاکم جس کو ایران کی اصطلاح میں وزیر کہتے تھے میر ابوالفتح نام تھا۔ اس کی مدح میں متعدد قصائد کہے۔ معلوم نہیں کن اسباب سے یہاں طبیعت سیر ہوئی اور کاشان میں آیا۔ یہاں مستقل سکونت اختیار کی اور شادی بھی کر لی۔ تذکرۂ میخانہ میں لکھا ہے کہ اس کی شاعری کی نشو و نما یہیں ہوئی لیکن چند روز کے بعد یہاں سے بھی برداشتہ خاطر ہو کر مرو میں آیا یہ شاہ عباس شغوی کا زمانہ تھا اور بکتاش خاں صوبے کا گورنر تھا۔ طالب نے بکتاش خاں کے دربار میں رسائی حاصل کی اور مدحیہ قصائد کہے۔ دو برس تک یہاں قیام کیا۔ بکتاش خاں نے قدردانی میں کمی نہ کی ہوگی لیکن طالب ہندوستان کی فیاضیوں کا خواب دیکھا کرتا تھا۔ ایک مثنوی لکھ کر بکتاش خاں سے وطن جانے کی اجازت حاصل کی۔ وطن کے بہانے رخصت لے کر طالب نے سیدھا ہندوستان کا راستہ لیا... قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اول جب وہ ہندوستان میں آیا تو یہاں اس کو کامیابی نہیں ہوئی اس واسطے وہ تمام مشہور مقامات میں بہ تلاش معاش پھرتا رہا۔

غازی خاں وقاری گورنر قندھار کی قدردانی کی خبر سنے طالب کو قندھار جانے پر آمادہ کیا مگر

قندھار بھیجا۔ غازی خاں نے از راہ قدردانی مقربانِ خاص میں داخل کر لیا۔ طالب نے بہت پر زور قصیدے اس کی مدح میں لکھے۔

بدقسمتی سے غازی خاں ۱۰۲۱ھ میں بعمر ۲۵ سال اپنے غلام کے ہاتھ سے مسموم ہوا طالب نے مجبوراً پھر ہندوستان کا رخ کیا اور آگرہ آیا خواجہ قاسم دیانت خاں نے جو امرائے جہانگیری میں حضور رس در جہانگیر کی خدمت میں خاص تقرب رکھتا تھا اس کی قدردانی کی اور عبداللہ خاں فیروز جنگ حاکم گجرات کو اس کی سفارش میں خط لکھا عبداللہ خاں نے خط بھیج کر طالب کو بلایا اور حد سے زیادہ اس کی عزت کی انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا شاپور طہرانی ایک مشہور شاعر تھا اس کا باپ اعتماد الدولہ پدر نور جہاں کا حقیقی چچا تھا طالب نے اسی ذریعہ اعتماد الدولہ کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اعتماد الدولہ اس پر خاص توجہ کی نظر رکھتے تھے۔

دیانت خاں نے جہانگیر کی اس قدر تعریف کی کہ جہانگیر طالب کا نہایت مشتاق ہوا۔ دیانت خاں خود ساتھ لے کے گیا۔ طالب نے حماقت سے چلتے وقت مفرح کا استعمال کر لیا جس سے اس کے حواس جاتے رہے۔ جہانگیر نے مہربانی سے باتیں کرنی چاہیں لیکن طالب پتھر کی تصویر تھا۔

اعتماد الدولہ نے طالب کو مہرداری کی خدمت سپرد کی لیکن طالب شاعری کے سوا اور کسی کام کا نہ تھا وہ کیسے اس کام کو انجام دیتا تھا اس سے ایسی بے عنوانیاں سرزد ہوتی تھیں کہ اسے شرمندہ ہونا پڑتا تھا۔ آخر اس نے قصیدہ لکھ کر اعتماد الدولہ کی خدمت میں پیش کیا اور اس خدمت سے مستعفی ہو گیا اعتماد الدولہ نے اس کی تقریب دربارِ شاہی میں کی جہانگیر نے بلا کر زمرۂ شعرا میں داخل کیا اور ۱۰۲۸ھ میں ملک الشعرا کا خطاب دیا اس وقت طالب کی عمر بیس برس سے زیادہ نہ تھی۔ جہانگیر کے دربار میں اس نے آخر عمر تک نہایت عزت و احترام سے بسر کی۔

جہانگیر کے مرنے کے ایک سال قبل ۱۰۳۶ھ میں عین شباب میں طالب نے وفات پائی۔

طالب کی ایک بہن تھی ستی النسا۔ طالب اس کو ماں کے برابر سمجھتا تھا۔ اس کو بھی طالب سے اس قدر محبت تھی کہ صرف اس سے ملنے کے لیے ایران سے آگرے آئی۔ اس کی شادی نصیرائے کاشی سے ہوئی تھی جو مرزا صائب کے استاد مسیح کاشی کا حقیقی بھائی تھا۔ شوہر کی وفات کے بعد ستی النسا ممتاز محل کی پیش خدمت مقرر ہوئی حسن استعداد کے باعث ممتاز محل کی وفات کے بعد شاہ جہاں نے اس کو حرم سلطانی کا صدر کل یعنی مدار المہام بنا دیا۔

طالب کے اولاد ذکور نہ تھی دو لڑکیاں تھیں ستی النسا نے ماں کی حیثیت سے پالا۔ بڑی کی شادی عاقل خاں اور چھوٹی کی ضیاء الدین خاں سے کی ستی النسا چھوٹی لڑکی کے مرنے پر اس کے ماتم میں مشغول ہوئی شاہ جہاں نے خود اس کے پاس جا کے ماتم پرسی کی اور محل میں بلا لیا لیکن ستی النسا کو ایسا سخت صدمہ ہوا کہ حرم سے واپس آ کے انتقال کر گئی۔

طالب نہایت دوست پرور، فیاض اور خوش اخلاق تھا زمانے کی ضرورتوں نے اگرچہ اسے در در کی خاک چھنوائی لیکن در حقیقت وہ فطرتاً غیور اور خوددار تھا۔ غازی خاں کی جواں مرگی نے اسے در بدر پھرایا۔ اس نے ہر موقع پر اپنی آن قائم رکھی۔ جہانگیر نے ایک دفعہ نشہ کی ترنگ میں حکم دے دیا تھا کہ مقربانِ خاص داڑھی منڈا کے شریکِ صحبت ہوں، طالب نے اس حکم سے سرتابی کی اور گھر میں بیٹھ رہا۔

اس امر میں طالب تمام شعرا سے ممتاز ہے کہ فطرتاً شاعر تھا یعنی جب نہایت کم سن تھا اسی وقت سے شعر کہتا تھا۔ ایک قصیدہ جو کلیات میں موجود ہے اس وقت کا ہے جب کہ اس کی عمر تقریباً بارہ تیرہ برس کی تھی، وہ نہایت جلد شعر کہہ سکتا تھا قلیچ خاں ناظم لاہور کی شان میں ۴۴ شعروں کا قصیدہ ایک رات میں کہا۔ جہانگیر کی مدح میں ۵۰۔۶۰ اشعار کا ایک بڑا پرزور قصیدہ نظم کیا اور یہ بھی صرف ایک رات کی محنت کا نتیجہ ہے۔

شاعری میں طالب کا امتیازی وصف صرف دو چیزیں ہیں (۱) ندرتِ تشبیہ (۲) لطفِ استعارہ۔ استعارات کی نزاکت اس کے دور سے قبل شروع ہو چکی تھی۔ لیکن اس نے اور زیادہ ندرت اور لطافت پیدا کر دی۔ (ماخوذ از شعر العجم)

**طالبات** :۔ (بکسر سوم) علم حاصل کرنے والی لڑکیاں طالب کی جمع۔ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال ۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کچھ رضاکاروں کی طرف سے پرائمری اسکول کی چند طالبات کو ڈرانے دھمکانے کی شکایات کے بارے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انکوائری کا حکم دیا ہے۔

**طالبِ علم** :۔ تحصیلِ علم کرنے والا۔ عربی ترکیب مذکر، کثیر الاستعمال۔

**طالبان** :۔ طلب کرنے والے، چاہنے والے۔ طالب کی جمع فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال ۔ مترجم رسالہ خدمت میں طالبانِ فنِ شعر کے عرض کرتا ہوں کہ شعر کے شائقوں کو علم عروض اور قافیے کا بھی ضرور دیکھنا چاہیے۔ (انتخاب ...)

**طالبِ دنیا** :۔ حریص، لالچی، دنیا دار۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ہوس غلط ہو کہ طالب دنیا ہوں میں
اے ستمگار غلام شہ والا ہوں میں — ادیب

**طالبِ دیدار** :۔ مشتاقِ نظارہ، دیکھنے کا خواہاں، عاشق۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

میں باغ میں ہوں طالبِ دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا — تعشق

**قولِ فیصل** :۔ انھیں معنی میں طالبِ دیدار بھی رائج و فصیح ہے۔

طالب دیدار ہیں، قہر ہو شرمگیں نگاہ — قدر
واہ حیاے یار واہ نظروں میں تو بھی آ چلی (بلگرامی)

**طالبِ زر**: دولت کا خواہاں، حریص، لالچی۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ع طالب زر کھے لبوں پہ دیے جاتے ہیں — تعشق

**طالبِ زر کا بالقصور رنگ میں عوار حق سے دور**: لالچی شخص سب کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طالب علم**: متعلم، علم حاصل کرنے والا، اسٹوڈنٹ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بہت طالب علم آنے لگے
شب و روز تعلیم پانے لگے (معارج الفضائل)

**طالب علم کی لنگی**: ایک ایسی شے جس سے کئی کام نکلیں، متعدد کاموں میں آنے والی چیز۔ اردو، رائج۔

محلِ صرف: کیوں میاں یہ بے فصل رضائی اوڑھنا کیسا؟ واہ قبلہ اس بھید کو آپ نہ سمجھے۔ ارے بھائی رضائی تو طالب علم کی لنگی ہے۔ اوڑھیے تو گرم بچھائیے تو نرم۔ (فسانۂ آزاد)

**طالب علمی**: متعلمی، شاگردی، علم کی طلب۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تمھیں یاد ہوگا کہ کتاب بغل میں مارے طالب علمی اور نامرادی کی وضع سے تم قندھار میں آئے تھے۔ (دربار اکبری)

**طالب گیر ہونا**: طلب گار ہونا۔ اردو، بازاری زبان۔ (رسالہ بازاری زبان)

قولِ فیصل: لکھنؤ کا جاہل طبقہ بھی طالب گیر نہیں بولتا۔ نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

**طالب و مطلوب**: حبیب و محبوب، عاشق و معشوق۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: داستان امیر حمزہ وہ فسانۂ دلکش و مرغوب ہے، پسندیدۂ ہر طالب و مطلوب ہے۔ (دیباچہ طلسم ہوشربا)

**طالب ہونا**: ۱ مانگنا، چاہنا، خواستگار ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

وہ بھی قد ہو مجھ سے طالب دل — ناسخ
سرو کو شوق ہو صنوبر کا

**طالب ہونا**: ۲ دعاگو ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

فدا ہوں شاہ پہ طالب یہی خدا سے ہیں — انیس
علی کے بیٹے ہیں عباس ہم نوا سے ہیں

**طالح**: (بکسرِ سوم) بدکار، بدکردار، گناہ گار، زشت عمل۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل: یہ لفظ صالح (نیکوکار) کی ضد ہے۔

متکفل وہ ہے مصالح کا — ناسخ
شخص طالح کا شخص صالح کا (معراج نظم)

**طالع**: (بکسرِ سوم) طلوع ہونے والا، نکلنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوگا تا حشر نہ خورشید قیامت طالع
نہ اٹھاؤ گے نقاب رخ روشن کب تک — صبا

قولِ فیصل: عربی میں اس کا مادہ طلع ہے۔

**طالع**: ۲ وہ برج یا درجہ جو مولود کی ولادت یا کسی سوال کے استفسار کے وقت افق شرقی سے نمودار ہوتا ہے۔ اول کو طالع ولادت دوم کو طالع سنبلہ کہتے ہیں۔ قاعدہ علم نجوم میں بارہ طالع ہیں۔ ہر ایک کا اثر سعادت و نحوست کے اعتبار سے جدا جدا ہے۔ فارسی، مذکر، اصطلاح علم نجوم۔

کیونکر رہیں نہ اس کی نظر سے گرے ہوئے — امیر
ہم سے ہمارے طالع بد ہیں پھرے ہوئے (نور اللغات)

قولِ فیصل: ان معنوں میں بصیغۂ جمع ہی بولتے ہیں۔ بطور واحد مستعمل نہیں۔

**طالع**: ۳ بخت، نصیب، قسمت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم گلشن دوراں میں لے خفتگی طالع
سرسبز تو ہیں لیکن جوں سبزۂ خوابیدہ — خواجہ میر درد

قولِ فیصل: ان معنی میں بصیغۂ جمع زیادہ بولتے ہیں۔ بطور واحد کم مستعمل ہے۔

طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سرکو مرے ہزاروں برس تک ہما پھرا — امیر

**طالع بدل جانا**: قسمت پلٹ جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تیرا مزاج ہم سے جو دلبر بدل گیا
طالع بدل گئے کہ مقدر بدل گیا — امیر

**طالع بیدار**: خوش قسمتی، خوش نصیبی، جاگتی ہوئی قسمت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آیا نہ میرا دیدۂ بے خواب میرے کام — ناظم
وہ بھی عدو کا طالع بیدار ہو گیا (رامپوری)

**طالع بیدار**: ۲ (کنایۃً) معشوق۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

اس پری رو سے ملاقات ہوئی رؤیا میں — ثاقب
خواب میں مجھ سے مرا طالع بیدار ملا

یار کو میں نے مجھے یار نے سونے نہ دیا — آتش
رات بھر طالع بیدار نے سونے نہ دیا

**طالع پھرنا**: قسمت پھرنا، تقدیر پلٹنا۔

اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

کیونکر رہیں نہ اس کی نظر سے گرے ہوئے
ہم سے ہمارے طالع بد ہیں پھرے ہوئے — امیر

قول فیصل:۔ اس محل پر قسمت پھرنا، نصیب پھرنا زیادہ بولتے ہیں۔

**طالع جاگنا:۔** (کنایۃً) قسمت چمکنا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

وصل کی شب تو مرا طالع خفتہ جاگے
اس سے ہم خواب رہوں چار پہر آج کی رات — جلال

قول فیصل:۔ اس جگہ قسمت جاگنا، نصیب جاگنا زیادہ بولتے ہیں۔

**طالع جگانا:۔** نصیب چمکانا یا اقبال کرنا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

ع سوئے تو مگر طالع اسلام جگا کے — آگاہ

قول فیصل:۔ اس جگہ قسمت جگانا، نصیب جگانا زیادہ مستعمل ہے۔

**طالع چمکنا:۔** (لازم) قسمت چمکنا، نصیب جاگنا، تقدیر کھلنا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

سکہ ہائے داغ کا دل میں خزانہ ہو گیا — قدر
آج کل چمکے ہوئے ہیں طالع بیدار عشق (بلگرامی)

قول فیصل:۔ اس جگہ قسمت چمکنا، تقدیر چمکنا زیادہ بولتے ہیں۔

**طالع خراب ہونا:۔** قسمت بری ہونا، نصیب خراب ہونا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

**طالع خفتہ:۔** سویا ہوا نصیب، بخت خوابیدہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کروٹ بھی نہ لی طالع خفتہ نے ہمارے
تا صبح شب ہجر میں چلائے ہی کیا کیا — جلال

**طالع خوابیدہ:۔** سوئی ہوئی تقدیر، بخت خفتہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں طالع خوابیدہ ہوں کس شخص کا یارب
جو آج تلک کوئی جگاتا نہیں مجھ کو — مصحفی

قول فیصل:۔ ار طالع کی جمع طالعوں بھی استعمال کرتے تھے چنانچہ خوابیدہ طالعوں کی اردو ترکیب استعمال کیا ہے جو اب متروک ہے۔

مدت میں وہ ہوا شب ہم بستر آکے میرا
خوابیدہ طالعوں نے اک خواب سا دکھایا — میر

**طالع خوب ہونا:۔** بخت سازگار ہونا، نصیب اچھے ہونا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پہ مرے ہزار برس تک ہما پھرا — میر

**طالع سونا:۔** بدبختی سے کنایہ ہے۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

عاشق کو شب وصل بھی راحت نہیں ملتی
سو جاتے ہیں طالع بیدار کو دیکھا — جلال

قول فیصل:۔ اس جگہ نصیب سونا زیادہ بولتے ہیں۔

**طالع شناس:۔** منجم، جوتشی، ستاروں کی چال سے تقدیر کا حال بتانے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

پرسن کردہ رمال طالع شناس
لگے کھینچنے زائچے بے قیاس — میر حسن

قول فیصل:۔ جوتش اور نجوم کے معنی میں کسی کے ساتھ طالع شناسی بھی بولتے ہیں جو مونث ہے۔

**طالع فیروز:۔** (یائے معروف، واؤ مجہول) فتح مند نصیب، جاگا ہوا مقدر۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تصور میں کسی کے داغ نیند آتی نہیں مجھ کو
عجب بیدار اپنا طالع فیروز رہتا ہے — داغ

**طالع کا گھر:۔** بارہ برجوں میں سے طالع کا کوئی درجہ۔ اردو وصرت، ستارہ شناسوں کی اصطلاح۔

جنوں کا کام نکلے اے منجم زائچے سے کیا
اگر طالع کے گھر میں ڈر نہ ہو چاک گریباں کا — منیر

**طالع کی پستی:۔** مقدر کی خرابی۔ اردو وصرت، فصیح، رائج۔

گرا چاہ ذقن میں دل ہمارا اشک کرنے سے
کنواں طالع کی پستی نے دکھایا کام اول میں — امیر

**طالع لڑنا:۔** قسمت سے قسمت کا موافق ہونا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

اقبال سکندر سے مرے لڑ گئے طالع
جس دن ہوئیں اس آئنہ رخسار سے باتیں — امیر

**طالع مند:۔** خوش نصیب، اقبال مند، صاحب نصیب۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، متروک۔

سرہانے رکھ کے پتھر خاک پر ہم بے نوا سوئے
پڑے سر دار پر طالع مند اپنا سنگ قالی سے — میر

**طالع میں لکھا ہونا:۔** نوشتہ تقدیر ہونا، قسمت میں لکھا ہونا۔ اردو وصرت، قلیل الاستعمال۔

یہ ضعف مرے طالع وارونہ میں لکھا تھا
نال قلم اے رستم دستاں نہ اٹھے گا — شعور

قول فیصل:۔ اب اس جگہ زیادہ تر مقدر، قسمت، تقدیر وغیرہ کے ساتھ بولتے ہیں۔

**طالع ور:۔** خوش قسمت، خوش نصیب، اقبال مند۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ خوش قسمتی سے بیوی لکھی پتی بیاہ کر لے آئے کیوں نہ ہو اللہ نے طالع ور کیا ہے۔

قول فیصل:۔ اس جگہ زیادہ تر نصیبے ور بولتے ہیں اور کبھی کبھی قسمت ور بھی بول دیتے ہیں۔

**طالع ہونا:۔** طلوع ہونا۔ اردو وصرت، فصیح، رائج۔

طالع ہوا جو ماہ ہم یہ قمر لقا
اپنے مقام پر تھے نہ اعصابِ دست و پا — اوج

**طالع یاور ہونا**:۔ قسمت کا موافق ہونا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ استعمال:۔ آج طالع یاور ہوئے اور بخت رسا نے ان کی خدمت میں پہنچایا۔ (طلسم ہوش ربا)

**طالوت**:۔ بنی اسرائیل کے ایک سردار کا نام جس نے جالوت نامے ایک کافر سے جنگ کی تھی۔ عربی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ طالوت اور جالوت کا قصہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل چند روز تک تو چین سے رہے۔ کنعان میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے۔ مگر بے چین طبیعت کب تک چپ رہتی شرارتیں شروع کر دیں۔ خدا نے بھی جالوت بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے انھیں خوب دق کیا تو ان لوگوں نے شموئیلؑ نبی کی طرف رجوع کی اور پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے چند (بروایتے ۳۱۳) آدمی کے سوا سب نے جنگ سے پہلو تہی کی۔

جب بنی اسرائیل کی تمنا پر حضرت شموئیلؑ نے دعا کی تو خدا نے ایک برتن روغن سے بھرا ہوا اور ایک عصا نازل کیا اور وحی بھیجی کہ ان لوگوں میں جس کے آنے پر روغن جوش کھانے لگے اور عصا جس کے قد کے برابر ہو جائے اسی کو بنی اسرائیل کا بادشاہ مقرر کرو۔ یہ سن کے بہت سے لوگ بہ لطف کے آئے مگر کچھ نہ ہوا۔ جب طالوت آیا جو سقائی کا پیشہ کرتا تھا تو روغن بھی جوش کھانے لگا اور عصا بھی اس کے قد کے برابر ہو گیا۔ یہ دیکھ کے حضرت شموئیلؑ نے اسی کو بادشاہ بنایا۔

جب حضرت شموئیلؑ نے طالوت کو بادشاہ بنا دیا تو بنی اسرائیل اپنی قدیم عادت کے موافق لگے اعتراض کرنے۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ تھی کہ جس کے پاس خزانہ، مال، تزک، احتشام ہو اسی کو بادشاہ ہونا چاہیے۔ اور حضرت شموئیلؑ کا جواب تمدن کے قاعدے پر مبنی تھا کہ سلطنت کا کام ظاہری تزک و احتشام سے نہیں چلتا۔

جب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ جالوت کے مقابلے کو نکلے تو گرمی کے دن تھے۔ پیاس کے مارے پریشان ہو گئے۔ طالوت سے کہنے لگے خدا سے دعا کرو کہ کوئی نہر ملے۔ غرض ایک نہر ظاہر ہوئی اور طالوت نے سب کو سمجھا دیا کہ یہ آزمائش کی نہر ہے۔ جس نے ایک چلو پیا وہ مجھ سے ہے اور جس نے زیادہ پیا وہ مجھ سے نہیں۔ مگر جب یہ لوگ نہر کے کنارے پہنچے تو تین سو تیرہ آدمیوں کے سوا سب کے سب منھ کے بل پانی پر گر پڑے اور خوب ڈگڈگا کے پانی پیا۔ آخر ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے اور چلنے سے مجبور ہو گئے۔ کتنا ہی پانی پیتے تھے مگر پیاس نہ بجھتی تھی جن لوگوں نے حسب ارشاد پیغمبر ایک چلو پانی پیا تھا وہ اچھے رہے اور پیاس بھی بجھ گئی۔

طالوت اور جالوت کے لشکروں میں لڑائی ہو رہی تھی کہ جالوت نے اپنا مدِ مقابل طلب کیا۔ مگر کوئی اس کے مقابلے کو نہ نکلا۔ طالوت نے بنی اسرائیل سے یہ بھی کہا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا اس کو میں اپنا آدھا ملک دے دوں گا اور اپنی بیٹی بھی بیاہ دوں گا۔ مگر کسی کی ہمت نہ ہوئی۔ جناب شموئیلؑ نے کہا کہ ایشیا جو حضرت یعقوب کی اولاد میں تھا اس کے بیٹوں میں سے جس میں فلاں فلاں صفتیں پائی جائیں وہی جالوت کا قاتل ہوگا۔ ایشیا نے اپنے دس بیٹوں کو پیش کیا مگر کسی میں وہ علامات نہ پائے گئے۔ آخر میں حضرت داؤدؑ کو سامنے لایا جو بالکل دھان پان تھے اور کسی طرح لڑائی کے قابل نہ تھے۔ لیکن وہ سب علامات ان میں پائے گئے۔ جو جناب شموئیلؑ نے بیان فرمائے تھے۔ غرض کہ حضرت داؤدؑ چلے اور چلتے چلتے راستے میں تین پتھر اٹھا لیے ایک پتھر گوپھن میں رکھ کے جالوت کی طرف پھینکا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا اور پشت کی طرف سے توڑ کے نکل گیا اور پھر کئی آدمی اس سے زخمی ہوئے جالوت کا مرنا تھا کہ فوج کے قدم اکھڑ گئے۔ اور طالوت کو نمایاں فتح حاصل ہوئی۔ اس کے صلے میں جناب داؤدؑ کو سلطنت ملی اور طالوت کے داماد بنے۔ آپ کی سلطنت کا ذکر قرآن میں جا بجا ہے۔

(تفسیر قرآن مجید مترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہٗ)

**طامات**:۔ (عربی میں بہ تشدید میم۔ فارسی میں بہ تخفیف میم) لاف و گزاف جو ریاکار صوفی اپنی کرامات کے اظہار میں کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طامع**:۔ (بکسر سوم) طمع کرنے والا، حریص، لالچی۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طاؤس**:۔ (بروزن مانوس) مور، ایک مشہور پردار جانور۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تقلید بن پڑی نہ تمھارے خرام کی
طاؤس لڑکھڑا کے گلستاں میں رہ گیا — صبا

قولِ فیصل:۔ یہ یونانی لفظ "تاؤس" کا معرب ہے۔ برسات میں جب کالی کالی گھٹائیں آسمان پر دیکھتا ہے تو مست ہو کے ناچنے لگتا ہے۔

عشق قمری کو ہو بے سرو گلستاں کیونکر
ابر پیدا نہیں طاؤس ہو رقصاں کیونکر — اسیر

اس کی چال بہت دل پسند ہوتی ہے۔ مشہور ہے کہ جب یہ ناچتے ناچتے اپنے بدنما پنجوں کی طرف دیکھتا ہے تو ناچنا چھوڑ دیتا ہے۔ شعرا نے بطور استعارہ طاؤس سبز یعنی آسمان نظم کیا ہے۔

طاؤس سبز چرخ کی گردش گواہ ہے
یہ بھی مرے پروں کی ہوا میں تباہ ہے — تعشق

اس کی فارسی جمع 'طاؤسان' بھی تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔ جیسے "بقول عنایت اللہ خرد آگاہ بھنگ (یعنی) سبزان بہار... و تہتہہ تدرو اللہ خوش رفتار... و خنیاگر کا طاؤسان مرصع دم۔ غرض کہ عجب لطف اٹھاتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

طاؤس کے بولنے کو جھنگارنا کہتے ہیں جیسے "چمن میں بے محل طاؤس اگر جھنگار رہا ہو تو تمیما سانپ اس کو کیفیہ مارتا ہو" (فسانۂ عبرت)

**طاؤس** :۲ ایک ایرانی ساز کا نام جو مور کی شکل کا بنا ہوتا ہے اور سارنگی کی طرح بجایا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** : صاحب فرہنگ آصفیہ نے ان معنی میں بھی عربی لکھا ہے۔

**طاؤس** :۳ ایک کامل فقیر کا نام۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- بالعموم رائج نہیں۔

**طاؤس کا جھومنا** :- مور کا مستی کے عالم میں جھومنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :- حضرت آزاد بادل شاہ طاؤس مست کی طرح جھومتے چوک میں آنکلے۔ (فسانۂ آزاد)

**طاؤس کا کوکنا** :- مور کا چلانا، بولنا۔

کوکتے کوکتے اب ہو جاتا ہے — قدر بلگرامی
ابر دیکھے تو کہیں حالت زار طاؤس (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- لکھنؤ میں کوکنا کی جگہ 'جھنگارنا' بھی ہے (طاؤس کا جھنگارنا) کوکنا کوئل کے لیے مخصوص ہے۔

**طاؤس کی مستانہ چال** :- مور کا وہ خرام جو مستی کے عالم میں ہوتا ہے۔ (مجازاً) مستانہ چال۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :- وہ طاؤس کی سی چال مستانہ کر کا پائنچے کے بوجھ سے سیکڑوں بل کھانا۔ (فسانۂ آزاد)

**طاؤس کی مستی** :- مور کی مستانہ کیفیت جو زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی۔ (مجازاً) وہ چیز جسے قیام نہ ہو، بہت جلدی ختم ہو جانے والی شے۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل** :- فارسی ترکیب 'مستی طاؤس' بھی کہا ہے۔

جوانی داغ دے جائے گی ناز اس پر نہ کر غافل
برنگ مستی طاؤس کوئی دم کی ہستی ہے — امیر

**طاؤس مست** :- وہ مور جس پر مستی چھائی ہوئی ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :- حضرت آزاد بادل شاہ طاؤس مست کی طرح جھومتے چوک میں آنکلے۔ (فسانۂ آزاد)

**طاؤسی** :- (بروزن مخصوصی) مور کی طرح کا، طاؤس کے رنگ کا سا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

**طاؤسی رقص** :- ایک قسم کا ناچ جو مور کے ناچ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

**قولِ فیصل** :- فارسی ترکیب کے ساتھ رقص طاؤس نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

**طاہر** :- (بروزن ظاہر) نجس کا عکس، نجاست سے دور، آلودگی سے پاک، شرع کی رو سے پاک و پاکیزہ۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

وفائے ابن مظاہر سبھوں پہ ہو ظاہر
مثال آئینہ سینہ نقاؤ روشن و طاہر — نفیس

**قولِ فیصل** :- اس کی عربی جمع 'طاہرین' اور 'اطہار' ہے، جو اردو میں فارسی ترکیب کے ساتھ رائج ہے۔ جیسے 'ائمۂ طاہرین'، 'عترت اطہار'۔

**طاہرہ** :- طاہر کی تانیث، ام المومنین جناب خدیجۃ الکبریٰ زوجہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا لقب ہے۔ علامہ راشد الخیری مولف امہات المومنین نے لکھا ہے کہ قبول اسلام کے پہلے ہی سے آپ کا یہ لقب ہو گیا تھا۔ اور اس کی وجہ تسمیہ لکھی ہے کہ چونکہ آپ اس زمانے میں جب کہ پردے کا رواج نہیں تھا اپنے رخ مبارک پر نقاب ڈالے رہتی تھیں اس لیے لوگ آپ کو اس لقب سے پکارنے لگے۔ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کو سیدۂ طاہرہ اس لیے بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بطن جناب خدیجہ سے تھیں۔

**طاہری** :- ایک قسم کا نفیس کھانا جو چاول، گوشت اور بڑیوں سے پکایا جاتا ہے، بڑی پلاؤ۔ جیسے "کھائے فعل کی طاہری اب کہاں جائے گی باہر سے" اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :- لکھنؤ میں ہلدی کے مصالحے میں آلو اور چاول کے ساتھ پکاتے ہیں۔ اس کا املا ت کے ساتھ بغیر الف (تہری) ہے۔

**طائر** :- (بکسر سوم) پرند، پروں والا جانور، اڑنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جنگل نے دی لرز کے صدا الاماں کی
طائر بھی راہ بھول گئے آشیاں کی — تعشق

**طائرِ رنگ** :- (باضافت) رنگ کا طائر

استعارہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

طائرِ رنگ کو ہوئیں گُل دام
وہ لکیریں کفِ حنائی کی — شعور

قولِ فیصل:۔ رنگ چونکہ اڑ جاتا ہے اسی لیے طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ انھیں معنی میں طائرِ رنگِ پریدہ بھی مستعمل ہے۔

پچھتے ہو کیوں نہ حُسن جو لے گُل رسیدہ ہوں
بلبل نہیں ہوں طائرِ رنگِ پریدہ ہوں — ناسخ

**طائرِ خیال**:۔ (باضافت) خیال کا طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہمارے رسول معراج میں عرش کی اس منزل تک پہنچ گئے جہاں انسان کا طائرِ خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر 'طائرِ وہم' اور 'طائرِ وہم وخیال' نیز 'طائرِ وہم و گمان' بھی زبانوں پر ہے۔

**طائرِ روح**:۔ (باضافت) روح کا طائر سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ملک الموت نے پکڑا ہے مرا طائرِ روح
کون کہتا ہے فرشتوں میں چڑیمار نہیں — ظریف لکھنوی

قولِ فیصل:۔ یہ ترکیب زیادہ تر یوں بھی استعمال کی جاتی ہے "طائرِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گیا" جیسے "کسی نہ کسی دن طائرِ روح قفسِ عنصری سے نکل کر اوجِ فلک پر پرواز کر جائے گا۔" (نباتُ النعش)

**طائرِ سدرہ**:۔ (بکسرِ سوم: باضافت) سدرۃ المنتہی کا طائر، مراد جبریل امین علیہ السلام جو سدرۃ المنتہی پر رہتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ آفتاب جو مستِ شراب رہتا ہے
فلک پہ طائرِ سدرہ کباب رہتا ہے — صبا

قولِ فیصل:۔ جبریل امین ہی کو 'طائرِ قدس' اور 'طائرِ قدس آشیاں' بھی کہتے ہیں۔ مولفِ نور اللغات نے 'طائرِ عرش' اور 'طائرِ قدسی' بھی انھیں معنی میں لکھا ہے جس کو عمومیت حاصل نہیں ہے۔

**طائرِ قبلہ نما**:۔ وہ مقناطیسی سوئی جو قطب نما میں لگی ہوتی ہے۔ اس سوئی کا رخ ہمیشہ قطب ستارے کی طرف رہتا ہے۔ چونکہ اس سوئی سے قطب ستارے کے ذریعے قبلے کی سمت معلوم کرتے ہیں اس لیے اسے طائرِ قبلہ نما کہتے ہیں۔ طائر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سوئی بیشتر طائر (مرغ) کی صورت کی بنائی جاتی ہے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جب تلک ہاتھ میں تیرے رہی میری تسبیح
طائرِ قبلہ نما بھی کبھی مضطر نہ ہوا — شعور

قولِ فیصل:۔ اسے 'مرغِ قبلہ نما' نسبتہً زیادہ کہتے ہیں۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغِ قبلہ نما آشیانے میں — سودا

**طائف**:۔ (۱) (بکسرِ سوم) طواف کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طائف**:۔ (۲) عرب کے صوبہ حجاز کے ایک علاقے کا نام جو مکے کے قریب ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ یہ وہ مقام ہے جہاں غزوہ حنین کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں شوال ۸ھ میں جنگ ہوئی تھی۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حنین کی فتح کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف کی طرف کوچ فرمایا۔ کیونکہ حنین کے مفرورین بنی ثقیف طائف کے قلعوں میں پناہ گزیں ہو گئے تھے۔ ایک مہینے سے کچھ اوپر طائف کا محاصرہ کیا گیا۔ ابھی طائف فتح نہیں ہو سکا تھا کہ ذی قعدہ کا مہینہ آ گیا۔ آنحضرتؐ نے محاصرہ اٹھا لیا اور عمرہ بجا لانے کے لیے مکہ معظمہ کی طرف تشریف لائے اور عمرے سے فارغ ہو کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

طائف کے محاصرے کے دوران جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام نے طائف کے اطراف و جوانب کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا۔ طفیل بن عمر الدوسی نے 'ذو الکفین' نامی لکڑی کا ایک بت جلا کے خاک کر دیا۔ کچھ عرصے کے بعد اہلِ طائف نے چھ آدمیوں کو خدمتِ رسولؐ میں مدینے بھیجا اور مندرجہ ذیل چار شرطوں پر صلح کی درخواست کی:۔

۱۔ ان کا سب سے بڑا بت 'لات' تین برس تک نہ توڑا جائے۔
۲۔ ان کے لیے نماز معاف کر دی جائے۔
۳۔ انھیں اپنے بت اپنے ہاتھوں سے توڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔
۴۔ جو عامل ان سے محصول وصول کرنے کے لیے مقرر ہو وہ ان کے سامنے نہ بلائے جائیں۔ کیونکہ اس میں ان کی توہین ہوتی تھی۔ اور نہ تو ان کی زراعت کی پیداوار کا دسواں حصہ وصول کیا جائے اور نہ کوئی تاوان وصول کیا جائے۔

آنحضرتؐ نے پہلی دو شرطیں رد کر دیں۔ بت کے لیے تو ایک ماہ کی رخصت بھی منظور نہ ہوئی اور آپ نے نماز کے لیے فرمایا کہ جس دین میں نماز نہ ہو اس دین میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ البتہ آخری دونوں شرطوں کو منظور فرمایا اور اسی پر صلح ہو گئی۔

'ابو سفیان' اور مغیرہ بن شعبہ کو لات کے توڑنے

کا حکم ملا۔ مُغیرہ نے اپنے ہاتھ سے اس بت کو توڑا۔ جب وہ بت توڑا جا رہا تھا تو بنی ثقیف کی عورتیں اس کے گرد آ کے جمع ہو گئیں اور اس کی موت پر گریہ و زاری کرنے لگیں۔

**طائفہ** :۔ ۱ جماعت، فرقہ، قوم، ملّت، گروہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ عربی میں اس کا مادّہ طوف اور جمع طوائف مگر یہ جمع اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔

**طائفہ** :۔ ۲ قافلہ، کارواں، شاہی جلو، ہمراہی لوگ، مردمانِ ہم رکاب، جھرمٹ۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

**طائفہ** :۔ ۳ رنڈی اور اس کے سازندے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مہمان سب اپنے گھر سدھارے — اختر
رخصت ہوئے طائفے بھی سارے (شادِ اودھ)

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف ناچنا کے ساتھ ہے۔ رنڈیوں کے علاوہ بھانڈوں کا بھی طائفہ ہوتا ہے۔ طائفہ کی اردو جمع "طائفے"، اور حرفِ جار کے ساتھ "طائفوں" بھی فصیح و رائج ہے۔ جیسے "الغرض کل طائفے اپنی آپ نظیر تھے۔ شہر کے طائفوں سے تو نواب صاحب کہ اس فن کے بانی کار اور اربابِ نشاط کے مربی تھے، خوب ہی واقف تھے۔" (سیرِ کہسار)

**طائی** :۔ قبیلۂ طے کی فرد، وہ جو طے کے قبیلے سے ہو۔ عربی، رائج۔

قولِ فیصل :۔ "طے" عرب میں ایک مشہور قبیلے کا نام ہے۔ حاتم جو ایک مشہور سخی تھا اسی قبیلے سے تھا۔ اسی مناسبت سے اس کو حاتم طائی کہتے ہیں۔ ۹ھ میں جب سریۂ بنی طے واقع ہوا تھا، اس زمانے میں "بنی طے" کا سردار حاتم طائی کا بیٹا "عدی" تھا اور اس قبیلے کے بت کا نام "فلس" تھا۔ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو متعین کیا کہ وہ جا کے اس بت کو توڑ ڈالیں۔ مسلمان یکایک وہاں پہنچے۔ عدی بھاگ گیا۔ کچھ لوگ جو مقابلے کو آئے گرفتار کر لیے گئے۔ گرفتار ہونے والوں میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ مسلمان بت توڑ کے قیدیوں کو لیے ہوئے مدینے واپس ہوئے۔ حاتم طائی کی بیٹی نے آنحضرتؐ سے اپنا حال بیان کیا اور رہائی کی درخواست کی۔ آنحضرتؐ خاموش رہے۔ دوسرے دن پھر اس نے یہی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں خود اس امر کا منتظر ہوں کہ کوئی شخص تیری قوم کا ملے تو اس کے ہمراہ باعزت طور پر تجھے تیرے گھر بھیج دوں۔ عدی شام کی طرف بھاگ گیا تھا۔ انھیں دنوں ایک قافلہ شام کی طرف جا رہا تھا۔ آنحضرتؐ نے حاتم کی بیٹی کو زادِ راہ دے کے باعزت طور پر اسی قافلے کے ہمراہ شام کی طرف اس کے بھائی کے پاس روانہ کر دیا۔ عدی نے جب اپنی بہن سے آنحضرتؐ کے اوصافِ حمیدہ اور تقدس کا حال سنا تو خود مدینے آیا اور آنحضرتؐ سے اسلام کے بارے میں اچھی طرح اطمینان کر کے مسلمان ہو گیا۔

**طِب** :۔ حکمت، یونانی علاج معالجے کا علم۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

زمانے میں پھیلی طب ان کی بدولت — حالی
ہوئی بہرہ ور جس سے ہر قوم و ملّت

قولِ فیصل :۔ اسی کو فارسی ترکیبِ اضافی کے ساتھ "طبِّ یونانی" کہتے ہیں۔

اے مسیحا ترے دم سے دہر میں — منیر
طبِّ یونانی کی شہرت ہو گئی

عربی میں طب کے لغوی معنی ہیں "علاج جسم و جان"۔

**طِبابت** :۔ (بکسرِ اول و فتحِ چہارم) علاج معالجہ کرنا، فنِ حکمت، یونانی طریقے سے علاج کرنے کا پیشہ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہم سے بیمار روز آ آ کر — منیر
دیں گے شہرت تری طبابت کو

قولِ فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے اور ایک صرف ہے "شغل رکھنا" (طبابت کا شغل رکھنا) جو دہلی کی زبان ہے۔ جیسے "لطیفہ یہ ہوا کہ حکیم آغا جان عیش طبابت کا شغل رکھتے تھے مگر خوش کلام اور شیریں سخن۔ شوخ طبع شاعر تھے۔ انھوں نے اپنی غزل میں قطعہ پڑھا روئے سخن خاقانیِ مرحوم کی طرف تھا۔" (دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

**طَبّاخ** :۔ (بالفتح) باورچی، کھانا پکانے والا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ عربی میں اس کا مادّہ "طبخ" ہے۔

**طَباشیر** :۔ ۱ (یائے معروف) ایک سفید نیلاہٹ لیے ہوئے دوا کا نام، بنسلوچن۔ عربی، مؤنث، رائج۔

مہرالنسا سے صبح کو باجی یہ کہہ گئیں — جان صاحب
کافور طاق پر سے طباشیر ہو گئی

قولِ فیصل :۔ طباشیر بانس کے اندر سے نکلتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے ہندی میں بنسلوچن کہتے ہیں۔ اس دوا کا مزاج دوسرے درجے میں بارد، تیسرے درجے میں یابس ہے۔ یہ دوا سوزشِ معدہ و جگر و اسہال دموی میں فائدہ مند ہے اور مسکّنِ عطش ہے۔ اطبا نسخوں میں طباشیر کبود لکھتے ہیں۔

صبح سے بھی کنایہ ہے۔

صبح شب وصال جو دیکھی تو جی اُٹھا

اچھا ترا مریض طباشیر سے ہوا — اسیر

**طباشیر:۔ ۲** سفیدی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

**محلِ صرف:۔** نور کا تڑکا تھا۔ صبح طباشیر بکھیر رہی تھی کہ ٹونڈہ کی منزل میں پہنچے۔ (دربار اکبری)

**قولِ فیصل:۔** جدید فارسی میں چاک، کھریا اور سنگ‌شا کو بھی طباشیر کہنے لگے ہیں۔

**طَباطَبا:۔** (بفتح اول و چہارم) حضرت اسمٰعیل ابن ابراہیم بن حسنؑ بن علیؑ کا لقب۔ عربی، مذکر، رائج۔

**قولِ فیصل:۔** ان کی زبان میں لکنت تھی اور قاف کی جگہ طوئے نکلتی تھی۔ ایک دن ان کے باپ نے پوچھا تم کیا پہنوگے؟ انھوں نے کہا طبا طبا یعنی قبا قبا۔ اسی روز سے ان کا لقب طباطبا ہو گیا۔ اب تک ان کی اولاد سادات طباطبائی مشہور ہیں جو حسنی سید ہیں۔

**طَبّاع:۔** (بفتح اول و تشدید دوم) ذکی، بہت ذہین۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف:۔** ایسا طبّاع اور عالی دماغ آدمی ہندوستان میں کم پیدا ہوا ہوگا۔ (آبِ حیات)

**طَباعت:۔ ۱** (بفتح اول و چہارم) چھپائی، چھاپنے کا فن۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:۔** اس کتاب کی طباعت چند ہی روز میں ہونے والی ہے۔

**طَباعت:۔ ۲** چھاپنے کی اُجرت، طبع کرانے کی مزدوری۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:۔** جو طباعت پانچ سو کتابوں کی ہوگی وہی ایک ہزار کی بھی ہوگی۔

**طَبّاعی:۔** (بفتح اول و تشدید دوم) ذہانت، ذکاوت۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف:۔** ہم ایسے مہمل مضمون کو اپنے لائق دوست اڈیٹر صاحب اخبار مذکور کی انشا پردازی کا نمونہ ہرگز نہیں خیال کر سکتے ہیں کہ ان کی خداداد قابلیت ذہانت اور طباعی کے ہم تو کیا تمام اہلِ ملک قائل ہیں۔ (مباحثۂ گلزارِ نسیم)

**طَباق:۔ ۱** (بالفتح) بڑی رکابی، بڑی پلیٹ۔ ترکی، مذکر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:۔** میرا تانبے کا ڈیڑھ سیر کا طباق کل بمبے کے پاس سے کوئی اٹھا لے گیا۔

**قولِ فیصل:۔** طباق مٹی کے بھی بنتے ہیں۔ عوام کی زبان پر 'طباغ' بھی ہے۔

**طباق:۔ ۲** کاسۂ سر، کھوپڑی۔ اردو، بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل:۔** اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طباق سا منھ:۔** پھیلا ہوا منھ، چوڑا منھ، چوڑا چکلا گول چہرہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

کس روے اس کے ہوگا نقطے سے تو مقابل

اے آفتاب تیرا منھ تو طباق سا ہے — میر

**قولِ فیصل:۔** عورتیں اسی کو طباق سا چہرہ بھی کہتی ہیں۔

**طباقی چہرہ:۔** چوڑا چہرہ، بڑا چہرہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

**محلِ صرف:۔** خدا بخشے نفیس بانو کی بڑی لڑکی یاد آتی ہے، بڑی بڑی آنکھیں، طباقی چہرہ۔ گھر بھر کی آنکھوں کا تارہ تھی۔

**طباقی کتّا:۔** مفت خورا، دوسرے شخص کی روٹیاں توڑنے والا، طفیلیا۔ اردو، عورات کی زبان۔ (نور اللغات)

**طَبانچہ:۔** (نون غنہ) تمانچا۔ اردو، متروک۔

کھانے پر آہ جو نہی ڈالا ہاتھ

کھایا وہیں طبانچہ اس کے ساتھ — دشتِ گلزار

**طَبائع:۔** طبیعت کی جمع، طبیعتیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حکمتِ حق ہے طبائع کی کجی اور راستی

گر کماں پیدا نہ ہو کس طرح پھینکے تیر کو — ناسخ

**طِبِّ جسمانی:۔** (باضافت) جسم کے متعلق جتنی بیماریاں ہیں ان کی تشخیص اور علاج کرنے کا علم۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

**طَبخ:۔** (بفتح طا و سکون با) پکنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قوت ہاضمہ سوا اصلا

نہیں ممکن ہو دفعِ طبخ غذا — اسیر (معارف الفضائل)

**طَبراق:۔** فقیروں کی جھولی، کاسۂ گدائی۔ اردو، مذکر۔ (شاید فقیروں نے طباق کو بگاڑ کے بنا لیا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل:۔** اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَبع:۔ ۱** (بالفتح) سرشت، فطرت، خمیر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بے ہوا اُڑنے لگا مشتِ غبار

طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی — وزیر

**طبع:۔ ۲** عادت، خصلت۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل:۔** ان معنی میں ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔ جیسے نیک طبع، خوش طبع وغیرہ۔

**طبع:۔ ۳** ذہن، فکر، تخیل۔ عربی لفظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع اے کج کلہ طبع دکھا بانکپن اپنا — میر عشق

قولِ فیصل:۔ عموماً کم فارسی ترکیبِ اضافی کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں، جیسے طبعِ رسا، طبعِ رواں وغیرہ۔

**طَبع** :۔ طبیعت، مزاج۔ عربی لفظ، مونث، فصیح، رائج۔

ان کے آنے سے یاس ہونے لگی
طبع کچھ کچھ اداس ہونے لگی (فریبِ عشق)

**طَبع** :۔ طباعت، چھاپنا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

رشک ارادہ ہے طبع کا اس کی
دھوم مچ جائے جا بجا اس کی — علی اوسط رشک لکھنوی

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے دو تین معنی اور بھی لکھے ہیں جو ذیل میں بجنسہ درج کیے جاتے ہیں: ۱۔ مہر، چھاپ، ٹھپا، نقش، چھاپا ۲۔ خارج از ذہن ۳۔ موجوداتِ کائنات۔ عربی، (فرہنگِ آصفیہ)

اردو میں ان معنی میں عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طبعاً** :۔ فطری طور پر۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ فقرہ:۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرنا ان معنوں میں برا کہا گیا ہے کہ انسان طبعاً تعریف کا خواہاں نہیں ہے۔ (رسالۂ تنویر المشرق)

**طبعِ اقدس** :۔ (باضافت) بہت پاک و پاکیزہ طبیعت، مزاجِ مبارک۔ تعظیماً مستعمل ہے، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ تقریر کر کے نواب محمد عسکری باہر تشریف لے گئے تو مصاحبوں نے چہرے کا رنگ متغیر پا کر بڑی ہمدردی کے ساتھ کہنا شروع کیا: حسن:۔ حضور کا چہرہ اس وقت تمتمایا ہوا ہے کچھ؟ اختر:۔ میں کہنے ہی کو تھا۔ تم نے بات چھیڑ دی مجھ سے۔ مرزا:۔ حضور طبعِ اقدس تو اعتدال پہ ہے نہ؟ [illegible]

**طبعِ آزاد** :۔ (باضافت) آزاد طبیعت، وہ طبیعت جو کسی پابندی کی عادی نہ ہو۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ع طبعِ آزاد پہ قیدِ رمضاں بھاری ہے — ڈاکٹر اقبال

**طبع آزمائی** :۔ (بے اضافت) شعر و سخن میں طبیعت کی جودت اور رسائی کا امتحان، شعر کہنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ ہونا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ (ہونا کے ساتھ) "شیخ مرحوم کو خیال ہوا کہ اس جلسے میں طبع آزمائی ہوا کرے تو قوتِ فکر کو خوب بلند پروازی ہو" (آبِ حیات) (کرنا کے ساتھ) سب شاگرد وہیں آ کر جمع ہوتے تھے۔ اپنے اپنے کلام سناتے تھے۔ مطلعے اور مصرعے طرح میں ڈالتے تھے۔ ہر شخص مطلعے پر مطلع کہتا، مصرعے پر مصرع لگا کر طبع آزمائی کرتا تھا۔ (دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

**طبعِ آوارہ** :۔ (باضافت) آوارہ طبیعت، وہ طبیعت جس میں یکسوئی نہ ہو۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

برباد کیا ہے طبعِ آوارہ نے
تڑپا رکھا ہے قلبِ صد پارہ نے — انیس

**طبع برہم ہونا** :۔ مزاج برہم ہونا، غصہ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

طبع برہم کہیں خدا تو نہ ہو
میرے کہنے سے کچھ خفا تو نہ ہو (فریبِ عشق)

**طبع بگڑنا** :۔ طبیعت خراب ہونا، مزاج ناساز ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع طبعِ مریض اور دوا سے بگڑ گئی — امیر

**طبع جوش پر آنا** :۔ طبیعت میں روانی پیدا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہے فیضِ الٰہی میں کمی کون سی اے داغ
کیوں جوش پہ یہ طبعِ خداداد نہ آئی — داغ دہلوی

**طبعِ خداداد** :۔ خصوصی ذہانت، پیدائشی طباعی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہے فیضِ الٰہی میں کمی کون سی اے داغ
کیوں جوش پہ یہ طبعِ خداداد نہ آئی

**طبعِ رسا** :۔ (باضافت) تیز طبیعت، تیز ذہن۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ مسودہ دیوان کا انھیں کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہاتھ آیا۔ وقتِ مطالعہ ہر رنگ میں ان کی طبعِ رسا کو قادر پایا۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ)

**طبع رکنا** :۔ کام کرنے کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور — غالب

**طبعِ رواں** :۔ (باضافت) طبعِ رسا، تیز طبیعت، وہ طبیعت جس میں مضامین کی پیدا وار ہو۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

جوششِ مضموں سے طوفاں ہوئی آتش یہ بحر
کشتیِ طبعِ رواں کو ہم نے اب لنگر کیا

**طبع رواں ہونا** :۔ طبیعت کا ہر کام اور ہر فن کے لیے مناسب اور آمادہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پاتے نہیں جب راہ تو چڑھ جاتے ہیں نالے
رکتی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور — غالب

**طبعِ روشن** :۔ (باضافت) خوش فکر طبیعت، نورانی طبیعت۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طبعِ روشن ہے مری شمعِ شبستانِ سخن
حسنِ بندش سے نمودار ہے لمعانِ سخن — نفیس

**طَبعْ زاد** :- (بے اضافت) طبیعت سے نکلا ہوا، اپنی ایجاد یا اختراع۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

تجھ کو اصلاح کی ضرورت کیا
علم کو تیرا طبع زاد کیا — نظم طباطبائی

قولِ فیصل :- عام طور سے کسی ایسی طرح میں کہے ہوئے قصیدے یا غزل کو جو خود سے نکالی ہو طبع زاد کہتے ہیں۔ موجودہ دور میں لوگ طبع زاد افسانہ اور طبع زاد ناول بھی کہنے لگے ہیں۔ طبع زاد کے لغوی معنی ہیں طبیعت کا جنا ہوا۔ چنانچہ شعور لکھنوی نے ان معنی میں بھی نظم کیا ہے:

طبع زاد شعرا ہو سبب نام شعور
کم نہیں جانتے اشعار کو اولاد سے ہم

**طَبعِ سَلیم** :- (باضافت) طبع رواں وہ طبیعت جو منطقی طور سے شعر وغیرہ کہنے پر قدرت رکھتی ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- انھیں نے فرمایا رواج اتفاق ہے جو مثنوی کا انھیں آٹھ بحروں میں منحصر ہو گئی۔ ورنہ طبع سلیم پہ کون حاکم ہے جو روکے۔ (آبِ حیات)

**طبع کرنا** :- (چھاپ کرنا کا ترجمہ) چھاپنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اس کتاب کا حق طبع بحق مصنف محفوظ ہے [illegible] کوئی مطبع اس کو طبع نہ کریں۔

قولِ فیصل :- بصیغۂ متعدی طبع کرانا (چھپوانا) بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے "اس کتاب کو طبع کرانے میں تقریباً پانچ سو روپے کا خرچ بیٹھ رہا ہے"۔

**طبع کُند ہونا** :- ذہن ناکارہ ہونا۔ اردو محاورہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیزی طبع ہے کندی ایام محال
کند ہو طبع تری سنگ فساں پیدا کر — امیر

**طبع کو مجبول کرنا** :- مزاج کو عادی بنانا۔ قلیل الاستعمال

طبع طائر کو کرتی ہے مجبول
بے غرض پالنے کا ہے معمول — ناسخ

**طبع کی روانی** :- ذہن کی جودت۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

رکاوٹ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کہ بو فساد کی آتی ہے بند پانی میں — ذوق

**طبعِ لطیف** :- ستھرا اور پاکیزہ ذہن، نکتہ سنج طبیعت، باریکی پیدا کرنے والی طبیعت، عمدہ طبیعت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- اس کی مثال میں فسانۂ آزاد سے ایک دلچسپ لطیفہ درج کر رہا ہوں جس سے اس کی اور وضاحت ہو جائے گی :-

"نقل ہے کہ ایک صاحب نے اپنے غلام کو کہ صاحب طبع لطیف و بذلہ سنج تھا، حکم دیا کہ جا کر بازار میں تاک لگائے، [illegible] انگور ہاتھ آئے تو فوراً خرید لائے۔ غلام نے ایک دلبر میوہ فروش کی دکان سے کئی خوشے خریدے اور سیر گشت کرتے ہوئے خراماں خراماں آقا کے پاس لے گیا۔ وہ نہایت ہی بد دماغ ہوئے۔ فرمایا کہ ذرا سا کام اور یہ تاخیر... ایسا کاہل دیکھا نہ سنا۔ خبردار! آج سے اگر ایک کام کو بھیجوں تو ہاتھوں ہاتھ چار کام انجام دے لانا۔ غلام نے دست بستہ عرض کیا کہ پیر و مرشد اس مرتبہ معاف فرمائیے۔ انشاء اللہ آئندہ ارشاد واجب الانقیاد کی لفظ بلفظ تعمیل ہوگی۔ دوسرے دن خواجہ کسی [illegible] گستاخ کنیز عشوہ پرداز پر ایسے گرمائے کہ تپ چڑھ آئی۔ غلام کو حکم دیا کہ کسی طبیب لبیب کو بلاؤ۔ وہ فوراً گیا اور طبیب کے علاوہ اور چند آدمیوں کو بھی ساتھ لایا۔ خواجہ نے پوچھا کہ یہ جماعت کیسی ہے؟ ہم نے حکم دیا تھا کہ طبیب کو بلاؤ تم اتنے آدمیوں کو کیوں ساتھ لے آئے۔ غلام نے بصد ادب عرض کی کہ خداوند حضور تو بھول بھول جاتے ہیں۔ ابھی تو کل ہی تاکید اکید کی تھی کہ اگر ایک کام کا ارشاد کروں تو کئی کام بعجلت تمام سر انجام دے لانا۔ الامر فوق الادب لیجیے آج دم کے دم میں میں نے اتنے کام کیے، قدر دانی شرط ہے۔ حکیم جی کو حسب الحکم حضور بلا لایا کہ تشخیص مرض کر کے معالجہ کریں اور ادھر ہی سے لپکا ہوا گیا، مطرب خوش الحان کو ساتھ لایا کہ اگر خداوند عروس صحت سے ہم آغوش ہوں تو قوال کی خوش آوازی اور ناخن بازی سے بزم طرب آراستہ ہو۔ غسال کو بھی لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسا۔ اگر پیک اجل حضور کو خلد علیین کی سیر دکھائے تو غسال جھٹ پٹ غسل دے دے۔ ادھر سے ایک شاعر جادو بیان اور طلیق اللسان ہمراہ لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔ اب باقی کون سا ہے؟ گورکن۔ وہ بھی بات کی بات میں آن موجود ہو گا۔" (فسانۂ آزاد جلد اول [illegible])

**طبع مجبول ہونا** :- مزاج کا فطری طور سے عادی ہونا۔ قلیل الاستعمال

بس وہ مشغول اس شکار کی ہے
طبع مجبول اس شکار کی ہے — ناسخ (معراج نظم ص ۲۶)

**طبع لہرانا** :- دل چاہنا۔ اردو مصدر، متروک

لوح جس وقت اس کے ہاتھ آئی
طبع برج مل پہ لہرائی — (گلشن عشق)

**طبعِ موزوں** :- موزوں طبیعت، وہ طبیعت جس میں موزوں شعر کہنے کی صلاحیت ہو [illegible]

فصیح، رائج۔

زلفِ عالم بالا سے کیوں طوبےٰ کے مضموں کو
خیالِ قامتِ موزوں ہو میری طبعِ موزوں کو — ناسخ

**طبع ناتواں ہونا**:۔ طبیعت نقیہ ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

مرض سے طبعِ اقدس ناتواں ہو
جگر پاروں کا لے چلنا گراں ہو — منیر

**طبع نورانی**:۔ اُجلی ہوئی طبیعت، مہذب طبیعت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ محمد عسکری کو سفر کو ہی کا شوق چرّایا۔ گو انھوں نے عنایتِ ایزدی سے طبعِ نورانی پائی تھی... مگر حوالی موالی، رفیق، مصاحب سب خانہ برانداز تہذیب۔ (سیر کہسار)

**طبع وقّاد**:۔ (باضافت) روشن طبیعت۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

طبعِ وقّاد کی گر اس کی رقم ہو توصیف
مہرہ اختر کا ہو اور ماہ سے آئے مہراق — ذوق

**طبع ہموار ہونا**:۔ طبیعت درست ہونا، مزاج ٹھکانے ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ارض و سما کی پستی بلندی اب تک ہم کو برابر ہو
یعنی نشیب و فراز جو دیکھے طبع ہوئی ہموار ابتا — میر

**طبع ہونا**:۔ چھپنا، شائع ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مہذب اللغات کی ساتویں جلد انشاء اللہ ستمبر ۱۹۷۰ء تک طبع ہو رہی ہے۔

**طبعی**:۔ (بفتح اول و دوم و کسر سوم) طبیعت سے منسوب، حکمت کے ایک فن کا نام جس میں اجسام کے تغیر و تبدل اور ان کی خاصیت کا حال درج ہو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شدّتِ ضعف میں نازک طبعی سے اے دوست
سرِ ناز ترا تھا جو اٹھایا نہ گیا — شاد

قولِ فیصل:۔ قاعدے کے مطابق تیسرا حرف ی تھا اس کو نسبت کی حالت میں حذف کر دیا جیسے مدینہ سے مدنی۔ عام طور سے بسکون حرفِ دوم زبانوں پر ہے۔

**طبعی**:۔ ۲ ذاتی، اصلی، جبلّی، فطری۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

میرؔ تو عمرِ طبعی کو پہنچا
عشق میں جوں جواں جاتا ہے — میر

قولِ فیصل:۔ ذوقؔ و غالبؔ نے طبیعی کہا ہے۔

اے شمع تیری عمرِ طبیعی ہے ایک رات
ہنس کر گزار یا اسے رو کر گزار دے — ذوق

عشرتِ صحبتِ خوباں ہی غنیمت سمجھو
نہ ہوئی غالبؔ اگر عمرِ طبیعی نہ سہی — غالب

صاحبِ قاموس الاغلاط کی عبارت ہے "عمرِ طبعی (بغیر یائے اوّل) کہنا غلط ہے۔ ایک شرحِ دیوانِ غالب میں ایراد کیا گیا ہے کہ از روئے قاعدہ فعیلہ کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسمِ منسوب فعلی ہوتا ہے۔ جیسے حنیفہ سے حنفی۔ اسی طرح طبیعت سے طبعی ہے مگر فارسی گو توالیِ حرکات کو ثقیل سمجھ کر ب کو ساکن کر دیتے ہیں۔ غرض طبیعی کو بعض شعرا صحیح نہیں سمجھتے اس وجہ سے کہ نہ تو یہ مضاعف ہے جیسے حقیق نہ اجوف ہے جیسے طویل پھر کیوں ی کو نہ گرائیں۔"

انتباہ۔ یہ سچ ہے کہ از روئے قاعدہ فعیلہ کے وزن پر جو لفظ ہو اس کا اسمِ منسوب فَعَلی ہوتا ہے جیسے مدینہ سے مدنی وغیرہ۔ لیکن طبیعۃ سے طبیعی سلیقہ سے سلیقی اور سلیمہ سے سلیمی وغیرہ مستثنیٰ ہیں جن میں ی کا گرانا کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ تمام قواعد و قوامیس عربیہ و مباحثِ علمیہ میں طبیعی ہی آیا ہے۔ (قاموس الاغلاط)

پھر اسی قاموس الاغلاط میں ہے "عمرِ طبیعی وہ عمر ہے جو فطرت و قدرت نے عطا کی ہے جو اصحاب عمرِ طبیعی کی جگہ عمرِ طبعی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ طبیعت سے نسبت طبیعی ہے" پھر ذوقؔ کا مندرجہ بالا شعر مثال میں پیش کیا ہے۔

صاحبِ فرہنگِ اثر لکھتے ہیں "عام طور سے طبع اور طبیعت کے استعمال میں فرق ملحوظ نہیں رکھا جاتا مگر فی الواقع دونوں میں نازک فرق ہے... طبع کا تعلق شخصیت... سے اور طبیعت کا کردار... سے ہے۔ طبع کے مظاہر وقتی یا عارضی ہوتے ہیں۔ طبیعت کے مستقل۔ اس فرق کو ملحوظ رکھیے تو عمرِ طبعی مہمل فقرہ ہے کیونکہ کوئی شخص خواہش یا بربنائے رجحانِ طبع اپنی عمر کو گھٹا بڑھا نہیں سکتا۔ اس کی سرشت جتنی عمر کی مقتضی ہوگی اتنی عمر ہوگی۔ شمع رات بھر جلنے کے لیے ہے۔ لہٰذا اس کی سرشت یا عمرِ طبیعی ایک رات ہوئی جس کی کمی بیشی اس کے اختیار میں نہیں"۔ مؤلفِ مہذب اللغات صاحبِ "فرہنگِ اثر" کی تائید کرتا ہے۔

**طَبَق**:۔ ۱ (بفتح اول و دوم) کسی چیز کا طبقہ، روئے زمین۔ عربی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

زمیں کا طبق آسماں کا طبق
سنہرے روپہلے ہوں جیسے ورق — میر حسن

**طبق**:۔ ۲ فرجِ زن ۳ فرج زنی، چپٹی، ساحقت۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت ہی کم کے

ساتھ بول دیتا ہے۔

**طبق** :۔ ۲ موافق، مطابق برابر، جیسے برطبق حکم۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عربی تعلیم یافتہ طبقہ بہت کمی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

**طبق** :۔ ۳ بڑی تھالی، بڑی رکابی، طباق۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ دونوں رخ تھے یا کہ پئے نذر شیر حق
شمس و قمر لیے تھے زر و سیم کے طبق — دبیر

**طَبَق** :۔ ۴ پریوں کی نیاز۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

خوشی کس کو نہیں صاحب تمھیں مستی مبارک ہو — تجر
خبر پہنچے تو پریوں میں طبق جوڑوں میں صحنک ہو (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے اس رسم کا رواج نہیں ہے جاہل اور پست طبقے کی عورتیں بولتی اور اس رسم کو ادا کرتی ہیں۔

**طَبَق** :۔ ۵ سونے کا ورق۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَبَق** :۔ ۶ گھوڑے کی ایک بیماری کا نام جس میں اس کی ناف کے گرد ورم ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

**طبق** :۔ ۷ درجہ، منزل۔ طبقہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ زیادہ تر اس محل پر طبقہ ہی بولتے ہیں۔

**طَبَقات** :۔ (بفتح اول و دوم و سوم) طبقے۔ درجے، منزلیں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ فارسی میں بسکون حرف دوم بھی استعمال ہوتا ہے جو فصیح ہے۔

**طبق الٹ جانا** :۔ ۱ کسی خاندان میں زوال آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَبَق الٹ جانا** :۔ ۲ طبقہ الٹ جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر "طبقہ الٹ جانا" ہی مستعمل ہے۔

**طبق چھوڑنا** :۔ پریوں کی نیاز کر کے پھول وغیرہ رکھ کے دریا میں عورتیں چھوڑتی ہیں، نذر نیاز کرنا، صحنک دینا۔

پریوں کا طبق چھوڑوں گی دیوانی نہ ہو جاؤں
کچھ کھوٹ ہے جو خواب میں دریا نظر آیا — جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل :۔ جاہل اور پست طبقے کی عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں اور اس رسم کو جاری کیے ہیں۔

**طَبَقچَہ** :۔ چھوٹا طبق۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَبَق زَن** :۔ مساحقت کرنے والی عورت، چپٹی باز۔ فارسی، صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طَبَق کَش** :۔ خوانچہ فروش، میوہ فروش، پھیری والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَبَقہ** :۔ ۱ (بفتح اول و دوم) درجہ، منزل، تختہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جنباں تھا رعب سے طبقہ اس زمین کا
جھنڈا علی کے لال نے گاڑا تھا دین کا — مونس

قول فیصل :۔ فارسی والوں نے بسکون دوم استعمال کیا۔ اردو میں بھی بسکون دوم زیادہ مستعمل ہے۔

الفت کے دل جلوں کو وہاں نیند آ گئی
خس خانہ تھا کہ طبقۂ نار جحیم تھا — امیر

**طَبَقہ** :۔ ۲ تہ، پرت، روئے زمین۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بس انیس اب یہ دعا مانگ کے لے رب عباد
لکھنؤ کے طبقے کو تو سدا رکھ آباد

قول فیصل :۔ اردو اور فارسی میں بسکون دوم زیادہ مستعمل ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

طبقے زمین کے ہوں کہ اوراق آسماں
قدرت کے دل فریب نظاروں کو دیکھیے — عزیز لکھنوی

**طَبْقہ** :۔ ۳ (بسکون دوم) پایہ، مرتبہ، رتبہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محاورۂ حضرت :۔ کل ایک ایسی جگہ دعوت میں شرکت کا اتفاق ہوا جہاں سب ایک سے ایک اونچے طبقے کے لوگ تھے۔

**طبقہ الٹنا** :۔ ۱ (لازم) زمین کا زیر و زبر ہونا، زمین کا الٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تھا یہی خوف کہ ایسا نہ ہو طبقہ الٹے — لا اعلم

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "طبقہ الٹ جانا" نسبتاً زیادہ مستعمل و فصیح ہے۔

مرکز سے یہ زمین کہیں غم سے ہٹ نہ جائے
ٹیکے ہوں دونوں ہاتھ کہ طبقہ الٹ نہ جائے — یوسف

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے طبقہ الٹ جانا کے معنی کسی ملک کا تہ و بالا ہو جانا، تہس نہس ہو جانا لکھے ہیں مگر اہل لکھنؤ ان معنی میں تختہ الٹنا یا الٹ جانا بولتے ہیں۔

**طبقہ الٹنا** :۔ ۲ (متعدی) زمین کو زیر و زبر کرنا، زمین کو الٹنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محاورۂ صرف :۔ یونان میں جب خدا کی نافرمانی زیادہ

ہونے لگی تو بحکم خدا فرشتوں نے سرزمین
یونان کا طبقہ اس طرح اُلٹا کہ آج تک آباد
نہ ہو سکا۔

**قولِ فیصل:** اس کی تکمیلی صورت "طبقہ الٹ
دینا" البتہ زیادہ فصیح و مستعمل ہے۔

ع طبقہ نہ الٹ دوں تو مرا نام نہیں ہے لالہ

**طبقہ پلٹنا (دیا)، پلٹ جانا:** زمین کا
زیر و زبر ہونا (دیا) ہو جانا، زمین کا الٹنا یا
الٹ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل:** زمین کو زیر و زبر کر دینا کے
معنی میں "طبقہ پلٹ دینا" بھی رائج و غیر فصیح ہے۔

**طَبل:** (بالفتح) دمامہ، بڑا ڈھول،
نقارہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیک بیک طبل بجا فوج کے گرجے بادل
کوہ تھرائے، زمیں ہل گئی، گونجا جنگل انیسؔ

**طبل بازگشت:** جب فوجوں کو لڑتے
لڑتے شام ہو جاتی تھی تو نقارہ اس غرض سے
بجایا جاتا تھا کہ فوجیں جنگ بند کر کے اپنی
اپنی جائے قیام پر واپس جائیں۔ یہی نقارہ
طبل بازگشت کہلاتا تھا۔ فارسی، مذکر،
قریب بہ متروک۔

**محلِ صرف:** اختر کا زندہ رہنا دشوار ہو سمجھ کے طبل بازگشت بجوا دیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

**قولِ فیصل:** قدیم زمانے میں جب دست بدست
جنگ ہوتی تھی اس وقت اس کا رواج تھا۔
اب بر سبیل تذکرہ مستعمل ہے۔

**طبل بجانا:** (متعدی) ڈھول
بجانا، نقارہ بجانا۔ اردو صرف،
فصیح، رائج۔

مست ہر اک جام فرحت سے ہوا
طبل شادی کا بجایا برملا میر حسنؔ

**طبل بجنا:** (لازم) ڈھول بجنا، نقارہ
بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع یک بیک طبل بجا فوج میں گرجے بادل انیسؔ

**طبل جنگ:** (باضافت) وہ نقارہ جو
جنگ میں بجایا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، رائج۔

کیا مستقل کھڑے ہیں شہنشاہ عیب پوش
آواز طبل جنگ کی جانب نہیں ہے گوش تعشقؔ

**قولِ فیصل:** زیادہ تر "بجنا" کے ساتھ اس کا
صرف ہے (طبل جنگ بجنا)

سپاہ کیں میں ادھر طبل جنگ بجنے لگے
حسینؑ گھر میں گئے، یہ سلاح سجنے لگے نفیسؔ

ع جس وقت طبل جنگ بجا فوج شام میں خلیقؔ

**طَبلچی:** (بفتح اول و دوم) طبلیا، طبلہ
بجانے والا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

**محلِ صرف:** محمود طبلچی کو طبلہ بجانے میں استاد
پایا، تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بادل
نژاد پایا۔ باجی نے وہ ستار بجایا کہ تان سین
کو انگلیوں پر نچایا۔ (فسانۂ آزاد)

**طبل ظفر:** (باضافت) وہ نقارہ
جو جنگ میں کامیابی کے موقعے پر بجایا جاتا
ہے، فتح کا باجا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح،
رائج۔

کیا ہوئی مردم آبی میں لڑائی تہ آب
کہ حبابوں نے دھرے طبل ظفر پانی پر شعورؔ

**طَبلَق:** (بفتح اول و سوم بر وزن ابلق)
کاغذ کا دستہ، کاغذات کے ٹھٹھے یا اخبار وغیرہ
پر اس کو بند رکھنے کے لیے لگایا جانے والا
کاغذ، چیٹ، دو رخ سے کھلا ہوا لفافہ،
کاغذوں کا ٹھٹھا۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک۔

ع طبلق لیے ہے منشیِ فوجِ ستم شعار انیسؔ

**قولِ فیصل:** طبلق میں داخل ہونا (کاغذ میں
درج ہونا) اس کا خاص صرف تھا۔

داخلِ طبلقِ عشاق ہے چہرہ اس کا
لکھ لیے دفترِ گل میں خط و خالِ طبل رندؔ

اس کا ایک صرف طبلق بھرنا بھی ہے جیسے سیاہ نولیس کے پڑھا کرتا ہے، بڑی شدومد سے طبلق بھرتا ہے۔ (فسانۂ عبرت)

**طبل کا ہاتھی:** وہ ہاتھی جس پر جلوس
میں نقارہ رکھا ہوتا ہے۔ اردو صرف،
دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

**طَبلہ:**[1] (بفتح اول و سوم) ڈبّا،
صندوقچی۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو جہاں گرم غزل خوانی نفس
لوگ سمجھیں طبلۂ عنبر کھلا غالبؔ

**قولِ فیصل:** زیادہ تر زبانوں پر طبلۂ عطار
(گندھی کا صندوقچہ عطریات) ہے۔

یوں بھی بولتے ہیں "دماغ طبلۂ عطار ہو گیا"
یعنی دماغ خوشبو سے بے انتہا بس گیا۔ اردو
ترکیب سے "عطار کا طبلہ" بھی کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے۔

تیرے گانے سے معطر ہوئی محفل ایسی
لوگ کہنے لگے عطار کا طبلہ ٹوٹا منیرؔ

**طَبلہ:**[2] ایک خاص قسم کا ایک رخا باجا۔
اردو، مذکر، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

طبلہ، ڈھولک، پکھاوج اور منڈل
گونجتے ہر محل میں تھے بہ محل (مثنوی گلزار نسیم)

**قولِ فیصل:** اس کی جوڑی ہوتی ہے جس کو

'دایاں' اور 'بایاں' کہتے ہیں۔ دائیں کا منھ اوپر سے چھوٹا اور بائیں کا منھ اوپر سے بڑا ہوتا ہے۔

**طَبلہ بجانا**:۔ (متعدی) طبلے کی جوڑی کو اصول موسیقی کے اعتبار سے بجانا۔ اردو صرف، رائج۔

محلِ صرف:۔ محمد وطبلچی کو طبلہ بجانے میں استاد پایا تو خوش الحانی میں صادق علی خاں کو بارید نژاد پایا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم 'طبلہ بجنا' بھی رائج ہے۔

**طَبلہ ٹھُنکنا**:۔ طبلہ بجنا، طبلے پر تھاپ پڑنا۔ اردو صرف، رائج۔

**طَبلۂ عطّار**:۔ عطر فروش کا صندوقچہ جس میں وہ عطر رکھتا ہے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ مالن گیندا ہزارا زرد گلاب کی بوباس سے دماغ کو طبلۂ عطّار بناتی ہے اور صدا دے کر لبھاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طبلہ کھڑکنا**:۔ طبلہ بجنا، طبلہ ٹھنکنا۔ اردو صرف، متروک۔

ہوتا ہے ناچ گھر گھر، گھنگرو چھنک رہے ہیں
پڑتا ہے سینہ بھر ابھر، طبلے کھڑک رہے ہیں (نظیر اکبرآبادی)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر 'طبلہ ٹھنکنا' زبانوں پر ہے۔

**طَبلہ نواز**:۔ طبلیا، طبلہ بجانے والا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

شہزادے نے دیکھ دائیں بائیں
لیں طبلہ نواز کی بلائیں (گلزار نسیم)

قولِ فیصل:۔ ہونا کے ساتھ صرف کیا ہے۔

جو تعلیم لیتی تھی وہ سر و ناز
کبھی خود میں ہوتا تھا طبلہ نواز (اختر شاہ اودھ)

**طَبلی**:۔ ایک قسم کی تھیلی جس میں بندوق کا سامان رکھتے اور جس کو کمر پر باندھتے ہیں۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا البتہ مرض استسقا کی تین قسموں میں سے ایک قسم کو 'استسقائے طبلی' کہتے ہیں۔

**طَبلیا**:۔ (بفتح اوّل و دوم) طبلہ بجانے والا۔ اردو، مذکر، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ طبلیے نے دائیں بائیں دیکھ کے چپکے سے سارنگیے سے کہا آج تو بائی جی قیامت بن کے نکلی ہیں۔ اپنی بھی طبیعت بھربھرانے لگی ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کی اردو جمع 'طبلیے' اور اپنے محل پر 'طبلیوں' رائج ہے۔ جیسے "یہ بے تکی صدا ایک کونے سے آئی۔ طبلیوں نے بقچہ سنبھالا ڈھاڑی نے بوریا بندھنا اٹھایا، عابد فریبوں نے نازو انداز سے قدم بڑھایا، صبح کی نوبت بجنے لگی"۔ (فسانۂ آزاد)

**طَبلے پر تھاپ پڑنا**:۔ طبلہ شروع کرتے وقت ایک خاص انداز سے داہنا ہاتھ طبلے پر مارنا۔ اردو صرف، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

طبلوں پہ لگیں وہ پڑنے تھاپیں
پہنچیں گردوں پہ وہ الاپیں (اختر شاہ اودھ)

قولِ فیصل:۔ بصورت جمع 'طبلے پر تھاپیں پڑنا' جیسا کہ شعر میں استعمال کیا گیا ہے اب نہیں بولتے بصورت واحد 'طبلے پر تھاپ پڑنا' زبانوں پر ہے۔

**طَبلے پر تھاپ ہونا**:۔ طبلہ ٹھنکنا، طبلہ بجنا۔ اردو صرف، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ یاران سرپل بیٹھے رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ گلا رخا پری چہرہ شادیانے بجاتے ہیں۔ طبلے پر تھاپ ہے۔ گت بج رہی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طَبلے کی تھاپ**:۔ طبلے کی وہ مخصوص آواز جو طبلہ بجانے میں ابتداءً ایک خاص انداز سے طبلے پر داہنا ہاتھ مارنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اردو صرف، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ واللہ کہتے تو چین میں تھے۔ صبح کو جام، شام کو دلارام، طبلے کی تھاپ، بائیں کی گمک، پازیب کی چھم چھم، برق وشوں کے شعلۂ آواز کی چمک۔۔۔ ع عمر سب مفت میں کھو بیٹھے نادان ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ 'طبلے کی گمک' یعنی طبلے کی گونج جانے والی آواز بھی مستعمل ہے۔ جیسے "یہاں تو جب تک طبلے کی گمک نہ ہو، رخ انور کی جھلک نہ ہو۔۔۔ اپنے حساب دم بھر جینے کو جی چاہے۔ واللہ مخفل باؤلے کتے کی طرح کاٹ کھائے"۔ (فسانۂ آزاد)

**طَبلے کی جوڑی**:۔ طبلے کے دائیں اور بائیں کو مجموعی طور سے طبلے کی جوڑی کہتے ہیں۔ اردو صرف، سازنوازوں کی اصطلاح۔

**طِبّی**:۔ ۱۔ (بکسر اوّل و تشدید دوم) علاج معالجے سے متعلق۔ عربی، رائج۔

محلِ صرف:۔ جنگ میں زخمیوں کے لیے طبی امداد کا ہونا بہت ضروری سمجھا جاتا ہے۔

**طِبّی**:۔ ۲۔ از روئے طب، علم طب کے اصول سے۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حکمائے قدیم کے منضبط کردہ طبی اصول و قواعد اس قدر مضبوط و مستحکم ہیں کہ آج تک تمام دنیا کے حکما مانتے ہیں۔

**طَبِیب**:۔ (بفتح اوّل و یائے معروف) یونانی طریقے سے امراض جسمانی کا علاج کرنے والا

حکیم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تدبیر میرے عشق کی کیا فائدہ طبیب؟
اب جان ہی کے ساتھ یہ آزار جائے گا — میر

قولِ فیصل:۔ اہلِ عرب ہر قسم کے معالج کو طبیب کہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں یونانی طریقے سے علاج کرنے والے کو 'طبیب' یا 'حکیم'، انگریزی طریقے سے علاج کرنے والے کو ڈاکٹر اور جڑی بوٹیوں اور کشتہ جات کے ذریعے علاج کرنے والے ہندو معالج کو 'وید' کہتے ہیں۔ صاحبِ نور اللغات نے اس کے ایک معنی "دانا اور اپنے کام میں ماہر" بھی لکھے ہیں، جس کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں۔

**طبیبِ حاذق**:۔ (بکسر ذال) نہایت تجربہ کار اور کامل طبیب، دانا اور زیرک طبیب، وہ طبیب جو تشخیصِ مرض اور تجویزِ دوا میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ان دنوں میں علامۂ عصر شاہ فتح اللہ شیرازی نے کشمیر میں تپِ محرق پیدا کی۔ خود طبیبِ حاذق تھا۔ علاج یہ کیا کہ ہریسہ کھایا۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل:۔ طبیب کی ایک صفت لبیب بھی ہے، یعنی طبیبِ لبیب۔ جس کے لغوی معنی ہوئے طبیب دانا۔ یہ ترکیب تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ تر صحیح نثر میں استعمال کرتا ہے۔ "جیسے" دوسرے دن خواجہ کسی زباں دراز، گستاخ کنیز، عشوہ پرداز پر ایسے گرمائے کہ تپ چڑھ آئی۔ غلام کو حکم دیا کہ کسی طبیبِ لبیب کو بلاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

**طبیبِ مہرباں از دیدۂ بیمار می افتد**:۔ مہربانی سے پیش آنے والا طبیب، بیمار کی نظر سے گر جاتا ہے۔ اگر کوئی طبیب نہایت نرم دل ہو اور مریض پر ذرہ برابر سختی نہ کرے تو مریض کی نظروں میں اس کی کوئی وقعت نہ رہ جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کام کا ذمہ دار بنا دیا جائے اور وہ اپنے ماتحت کام کرنے والوں سے بہت نرمی اور مہربانی برتے، سختی سے بالکل کام نہ لے تو اس کا رعب جاتا رہے گا اور کام بگڑ جائے گا۔ فارسی مقولہ (فرہنگِ شمال)

قولِ فیصل:۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

**طِبِّیَّہ**:۔ (بکسر اول و دوم مشدد مکسور و سوم معروف و مشدد) طبی امور سے متعلق۔ عربی صفت، رائج۔

محلِ صرف:۔ مہذب اللغات کی مقبولیت صرف ادبی حلقوں ہی تک محدود نہیں ہے، بہت سے طبیہ کالج اس کے خصوصی ممبر بن چکے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں یہ بتخفیفِ تشدیدِ دوم (بروزنِ فاعلن) مستعمل ہے۔

**طَبِیعَت**:۔ ۱ (بفتحِ اول و یائے معروف و عینِ مفتوح) وہ سرشت و جبلت جس پر انسان کی خلقت ہوئی ہے۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

طبیعت رفتہ رفتہ غم کی خوگر ہوتی جاتی ہے
جفا کم کر جفا اب روح پرور ہوتی جاتی ہے — فانی بدایونی

**طبیعت**:۔ ۲ مزاج، خاصیت، خو، خصلت، عادت۔ عربی، مونث، فصیح، رائج ہے۔

اب کیا ملیں کسی سے کہاں جائیں اب نظام
وہ ہم نہیں رہے وہ طبیعت نہیں رہی — نظام رامپوری

قولِ فیصل:۔ اس کی اردو جمع 'یں' کے اضافے سے 'طبیعتیں' اور 'وں' کے اضافے سے اپنے محل پر 'طبیعتوں' رائج و فصیح ہے۔ "جیسے" اگرچہ دونوں بھائی بھائی ہیں۔ ایک ہی گوشت، ایک ہی خون، مگر دونوں کی طبیعتیں جداگانہ ہیں۔ طبیعتوں کا یہ اختلاف کوئی نیا نہیں ہے بلکہ عام ہے۔

رہ کر ہم اس چمن میں کریں کیا کہ مصحفی
ہم سے طبیعتیں تو گل و خار کی پھریں — مصحفی

**طبیعت**:۔ ۳ ایسے محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ اپنی اپنی طبیعت، اپنا اپنا دل۔ اردو، غیر فصیح، رائج، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ درگاہ کے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ کیا دیکھتے ہیں ایک مشعل روشن ہے اور تین چار سفید پوش رہ سالار کرام ایک عورت کو ساتھ لیے چلے آتے ہیں۔

وکیل۔ آپ کے شہر میں یہ بڑی خراب رسم ہے۔
چھٹن۔ ہاں ہے تو بالکل تہذیب کے خلاف مگر طبیعت۔ (سیرِ کوہسار)

**طبیعتاً (یا) طبیعۃً**:۔ (ظرف، ۲) جبلی طور سے، خلقتاً۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طبیعتاً میں نہایت غریب واقع ہوا تھا۔ مگر میری شرارت فطرت قوائے جسمانی تک محدود تھی۔ (رسالۂ تنویر المشرق)

**طبیعت ابھرنا**:۔ طبیعت میں امنگ پیدا ہونا، طبیعت کی افسردگی دور ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

**طبیعت اتھل پتھل ہونا**:۔ (کنایۃً) طبیعت خراب ہونا، جی تلے اوپر ہونا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کل شادی میں ہم نے اتنی زیادہ مٹھاس کھالی کہ طبیعت اتھل پتھل ہو گئی۔

**طبیعت اچاٹ کرنا**:۔ دل کے میلان و رجحان کا رخ بدل دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں کتنے شوق سے کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا تمھاری فضول باتوں نے میری طبیعت اچاٹ کر دی۔

**طبیعت اُچاٹ ہونا**:۔ دل نہ لگنا، دل کا ہٹ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

وہ پری زادوں کے جمگھٹ سے پرستاں راج گھاٹ
دل بہل جائے جو انساں کی طبیعت ہو اچاٹ — صفی

محلِ صرف:۔ عشرت کدے میں دو چار دن خوب گل چھرے اڑائے ... مگر اب یہ صحبت کاٹے کھاتی ہے طبیعت اچاٹ ہوتی ہے۔ یہاں شوق شراب نہ خواہش ساقی، یار زندہ و صحبت باقی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس جگہ "دل اُچاٹ ہونا" نسبتہً فصیح ہے۔

**طبیعت اُچٹنا (یا) اُچٹ جانا**:۔ طبیعت ہٹ جانا۔ برداشتہ خاطر ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اُکتائے ہوئے ہیں ترے کوچے سے بھی اب ہم
کیا خاک لگے جی جو طبیعت ہی اُچٹ جائے — جلال

**طبیعت اُچکنا**:۔ طبیعت کا جوش پر آنا، طبیعت میں اُمنگ پیدا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

جب اُچکتی ہے طبیعت بہرِ مضمونِ بلند
طائرِ سدرہ کے آجاتے ہیں شہپر ہاتھ میں — ناسخ

**طبیعت اَچھی ہونا**:۔ (۱) طینت میں اچھائی ہونا، مزاج میں شگفتگی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمھارے پانچوں بھائیوں میں مجھے تمھارا چھوٹا بھائی پسند ہے۔ ماشاء اللہ اس کی طبیعت گھر بھر سے اچھی ہے۔

**طبیعت اچھی ہونا**:۔ (۲) ملالت دفع ہونا، بیماری دور ہونا، مرض جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ارے بھئی کہاں تھے۔ تم تو بہت دنوں کے بعد دکھائی دیے۔ دبلے بہت ہو گئے ہو طبیعت تو اچھی ہے۔ کیا کچھ بیمار تھے؟

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔ جیسے "تم جاؤ۔ میں نہیں جاؤں گا۔ جب ایک دفعہ کہہ دیا کہ طبیعت اچھی نہیں ہے۔ تو بار بار اصرار کیوں کرتے ہو؟"

**طبیعت اعتدال پر آنا**:۔ طبیعت کا اپنی اصلی حالت پر آ جانا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے اتنا پرہیز کیا تو اب خدا خدا کر کے طبیعت اعتدال پہ آئی ہے۔

**طبیعت اک سو ہونا**:۔ مطمئن ہونا۔

(فقرہ) جب تک خیریت نہیں معلوم ہوتی طبیعت اک سو نہیں ہوتی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ "اک سو" کی جگہ "یک سو" بولتے ہیں۔ "اک سو" عوام اور جاہلوں کی زبان ہے۔ طبیعت یک سو ہونا کا مفہوم ہے اطمینانِ قلب حاصل ہونا، خاطر جمع ہونا۔

**طبیعت اُکھڑنا**:۔ دل اچٹنا، خاطر برداشتہ ہونا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

اکھڑی باتوں سے اکھڑتی ہے طبیعت اپنی
مہرباں تم میں کبھی ایسی جہالت تو نہ تھی — بحر

**طبیعت اُلٹ پلٹ ہونا**:۔ مالش ہونا، جی متلانا۔ طبیعت کا ہیجان میں پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ آج ایک مہتر کو ہم نے چاولوں کے ساتھ اوجھڑی کھاتے جو دیکھا تو طبیعت اُلٹ پُلٹ ہو گئی۔

**طبیعت اُلٹ جانا**:۔ مزاج میں تبدیلی ہونا، دماغ میں خلل ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کہتے ہیں لوگ تیری طبیعت الٹ گئی
یہ جانتے نہیں مری قسمت الٹ گئی — داغ

**طبیعت اُلجھنا**:۔ دل پریشان ہونا، گھبرانا، گھبراہٹ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھلتے نہیں تم داغ طبیعت ہے الجھتی
اچھے کسی عیار سے مکار سے الجھے — داغ

**طبیعت اُوب جانا**:۔ طبیعت اکتا جانا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہمسائی تین دن سے اپنی لڑکی کی طلاق کا ذکر کر رہی ہے سنتے سنتے طبیعت اُوب گئی۔

**طبیعت ایک رنگ پر نہ رہنا**:۔ ایک حال پر طبیعت کا قائم نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

محلِ صرف:۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر تلوّن ہے۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں۔ (سیر کہسار)

**طبیعت آزمانا**:۔ فکرِ شعر و سخن کرنا۔ اردو صرف، فصیح، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ حضور کا حکم ہوا کہ خمسۂ نظامی پر سب نے طبیعتیں آزمائی ہیں تم بھی فکر کی رسائی دکھاؤ۔ (دربارِ اکبری)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر اس محل پر طبع آزمائی بولتے

**طبیعت آشنا ہونا**:- میل کھانا۔ رغبت ہونا، مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے تمیزوں سے طبیعت آشنا ہوتی نہیں
چاہنے والا ہوں میں محبوب خوش اوقات کا — بحر

**طبیعت آنا**:- ۱ کسی سے عشق ہونا، کسی پر دل آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زندگی سے جو امانت تو خفا رہتا ہے
سچ بتا دے تری کس پر ہے طبیعت آئی — امانت لکھنوی

قول فیصل:- اس محل پر "دل آنا" زیادہ مستعمل بھی ہے اور فصیح بھی۔

**طبیعت آنا**:- ۲ رجحان ہونا، متوجہ ہونا، میلان طبع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- اس کا استعمال دو صورتوں سے ملتا ہے ۱ طبیعت اِدھر آنا ۲ طبیعت اس طرف آنا۔ اثبات میں بھی بولتے ہیں اور نفی میں بھی۔

(آنا) اس طرف جو طبیعت آئی ہے
جی میں کیا آپ کے سمائی ہے — (فریب عشق)

(نہ آنا) جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت اِدھر نہیں آتی — غالب

ایسے محل پر زیادہ تر غالب کا مندرجہ بالا شعر بطور ضرب المثل بولا جاتا ہے۔

**طبیعت باغ و بہار ہونا**:- دل خوش ہونا، طبیعت کا فرحناک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوش نویسوں میں طبیعت تھی بڑی باغ و بہار
ہے نکالا ہوا جس کا اجی گلزار کا خط — جان صاحب

**طبیعت بانکی ہونا**:- طبیعت میں بانکپن ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بناوٹ کی ضرورت کیا تصنع کی ہے حاجت کیا
طبیعت ہو جو بانکی شعر بانکا ہو ہی جاتا ہے — جلیل

**طبیعت بجھ جانا**:- امنگ جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طبیعت بجھ گئی ہے جاہ جھٹ کر مرنے والوں کے
دل مردہ چراغ کشتہ ہے گور غریباں کا — حسین بیان جاہ

**طبیعت بحال رکھنا**:- طبیعت خوش رکھنا طبیعت ٹھیک رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- میری دوا کی ایک خوراک چوبیس گھنٹے طبیعت بحال رکھتی ہے۔

**طبیعت بحال رہنا**:- (لازم ہے) دل خوش رہنا، مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- صبح کی ٹھنڈی ہوا کھا کر طبیعت تمام دن بحال رہا کرے گی۔ (بنات النعش)

**طبیعت بحال ہونا**:- ۱ طبیعت کا خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم بر طرف ہو آمد رشک مسیح ہے
نام خدا ہے آج طبیعت بحال کیا — امانت

**طبیعت بحال ہونا**:- ۲ مرض سے افاقہ ہونا، طبیعت کا رو بہ اصلاح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دم بدم خبر آتی کہ اب طبیعت بحال ہے اور اس وقت ذرا ضعف زیادہ ہے۔ (دربار اکبری)

**طبیعت بدلنا**:- مزاج میں تبدیلی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں راہ وفا میں کچھ قیام ان کی طبیعت کو
یہاں بدلی وہاں بدلی وہاں بدلی یہاں بدلی — شرف

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت طبیعت بدل جانا بھی رائج ہے۔

قوت سے ضعف قہر سے رحمت بدل گئی
قبضہ کو دیکھتے ہی طبیعت بدل گئی — تعشق

**طبیعت برہم ہونا**:- غصہ آنا۔ مزاج برہم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برہم نہ اس قدر ہو طبیعت حضور کی
جلیبے ہوا قصور جو تعریف حور کی — اختر مینائی

**طبیعت بری ہونا**:- بد طینت ہونا، طبیعت میں خرابی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قسمت بری سہی پہ طبیعت بری نہیں
ہے شکر کی جگہ کہ شکایت نہیں مجھے — غالب

**طبیعت بڑھی ہونا**:- طبیعت میں جولانی ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طبیعتِ بستہ**:- (باضافت) رکی ہوئی طبیعت، وہ طبیعت جس میں روانی نہ آئی ہو۔ فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا چیز ہو عبارت رنگیں میں شرح شوق
خط کی طرح طبیعت بستہ اگر کھلے — آتش

**طبیعت بشاش رہنا**:- دل خوش رہنا، مزاج میں شگفتگی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- یہ کیا کہ رشتائیل، چھاکر، ابگ، ذہیلیہ لڑکیاں خدمت گار ہر وقت موجود۔ ان کے عوض چودہ چودہ پندرہ پندرہ برس کی حور وش معشوقیں ہوں تو روح کو بالیدگی ہو اور طبیعت ہر دم بشاش رہے۔ (سیر کہسار)

**طبیعت بشاش ہونا**:- دل کو سرور ہونا، طبیعت کو فرحت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- بدمعاشوں اور خونیوں اور جواریوں

اور شہدوں کا تو مجمع اور یہ بے تکلف سر کھولے ہوئے کھڑی ہیں اور چونکہ کالی کالی گھٹا خوب گھر کے آئی تھی اور طبیعت بشاش تھی، لہٰذا لہرا لہرا کے گانے لگیں۔ (سیر کہسار)

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے مرض میں اچھا خاصا افاقہ ہونے کی وجہ سے طبیعت بحال ہونا۔ جیسے "ڈاکٹر صاحب آپ کی اس دوا سے کافی فائدہ ہوا۔ اب طبیعت بشاش ہے۔ آج کچھ بھوک بھی معلوم ہوئی۔"

**طبیعت بگڑنا:۔** جی متلانا، متلی ہونا، دل متلانا۔ دل خفا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طبیعت بگڑنا:۔** مزاج کا ناساز ہونا یا کوئی مرض لاحق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ خان اعظم کی بہن خان خاناں کی بیگم مدت سے بیمار تھیں... ایسی طبیعت بگڑی کہ وہیں چھوڑنا مناسب معلوم ہوا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے فرط محبت کی وجہ سے دل کی حالت دگرگوں ہونا۔

دیکھتے ہیں جو وہ آئینہ تو کہتا ہے یہ عکس
تم تو بنتے ہو بگڑتی ہے طبیعت میری — امیر

**طبیعت بھاری ہونا:۔** طبیعت سست ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بد پرہیزی کی وجہ سے طبیعت کچھ بھاری ہو گئی ہے۔

**طبیعت بھاگنا:۔**

محل صرف:۔ کھانا تیار ہوا۔ نوکر نے آگے لاکر رکھا۔ مگر کھاتا کون، میری طبیعت تو اس کی صورت سے بھاگتی تھی۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**طبیعت بھر آنا:۔** دل غمگیں ہونا، رونے کو دل چاہنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

گنگناتے ہوئے میدان کے سناٹے میں
آپ ہی آپ طبیعت مری بھر آتی ہے — جوش (ملیح آبادی)

قول فیصل:۔ اب عام طور سے اس محل پر "دل بھر آنا" کہتے ہیں۔

**طبیعت بھر بھرانا:۔** کسی کی طرف رجحان ہونا، بے اختیار کسی چیز کو پانے کی خواہش پیدا ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

خدا جانے ہمارا حال صورت دیکھ کر کیا ہو
کہ اس کا حسن سن سن کر طبیعت بھر بھراتی ہے — داغ

**طبیعت بھر جانا:۔** دل بھر جانا، طبیعت سیر ہو جانا، مانوس شے یا شخص سے دل اچاٹ ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طبیعت کوئی دن میں بھر جائے گی
چڑھی ہے یہ ندی اتر جائے گی — داغ

قول فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "دل بھر جانا" بولتے ہیں۔

**طبیعت بہلانا:۔** (متعدی) سیر و تفریح سے اپنے یا کسی کے دل کو خوش کرنے کی کوشش کرنا، ایسی باتیں یا ایسا کام کرنا جس سے مایوس دل تسکین پائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دق کے مریض کے لیے جہاں اور سب احتیاطیں ضروری ہیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر وقت اس کے دل کو خوش رکھا جائے۔ کوئی دوسرا یا خود مریض اپنی طبیعت کو بہلاتا رہے۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم "طبیعت بہلنا" یا "بہل جانا" بھی فصیح و رائج ہے۔

کیونکر یہاں تمہاری طبیعت بہل گئی
اتنی ہی زندگی تھی بے نفس گھٹ گئی — مصحفی

**طبیعت بے چین کرنا:۔** دل میں اشتیاق پیدا ہونا، تڑپا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خوب۔ یار تم بھی صورت تو دکھا دو خدا کے لیے۔ واللہ تم نے تو طبیعت بے چین کر دی۔ (سیر کہسار ص ۲۱۶)

**طبیعت بے قابو ہونا:۔** طبیعت پر قابو نہ رہنا، دل پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع یہاں قابو سے بے قابو طبیعت ہوئی جاتی ہے — داغ

**طبیعت بے لطف رہنا:۔** جی بدمزہ رہنا، طبیعت کا اپنی اصلی حالت پر نہ رہنا، مزاج ناساز رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انھوں نے جواب دیا یہاں طبیعت بے لطف رہتی تھی میں پہاڑ چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے حکم سے تین مہینے نینی تال پر رہا۔ اب آپ کی دعا سے صحیح و تندرست ہوں۔ (سیر کہسار)

**طبیعت بے لطف ہونا:۔** جی بدمزہ ہونا، طبیعت کا اپنی اصلی حالت پر نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب سے شکار سے آئی ہوں طبیعت بہت بے لطف ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ نشے کی چیز جو عادت میں داخل ہو گئی ہو اور وقت پر نہ ملے جب بھی یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "کیا کہیں بوتل میں اس وقت ایک بوند تک نہیں ورنہ آپ کو ضرور مزہ چکھاتے۔ اس وقت طبیعت بے لطف ہے۔ بندہ ہر روز دو وقت شراب کا عادی ہے۔" (فسانۂ آزاد)

**طبیعت بے مزہ ہونا** :- طبیعت بے لطف ہونا، مزاج درست نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ب۔ بس اب چپکے ہی بیٹھے رہو صاحب زبان کھلواؤ مت۔

ع۔ ہم نے کیا تصور کیا۔ خواب تم دیکھو۔ دھر جائیں ہم

ب۔ اس وقت طبیعت بے مزہ ہوتی تو سیر دیکھیے۔ (سیر کہسار)

**طبیعت پانی ہونا** :- طبیعت میں روانی ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

طبیعت سحر کی ہر چند ہر رنگ میں پانی — میر امداد علی
مگر چھیل کی صورت عرق ہے بے زبانی کا — بحر لکھنوی

**طبیعت پر اختیار نہ ہونا** :- دل پر قابو نہ ہونا، طبیعت بس میں نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ اختیار کسی کا نہیں طبیعت پر
یہ جس پہ آتی ہے بے اختیار آتی ہے — جلیل

**طبیعت پر آنا** :- دل میں آنا، دھیان میں آنا، جی چاہنا۔ اردو صرف، متروک۔

اگر آجائے کچھ طبیعت پر
پڑھنا قرآن میری تربت پر — شوق لکھنوی

**طبیعت پر بار ہونا** :- دل کا قبول نہ کرنا، کسی حد تک برداشت نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوددار طبیعت پہ مری بار ہے یہ بات
وہ آئیں تو آئیں کوئی پیغام نہ آئے — اکمال لکھنوی

**طبیعت پر بوجھ پڑنا** :- ذہن پر زور پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھیے پھر نہ اٹکے معنی
جب طبیعت پہ بوجھ پڑتا ہے — داغ

**طبیعت پر بوجھ ڈالنا** :- غور و فکر کرنا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب مستعمل نہیں۔ ایسے محل پر موجودہ دور میں "دماغ پر زور ڈالنا" کہتے ہیں۔

**طبیعت پر جبر کرنا** :- دل کو زبردستی کسی کام پر آمادہ کرنا، طوعاً و کرہاً کوئی کام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اکثر لوگوں سے پوچھا کہ بھئی صاحبزادے مدرسہ کیوں چھوڑ بیٹھے؟ تو جواب یہی پایا کہ اقلیدس کی شکل سے نفرت ہے۔ جبر و مقابلہ سیکھنا طبیعت پر جبر کرنا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طبیعت پر چھانا** :- دل و دماغ پر کسی کے تصورات کا غالب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو دل کو محبت کے مزے لئے ہوئے ہیں
وہ اپنی طبیعت پہ ابھی چھائے ہوئے ہیں — صابر

**طبیعت پر چھوڑ دینا** :- (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) فیصلے کا کسی کو پورا پورا اختیار دے دینا، کسی کی خواہش، خوشی یا رائے پر چھوڑ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

احباب مجھ کو اُن کی طبیعت پہ چھوڑ دیں
کچھ اور اس مریض کی تدبیر ہے عبث — قدر بلگرامی

قول فیصل :- اب ایسے محل پر بغیر لفظ "طبیعت" کے صرف "اُن پر یا کسی پر چھوڑ دینا" زیادہ بولتے ہیں۔

**طبیعت پر رکھ لینا** :- مصمم ارادہ کر لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خدا رکھے وہاں قتل عدو کیا، وصل عاشق کیا
سبھی آسان ہیں ان کو اگر رکھ لیں طبیعت پر — جلیل

قول فیصل :- اب اس محل پر "دل پر رکھ لینا" زیادہ رائج ہے۔

**طبیعت پر زور پڑنا** :- دماغ کا غور و فکر میں مصروف ہونا، ذہن میں سوجھ بوجھ کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- شطرنج میں طبیعت پر زور پڑتا ہے اور گنجفے میں حافظے پر۔ (توبۃ النصوح)

**طبیعت پر زور دینا** :- خوب غور و فکر کرنا، طبیعت کو راغب کرنا، دل لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اپنے شعر کی حیثیت کا موازنہ کر کے اس پر پھر غور کرتے اور طبیعت پر خود دوسری مرتبہ زور دے کر اور بہتر کہنے کی کوشش کرتے تھے۔ (مقدمۂ صحیفۃ القوم)

**طبیعت پر زور ڈالنا** :- غور و فکر کرنا، ذہن کو راغب کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- شاہ صاحب نے ان کی غزل کو دیکھ کر بے اصلاح پھیر دیا اور کہا کہ طبیعت پر زور ڈال کر کہو۔ (آب حیات)

قول فیصل :- اس محل پر زیادہ تر "طبیعت پر زور دینا" بولتے ہیں۔

**طبیعت پر گراں ہونا** :- (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) دل کا قبول نہ کرنا، کسی حد تک ناگوار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میرا یہاں رہنا اگر آپ کی طبیعت پر کچھ گراں ہو تو میں کہیں اور چلا جاؤں۔ پائے مرا لنگ نیست ملک خدا تنگ نیست۔

**طبیعت پر گراں گزرنا** :- (کسی اسم یا ضمیر

کے ساتھ) ناگوار خاطر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میں جو اُن کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو ان کے چہرے سے ظاہر ہوتا کہ میری بات طبیعت پر گراں گزر رہی ہے۔ تیور کچھ خراب ہو جاتے ہیں مگر منھ سے کچھ نہیں کہتے۔

**طبیعت پر گرانی آنا** :۔ (کنایۃً) ناگوار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تاثیرِ مۓ ناب کی کیا روح فزا ہے
کچھ اس سے طبیعت پہ گرانی نہیں آتی — داغؔ

قولِ فیصل :۔ انھیں معنی میں "طبیعت پر گرانی ہونا" بھی بولتے ہیں۔

**طبیعت پریشان کرنا** :۔ (متعدی) دل میں فکر و اندیشہ پیدا کرنا، الجھن میں ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یاد زلفِ یار آئی دل کو سودا سا ہوا
بوئے سنبل نے طبیعت کی پریشاں باغ میں — آتشؔ

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "طبیعت پریشان ہونا" بھی فصیح و رائج ہے۔ جیسے
"بھٹّن۔ آج کچھ طبیعت پریشان سی ہے۔ واللہ اعلم کیا سبب ہے پریشانی کا باعث کیا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا۔
عباسی۔ اے دشمنوں کی طبیعت پریشان ہو۔ روز نصیب ہو موذی کے واسطے
دنیا میں کوئی ہو نہ پریشاں سوائے زلف" (امیر کہسارم)

**طبیعت پہچاننا** :۔ مزاج پہچاننا، از روئے حکمت کسی کے خاص نوع طبیعت سے واقف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ وہ طبیب کامل کی طرح ہر مضمون کی طبیعت کو پہچانتے تھے کہ کون سا ہے کہ سادگی میں رنگ دے جائے گا اور کون سا رنگینی میں۔
(دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے کسی کی عادت اور طور طریق سے واقف ہونا، مزاج دان ہونا۔ جیسے "میں نے آپ کی طبیعت اچھی طرح پہچان لی ہے۔ اب کبھی خلاف مزاج بات نہ کروں گا۔"
سلبی معنی میں بھی اس کا استعمال ہے جیسے "آپ نے ابھی میری طبیعت نہیں پہچانی ہے ورنہ ایسی بات مجھ سے نہ کرتے۔"

**طبیعت پھرنا** :۔ نفرت ہونا، جی اکتانا، دل نہ چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گوارا نہیں دل کی شرکت بھی ہم کو
محبت میں یاں تک طبیعت پھری ہے — داغؔ

قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت "طبیعت پھر جانا" بھی مستعمل ہے۔
"پھر گئی آپ کی دو دن میں طبیعت کیسی
یہ وفا کیسی تھی صاحب یہ مروت کیسی" — اکبر الہ آبادی
بصیغۂ جمع "طبیعتیں پھرنا" بھی رائج ہے۔

رہ کر ہم اس چمن میں کریں کیا کہ مصحفیؔ
ہم سے طبیعتیں تو گل و خار کی پھریں — مصحفیؔ

**طبیعت پھسلنا** :۔ طبیعت کا مائل ہونا، فریفتہ ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

کیسی ہر بار پھسلتی ہے طبیعت اپنی
کبھی الفت ہے، ہے سینے پہ کبھی شانے پر — قدرؔ بلگرامی

**طبیعت پھیکی ہونا** :۔ (۱) بیمار ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طبیعت پھیکی ہونا** :۔ (۲) امنگ باقی نہ رہنا، حوصلہ باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

غم کے ہاتھوں سے ہو گئی پھیکی
جان صاحب کی تھی طبیعت شوخ — جان صاحب

**طبیعت تلے اوپر ہونا** :۔ جی متلانا، طبیعت کا مالش کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ جب سے آم کھائے ہیں، پیٹ جیسے اوٹ رہا ہے طبیعت تلے اوپر ہو رہی ہے۔

**طبیعت تیز ہونا** ۔ مزاج میں شوخی ہونا، طبیعت میں جولانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکلی جو زمیں دم میں اسیرؔ اس کو کیا طے
صرصر سے کہیں بڑھ کے طبیعت ہے مری تیز — اسیرؔ

**طبیعت ٹھس ہونا** :۔ طبیعت میں روانی جاتی رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح۔

گرمی سے طبیعت جو یہ ٹھس ہوتی ہے
آواز مری بانگِ جرس ہوتی ہے — (اودھ پنچ)

**طبیعت ٹھہر جانا** :۔ تسکین ہونا، تسلی ہونا، اضطراب رفع ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جب سوئے خیمۂ شبیرؑ نظر جاتی ہے
کچھ طبیعت دلِ مضطر کی ٹھہر جاتی ہے — تعشق

قولِ فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے "مرض کو افاقہ ہونا"۔

رخصت طلب جلد ہوئے عیسیٰ زماں
بالیں پہ تم جو آئے طبیعت ٹھہر گئی — شعور لکھنوی

**طبیعت ٹھکانے کر دینا** :۔ (متعدی) مرمّت کر دینا، مار پیٹ کے سیدھا کر دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ بہت تیزی نہ دکھاؤ۔ ورنہ ابھی طبیعت ٹھکانے کر دوں گا۔

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "طبیعت ٹھکانے ہو جانا" بھی زبانوں پر ہے، جیسے "اتنا ماروں گا کہ طبیعت ٹھکانے ہو جائے گی۔ ابھی برابر سے جواب دیتا ہے مردود کہیں کا۔"

**طبیعت ٹھکانے ہونا**:۔ خاطر جمع ہونا، طبیعت میں یکسوئی آنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میاں بدیع الزّماں صاحب بہت جھلّائے۔ ٹھان لی کہ اس شاعر کی کسی وقت جب طبیعت ٹھکانے ہوگی، خوب دل کھول کر ہجو کریں گے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں طبیعت ٹھکانے نہ ہونا بھی بولتے ہیں۔

فراق یار میں منھ سے کہوں کچھ کچھ نکلتا ہے
طبیعت ہی ٹھکانے ہو نہ دل ہی اپنا یکسو ہو (بلگرامی) قدر

**طبیعت ٹھیک کرنا**:۔ (طنز آمیز غصّے کے محل پر) بگڑے ہوئے مزاج کو مار پیٹ کے یا ڈانٹ ڈپٹ کے یا اور کسی سخت عمل سے درست کر دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ برابر ستاتا چلا آرہا ہوں اگر کبھی غصّہ آگیا تو مار مار کے طبیعت ٹھیک کر دوں گا۔

**طبیعت ٹھیک ہونا**:۔ مزاج کا صحیح ہو جانا، مرض کا دور ہونا، طبیعت درست ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دو مہینے مسلسل بخار میں مبتلا رہا، جب سے ڈاکٹر رفیق حسین کا علاج شروع کیا ہے، اب طبیعت ٹھیک ہے۔

**طبیعتِ ثانیہ**:۔ دوسری طبیعت، وہ علّت جو مزاج بن جائے، وہ عادت جس میں مزاج کی سی کیفیت پیدا ہو جائے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب کوئی عادت اپنی آخری منزل تک پہنچ کے پرانی ہو جاتی ہے تو انسان کی طبیعتِ ثانیہ بن جاتی ہے۔

**طبیعت جلنا**:۔ دل جلنا، نفرت ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میں جہنم میں جلوں یا نہ جلوں ان کو کیا
واعظوں سے بھی طبیعت مری کیا جلتی ہے (صبا)

**طبیعت جمنا**:۔ دل لگنا، ذہن یکسو ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہیں جمتی نہیں اپنی طبیعت
خیال چار سو ہے اور میں ہوں (داغ)

**طبیعت جوان ہونا**:۔ طبیعت میں زور بھرا ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ محاورہ قلیل الاستعمال ہے۔ اس کا ایک مفہوم ہے "ذہن میں جوانوں کی سی جودت ہونا"، جیسے "نوجوان ولی عہد طبیعت کے بادشاہ تھے۔ ادھر یہ بھی جوان اور ان کی طبیعت بھی جوان۔" (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

طبیعت جوان ہونا بمعنی طبیعت میں زور بھرا ہونا کی جگہ اہلِ لکھنؤ "دل جوان ہونا" بولتے ہیں۔

**طبیعت جوش میں آنا**:۔ طبیعت میں جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر آگئی جوش میں طبیعت
امڈا دم فکر بحر جودت (دریائے تعشق) اختر

**طبیعت جوش میں آنا**:۔ طبیعت میں بہت جولانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طبیعت جوش میں آتی ہے مگر زبان حد اعتدال سے نہیں بڑھ جاتی۔ (دربار اکبری)

**طبیعت جھک کر دینا**:۔ (منشیری) دماغ پریشان کر دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمہاری بلا وجہ کی بک بک نے طبیعت جھک کر دی۔ الٹی مانتی ہو نہ سیدھی۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم طبیعت جھک ہو جانا (دماغ پریشان ہو جانا) بھی بولتے ہیں۔ جیسے آج کا پورا دن نوکروں کا حساب کرتے گزرا، طبیعت جھک ہو گئی۔

**طبیعت چاق ہو جانا**:۔ مزاج درست ہو جانا، طبیعت میں چستی آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ صبح سے ہاتھ پاؤں ٹوٹ رہے تھے چائے پیتے ہی طبیعت چاق ہو گئی۔

**طبیعت چالاک ہونا**:۔ طبیعت کا تیز ہونا۔ اردو صرف۔

رسوائے دہر گو ہوئے آوارگی سے تم
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے (نور اللغات) غالب

قولِ فیصل:۔ غالب نے "طبیعتوں کا چالاک ہو جانا" نظم کیا ہے جس کا صیغۂ واحد "طبیعت کا چالاک ہونا یا ہو جانا" ہے۔ "طبیعت چالاک ہونا"، بلا اضافہ حرف "کا"، ایک مہمل فقرہ ہے۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

**طبیعت چاہنا**:۔ خواہش ہونا، دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس تلوّن کے صدقے۔ پہلے آرام کو طبیعت چاہی، پھر گھوڑے کی سواری کا حکم دیا، پھر گاڑی تیار ہوئی۔ اور پلنگ پر جاکے لیٹے تو گویا گھوڑے بیچ کے سو رہے۔ (سیر کہسار)

**طبیعت چڑچڑی ہونا**:۔ بات بات پر غصّہ آنا۔ بیماری سے اٹھنے کے بعد مزاج ایسا ہو جانا کہ بات بات پر غصّہ اور رونا آئے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ابھی بچہ ہی میعادی بخار سے اُٹھا ہے طبیعت چڑچڑی ہو رہی ہے۔ اس کی باتوں کا برا ماننا بیکار ہے۔

**طبیعت چلنا** :۔ طبیعت میں روانی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ شاعر کی طبیعت کا کیا چلی تو چلی شعر پر شعر نکلتے چلے آتے ہیں۔

**طبیعت چلنا** :۔ طبیعت میں کسی چیز کی خواہش پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گر طبیعت مری چلتی ہے بجا چلتی ہے
دیکھ کر بخل مزاج امرا چلتی ہے　　شعور

**طبیعت چونچال ہونا** :۔ مزاج کی افسردگی اور اضمحلال دور ہونا، طبیعت میں تازگی آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ لڑکا آٹھ دن سے بیمار تھا، مضمحل پڑا رہتا تھا۔ خدا خدا کر کے بخار اترا ہے تو کچھ طبیعت چونچال ہوئی ہے۔

**طبیعت حاضر ہونا** :۔ طبیعت کا کسی کام کی طرف پورے طور سے مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا طبیعت مری حاضر ہے خدا ناظر ہے
شکل غائب ہے تصور میں مری خاطر ہے　　شعور

قولِ فیصل :۔ سلبی معنوں میں بطورِ استفہام بھی بولتے ہیں جیسے ہائے صف شکن کی کالک خال ہو اور میں اپنے ہوش و حواس سے چوکس رہوں۔ میرا معشوق نظر سے غائب ہو تو طبیعت کیونکر حاضر ہو۔　　(فسانۂ آزاد)

**طبیعت خداداد پائی ہے** :۔ ایسا ذہن پایا ہے جو نئے نئے اور انوکھے مضمون پیدا کرتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ یہ حضور ہی کا حصہ تھا۔ حاسن زمین! بارک اللہ۔ کیا خداداد طبیعت پائی ہے۔ واللہ کیا ذہن کی رسائی ہے۔　　(سیر کہسار)

**طبیعت خفا کرنا** :۔ آزردہ دل کرنا، رنجیدہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

چمن کی سیر سے نفرت ہمارے دل کو رہتی ہے
طبیعت کو خفا کرتی ہے صحبت خار کی گل سے　　آتش

**طبیعت خلاف ہونا** :۔ طبیعت برعکس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بس کہ اس بت کی طبیعت ہے زمانے سے خلاف
صبح پوشاک سیہ ہے تو سرِ شام سفید　　آتش

**طبیعت خوش ہونا (یا) ہو جانا** :۔ دل باغ باغ ہو جانا، کسی کی دل خوش کن بات سن کے دل کو خوشی حاصل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ شاباش خوجی شاباش۔ اس وقت طبیعت بہت ہی خوش ہو گئی۔ بے شک تم نمک حلال۔ تمہارے باپ دادا نمک حلال۔　　(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ طنزاً بھی اس کا استعمال ہے جو عوام کی زبان ہے جیسے شادی میں ہر ایک سے لڑ رہے تھے سب نے مل کے پیٹ دیا طبیعت خوش ہو گئی۔

**طبیعت خوگر ہونا** :۔ مزاج عادی ہونا، کوئی بات عادت میں داخل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طبیعت رفتہ رفتہ غم کی خوگر ہوتی جاتی ہے
جفا کم کر جفا ایذا پرور ہوتی جاتی ہے　　مسعود فانی

**طبیعت دار** :۱ شوخ طبع۔ فارسی ترکیب اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

آپ سا آدمی طبیعت دار
دل لگی ہے جسے نہ آئے قرار　　قلق

**طبیعت دار** :۲ ذہین، طباع، حاضر دماغ۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ داروغہ صاحب کہ طبیعت دار آدمی تھے انہوں نے اسی وقت پوریاں اور بولیاں کے قافیے میں اسی بحر و ردیف میں کچھ شعر موزوں کیے اور سنائے۔　　(سیر کہسار)

قولِ فیصل :۔ طبیعت دار ۱ و ۲ کی مثالوں سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ترکیب زیادہ تر لفظ آدمی کے ساتھ استعمال کی جاتی ہے۔ تنہا لفظ آدمی کے بغیر اس کا استعمال قلیل ہے۔ ذیل کے شعر میں تنہا استعمال کی گئی ہے جس میں ایک طرح کا نیا پن محسوس ہوتا ہے اور یہی نیا پن شعر کی جان ہے۔

دخل کامل سب فنوں میں قدر دانِ ہر کمال
کیوں نہ ہو قربان دل ایسے طبیعت دار کے　　سحر

**طبیعت داری** :۔ طباعی، ذہانت، ہوشیاری، ہوش مندی۔ اردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ حضرت وزیر جنگ کی طبیعت داری کے صدقے کہ دار السلطنت میں بیٹھے ہی بیٹھے اس قلعے کی فکر کی۔ روسی اس میں جم جاتے تو نکالنا مشکل تھا۔　　(فسانۂ آزاد)

**طبیعت دقت پسند ہونا** :۔ طبیعت کو مشکل سے مشکل کاموں کے سر انجام دینے کی عادت ہونا، مشکل سے کوئی چیز پسند خاطر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چوٹی کے شعر ہوں تو خوش آئیں یقیں اسیر
کتنی طبیعت آپ کی دقت پسند ہے

**طبیعت ڈانواں ڈول ہونا**:۔ نیت میں فتور ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ اس محل پر زیادہ تر زبانوں پر "نیت ڈانواں ڈول ہونا" ہے۔

**طبیعت کا راغب ہونا**:۔ میلان طبع ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اتنا ضرور ہوا کہ حسن آشنا طبیعت اس کی طرف راغب ہو گئی تھی۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**طبیعت کا رجوع ہونا**:۔ میلان طبع ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نسیم اگر اس کو اختیار کرتے بالضرور طبع زاد بھی ایسا ہی بحر ہوتا۔ بلند خیالی اور اختراع کا مادہ بھی اگر ہوتا تو ایسی شے کی طرف طبیعت کیوں رجوع ہوتی۔ (باختہ گلزار نسیم)

**طبیعت رکنا**:۔ طبیعت کا کسی کام کے کرنے سے باز رہنا، کسی کام میں ہچکچاہٹ ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

رکی وہاں ہے طبیعت بدگمانی سے محبت کی
چمن میں گل سے کھٹکا ہوں میں قرب خار پر کیا کیا — آتش

**طبیعت رندھی ہونا**:۔ طبیعت مضمحل ہونا، مزاج افسردہ ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

آقا کی تشنگی سے طبیعت رندھی ہوئی
نایاب جوتیاں تھیں سراسر گندھی ہوئی — عشق

قول فیصل:۔ ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ اس کے استعمال کی تین صورتیں ہیں ۱ طبیعت رندھی ہونا ۲ طبیعت رندھی ہوئی ہونا ۳ طبیعت رندھی رندھی ہونا۔

ع رندھی ہوئی ہے طبیعت شگفتگی پائے — اوج

ع کچھ طبیعت رندھی رندھی سی ہے — لا اعلم

**طبیعت رنگ پر آنا**:۔ دل کو لذت حاصل ہونا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع رنگ پہ آئی ہے طبیعت میری — امیر

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے طبیعت میں امنگ پیدا ہونا۔

نئے رنگ کے کھل گئے گل امیر
طبیعت جہاں رنگ پر آ گئی — امیر

**طبیعت رواں ہونا**:۔ شعر کہنے میں بیدار ہونا، طبیعت میں تیزی ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ع مثل دریا رواں طبیعت ہے — شعور

**طبیعت رو براہ ہونا**:۔ طبیعت اصلاح پر آنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع طبیعت بھی کچھ ہو چلی رو براہ (اختر شاہ اودھ)

**طبیعت روشن ہونا**:۔ طبیعت رواں ہونا، ذہن کو نئے نئے مضمون سوجھنا، طبیعت تیز ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طبیعت سحر کی روشن ہوئی جب وصف ابرو سے
ہوا فانوس مصراع مہ نو شمع مضموں کا — سحر

**طبیعت روکنا**:۔ طبیعت کو تیزی دکھانے سے باز رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چاہیئے وسعت قد یار میں مضمون بلند
ہم طبیعت کو دم فکر سخن کیا روکیں — صبا

**طبیعت روکے نہ رکنا**:۔ دل کا کسی طرح نہ ماننا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں جانتا ہوں کہ میرا آنا آپ کو ناگوار ہوتا ہے۔ مگر کیا کروں طبیعت سے مجبور ہوں یہ روکے نہیں رکتی۔

**طبیعت سست ہونا** (ہو جانا):۔ بخار کی آمد آمد یا معدے کی گرانی یا وقت بے وقت کھانا کھانے یا اور کسی وجہ سے طبیعت میں بھاری پن محسوس ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب نے آج کھانا دیر میں کھایا۔ اس سبب سے ذرا طبیعت سست ہو گئی ہے۔ حکم ہے کہ ہم کو ہرگز ہرگز نہ جگاؤ۔ (سیر کہسار)

**طبیعت سلجھی ہوئی ہونا**:۔ مزاج میں سنجیدگی اور متانت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ بہت سلجھی ہوئی طبیعت کے انسان ہیں۔ تم ان سے ملو گے تو تمھاری ساری الجھنیں دور ہو جائیں گی اور سارا معاملہ جلد سے جلد طے ہو جائے گا۔

**طبیعت سنبھالنا**:۔ صبر و تحمل سے کام لینا، ضبط کرنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

سودائے صور سے کم تر نہیں کچھ دل کے نالے ہیں
تبھی تک خیر ہے جب تک طبیعت کو سنبھالے ہیں

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "طبیعت سنبھالے رکھنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

اک دن نہ نبھنے دیتی ان کی تنک مزاجی
رکھتے نہ ہم طبیعت اپنی اگر سنبھالے — آتش

**طبیعت سنبھلنا**:۔ مزاج کا رو بہ اصلاح ہونا، بیمار کی طبیعت کا درستی پر آنا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

تم نے آکر مزاج پوچھ لیا
اب طبیعت کہاں سنبھلتی ہے — جلیل

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "طبیعت سنبھل جانا" بھی فصیح و رائج ہے۔

کیا کیا نہ پھر طبیب سے بگڑے گی دیکھنا
بیمار عشق کی جو طبیعت سنبھل گئی — جلال

**طبیعت سُن سے ہونا (یا) ہوجانا:۔** کسی اچانک صدمے یا ناگہانی آفت کے احساس سے دل کی ایک خاص کیفیت ہوجانا۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

ہوتی ہو سُن سے طبیعت جو جسیں جھولتے ہیں قدر
خیرے کاٹے یہ فصل خدا ساون کی بلاگی

**طبیعت سے:۔** از خود، آپ سے آپ، کوشش کے بغیر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی مضمون ہوتا ہو طبیعت سے اگر پیدا
یہ ہوتی ہو خوشی مجھ کو ہوا گویا پسر پیدا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ اس کے قبل 'اپنی' کا اضافہ کرکے 'اپنی طبیعت سے' بھی کہتے ہیں۔ جیسے "دیکھو ایک تخم خربزہ ہم نے بویا، اُس نے اپنی طبیعت سے اپنے کو ایک پودے اور چند پتوں میں ظاہر کیا" (فسانۂ آزاد)

کچھ عرصے سے عوام "دل لگاکے، دل سے اور دل کھول کے" وغیرہ معنوں میں بھی بولنے لگے ہیں جیسے "کل سب لوگوں نے مل کے خوب طبیعت سے ان کی کھچائی کردی۔ ایضاً۔ ہمارا یہ ذاتی کام ہے ذرا طبیعت سے کردینا۔

**طبیعت سے ایجاد ہونا:** ذہن سے کوئی چیز بطور خود بنائی جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اُن نہ ایک ظلم طبیعت سے ہو ہر وقت ایجاد
آپ یکتا ہیں زمانے کے ستمگاروں میں — لطافت

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی 'طبیعت سے ایجاد' ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔

**طبیعت سیر ہونا (یا) ہوجانا:** دل بھر جانا، نیت سیر ہوجانا، جو رغبت پہلے تھی وہ نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرنے کے دن قریب ہیں شاید کہ اے حیات
تجھ سے طبیعت اپنی بہت سیر ہوگئی — مرزا رسوا

**طبیعت کے واقف ہونا:** مزاج پہچاننا، کسی کا مزاج شناس ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ استاد مرحوم بادشاہ کے سامنے اپنا شعر یا غزل پڑھتے نہ تھے، طبیعت کے واقف تھے۔ اہل دربار میں سے کوئی سنا دیتا تو جو پسند آجاتا خوشی حضور کی تھی کہ یہ ہمارے نام سے مشہور ہو۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت شش و پنج میں ہونا:۔** طبیعت مخمصے میں ہونا، طبیعت میں یکسوئی نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ مزہ دل میں کچھ ندامت تھی
اک شش و پنج میں طبیعت تھی (فریب عشق)

**طبیعت شگفتہ ہونا:۔** دل بشاش ہونا، طبیعت میں تازگی آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اگرچہ آئی ہو برسات پھول پھولے ہیں
ہوئی شگفتہ طبیعت نہ ہم ملولوں کی — ناسخ

**طبیعت شناس:۔** ۱ طبیب حاذق، معالج کامل ۲ مزاج شناس۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ معنی نمبر ۱ میں اہل لکھنؤ نبّاض یا پھر طبیب حاذق ہی بولتے ہیں۔ اور معنی نمبر ۲ میں 'مزاج شناس' کہتے ہیں۔ غرض کہ طبیعت شناس کسی معنی میں نہیں بولتے۔

**طبیعت شوخ ہونا:۔** طبیعت میں چلبلاپن ہونا، مزاج میں تیزی ہونا، طبیعت میں شوخی بھری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شوخ ہر ایک کی طبیعت تھی
طرفہ بادش بخیر صحبت تھی — شوق لکھنوی

قولِ فیصل:۔ تیز اور ترّار بچوں کے لیے بھی اس محاورے کو استعمال کرتے ہیں۔

اے جانِ من بڑھاپے میں بھی تو جوان ہے
بچّوں کی طرح سے ہے طبیعت کمال شوخ — جان صاحب

**طبیعت شور پر ہونا:۔** طبیعت بہت جودت پر ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ادھر سے فرمائش زور پر اور ادھر سے طبیعت شور پر۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت صاف ہونا:۔** (لازم) مزاج درست ہونا، طبیعت ٹھیک ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ غرض یہ صلاح ہوئی کہ ہیضہ وبائی نہیں ہے، گلاب اور سونف کا عرق دیا جائے، صبح تک طبیعت صاف ہوجائے گی۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل:۔ اس کی منفی صورت 'طبیعت صاف نہ ہونا' بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "اس وقت تمھاری طبیعت صاف نہیں ہے تو کھانا نہ کھاؤ صبح تک بالکل ٹھیک ہوجاؤ گے"۔ 'طبیعت صاف ہونا' کا ایک مفہوم ہے زد و کوب ہونا، مرمّت ہونا، سزا ملنا ہے۔ عوام بولتے ہیں جیسے "برابر ٹال رہا ہوں جس دن مجھے غصّہ آگیا دو ڈنڈوں میں تمھاری طبیعت صاف ہوجائے گی"۔ ان معنوں میں بصورت متعدی (طبیعت صاف کردینا) اس کا صرف زیادہ ہے جیسے "دو ڈنڈوں میں طبیعت صاف کردوں گا کس بھول میں ہو"۔

**طبیعت ضدّی ہونا:۔** طبیعت میں ضد ہونا، طبیعت میں خلاف بات کرنے کی عادت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھوٹیں جب کلیاں پروں کی توڑ لیں یا سنبل
کس قدر ضدی طبیعت ہو مرے صیاد کی — مؤلف

**طبیعت عادی ہونا**:۔ کسی بات کی عادت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ تمہاری زبان میں لگام نہیں ہے ہم سے بدتمیزی سے بات کرتے ہو ہماری طبیعت ان باتوں کی عادی نہیں ہے۔

**طبیعت علیل ہونا**:۔ مزاج ناساز ہونا، طبیعت خراب ہونا، مرض لاحق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
طبیعت مری تھی نہایت علیل — اختر
کہا دل نے کہ عاقبت کچھ سبیل (شاہ اودھ)

**طبیعت قابو سے بے قابو ہونا**:۔ طبیعت کا ہاتھ سے بے ہاتھ ہونا، دل پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
ع یہاں قابو سے بے قابو طبیعت ہوئی جاتی ہے — داغ

**طبیعت قابو سے جانا**:۔ دل کا بے اختیار ہو جانا، طبیعت پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
ہائے پہلو سے گیا جس پہ دلِ زار آیا — راسخ
ہائے قابو سے گئی جس پہ طبیعت آئی (عظیم آبادی)

**طبیعت قابو میں رہنا**:۔ ذہن و دماغ بس میں رہنا، طبیعت اختیار میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محبت بلا اور پھر کس کی محبت، یارِ ناداں کی — داغ
کہا کیوں مجھ سے قابو میں طبیعت اپنی رہنے دو

**طبیعت کا ایک حال رہنا**:۔ مزاج میں کوئی تغیر نہ واقع ہونا، طبیعت کا جو حال ہو وہی مسلسل قائم رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
کیوں کر رہے ہمیشہ طبیعت کا ایک حال
دریا ہو پھر وہ خاک اگر جزر و مد نہیں — داغ
قولِ فیصل:۔ انھیں معنوں میں طبیعت ایک حال پر رہنا بھی رائج و فصیح ہے جس کا استعمال نفی کے ساتھ زیادہ ہے۔ جیسے "سکون سے کیا بیٹھوں، طبیعت ایک حال پر رہتی ہی نہیں۔"

**طبیعت کا بادشاہ**:۔ انتہائی سخی۔ اردو، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ نوجوان دلی عہد طبیعت کے بادشاہ تھے۔ ادھر یہ بھی جوان اور ان کی طبیعت بھی جوان۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت کا پلٹے کھانا**:۔ طبیعت کا حال یکساں نہ رہنا گھڑی میں کچھ ہو جانا گھڑی میں کچھ ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ تم لوگوں کے مزاج میں کس قدر تلون ہے۔ ایک رنگ پر طبیعت رہتی ہی نہیں، سیکڑوں پلٹے کھاتی ہے۔ (میر کہسار)

**طبیعت کا پھیکا ہونا**:۔ جی انمنا، علیل ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "پنڈا پھیکا ہونا" بولتے ہیں۔ طبیعت کا پھیکا ہونا دہلی کی زبان ہے۔

**طبیعت کا ٹھکانا نہ ہونا**:۔ مزاج میں تلون ہونا، عورتیں ایسے محل پر بولتی ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ وہ اعتبار کے قابل نہیں گھڑی میں اولیا گھڑی میں شیطان۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ کلثوم النسا بیگم کو یہ کیا ہوا ہے؟ یہ تو ایسی نہ تھیں؟ اور نہ ان سے اس طرح کی امید تھی۔ نہ جانے آج یہ کیا ہو گیا۔ انسان کی طبیعت کا بھی کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔ گھڑی میں کچھ ہے گھڑی میں کچھ ہے ہم کو بھلا کبھی یقین آتا کہ کلثوم النسا بیگم ایسی ہو جائیں گی کہ ننگ و ناموس کا خیال نہ رکھیں گی۔ (میر کہسار)
قولِ فیصل:۔ مثال بالا سے اس محاورے کی ایک باریک سی بات اور سمجھ میں آتی ہے وہ یہ کہ انسان یا آدمی، رئیسوں یا امیروں یا ایسے ہی دوسرے اسموں کے ساتھ اس محاورے کو زیادہ استعمال کرتے ہیں اور لفظ کچھ بھی درمیان میں لاتے ہیں۔ ایک دوسری مثال سے اس بات کی وضاحت اچھی طور سے ہوتی ہے "رئیسوں کی طبیعت کا کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔ ان کے قول کا اعتبار نہ فعل کا" (میر کہسار) کبھی کبھی مرد بھی بولتے ہیں۔

**طبیعت کا جودت کرنا**:۔ ذہن کا جولانی دکھانا، طبیعت کا نئے نئے مضمون پیدا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
کبھی تھا علم الٰہی کی طرف ذہن رسا — ذوق
کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت

**طبیعت کا چالاک**:۔ ہوشیار، سمجھدار، جہاں دیدہ، تجربہ کار۔ اردو، قلیل الاستعمال۔
قولِ فیصل:۔ بصیغہ جمع طبیعتوں کے چالاک بھی نظم کیا گیا ہے۔ ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔
رسوائے دہر گو ہوئے آوارگی سے تم — غالب
بارے طبیعتوں کے تو چالاک ہو گئے

**طبیعت کا رنگ**:۔ طبیعت کا انداز، مزاجی کیفیت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
اُس نے پوچھا مزاج کیسا ہے؟ — داغ
رنگ اب دیکھنا طبیعت کا

**طبیعت کا رنگ سادہ ہونا**:۔ سادہ مزاج

ہونا۔ طبیعت کا سادگی پسند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کو نفرت ہو زیب و زینت سے
ہو طبیعت کا ان کی سادہ رنگ — بنیاد حسین جاہ

**طبیعت کا قبول کرنا**:۔ گوارا کرنا، طبیعت کا کسی بات کی موافقت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ لوگ ہیں جو درد محبت کے آشنا
کرتی نہیں ہے ان کی طبیعت دوا قبول — آتش

**طبیعت کا گرا پڑنا**:۔ سست ہونا، نڈھال ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

**طبیعت کا لعل اگلنا**:۔ طبیعت کا رنگین مضمون پیدا کرنا۔

داغ کھانے سے نکلتے ہیں مضامین رنگین
لعل اگلتی ہے طبیعت مری لالہ بن کر — بیخود (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ وقتی طور سے بنایا ہوا صرف ہے۔ اس کو محاورے کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ طبیعت لعل نہیں اگلتی مگر شاعر نے اپنی استادی سے یہ لعل اگلوائے ہیں۔ محاورہ صرف "لعل اگلنا" ہے۔ اسی سے فائدہ اٹھا کے شاعر نے "طبیعت لعل اگلتی ہے" کہا ہے جو غلط بھی نہیں ہے اس لیے کہ اسی طرح کے سیکڑوں ایجادات زبان میں ہوئے ہیں اور اب تک ہوتے رہتے ہیں۔

**طبیعت کا لہریں لینا**:۔ دل میں امنگیں پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذرے مضموں کا ہے یہ جوش کہ اللہ اللہ
لہریں لیتی ہے طبیعت مری دریا ہو کر — جلیل

**طبیعت کا مالش کرنا**:۔ جی متلانا، متلی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جاگا تو پیٹ میں آگ جلتی ہوئی تھی۔ اٹھتے اٹھتے کئی مرتبہ طبیعت نے مالش کی... بہتیرا ضبط کیا، بہتیرا ٹالا آخر بڑے زور سے استفراغ ہوا۔ (توبۃ النصوح)

**طبیعت کا میل نہ کھانا**:۔ طبیعت کا کسی سے نہ ملنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

گو طبیعت تو گدگداتی تھی
پر کسی سے نہ میل کھاتی تھی — داغ

**طبیعت کا وجد کرنا**:۔ دل پر وجدانی کیفیت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب مثنوی کے اشعار بہت ہی اچھے لہجے میں پڑھتے تھے۔ ان اشعار سے قمرن اور نازو کو بھی لطف حاصل ہوا۔ اور ممتن اور اختر تو وجد کرنے لگے۔
ممتن: حضور اس شہر میں تو کوئی آپ کا جواب دینے والا نہیں ہے طبیعت وجد کرنے لگی۔
اختر: واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے میں یکتا ہیں۔ اے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہے۔ (سیر کہسار)

**طبیعت کا ہیجان**:۔ کسی خاص سبب سے مزاج کی یکسوئی باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گزشتہ سال کا بحران بھولا ہوں نہ بھولوں گا
طبیعت کا تری ہیجان بھولا ہوں نہ بھولوں گا — صفی

قول فیصل:۔ "طبیعت میں ہیجان ہے" بھی زبانوں پر ہے۔

**طبیعت کسل مند ہونا**:۔ تکان محسوس ہونا، جسم تھکا تھکا سا معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس وقت گیا تو سنا کہ نواب صاحب زنان خانے میں ہیں اور طبیعت کسل مند ہے۔ کیونکہ دیر میں کھانا کھایا تھا۔ (سیر کہسار)

**طبیعت کند ہونا**:۔ حاضر جوابی میں فرق آجانا، طبیعت ٹھس ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل کچھ افکار ایسے ہیں جن کی وجہ سے طبیعت کند ہو کے رہ گئی ہے۔

**طبیعت کو رغبت ہونا**:۔ پسند آنا، دل چاہنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا بجا خلقت طبیعت ہے
کہ طبیعت کو سب کی رغبت ہے — امیر (معارج الفضائل)

**طبیعت کو سرور حاصل ہونا**:۔ دل کو خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حضرت آپ کی گفتگو، عاشقانہ اور کلام صوفیانہ سے طبیعت کو سرور حاصل ہوا۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل:۔ انھیں معنی میں کمی کے ساتھ طبیعت کو لطف حاصل ہونا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "ان خیالات سے طبیعت کو عجب لطف حاصل ہوا۔" (آب حیات)

**طبیعت کو مناسبت ہونا**:۔ کسی بات سے لگاؤ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عربی فارسی میں آپ نے کمال حاصل کیا جس سے آپ کی طبیعت کو ایک خاص مناسبت ہے۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ)

**طبیعت کو میل ہونا**:۔ توجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملا جو تم نے لہو دست و پائے عاشق کا
نہ ہو گا میل طبیعت کو پھر حنا کی طرف — آتش

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ اسی محل پر "میلان طبع ہونا" بولتا ہے۔

**طبیعت کو وحشت ہونا**:۔ دل کو

پریشانی ہونا۔ گھبراہٹ سوار ہونا۔ طبیعت کا الجھن اور پریشانی میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اتنے میں میاں اختر آئے اور کہا خداوند آج ایک خبر مشہور ہوئی ہے خدا کرے غلط ہو۔
نواب: ارے یار خیریت تو ہے۔ خدا خیر کرے۔ آج جو صاحب آتے ہیں ایک نئی بات بیان کرتے ہیں۔
مہراج: میاں اختر صاحب خدا کا واسطہ جلد کہو، طبیعت کو وحشت ہوتی ہے۔ (سیر کہسار)

**طبیعت کھلنا**:۔ طبیعت میں تیزی اور روانی آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا چیز ہے عبارت رنگیں میں شرح شوق
خط کی طرح طبیعت لبستہ اگر کھلے — آتش

**طبیعت کِھنکِھنی ہونا**:۔ (بروزن [illegible]) مزاج میں چڑچڑاپن ہونا، ذرا ذرا سی بات میں رو دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

**طبیعت کی اصلاح ہونا**:۔ طبیعت معتدل ہونا، بدخوئی کا خوش خوئی سے مبدّل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں ممکن کہ ہو اصلاح ظالم کی طبیعت کی
لہے خونریز خنجر کو بجھائیں آبِ حیواں میں — ناسخ

**طبیعت کی افتاد**:۔ طبیعت کی ساخت۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر زبانوں پر افتادِ طبع

**طبیعت کی اُمنگ**:۔ دل کا ولولہ، دل کی رنگین خواہشیں۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ فرماتے تھے کہ ابتدائے عمر طبیعت کی امنگ، دل، باغ باغ تھا۔ آج ہم نے وہ غزل لکھی جواب تک کسی نے نہ لکھی تھی۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت کی آزادی**:۔ من مانی کرنا، جو دل میں آئے وہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طبیعت کی آزادی اور بے نیازی ان کی خداداد سلطنت معلوم ہوتی تھی۔ کئی مہینے کے بعد دفعۃً غائب ہو گئے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت کی جولانی**:۔ تیزی طبع، طبیعت کی روانی، ذہن کی جودت۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رات کو غزل کہنے بیٹھا، بارش ہونے لگی۔ طبیعت کی جولانی نے ایک گھنٹے میں تیس شعر کہلوا لئے۔

**طبیعت کے خلاف ہونا**:۔ ناگوارِ خاطر ہونا، مزاج کے خلاف ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کی عادتیں ان کو بدنام کر رہی ہیں۔ مگر میں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا اگر کہوں تو طبیعت کے خلاف ہو۔

**طبیعت کی شوخی**:۔ مزاج کا چلبلا پن، طبیعت کی تیزی، کلام کی شگفتگی۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طبیعت کی شوخی اور شعر کی گرمی دلوں میں اثر برق کی طرح دوڑی اور کلام کا چرچا بڑھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت کی روانی**:۔ ذہن کی جودت اور تیزی۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

چلیے پھریے پھر طبیعت کی روانی دیکھئے
صاف ہوتا ہے کہیں دریا کا پانی دیکھئے — صفی

**طبیعت کٹھل ہونا**:۔ ذہن کند ہونا، غبی ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جو بات بتاؤ یاد نہیں رہتی، جو سبق پڑھاؤ یاد نہیں ہوتا۔ اس لڑکے کی طبیعت عجیب کٹھل ہے۔

**طبیعت گدگدانا**:۔ دل میں امنگ پیدا ہونا، شراب پینے یا محبوب دل نواز سے ملنے یا اور کسی بات کے لیے بے تحاشا دل چاہنا، طبیعت کو بے چین کر دینے والا اشتیاق پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آمد آمد موسمِ گل کی ہوائی
پھر طبیعت گدگدائی دیکھئے — صبا

**طبیعت گردانا**:۔ طبیعت کو کسی طرف متوجہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

خلق وہ ہے تم جو گردانو طبیعت سوئے علم
صرف کا اک ایک مصدر، مصدرِ اخلاق ہے — رشک

**طبیعت گرمانا**:۔ ذہن میں کمال روانی پیدا ہو جانا، طبیعت کا جودت پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یا تو شعر ہی نہیں ہو رہے تھے یا اب جو طبیعت گرمائی ہے تو شعر ہیں ابلتے چلے آ رہے ہیں۔ ایک شعر کاغذ پر لکھ کے ختم نہیں کر پاتے کہ دوسرا ذہن میں آ جاتا ہے۔

**طبیعت گرم رہنا**:۔ طبیعت میں امنگ رہنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

عشق سے رہتی ہے طبیعت گرم
شعلہ رویوں کے ساتھ صحبت گرم — داغ

**طبیعت گری گری ہونا** (یا) **گری گری سی ہونا**:۔ بخار کی آمد آمد ہونا، کچھ نہ کرنے کو دل چاہنا، طبیعت میں بھاری پن محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کچھ طبیعت گری گری سی ہے لا علم

**طبیعت گرٹنا** :- طبیعت لڑنا، کسی بات کی تہ کو پہنچ جانا، نازک بات سوجھ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

خوب گرٹتی ہے طبیعت جب کہیں ہوتا ہے شعر
کیا تھنکاتی ہے کنویں ہر مصرع تر کی تلاش — شعور

**طبیعت گنگ ہونا** :- طبیعت کا ٹھس ہونا، طبیعت کا الجھن کھانا، طبیعت نہ چلنا۔ کچھ سمجھ میں نہ آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- میں دوپہر میں سونے کا عادی نہ تھا آج سو گیا جب سے اٹھا ہوں طبیعت گنگ ہے۔

**طبیعت گھبرانا** :- دل پریشان ہونا، طبیعت کا الجھن کھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قبر میں رکھ کے مجھے کہنے لگے
کیوں طبیعت اب تو گھبراتی نہیں — تعشق

**طبیعت گھنون ہونا** :- (بروزن گھنونی) نجس یا گندی چیزوں کا ذکر کرنا یا استعمال کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- چائے کی پیالی میں مکھی گر گئی تھی مگر تم نے نکال کے پھینک دی اور پی گئے تمہاری طبیعت بہت گھنونی ہے۔

**طبیعت گھنیانا** :- گھنونی اور گندی چیزوں یا باتوں سے طبیعت کا مالش کرنا، کسی چیز سے نفرت ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- جب سے بالائی کی برف میں مری ہوئی مکھی نکلی تب سے ایسی طبیعت گھنیائی کہ اب لائی کی برف کھانے کو دل نہیں چاہتا۔

**طبیعت لاابالی ہونا** :- مزاج میں بے پروائی ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جوانی کی امنگیں ہیں طبیعت لاابالی ہے
نہ تم دنیا میں خالی ہو نہ دنیا تم سے خالی ہے — داغ

**طبیعت لڑانا** :- (متعدی) طبیعت پر زور ڈالنا، ذہن لڑانا، توجہ ڈالنا، دل پر زور ڈالنا، متوجہ ہونا، عقل لڑانا۔ فرہنگ آصفیہ

قولِ فیصل :- یہ محاورہ باعتبار لکھنؤ غیر فصیح ہے۔

**طبیعت لڑنا** :- (لازم) کسی بات کی تہ کو پہنچ جانا، کوئی نازک بات سوجھنا، طبیعت کا خاص طور سے کسی کام کی طرف متوجہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آج کہتے ہو کیا طبیعت کو
عشق میں ابتدا سے لڑتی ہے — ذوق

قولِ فیصل :- اس کی تکمیلی صورت طبیعت لڑ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے "واہ واہ! سبحان اللہ!! خون کے لیے معنی رنگیں۔ واللہ اس لفظ سے شعر میں جان پڑ گئی، اچھی طبیعت لڑ گئی۔" (فسانۂ آزاد)

**طبیعت لگانا** :- دل لگانا، کسی پر مائل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

وہ طبیعت کو اپنی لاکھ لگائے
نوج ایسے سے کوئی آنکھ لگائے — (فریبِ عشق)

قولِ فیصل :- اس محل پر زیادہ تر دل لگانا بولتے ہیں۔

**طبیعت لگنا** :- دل لگنا، جی بہلنا، طبیعت متوجہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- کھیل کود میں تمہاری طبیعت خوب لگتی ہے۔ پڑھنے میں دل نہیں لگاتے ہو۔

قولِ فیصل :- اس کی منفی صورت طبیعت نہ لگنا نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

بہشت میں بھی نہ بے یار کے لگے گی طبیعت
مزاج پھیر سکے گا نہ حسنِ حور ہمارا — آتش

زیادہ تر دل لگنا یا نہ لگنا زبانوں پر ہے۔

**طبیعت لگی ہونا** :- خیال ہونا، تردد ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- تم نے خط جو نہیں بھیجا تھا تو طبیعت لگی ہوئی تھی کہ خدا جانے خط آنے میں دیر کیوں ہو گئی۔

قولِ فیصل :- اس محل پر دل لگا ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

**طبیعت لہرانا** :- دل چاہنا، امنگ پیدا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- نقل ہے کہ ایک شیخ ملکوتی صفات اشرف المخلوقات کی طبیعت لہرائی کہ سیر دریا کریں۔ (فسانۂ آزاد)

**طبیعت مالش کرنا** :- جی متلانا، طبیعت کا قے کرنے کی طرف مائل ہونا، پیٹ میں متلی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- جب سے کھانا کھایا ہے طبیعت مالش کر رہی ہے معلوم ہوتا ہے دال میں مکھی پڑی ہوئی تھی جو میں کھا گیا۔

**طبیعت مالوف ہونا** :- دل کو کسی سے انسیت ہونا، طبیعت کا کسی سے مانوس ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خاکساروں سے طبیعت اس قدر مالوف ہے
شاق ہے مجھ کو جھٹکنا گرد دامن گیر کا — تجر

**طبیعت مانوس ہونا**:- طبیعت کو کسی سے انس ہونا، دل کا کسی کو چاہنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- جب کتب بینی کا شوق ہوا تو پہلے دو ایک کتابوں میں تو دل نہ لگا۔ مگر رفتہ رفتہ طبیعت مانوس ہو گئی۔

**طبیعت مائل ہونا**:-۱ دل کا کسی کے اوپر فریفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع طبیعت پھر اک بت پہ مائل ہوئی — زند

قولِ فیصل:- کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ "پر" کا اضافہ کر کے یہ محاورہ استعمال میں آتا ہے۔ جیسا کہ زند کے مصرعے میں بھی ہے۔

**طبیعت مائل ہونا**:-۲ کسی بات کی طرف توجہ مبذول ہونا، کسی کام کی طرف دل کا راغب ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مناسب ہو طبیعت جس کی جس شے سے وہی سیکھے
کرو وہ فن جلد آئے گا طبیعت جس پہ مائل ہے — صفی لکھنوی

قولِ فیصل:- منفی صورت سے بھی رائج ہے۔ یہ مصدر دو طرح سے مستعمل ہے۔ پہلی صورت تو یہ ہے کہ کسی اسم یا ضمیر کے بعد "کی طرف" کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے "آزاد نے جھلا کر کہا کہ بھئی ہم کو آپ کا ساتھ اجیرن ہو گیا۔ یہاں ان باتوں کے قائل نہ ان خرافات کی طرف طبیعت مائل ہے" (فسانۂ آزاد)
دوسری صورت یہ ہے کہ بجائے "کی طرف" کے "پر" یا "پہ" کا اضافہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔

مجھے دوستی اُس سے حاصل نہ تھی — اختر
طبیعت کدورت پہ مائل نہ تھی (شاہ اودھ)

**طبیعت مٹی ہونا**:- دل پژمردہ ہونا، طبیعت مضمحل ہونا۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

چارہ گر مجھ سے مکدر ہے الٰہی کیا ہے
آج مٹی ہوئی جاتی ہے طبیعت میری — امیر

**طبیعت مچلنا (یا) مچل جانا**:- اچھی چیز کو دیکھ کر اس کے حصول کے لیے بار بار دل چاہنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

تمھاری نیت وفا کی حالت عدو کی حسرت مری طبیعت
بدل رہی ہے سنبھل رہی ہے نکل رہی ہے مچل رہی ہے

دیکھا جو حسن یار طبیعت مچل گئی
آنکھوں کا تھا قصور چھری دل پہ چل گئی — جلیل

**طبیعت محظوظ ہونا**:- دل خوش ہونا، مزاج شگفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اس وقت طبیعت حد درجہ محظوظ تھی دوشالہ رومال مرحمت کیا۔ (فسانۂ عبرت)

**طبیعت مرنجاں مرنج ہونا**:- ہر حال میں خوش رہنے والی طبیعت۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- طبیعت آپ کی یہاں تک مرنجاں مرنج واقع ہوئی تھی کہ مدت العمر میں آپ سے کسی شخص سے کبھی کسی قسم کا جھگڑا نہیں ہوا۔ (اردوئے معلّی)

**طبیعت مریل ہونا**:- طبیعت میں جوانی کی امنگ نہ ہونا۔ اردو صرف غیر فصیح رائج۔

دختر رز کا بھی جوبن نہ ابھارے جس کو
ایسی مریل کسی زاہد کی طبیعت ہوگی — اکبر

**طبیعت ملنا**:- مزاج کا موافق ہونا، خیالات کا ایک ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

آشنا شاعر نہ ہو جب تک نہیں صحبت کا لطف
دل نہیں ملتا طبیعت لے سحر ملتی نہیں — سحر

**طبیعت مناسب ہونا**:- طبیعت کو کسی شے سے مناسبت ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

ع مناسب ہو طبیعت جس کی جس شے سے وہی سیکھے — صفی

**طبیعت منغض ہونا**:- مزاج میں برہمی پیدا ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طبیعت منقبض ہونا**:- (منقبض: بروزن متحد) دل کا تنگ ہونا، دل کا گرفتہ ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طبیعت منقبض ہو جائے گی تاثیر صحبت سے
نہ رکھ تو اے گلِ تر غنچۂ دل تنگ سینے پر — جاہ

**طبیعت موافق ہونا**:- کسی کی طبیعت سے طبیعت کا ملنا، دو طبیعتوں کا یکساں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بخیلوں سے موافق ہو طبیعت کیوں نہ دنیا کی — آتش

**طبیعت موزوں ہونا**:- دماغ میں موزونیت ہونا، طبیعت کا شعر و سخن سے مناسبت رکھنا۔ اردو صرف، فصیح رائج۔

کور باطن ہو نہ ہو جس کی طبیعت موزوں
کوئی مضمون تو سوجھے گا جو اندھا ہو

**طبیعت میں اچپلا پن بھرا ہونا**:- مزاج میں شوخی بھری ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

گوری رنگت پہ گرمی صورت میں
اچپلا پن بھرا طبیعت میں (فریب عشق)

**طبیعت میں امنگ اٹھنا**:- دل میں کسی کام کو کرنے کا شوق پیدا ہونا۔ اردو صرف دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:- بیچ میں کبھی کبھی پھر طبیعت میں امنگ اٹھی مگر ایک آن کبھی دو دن ۱۰-۲۵ شعر ہوئے۔ پھر رہ گئے۔ (دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت میں امنگیں ہونا**:- دل میں جوش ہونا۔ اردو [illegible]

امنگیں طبیعت میں کچھ اور ہیں
ادائیں نئے ہیں نئے طور ہیں — تسلیم

**طبیعت میں اولوالعزمی ہونا**:- خیالات بلند ہونا۔ اُردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- آپ کی طبیعت میں ایک قسم کی اولوالعزمی تھی جس نے آپ کو گورکھپور چھوڑنے پر مجبور کیا۔ (رسالہ اُردوئے معلی)

**طبیعت میں آنا**:- دل میں آنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع آگیا ہو یہی طبیعت میں (فریبِ عشق)

**طبیعت میں بانکپن ہونا**:- مزاج میں بانکا پن ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بانکپن چوڑیوں کا تھا نہ طبیعت میں ذرا
سیدھا جوڑا سمجھے جھوٹوں کو نہ پہنے دیکھا (امانت)

**طبیعت میں بسنا**:- مزاج میں ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:- خود ستائی تو طبیعت میں بسی ہی تھی یاروں کے ٹہوکے نے اور بھڑکا دیا۔ (تنویر المشرق)

**طبیعت میں بل پڑنا**:- مزاج میں کجی ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ع ظالم کہاں سے تیری طبیعت میں بل پڑا (داغ)

**طبیعت میں بل ہونا**:- مزاج میں کجی ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

شکن تیری جبیں پر ہو کہ بل تیری طبیعت میں
ہمیں پروا نہیں اس کی مقدر اپنا سیدھا ہو (داغ)

**طبیعت میں جمع ہونا**:- حفظ ہونا، یاد ہونا، معلوم ہونا، ذہن میں ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:- ... لوازمات شاعری جو ایک ہونہار سخن ور کے لیے چاہئیں سب ان کی طبیعت میں جمع تھے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت میں جوانی کے جوش بھرے ہونا**:- طبیعت میں جوانی کی امنگیں زیادتی کے ساتھ ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:- منیر مرحوم کو جس قدر دعوے تھے اس سے زیادہ طبیعت میں جوانی کے جوش بھرے ہوئے تھے۔ (آبِ حیات)

**طبیعت میں جوش ہونا**:- دل میں امنگ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- فرماتے تھے کہ جوانی کا عالم تھا اور طبیعت میں جوش۔ (آبِ حیات)

**طبیعت میں ذوق و شوق پیدا ہونا**:- ولولہ پیدا ہونا، بے انتہا شوق پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:- ایک دن عرفی کے قصیدۂ نعتیہ کے اشعار پڑھ کر طبیعت میں ذوق و شوق پیدا ہوا۔ (آبِ حیات)

**طبیعت میں روانی آنا**:- ذہن میں جودت آنا، طبیعت میں تیزی آنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل فکر کے دریا میں یہ جب تک نہ ڈبوئے
شاعر کی طبیعت میں روانی نہیں آتی (داغ)

**طبیعت میں سختی ہونا**:- مزاج میں کڑا پن ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:- آپ کی طبیعت میں سختی مطلق نہیں ہے۔ نہایت نرمی سے پیش آتے ہیں۔ (رسالہ اُردوئے معلیٰ علی گڑھ)

**طبیعت میں کھوٹ ہونا**:- دل میں کسی کی طرف سے درپردہ برائی ہونا، دل صاف نہ ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نہ کھوٹ کیوں ہو طبیعت میں خوبرویوں کی
کہ جیسے دار کی چاندی کھری چلن میں نہیں (شاہ نصیر)

**طبیعت میں لہریں آنا**:- طبیعت میں امنگ پیدا ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

لہریں آتی ہیں طبیعت میں ہماری کیا کیا
برق وش پاس نہ ہو جب تو وہ برسات ہے کیا (داغ)

**طبیعت میں موج آنا**:- دل میں اُمنگ پیدا ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پیران روز روز آئی طبیعت میں موج
کہ آراستہ اور ملازم ہو فوج (شاہ ودود) (اختر)

**طبیعت میں ولولہ پیدا ہونا**:- دل میں کسی بات کا بے انتہا شوق پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:- ہم بھی ان دنوں یہی کتابیں دیکھ رہے تھے۔ عجب ولولہ طبیعت میں پیدا ہوا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طبیعت میں ہرج واقع ہونا**:- طبیعت میں یکسوئی نہ رہنا، طبیعت میں اعتدال باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- خلافِ عادت اگر بارہ بجے یا ایک بجے سوؤں تو طبیعت میں ہرج واقع ہو یا نہ ہو۔ فرمائیے؟ ضرور ہو۔ پھر ایسے کام کرنے سے کیا فائدہ جس میں صریحی نقصان متصور ہو۔ (سیر کہسار)

**طبیعت نازپر ہونا**:- مزاج کا نہ ملنا، طبیعت کا بہت نازاں ہونا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

طبیعت پھر مری کچھ ناز پر ہے
کوئی مطلب مگر آغاز پر ہو (شامِ غریباں)

**طبیعت ناساز ہونا**:- مزاج درست نہ ہونا، طبیعت خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیر ہی کیا چارہ گر ہو؟ کیوں گئے بہرِ علاج؟
کیا طبیعت کچھ نصیبِ دشمناں ناساز ہے (داغ)

**طبیعت نڈھال ہونا**:- طبیعت مضمحل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گردن میں بارِ طوق طبیعت نڈھال ہے
کیوں کر دکھائیں تم کو ہمارا جو حال ہے (تعشق)

**طبیعت نرالی ہونا:** عجیب مزاج ہونا، عجیب طرح کا دماغ ہونا، سب سے الگ مزاج ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بہائے ہیں در مضموں شرار آتش گل ہے
طبیعت اصغر موزوں کی دنیا سے نرالی ہے

**طبیعت نرم ہونا:**۔ دل میں جذبۂ رحم ہونا، مزاج میں نرمی ہونا، دل کا سخت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جتنے ہیں صاحب سخن ان کی طبیعت نرم ہے
ہے دلیل اس پر زباں میں استخواں ہوتا نہیں ناسخ

**طبیعت نفور ہونا:** طبیعت کا متنفر ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہم تمام عمر پرلے سرے کے بدمعاش اور آوارہ و عیاش رہے۔ یادِ الٰہی سے طبیعت نفور تھی۔ منہیات و معصیات سے بالکل اجتناب نہ کیا۔ (فسانۂ آزاد)

**طبیعت نہ لگنا:**۔ دل گھبرانا، دل اچاٹ ہونا، دل نہ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں شہر کا رہنے والا۔ آٹھ دن سے دیہات میں پھنسا ہوں میری طبیعت نہیں لگ رہی ہے۔

**طبیعت وجد کرنے لگنا:**۔ طبیعت انتہائی خوش ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ممّن۔ حضور اس شہر میں تو کوئی آپ کا جواب دینے والا نہیں ہے طبیعت وجد کرنے لگی۔

**طبیعت ہار جانا:**۔ ہمت ٹوٹ جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

صدمے سہنے کے لیے بھی ہے توانائی شرط
اب طبیعت غم فرقت سے بہت ہار گئی داغ

**طبیعت ہاتھ سے جاتی رہنا:**۔ دل پر اختیار نہ رہنا، طبیعت کا بے قابو ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نازسے اس نے جھٹک کر جو چھڑایا دامن
ہاتھ سے جاتی رہی میری طبیعت کیسی امیر

**طبیعت ہٹ جانا:**۔ نفرت پیدا ہو جانا، دل ہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دل پھٹے گئے اور طبیعتیں ہٹتی گئیں۔ مصنف

**طبیعت ہچکچانا:**۔ پس و پیش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چونکہ نظم لکھنے کا اتفاق عرصے سے نہیں ہوا ہے اس لئے طبیعت اڑیل گھوڑے کی طرح اس میدان میں آتے ہوئے ہچکچاتی ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**طبیعت ہری ہونا:**۔ دل خوش ہونا، دل شاد ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

طبیعت اپنی تب ساقی ہری ہو
گلابی سے جب منھ تک بھری ہو عزیز لکھنوی

قولِ فیصل:۔ اب زیادہ تر طنز کے ساتھ ہے جیسے "بہت اکڑتے تھے۔ دو ہی ہاتھوں میں بھیا کی طبیعت ہری ہو گئی"۔

**طبیعت ہلکان ہونا:**۔ تکان بڑھ جانا، کمزوری میں اضافہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ قمرہ اس بیماری کو تم بڑھانا چاہتی ہو رونے دھونے سے عارضہ اور طول کھینچے گا طبیعت ہلکان ہو گی۔ (فسانۂ آزاد)

**طبیعت ہونا:**۔ رغبت ہونا، دل آنا، عشق ہونا، میلانِ طبع ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ستیاناس جائے غارت ہو
اور پر جس کی کچھ طبیعت ہو شوق لکھنوی

**طبیعی:**۔ ۱ (بفتح اول و یائے معروف) ایک علم کا نام جسے علم طبیعات بھی کہتے ہیں۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہ کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعت جودت ذوق

**طبیعی:**۔ ۲ علم طبیعات کا جاننے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

جتنے دہریے ہیں طبیعتیں ناسخ
یہ ہے ان کے کلام کا آئین (سراج نظم ۵۶)

**طپاں:**۔ تڑپنے والا، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ موجودہ دور میں "طپاں" کا املا "تپاں" ہے اور اصولاً یہی صحیح بھی ہے۔

**طپانچہ:**۔ ۱ (بفتح اول و نون غنہ) تھپڑ، طمانچہ۔ فارسی، مذکر، متروک۔

پھر گیا منھ ترا غصے سے کہ جیسے نیا ہے
اک طپانچہ ہے مِن عیش و طرب کا مارا ظفر

قولِ فیصل:۔ بقول صاحب فرہنگ آصفیہ اس کا رسم الخط بائے موحدہ سے ہے۔ لیکن فصحائے عراق بائے فارسی سے بولتے ہیں "طپانچہ"، اصل "تپانچہ" تھا (توان = زور، قوت + چہ = کلمۂ نسبت) اہل لکھنؤ اب برابر "طمانچہ" ہی بولتے ہیں اور رسم الخط بھی یہی ہے۔

**طپانچہ:**۔ ۲ تیز ہوا کا جھونکا۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "طمانچہ" بولتے ہیں۔

**طپش:**۔ (صحیح املا تپش ہے) ۱ وہ اضطراب جو گرمی یا حرارت کے باعث ہو (مجازاً) ۲ گرمی، حدت، تمازت، بے قراری۔

کہن کا پاس نہ مجھ کو مزار کا ہے لحاظ
برا طپش کا ہو دو نو رسے شرمسار ہوں میں

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ صحیح معرب "طبش" ہے۔ کیونکہ بائے فارسی عربی میں نہیں آتی۔ یہ لفظ اصل میں تپیدن سے "تپش" تھا۔

آج کل اس کا املا تائے فوقانی سے بھی جائز ہے۔ اگلے لوگ طائے حطی سے لکھا کرتے تھے، لکھنؤ میں تعلیم یافتہ طبقہ طائے حطی سے اب بھی لکھتا ہے اور "ت" سے بھی اس کا رسم الخط اب رائج ہو چلا ہے۔

**طپنچہ**:۔ (اصل میں تفنگچہ یا تفلچہ ہے) تپنچہ۔ فارسی، مذکر۔

جائیں گے ہم چمن سے سینے پر دیئے ہوئے
شبو کے گل میں سیدھے طپنچے کیے ہوئے — مصحفی (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**:۔ اب طائے حطی سے اس کا رسم الخط متروک ہے۔ تائے فوقانی سے تپنچہ ہی لکھتے ہیں۔

**طحال**:۔ (بالکسر) تلی۔ عربی، مؤنث۔

ایذا اٹھائی کر کے محبت کے حوصلے
عشاق کو طحال ہوئی دل بڑھے نہیں — رشک (نور اللغات)

**قول فیصل**:۔ مثال درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ رشک نے طحالی یعنی تلی بڑھ جانے کا مرض نظم کیا ہے۔ اطبائے لکھنؤ اب طحال بمعنی تلی (جو ایک مشہور عضو ہے) کو مذکر ہی بولتے ہیں۔

**طُحال**:۔ (بالضم) تلی کی بیماری، وہ مرض جس میں تلی بڑھ جاتی ہے یا اس میں درد ہوتا ہے۔ عربی، مؤنث۔

سنتی ہوں یہ میں حکیم صاحب
مرزا کو طحال ہوگئی ہے — جان صاحب (نور اللغات)

**قول فیصل**:۔ باعتبار عربی صحیح بالضم ہی ہے مگر اہل لکھنؤ بالکسر ہی بولتے ہیں جو کثرت استعمال کی وجہ سے غلط نہیں ہے۔

**طرا جمانا**:۔ سکہ بٹھانا، رعب جمانا، حکم چلانا، حکم جمانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تو اپنی چاہ میں ڈوبا ہوا جو مجھ کو پاتی ہے
تو اس خاطر نا طرنا تی مجھ پہ تو طرا جماتی ہے — رنگین دہلوی

**طرّار**:۔ (بفتح اول و دوم مشدد) چرب زبان، لسان، تیز زبان، قینچی کی طرح زبان چلانے والا، بلا جھجک فرفر بولنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

**محل صرف**:۔ نواب صاحب نے کہا یہ دوسرا کا ہوتی بھئی تم ان سے نہ جیت پاؤ گے۔ یہ بڑی طرار ہیں۔ یہ نوک جھونک میں کیا جانے کیا کیا کہہ جائیں گی۔ (سیر کہسار)

**قول فیصل**:۔ اس کے ایک معنی شوخ، چنچل، چالاک اور ہوشیار بھی ہیں۔

شوخ، طرار، چلبلی، کمسن
حسن ابلا ہوا بہار کے دن — شوق لکھنوی

**طرّار**:۔ ۲ حیلہ گر، جیب کترا، اچکا، بدمعاش، اٹھائی گیرا۔ عربی، صفت، متروک۔

زلف بتاں کے ساتھ بندھے شاعروں کے ہاتھ
طراروں میں شمار ہوئے ایسے لٹ گئے — منیر

**طرار فرار**:۔ بہت طرار، نہایت شوخ بیباک اور چالاک، ترتریا، تیز زبان، وہ شخص جس کی زبان قینچی سی چلے، فرفر زبان چلانے والا، چلبلا، اچپل، چنچل، عیار۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے فرار مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کے معنی ہیں نہایت بھاگنے والا۔ چونکہ جو آدمی تیز اور پھرتیلا ہوتا ہے وہی خوب بھاگ سکتا ہے۔ پس اس وجہ سے اردو والوں نے اس کو طرار کا مرادف ٹھہرا لیا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ) اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

**طرارہ**:۔ (بفتح اول و دوم و چہارم) چوکڑی، پھلانگ، اچھل کود۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

غل ہوا توسن حر بھر کے طرارہ نکلا
کٹ گئی ہجر کی شب صبح کا تارا نکلا — تعشق

**قول فیصل**:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "طرارا" لکھا ہے۔ حالانکہ رسم الخط طرارہ ہی ہے۔

**طرارہ بھرنا**:۔ اچھلنا کودنا، چوکڑی بھرنا، قلانچیں بھرنا، جست و خیز کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آندھی بنا وہ رشک صبا رزم گاہ میں
پہنچا غزال بھر کے طرارہ سپاہ میں — تعشق

**طرار ہو جانا**:۔ تیز ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طرار ان کے گیسو تھے ابتدا سے پر اب
طرہ یہ ہے زباں بھی طرار ہوگئی ہے — امیر

**طرّاری**:۔ ۱ (بفتح اول و رائے مشدد) چالاکی، چلبلاپن، تیزی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**طراری**:۔ ۲ زبان کی شوخی، چرب زبانی، تیز زبانی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محل صرف**:۔ بچارے بڈھے پرانی لکیروں کے فقیر، طبیعت کی شوخی، زبان کی طراری۔۔۔ کہاں سے لائیں۔ (آب حیات)

**طرارے بھر جانا**:۔ برق رفتاری کے ساتھ گزر جانا، تیز دوڑ جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہجر میں رات ہوگئی اڑیل
وصل میں بھر گیا طرارے دن — بحر لکھنوی

**طرارے بھرنا**:۔ فرفر پڑھنا، جلد جلد پڑھنا، پڑھنے میں خوب مشتاق ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**:۔ ان معنوں میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

**طرارے کرنا**:- گھوڑے کا تیزی اور چالاکی دکھانا، فراٹے بھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جاتا ہے کیوں فلک پہ طرارے کیے ہوئے
آداب کا مقام ہے باگیں لیے ہوئے — انیس

**طراز**:- ۱ (بالکسر) نقش، زینت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- یہ فارسی تراز بالکسر کا معرب ہے، زبانوں پر بالفتح ہے۔

**طراز**:- ۲ (مرکبات میں) آراستہ کرنے والا، زینت دینے والا، جیسے سحر طراز، جدت طراز وغیرہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

**طراغاخان**:- امیر تیمور کے باپ کا نام جو قوم برلاس کا ایک معزز سردار تھا۔

**طراوت**:- ۱ (بفتح اول و دوم و چہارم) تازگی، پژمردگی کا عکس۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جس میں باقی رہے نظارۂ حسن — ناسخ
کر انہیں چاہیے طراوت حسن (سراج نظم)

قول فیصل:- عوام کی زبانوں پر تراوٹ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی سیرابی اور سرسبزی بھی لکھے ہیں۔

**طراوت**:- ۲ ٹھنڈک، خنکی۔ اردو، فصیح، رائج۔

کیا کہوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر
دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہوگئی — تسلیم

قول فیصل:- عوام اس محل پر تراوٹ بولتے ہیں۔

**طراوت**:- ۳ تری، رطوبت، نمی۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہوا میں ہے یہ طراوت کہ دود گلخن میں
برستا اٹھتا ہے آتش سے مثل ابر مطیر — ذوق

قول فیصل:- اس محل پر عوام تراوٹ بولتے ہیں۔

**طراوت افزا**:- ٹھنڈک پہنچانے والا، آنکھوں میں خنکی پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:- خاکسار کا مسکن سواد خطۂ مینو سواد کشمیر جنت نظیر ہے... مرغزار نزہت پیرا، سبزہ طراوت افزا واللہ عجب گل زمیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طراوت آنا**:- ٹھنڈک پیدا ہونا۔

(فقرہ) باغ کے دیکھنے سے طبیعت میں طراوت آئی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اس محل پر تراوٹ پیدا ہونا زیادہ زبانوں پر ہے۔

**طراوت بخشنا**:- تازگی دینا، فرحت دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- اس محل پر عوام تراوٹ بخشنا بولتے ہیں۔

**طراوت پانا**:- (آنکھوں کے لیے) خنکی حاصل ہونا، ٹھنڈک پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- نہر مصفا جو نظر آئی تو آنکھوں نے عجب طراوت پائی۔ (فسانۂ آزاد)

**طرب**:- (بفتحتین) خوشی، فرحت، انبساط، شادمانی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

وہ دور طرب ہے یہاں اس قدر — تسلیم
کہ رکھتا ہے نغمے کا نالہ اثر (صبح خنداں)

**طرب انگیز**:- مسرت و خوشی بڑھانے والا، فرحت بخشنے والا، سبب انبساط۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:- صبح کا سہانا وقت اور نسیم طرب انگیز و عنبر بار چیں رو، قافلہ باد تار تار ہے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- انہیں معنی میں طرب خیز، طرب سنج اور طرب افزا بھی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے جیسے ننھی ننھی بوندیں، ابر طرب خیز، نسیم سحری مشک بیز، تڑکے کا وقت اس صدائے خوش آہنگ کے سنتے ہی میاں آزاد نے اسی جگہ ایک کیاری میں بستر جمایا۔ (فسانۂ آزاد)

طرب افزا ہے وہ نوروز کا نارنجی رنگ
دیکھ کر بھاگے جسے رنج ہزاروں فرسنگ — ذوق

**طرب انگیزی**:- فرحت دینا، سرور آفرینی، خوشی و خرمی بڑھانا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- اسی محل پر طرب خیزی اور طرب سنجی بھی مستعمل ہے۔ یہ بھی تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا ہے۔

**طرب خانہ**:- عیش و آرام کی جگہ، مسرت و شادمانی کا مقام۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میرے ساقی تری ہے اور ترے میخانے کی ہے
یہ طرب خانہ ترا کاشی نہیں کاشان ہے — صفی

**طرب زا**:- خوشی بڑھانے والا، فرحت بخش، سرور پیدا کرنے والا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سامان مہیا کبھی ہوں گے کہ نہ ہوں گے
وہ کھیل طرب زا کبھی ہوں گے کہ نہ ہوں گے — عشق

**طرب کار**:- خوشی پیدا کرنے والا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

شاداں تھا جو ترے رنج طرب کار سے دل — حسرت
غم دنیا سے گراں بار نہ ہونے پایا (دیوان)

**طرب گاہ**:- خوشی کی جگہ، عیش کا مقام۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

فکر کی پابندیوں سے ہر طرح آزاد تو
ہند کا بیرن، طرب گاہ دل ناشاد تو — صفی

**طرب ناک**:- امنگ سے بھرا ہوا، پرسرور،

مسرت آگیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:**۔ حضرت ۔۔ نے شراب ناب اور مصفا اُڑائی۔ دور چلنے لگا۔ "آب طرب ناک کا وہ سرور جما سب سیہ مست ہو گئے"۔ (فسانۂ آزاد)

**طَرَب ناک ہونا:**۔ بہت خوش ہونا، کمال مسرور ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جہاں میں آ کے طرب ناک ہو نہ اے غافل میری
صدائیں سوز کے پردے میں ساز دیتے ہیں شاد لکھنوی

**طَرْح:**۔ ۱ (بالفتح اوّل و سکون دوم) انداختگی، ریختگی، ڈالنا، دور کرنا۔ عربی، مؤنث۔ نور اللغات۔

**قولِ فیصل:**۔ ان معنی میں عام طور سے نہیں آتا۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجۂ ذیل معنی بھی لکھے ہیں ۲ بنیاد، بیخ، مکان کی بنیاد ڈالنا ۳ نمونہ ۴ نئی عمارت ۵ نقاشی ۶ (مجازاً) صورت، بیکر، ہیئت، شکل، نقشہ۔ فارسی، مؤنث ۷ ڈھانچا، ڈول، خاکہ ۸ کنارہ کشی، کنارہ، علٰحدگی، جدائی جیسے کسی کام میں طرح دینا ۹ کسی حاکم کا زبردستی رعیت کے ہاتھ زیادہ قیمت پر اپنا مال فروخت کرنا ۱۰ کمکی فوج، وہ فوج جو کمک کے واسطے میدان جنگ میں کھڑی رہے ۱۱ حال، احوال اردو ۱۲ کیفیت، ماہیت، روداد۔ اردو۔

اہل لکھنؤ ان معنی میں بھی نہیں بولتے۔

**طرح:**۔ ۲ تفریق نکالنا، اخراج، تفریق، منہا، خارج کرنا، نکالنا (کرنا کے ساتھ) (فقرہ) آٹھ میں سے تین طرح کیے تو پانچ باقی رہے۔ (اس معنی میں بالفتح ہے)۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل:**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس جگہ نکالے گھٹائے وغیرہ بولتے ہیں۔

**طُرح:**۔ ۳ وضع، انداز۔ فارسی، فصیح، رائج۔

اس طرح سے آئے وہ سبک بال عشق
سمجھے رہیں کا تبانِ اعمال

**قولِ فیصل:**۔ انہیں معنوں میں بسکون حرفِ دوم بھی مستعمل ہے۔

ہمیں آمد میر کل بھا گئی
طرح اس میں مجنوں کی سب پا گئی میر

صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "بعض فصحائے لکھنؤ "سے" کا استعمال طرح کے بعد خلاف فصاحت سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ترکیب مستند شعرا کے کلام میں موجود ہے۔

چھڑ لے جو اپنے دستِ نگاریں سے وہ نگار۔ یہی
یاقوت کی طرح سے ہو دُرِّ خوش آب سرخ امیر لکھنوی

دو ایک مستند اساتذہ کو چھوڑ کے اجماع فصحائے لکھنؤ اس بات پر ہے کہ "طرح سے" نظم کیا جاتا ہے اور غیر فصیح نہیں ہے۔

جس طرح سے بجلی کی صدا تار پہ دوڑے انیس

**طَرَح:**۔ ۴ (بفتحتین) حالت، گت۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل:**۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

**طرح:**۔ ۵ (بفتحتین) نقشہ۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

بگڑ گئی ہے یہاں بے طرح جہاں کی طرح
کہاں کی وضع کہاں کی ادا کہاں کی طرح داغ

**طرح:**۔ ۶ (بفتحتین) مانند، مثل۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

میری طرح بھی محوِ تماشا نہ ہو کوئی
یوں ہوں کسی کی بزم میں گویا نہیں ہوں میں امید امیٹھوی

**قولِ فیصل:**۔ بعض معنی میں بسکون راء بھی اس کا استعمال صحیح ہے۔

جو تمھاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمھیں منصفی سے کہہ دو تمھیں اعتبار ہوتا داغ

اس کے ایک معنی ہیں "طور سے، طریقے سے، صورت سے"۔

یوں تو خاک میں دل روشن ہمارا ہو گیا
جس طرح پانی کنوئیں کی تہ میں تارا ہو گیا ذوق

**طرح:**۔ ۷ (بالفتحتین) وہ مصرع جو غزل، قصیدہ، سلام وغیرہ کہنے کے لیے مخصوص ردیف قافیے کے ساتھ مقرر کر دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:**۔ "بزمِ سخن کے ساتویں دور کی طرح بہت شگفتہ ہے۔ بہت اچھے اچھے شعر نکلیں گے"۔

**قولِ فیصل:**۔ بسکون حرفِ دوم بھی استعمال ہوتا ہے۔

منظور طرح سے ہے کہ اغراق شعر ہو
ہر بحر کو بنایئے دریا کسی طرح رشک

کسی شاعر کی کہی ہوئی غزل وغیرہ کے ردیف قافیے میں طبع آزمائی بھی طرح ہے۔ جیسے میں نے غالب کی طرح میں پچاس شعروں کی غزل کہی ہے۔

**طرح اُڑانا:**۔ انداز اختیار کرنا، کسی کا ڈھنگ سیکھنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

دو قدم چل نہ سکا اس بت گلرو کی طرح
سرو نے لاکھ اُڑائی قد دلجو کی طرح قدر

**قولِ فیصل:**۔ بسکون دوم بھی ہے لیکن یہ بھی قریب بہ متروک۔

**طرح بطرح کا:**۔ رنگ رنگ کا، انواع اقسام کا، نوع بنوع۔ اردو، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل:**۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "طرح طرح کا" بولتے ہیں۔

**طرح پر:**۔ طور سے، طریقے سے، انداز سے، مانند، مثل۔ اردو فقرہ، قلیل الاستعمال

محلِ صرف:۔ بیگم صاحب کو تاب کہاں کہ یہ
حال سنیں اور خاموش ہو رہیں۔ یہ اور عورتوں
کی طرح پر طرح دینے والی نہ تھیں۔ (سیر کہسار)

**طرح پڑھنا:۔** طرح میں غزل پڑھنا۔
اردو صرف، متروک۔

یہ بیتیں حضرتِ مصحفی کے آگے نظم کیں میں نے
میر اب طرح پڑھنے کو انھیں کے ساتھ چلتے ہیں — میر

قولِ فیصل:۔ اب 'طرح پڑھنا' کے بجائے 'طرح
میں پڑھنا' بولتے ہیں۔ (بااضافہ 'میں')

**طرح پکڑنا:۔** روش اختیار کرنا۔ اردو صرف،
متروک۔

نکل آتے ہو گھر سے جا ندے یہ کیا طرح پکڑی
قیامت ہو رہے گی ایک دن اس بے حجابی سے — میر

**طرح دار:۔** وضعدار، خوبصورت، حسین۔
اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہمارے یار طرح دار میاں آزاد نے
کہا کہ حضرت ہم غریب الوطن، آدمی ہیں ہمیں
شرکائے جلسہ کی مختصر کیفیت سے آگاہ کیجیے۔
(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ میر نے بسکون دوم بھی نظم کیا ہے۔

بندے تو طرح دار وہیں طرح کش تمہارے
پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہے — میر

**طرحداری:۔** وضعداری، نازو انداز،
خوبصورتی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

رنگ سونے میں چمکتا ہے طرحداری کا — حسرت
طرفہ عالم ہے ترے حسن کی بیداری کا (رباعی)

**طرح دے جانا:۔** ٹالنا،
چشم پوشی کرنا، درگزر کرنا۔ اردو صرف،
غیر فصیح، رائج۔

ہمیں پاسِ محبت سے طرح دے جاتے ہیں اکثر
وگرنہ کیا تمہارے ہتھکنڈوں سے کوئی غافل ہے — داغ

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے 'طرح
دے دینا' بھی انھیں معنی میں لکھا ہے، جو لکھنؤ
میں رائج نہیں۔

**طرح دینا:۔۱** ٹالنا، چشم پوشی کرنا، توجہ
نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم آپ کو مہمان سمجھ کے طرح
دیتے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

**طرح دینا:۔۲** الگ کرنا، تقسیم کرنا
(فقرہ) تسبیح کے تھوڑے سے حصے کو چٹکیوں
سے پکڑ کے دو دو دانوں کو طرح دو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طرح دینا:۔۳** بنیاد ڈالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

**طرح ڈالنا:۔** بنیاد ڈالنا، تدبیر کرنا۔
اردو صرف، قریب بہ متروک۔

پہلے گلشن کی ہوا دیکھ لے چندے رہ کر
آشیاں کی تو ابھی طرح نہ ڈالے بلبل — رند

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ 'بنیاد ڈالنا' ہی
بولتے ہیں۔

**طرح طرح کا:۔** مختلف طرح کا، ہر طرح کا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ بصیغۂ جمع 'طرح طرح کے'
بھی بولتے ہیں۔

محلِ صرف:۔ افسر کمانیر نے دو چار سوار ساتھ
لئے جو اس ضلع کے حالات سے خوب واقف
تھے طرح طرح کے سوال کیے اور جوابوں پر
خوب غور کیا۔ (فسانۂ آزاد)

**طرح کرنا:۔۱** بنیاد ڈالنا۔ اردو صرف،
قریب بہ متروک۔

چمن میں آمد آمد ہے خزاں کی
عبث بلبل نے طرح آشیاں کی — رند

**طرح کرنا:۔۲** ردیف قافیہ بحر بتانے کے
واسطے مصرع کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

قدِ جاناں سے بہتر دوسرا مصرع نہ ممکن ہے
چمن میں طرح کر دیکھے جو مصرع سروِ موزوں کا — سید لکھنوی

قولِ فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ اس محل پر 'طرح
نکالنا' بولتے ہیں۔

**طرح کرنا:۔۳** تاش وغیرہ کھیلنے میں ہاتھ کی
صفائی سے اس طرح پتے لگانا کہ اپنی ہی جیت
ہو۔ اردو صرف، جواریوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ جب نواب صاحب نے باپ کی دولت
پائی اور جوا کھیلنا شروع کیا، جواریوں نے
طرح کر کے ان کو لوٹ لیا۔ پیسے پیسے کو محتاج
ہو گئے۔

**طرح کرنا:۔۴** آگ پر سرخ کی ہوئی دھات
پر کوئی ایسی دوا ڈالنا جو رنگت بدل دے۔
اردو صرف، اصطلاح کیمیا۔ (نور اللغات)

**طرح کش:۔** وضع اختیار کرنے والا،
انداز اختیار کرنے والا۔

بندے تو طرحدار وہیں طرح کش تمہارے
پھر چاہتے ہو کیا تم اب اک خدا رہا ہے — میر

**طرح مقرر کرنا:۔** طرح کا مصرع دیا جانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان مشاعروں میں نہ کوئی طرح
مقرر کی جاتی تھی اور نہ بہت سے لوگوں سے غزلیں
لیے جاتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

**طرح میں ڈالنا**:۔ طرح قرار دینا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ سب شاعر وہیں آ کر جمع ہوتے تھے۔ اپنے اپنے کلام سناتے تھے۔ مطلع اور مصرع طرح میں ڈالتے تھے ہر شخص مطلع پر مطلع کہتا مصرع پر مصرع لگا کر طبع آزمائی کرتا۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طرح میں کہنا**:۔ طرح کے مقررہ کردہ مصرع پر غزل یا قصیدہ یا سلام کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس طرح میں کہنا آسان بات نہیں ہے۔ کلیجا منھ کو آجائے گا۔

**طرح نکالنا**:۔ طرح کا مصرع نکالنا۔ خاص ردیف قافیے کے ساتھ مصرع نکالنا تاکہ غزل یا قصیدہ وغیرہ کہا جا سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا بخشے محمد صاحب بہار، معین الادب کے مشاعروں کے لیے جو طرح نکالتے تھے زیادہ تر اچھوتی ہوتی تھی۔

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع 'یں' کے ساتھ طرحیں (خاص) زبانوں پر ہے۔ جیسے "بادشاہ تمھارا زمین کا بادشاہ ہے۔ طرحیں خوب نکالتا ہے۔" (آبِ حیات) اس کا لازم طرح نکلنا بھی زبانوں پر ہے جیسے اس مرتبہ "بزمِ حسن" کے آٹھویں دور کی طرح بہت عمدہ نکلی ہے۔ اچھے اچھے شعر ہوں گے۔

**طرح نو ڈالنا**:۔ نئی بنیاد رکھنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

فتح کی اک طرح نو ڈالی جہادِ نفس نے
مرحبا اے صبر بیمار شہ زین العابدینؑ — حکیم قاسم لکھنوی

**طرح نہ دینا**:۔ معاف نہ کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خوب اس کو تو آڑے ہاتھوں لینا
زنہار کبھی طرح نہ دینا — عاشق

**طرح ہونا**:۔ مقرر کی ہوئی طرح میں غزل کہی جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ایک پرانی غزل شاہ نصیر کے زمانے میں طرح ہوئی تھی۔۔ اس پر اعتراض ہوا

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

**طرحی**:۔ مقررہ طرح میں سلام یا غزل یا قصیدہ وغیرہ۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "بزمِ حسن" کی جانب سے ہر ماہ طرحی قصیدہ خوانی ہوتی ہے۔

**طرحی مشاعرہ**:۔ وہ مشاعرہ جس میں پہلے سے دی ہوئی طرح میں غزلیں پڑھی جائیں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ مقاصدہ کے لیے طرحی مقاصدہ اور مسالمہ کے لیے طرحی مسالمہ بولتے ہیں۔ جیسے ۱۹ر جولائی کو "بزمِ حسن" منصور نگر کی جانب سے طرحی مقاصدہ ہوگا۔

**طَرْد**:۔ (بالفتح) ہنکانا، دور کرنا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ارے نادان یہاں دل سرد، چہرہ زرد، جدھر جاؤ گرد برد ہے۔ واللہ یہ اچھی صنعت عکس و طرد ہے۔ (سیر کہسار)

**طَرْز**:۔ (بفتح اول بسکون دوم) عنوان، انداز، وضع، ڈھنگ، روش، طریقہ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بعض اساتذہ نے مذکر نظم کیا ہے بعض نے مؤنث۔

دل میں جو یاد ہو چمن کوئے یار کی
ہر طرز ہو نفس میں نسیم بہار کی — (مؤنث) ناسخ لکھنوی

(مذکر) یہ قصہ کھیڑا تو تمام ہوا، مطلب دل کا بیان ہو سب سے جدا تحریر کا طرز ہو نیا عنوان ہو فرمایئے کب تک صبر کریں۔ (افسانۂ سرور)

دہلی کے اساتذہ میں بھی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔

اس کی طرزِ نگاہ مت پوچھو
جی ہی جانے ہے آہ مت پوچھو — (مؤنث) میر

دنداں دکھا کے مت ہنس اے بخیہ گر
چاک جگر کا ہم کو طرز رفو نہ آیا — (مذکر) شاہ نصیر دہلوی

موجودہ دور میں مذکر لفظ کے ساتھ مذکر استعمال کرتے ہیں جیسے ان کا طرز بیان۔ اور مؤنث لفظ کے ساتھ مؤنث استعمال کرتے ہیں جیسے ان کی طرز تحریر۔ تنہا میں مذکر و مؤنث دونوں طرح سے استعمال کرتے ہیں اور دونوں طرح صحیح ہے۔

**طرز**:۔ ۲۔ اندازِ سخن، رنگِ سخن۔ عربی، فصیح، رائج۔

طرزِ مومن سے نہ آگاہ تھے جب تک کہ ظہیر
سچ تو یہ ہے کہ کبھی رنگ غزل نے نہ دیا — ظہیر دہلوی

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک صرف طرز بنا ہونا بھی ہے۔

کیا بنا ہی طرزِ مومن اے ظہیر
طاق ہیں لاریب اپنے فن میں ہم — ظہیر دہلوی

**طرز**:۔ ۳۔ ہیئت، شکل۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طرز**:۔ ۴۔ خو، خصلت، عادت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

زلف کے مانند کنگھی سے ترے بیداد کی
طرز ہو شاگرد میں بھی ٹھیک استاد کی — داغ

**طرز**:۔ ۵۔ دھن، لے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- واللہ حضور اس مثنوی کے پڑھنے میں کیا آیا۔ اے سبحان اللہ کیا عمدہ طرز ہے۔
قولِ فیصل:- اس کا ایک خاص صرف طرز رکھنا ہے جس کے معنی ہیں گانے، غزل یا سلام وغیرہ کی دھن بنانا۔ جیسے "تاجدار نے اس غزل کی جو طرز رکھی ہے وہ یہ نہیں ہے جو تم سنا رہے ہو وہ بہت اچھی طرز ہے۔"

**طرزِ ادا:-** (باضافت) ادا کرنے کا طریقہ، ادا کرنے کا انداز۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سنتا ہوں بڑے غور سے افسانۂ ہستی
کچھ خواب ہے کچھ اصل ہے کچھ طرزِ ادا ہے — اصغر

**طرز اڑانا:-** کسی کی نقل اتارنا، انداز سیکھنا، کسی کی وضع اختیار کرنا۔ اردو صرف، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

**طرزِ بیاں:-** بیان کا انداز، بیان کرنے کا عنوان، تقریر کا انداز۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- آفتاب الدولہ قلق اس زمانے میں غنیمت ہیں۔ ناسخ مبرور و مغفور کا نام انھوں نے خوب روشن کیا۔ مثنوی فصاحت مثنوی وہ تصنیف کی کہ قلم توڑ دیے۔ کیا صاف روزمرہ کیا طرزِ بیان ہے کیا بول چال کیا زبان ہے۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل:- اس محل پر طرزِ تقریر بھی بول دیتے ہیں۔

**طرزِ تحریر:-** (باضافت) تحریر کا انداز، طرزِ عبارت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- محمد حسین آزاد کی طرزِ تحریر ایسی دل کش ہے کہ ان کی کتاب شروع کر کے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا

**طرزِ دنیا:-** دنیا سازی۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

میں تو کہتے بھی کچھ ہوں شرماتا
طرزِ دنیا مجھے نہیں آتا (فریبِ عشق)

**طرزِ سخن:-** مخصوص اندازِ شاعری۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- آتش کا طرزِ سخن مصرع لگانے ہی پر منحصر ہے۔ (ادبِ لکھنؤ شاعر)

**طرز سکھانا:-** طریقہ بتانا، انداز سکھانا، قاعدہ تعلیم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مستی مری سکھائے اگر جھومنے کی طرز
ٹپکے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب — ذوق

**طرزِ عمل:-** کام کا طریقہ، اندازِ کار۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

شرم شرم! اے قوم یہ طرزِ عمل اچھا نہیں
جو شبہ حق ہو تو سب کچھ ورنہ کچھ پروا نہیں — صفی

قولِ فیصل:- طرزِ عمل اچھا ہونا (یا) نہ ہونا، طرزِ عمل اختیار کرنا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔ جیسے "معاملات فرانس میں (جرمنی) بھی وہی طرزِ عمل اختیار کرتا جاتا ہے جو کسی زمانے میں فرانس کا تھا۔" (رسالۂ اردوئے معلیٰ علی گڑھ جولائی ۱۹۱۱ء)

**طرزِ کلام:-** (باضافت) اندازِ گفتگو، بات کرنے کی ادا، اندازِ سخن۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
قولِ فیصل:- اسی محل پر طرزِ گفتگو بھی بولتے ہیں۔ طرزِ کلام کے ایک معنی مخصوص اندازِ شاعری بھی ہیں۔

**طرزِ معاشرت:-** رہنے سہنے کا طریقہ، مل جل کے رہنے کا انداز۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- وہاں کی عورتیں یہاں کی لیڈیوں سے ملیں تو کہیں کیا؟ وہ تو بالکل ان پڑھ ہوتی ہیں اور یہاں کا طرزِ معاشرت بھی مختلف ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طرز نکالنا:-** انداز نکالنا، طریقہ ایجاد کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

داغ مجھ سے بیاں ہو کیا کہنا
طرز سب سے جدا نکالی ہے — داغ

**طرزِ نوی:-** نیا انداز، نیا طریقہ۔ فارسی ترکیب، متروک۔
محلِ صرف:- رند کا رندانہ کلام قابلِ صاد ہے۔ حکیم نواب مرزا صاحب موجدِ طرزِ نوی تھے۔ (فسانۂ آزاد)

**طَرَف:-** ۱ (بالفتح اول و دوم) جانب، سمت، رُخ۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رخ کیا تھا جدھر اس نے وہ طرف کرن کی تھی
برچھیوں والوں کی اس فوج میں صف کون سی تھی — مونس

قولِ فیصل:- اس لفظ کی تذکیر و تانیث پر بحث کرتے ہوئے مؤلفِ نور اللغات نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ مؤنث ہے۔ اگر اس لفظ کو مؤخر کر دو تو کہیں گے 'قبلے کی طرف' اور اگر مقدم کر دو تو کہیں گے 'طرف قبلے کے'۔" آخری صورت 'طرف قبلے کے' اس میں تعقیدِ لفظی پائی جاتی ہے قدیم نثر نگاروں کے یہاں یہ صورت بہت ملتی ہے۔ مگر موجودہ دور میں اس صورت سے کوئی نہیں استعمال کرتا۔ اب عام طور سے 'طرف' مؤنث ہی ہے۔ اس کی عربی جمع اطراف ہے جو اردو میں بھی مستعمل ہے۔ اردو جمع طرفیں ہے۔

اس سے قبلے کو لوگ پہچانیں — ناسخ
طرفیں جانیں راستے جانیں (سراج نظم ص ۵۶)

**طَرَف:-** ۲ کنارہ۔ عربی، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:- گاڑی آتی ہے۔ ایک طرف ہو جاؤ۔ بیچ میں نہ چلو۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:- مؤلفِ فرہنگِ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ بفتحِ واو و سکونِ را دونوں طرح فارسی میں موجود ہے۔ لیکن اردو میں قانونی الفاظ

کے سوا کہیں بسکون را نہیں پایا جاتا۔ مگر موجودہ دور میں قانونی الفاظ میں بھی یہ لفظ بسکون دوم مستعمل نہیں ہے۔ عربی میں طَرَف کے مندرجہ ذیل معنی اور بھی ہیں، بازو، پہلو، بغل، کسی چیز کا حصہ یا ٹکڑا، مگر اردو میں ان معنی میں رائج نہیں۔ فارسیوں نے مقابل اور حریف کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔ ان معنی میں بھی یہ لفظ اردو میں مستعمل نہیں ہے۔

**طَرَف** :۔ ۳ لحاظ، پاس، پچ، جانب داری، پاسداری۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

نہ کی نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف — مومن دہلوی

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس معنی میں 'طرفداری' بولتے ہیں۔

**طَرَفِ اَوّل** :۔ (باضافت) فریقِ اول، مدعی، مستغیث۔ فارسی ترکیب، مذکر، قانون کی اصطلاح۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے 'طرفِ اول' کے بجائے 'فریقِ اول' کہتے ہیں۔

**طَرْفَۃُ الْعَیْن** :۔ (بفتح اول وسکون ثانی و فتح سوم وضم چہارم) چشم زدن، لمحہ بھر، دم بھر، ذرا سی دیر، پلک جھپکتے۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ اس لفظ کے آخر میں لفظ 'میں' کا اضافہ کر کے بولتے ہیں یعنی 'طرفۃ العین میں' جس کے معنی ہوئے 'چشم زدن میں'، 'دم بھر میں'۔ بغیر [illegible] لفظ 'میں' بالکل مستعمل نہیں۔

طرفۃ العین میں صبحِ شبِ وصل آپہنچی
سایۂ مژگاں کا نظر آیا مجھے سرعتِ شب — ہجر

بعض ناواقف حضرات طَرفۃُ العین کو بضم اول 'طُرفۃ العین' بولتے ہیں، جو درست نہیں ہے۔

**طَرَفِ ثانی** :۔ فریقِ ثانی، فریقِ مخالف، مدعا علیہ، مذکر، اصطلاح قانون، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ ایک موقع پر دو فرقوں میں اختلاف کا رنگ بگڑا، استاد نے ایک فرقے کے لوگوں کو حق بجانب دیکھ کر طرفِ ثانی کے سرگروہوں کو سمجھایا، مگر وہ اپنی جمعیت اور کارسازیوں کے گھمنڈ میں تھے نہ سمجھے۔ (دیوان ذوق مرتبۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب عام طور سے زبانوں پر 'فریقِ ثانی' یا 'فریقِ مخالف' ہے۔

**طَرَفدار** :۔ ساتھی، مددگار، حمایتی۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تیسرے جلسے میں انھوں نے غزل پڑھی تو بعض اشخاص نے کچھ چوٹیں کیں۔ استاد مرحوم کے طرفدار سمجھے کہ شاہ صاحب کے اشارے سے ہوئی ہیں۔ (دیوان ذوق مرتبۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ فارسی میں طرفدار یعنی بادشاہ، حاکم، جاگیردار، زمیندار، لیکن ان معنی میں اردو والے نہیں استعمال کرتے۔ مددگار، ساتھی وغیرہ کے معنی میں بولتے ہیں۔ لہٰذا ان معنی میں یہ لفظ اردو ہے۔ اصولاً فارسی ترکیب کے ساتھ اس کا استعمال صحیح نہیں۔ خدا معلوم امیر نے کیوں باضافت نظم کیا۔

ہوا جب سے وہ گل طرفدارِ غیر
مرے حق میں کانٹے ہی بویا کیا

اس کا صرف بننا کے ساتھ (طرفدار بننا) اور ہونا یا ہو جانا کے ساتھ (طرفدار ہونا یا ہو جانا) ہے۔

ہم نشیں ان کے طرفدار بنے بیٹھے ہیں
میرے غم خوار دل آزار بنے بیٹھے ہیں — ظہیر دہلوی

رہنا کے ساتھ بھی باعتبارِ محل صرف کرتے ہیں۔

دل ہمارا تھا ہمارا تھا ہمارا لیکن
ان کے قابو میں رہا ان کا طرفدار رہا — ہجر شاگرد داغ

**طَرَفداری** :۔ کسی کی حمایت، پاس، لحاظ، ہمدردی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اہل تذکرہ کو چاہیے کہ شاعر کا اصل حال بغیر رعایت و طرف داری کے لکھیں اور عداوت کا اظہار بھی تذکرہ نویسی میں نہ کریں۔ (سحر الفصاحت)

**طَرَفداری کرنا** :۔ پاس داری کرنا، لحاظ کرنا، حمایت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تیرے جب پہلو میں بیٹھے دل جگر ہیں شاد شاد
اٹھ گئے کہہ کر کوئی کس کی طرفداری کرے — رشید

**طرف سے** :۔ جانب سے، عوض میں۔ اردو ظرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم شادی میں جا رہے ہو جہاں اپنی طرف سے شربت پلائی دینا وہاں پانچ روپے ہماری طرف سے بھی دے دینا۔

**طرف کرنا** :۔ طرفداری کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

نہ کی نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف حق اسی کی طرف — مومن دہلوی

قولِ فیصل :۔ اس جگہ اہل لکھنؤ 'طرفداری کرنا' بولتے ہیں۔

**طُرفگی** :۔ (بالضم) ندرت، عمدگی، خوبی۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طَرْفہ** :۔ جھپک، ایک بار آنکھ جھپکنے کی حرکت، پلک مارنے کا وقفہ، چشم زدن۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ طُرفَۃُ العین کی ترکیب کے ساتھ رائج ہو تنہا نہیں بولتے۔

**طُرفہ** :۱ (بالضم) نیا، عجیب، نادر، انوکھا عربی۔ صفت، فصیح، رائج۔

یہ بھی طرفہ ماجرا ہو کہ اسی کو چاہتا ہوں
مجھے چاہیے ہو جس سے بہت احتراز کرنا — میر

**طرفہ** :۲ عجیب بات۔

(فقرہ) اور طرفہ تو یہ ہو کہ آپ جہاں تعریف کرتے ہیں معنی مُتَرَدّد ہو جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے۔ "طرفہ بات" بولتے ہیں۔

**طرفہ تر** :۔ بہت زیادہ عجیب۔ بہت انوکھا۔ عجیب تر۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ضبطِ گریہ نے تماشا طرفہ تر دکھلا دیا
چشم کے کوزے میں دریا بند کر دکھلا دیا — ذوق

**طرفہ تماشا**: عجیب و غریب تماشا، عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حقیقی بھائی ہو کے بھائی کے خلاف عدالت میں گواہی دے۔ طرفہ تماشا۔

**طُرفہ شاگردے کہ می گوید سبق اُستاد را**:۔ عجب شاگرد ہو کہ استاد کو سبق پڑھاتا ہو۔ اگر کوئی شخص کسی اپنے سے زیادہ جاننے والے کو کوئی بات بتائے تو یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل: یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طرفہ گل پھولنا**:۔ (کنایۃً) نئی بات ہونا نیا شگوفہ کھلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گلستانِ شہادت گاہ میں طرفہ گل پھولا
بنایا شاخِ گل قاتل نے اپنے دست پر خوں کو — ذوق

**طُرفہ ماجرا**:۔ عجیب واقعہ، عجیب بات۔ فارسی ترکیب، عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طرفہ ماجرا یہ کہ اڈیٹر صاحب کو اپنی سیاست دانی پر بڑا ناز ہو۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

قولِ فیصل:۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو۔

ہے طرفہ ماجرا مرے قاتل کے سامنے
بسمل پڑا تڑپتا ہے بسمل کے سامنے — مصحفی

**طُرفہ معجون** :۱ وہ چیز جو عجیب و غریب اجزا سے مرکب ہو۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

**طُرفہ معجون** :۲ (طنزاً) عجیب آدمی، انوکھا آدمی۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہمارے حکیم صاحب بھی طرفہ معجون ہیں ہر مریض کے نسخے میں پستان ضرور لکھتے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ مسخرے اور ظریف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "آپ بھی طرفہ معجون ہیں۔ ایسے سب سالیاں اور سب جورو ہیں سالی کی سالی جورو کی جورو۔ جیبین ہی جیبین لکھتا ہو۔" (فسانۂ آزاد)

احمق اور بے وقوف کا مفہوم بھی نکلتا ہو۔ جیسے "وہ تیرا ہنگامہ روبرو آیا، حکیم صاحب تشریف لائے قاضی صاحب نے کہا: یہ نسخہ نیدے کا ہو۔ حماقت نے طرفہ معجون کیا۔ بے گناہ کا میں نے خون کیا۔" (شبستانِ سرور)

زور دینے کے محل پر طرفہ تر معجون بھی کہا گیا ہو۔

واہ کیا کہنا ہمارا طرفہ تر معجون ہیں
وعدے میں حاتم ہیں جب دینا پڑے تاروں ہیں — صفی

**طرف ہونا**:۔ طرفدار ہونا، کسی طرف ہونا، کسی جانب ہونا، کسی کا طرفدار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شکوۂ جورِ بتاں حشر میں یاد نہ ہوا
نہ ہوا میری طرف داورِ محشر نہ ہوا — راسخ

**طرفین** :۱ (بالفتحتین) دونوں طرف کے لوگ۔ مدعی مدعا علیہ۔ عربی۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ مسئلہ سخت ہو تقسیم جائداد بغیر تمہ اتفاق طرفین ناممکن ہو۔

**طَرَفین** :۲ (عربی، طرف کا تثنیہ) دونوں طرف، دونوں جانب، عربی مذکر تثنیہ کا صیغہ، فصیح رائج۔

محلِ صرف:۔ طرفین سے گولیوں کی بوچھار ہونے لگی اور ایک گولہ عین فوج میں آن کر پھٹا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہو دولہا اور دلھن کی طرف کے لوگ۔ جیسے "دور دور تک اس کے حسن و جمال کی شہرت ہوئی۔ آخرکار ایک رئیس ذی جاہ و حشم و اقتدار کے ساتھ نسبت قرار پائی۔ پھر کیا تھا طرفین سے تیاریاں ہونے لگیں۔" (فسانۂ آزاد)

**طَرَفین** :۳ طرفداری، ہیچ۔ جہلا کی زبان۔ (دکنی لغت)

قولِ فیصل:۔ یہ دکن کی زبان ہو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**طُرُق** :۔ (بالضمتین) گروہ، غول، جھنڈ، طریق کی جمع۔ عربی، مذکر، متروک۔

طرق کے طرق اور پرے کے پرے
کچھ ادھر اور کچھ ادھر کچھ ورے کچھ پرے — میر حسن

**طَرِّقُوا** :۔ راہ دو، ایک طرف ہو جاؤ، کنارے ہو جاؤ۔ عربی کلمہ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رواں حور ہیں مع غلماں جلو میں
ملائک طرقوا گویاں جلو میں — (معراج الضامین)

قولِ فیصل:۔ عربی میں بفتح اول و تشدید راء مہملہ مکسور و ضم قاف آخر میں الف زائد غیر ملفوظ ہو اور

امر حاضر جمع کا صیغہ ہے یہ کلمہ عرب کے نقیب سلاطین کے آگے کہتے ہوئے چلتے تھے۔

**طُرَّہ**:۔ ۱ (بضمِ اوّل و فتح دوم مشدّد) لغت زلف، کاکل، سر کے بل کھائے ہوئے بال (کنایۃً) محبوب کی کاکل پیچیدہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

طُرّہ گیسو ترا طرّہ مری دستار کا
گلشن رخسار تیرا میرے سر پر گل فشاں (قدر بلگرامی)

قولِ فیصل:۔ اُن بل کھائے ہوئے بالوں کو بھی کہتے ہیں جو اکثر درویش ادھر اُدھر چھوڑ لیتے ہیں۔ عربی میں اس کی اصل 'طُرَّت' ہے جو حالت وقف میں طُرّہ ہو جاتی ہے اور لغوی معنی پیشانی کے بال ہیں۔

**طُرّہ**:۔ ۲ مقیش کے تاروں کا گچھا جو پگڑی یا سہرے کے اوپر لٹکاتے ہیں۔ فارسی۔ مذکر، فصیح، رائج۔

سر پہ طرّہ ہے مزیّن تو گلے میں بدّھی
کنگنا ہاتھ میں زیبا ہے تو سر پہ سہرا (ذوق)

**طرّہ**:۔ ۳ منڈاسے کا وہ پلہ جو اوپر نکلا ہوا رکھتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہے۔

**طرہ**:۔ ۴ ٹوپی کا پھندنا جو لٹکتا رہتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے جھبجھل یا پھندنا کہتے ہیں۔

**طرہ**:۔ ۵ پھولوں کی لڑیوں کا بنا ہوا گچھا جو دولہا کے کان کے پاس لٹکتا رہتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

**طرہ**:۔ ۶ جال پھندا، دام۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طرہ**:۔ ۷ جانور کے سر کی چوٹی، کلغی، تاج۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

گل کو خوش رنگی میں نسبت رخ رنگیں سے نہیں
طرہ سنبل کا ہے گیسوے پریشاں تیرا (آتش)

**طُرّہ**:۔ ۸ گوشوارہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرَّہ**:۔ ۹ بھنگ، چسکی، (پینا، چڑھانا کے ساتھ) (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرَّہ**:۔ ۱۰ وہ بھنگ کا گھونٹ جو بھنگ کا پیالہ پینے کے بعد پیتے ہیں۔ اردو، متروک۔

فقیر مست ہیں ہر وقت کیفیت میں رہتے ہیں
کبھی طرہ ہے سبزی کا کبھی طرہ ہے افیوں کا (صبا)

**طُرَّہ**:۔ ۱۱ انوکھی بات، عمدہ بات، خوبی، مذکر، عمدگی۔ اردو، فصیح، رائج۔

کون سی خوبی نہیں تیرے قد آزاد میں
شاخ کیا ہے سرو میں طرہ ہے کیا شمشاد میں (داغ)

**طُرَّہ**:۔ ۱۲ اس لفظ کا استعمال ہر اُس چیز کے لیے ہے جس میں پیچ ہوں۔

لٹک کر خاک پر گر جائیں گے شمشاد کے طُرّے
کہ جس سے زلف سنبل کو بھی ہوگی اک پریشانی (قدر)
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب یہ صرف قلیل الاستعمال ہے۔

**طُرَّہ**:۔ ۱۳ ایک قسم کا سرخ و زرد پھول جو ہندوستان میں اکثر ہوتا ہے اور اس کو گل طُرّہ کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرّہ**:۔ ۱۴ مکان کا چھجا، طرہ ایوان بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ فارسی میں یہ معنی ہیں اردو میں رائج نہیں۔

**طُرّہ**:۔ ۱۵ سبز نازک شاخیں جو درخت شمشاد سے نکلتی ہیں اور نیچے کی طرف لٹکتی رہتی ہیں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

طُرّہ شمشاد دکھاتا ہے تری زلفوں کو
لاؤ آرہ کہ یہی اس کو ہے شانہ اچھا (ذوق)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اس کا استعمال جمع کے ساتھ نسبتۃً زیادہ ہے۔

آئے جوبن پر عروسانِ چمن آئی بہار
کنگھی بالیدہ ہوئی طُرّے چھٹے شمشاد کے (قدر بلگرامی)

**طرہ**:۔ ۱۶ بڑھ کر سبقت لے جانے والا، غالب۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

زاہد کا عمامہ ہے کہ ہے شیخ کی دستار
ان دونوں پہ طرہ ہے مرا دامن تر آج (داغ)

**طرہ**:۔ ۱۷ ہر ایک چیز کا کنارہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرّہ**:۔ ۱۸ کوڑا، تازیانہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

**طُرّہ**:۔ ۱۹ ایک کھیل کا نام جسے ہندوستان میں "کوڑا ہے جمال شاہی جو کے گا تو ماروں گا" کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طرہ پینا**:۔ بھنگ پینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

**طُرّہ تابدار**:۔ زلفِ محبوب سے کنایہ ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ باد مسرت انگیز ہو شوخ کے طرّہ تابدار کے طفیل میں غالیہ ریز تھی۔ (فسانۂ آزاد)

**طُرّہ جمانا** :- رعب جمانا، حکومت دکھانا۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔

تو وہی چاہ میں ڈوبا ہوا مجھ کو جو باقی ہے
تو اس خاطر زنانخی مجھ پہ تو طرّہ جماتی ہے (رنگین دہلوی)

**طُرّہ چڑھانا** :- بھنگ پینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرّہ چڑھنا** :- بھنگ پی جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :- ایک جانب طرّے چڑھ رہے ہیں، کونڈی سونٹے کی پکار، سبز بختوں کی للکار، سبزی گھٹ رہی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

**طرۂ دالان، طرۂ بام** :- چھجا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

**طُرّۂ دستار** :- مقیش کے تاروں کا گچھا جو پگڑی کے اوپر لگاتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سر چڑھاتے ہیں مرے دل کو حسیں
اب یہی گل طرۂ دستار ہے (جلیل)

**طُرّۂ شبرنگ** :- (باضافت) محبوب کی کاکل تابدار و سیہ رنگ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- کوئی اس شوخ و شنگ کے طرہ شبرنگ و لیلۃ المعراج گیسو کی سیر کر رہا ہے، کوئی سر دھنتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طُرّۂ طرار** :- (کنایۃً) معشوق کی کاکلیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

پیچ کیا رشک سے کھاتا ہے چمن میں سنبل
جب سے دیکھے ہیں ترے طرۂ طرار کے بل (مصحفی)

**طُرّہ کرنا** :- تیز کرنا، چمکانا، زینت دینا۔ اردو صرف، متروک۔

طرہ اُسے جو حسنِ دل آزار نے کیا
اندھیر گیسوئے سیہ یار نے کیا (آتش)

**طُرّہ کرنا** :- تازیانہ لگانا، کوڑا کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُرّۂ گل** :- پھولوں کا گچھا جو دستار میں لگاتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طرۂ گل زیبِ دستار اپنے جب سے کیا
خازنِ جنت سے کم رکھتا نہیں مالی دماغ (رشک)

**طُرّہ لگانا** :- اضافہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نئی دھج اس نے مقتل میں دکھائی نیم جانوں کو
لگایا بانکپن میں اور طرہ کج ادائی کا (امیر)

**طُرّہ ہونا** :- ۱ بڑھ جانا، غالب ہو جانا، سبقت لے جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

عرش کی زنجیر پہ طرّہ ہوا
نالۂ دل کی رسائی دیکھیے (صبا)

**طُرّہ ہونا** :- ۲ فائق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سبزہ رنگوں کے عشق میں جو ہو مست
بھنگ نوشوں میں کیوں نہ طرّہ ہو (امیر)

قولِ فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے وجہ زینت ہونا، جو "پر" کے اضافے کے ساتھ مستعمل ہے۔

کیوں نہ پھانسے عاشقوں کے دل وہ زلفِ پُرشکن
طرہ ہے گردن کا ڈورا دوش کے زنار پر (آتش)

**طُرّہ ہونا** :- ۳ بات پر حاشیہ چڑھنا۔ اردو صرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں بہت کم بولتے ہیں۔

**طُرّہ ہونا** :- ۴ اور غضب ہونا، مزید قیامت ہونا، زیادہ بات خراب ہونا، زیادہ رسوائی کا سبب ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- مہاراج بلی نے کہا بھئی میں دانستہ یہ سمجھے ہوئے تھا کہ نازو ہی ہے اور میں اس قدر خوش تھا کہ بیان سے باہر۔ مگر باہر آتا ہوں تو بوڑھی کھوسٹ عورت اور اس پر بھی طرّہ ہوا کہ وہی چوڑیاں پہنے ہوئے باہر نکل آیا۔ (سیر کہسار)

**طُرّہ یہ کہ** :- مزید براں، علاوہ برایں، زائد، مزید۔ اردو، رائج۔

محلِ صرف :- گل اپنے اپنے جوبن پر، بوئے گل صبا کے توسن پر اور طرہ یہ کہ چاندنی نے کھیت کیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- اس فقرے کے ماقبل "اور اس پر" کا اضافہ کرکے (اور اس پر طرّہ یہ کہ) بھی مستعمل ہے جیسے "ایک بوڑھی عورت آصف الدولہ کے وقت کی چوڑیوں کا ٹوکرا لئے بیٹھی ہے۔ ارے لاحول ولا قوۃ۔ اور اس پر طرّہ یہ کہ کانی۔ پوچھا کہ تم ہی نے چوڑیاں بنائی تھیں؟ اس نے کہا جی ہاں ابھی دام بھی نہیں ملے۔" (سیر کہسار) "طرہ ہے" بھی کہتے ہیں۔

کم نہ تھا دل کے لئے داغ جدائی تیرا
اس پہ طرّہ ہے یہ تمغائے طلائی تیرا (صفی)

**طَرِیق** :- ۱ (بفتح اول و یائے معروف) راہ، راستہ

سڑک۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

طریق عشق میں ہے رہنما دل
پیمبر دل ہے، قبلہ دل، خدا دل — میر

**طریق:** ۲۔ ریت، رسم، رواج، دستور، قانون۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

گھاس یوں بولی کہ اے میرے رفیق
کیا انوکھا اس جہاں کا ہے طریق — (گنجینۂ ادب)

**قول فیصل:** زیادہ تر اس محل پر طریقہ مستعمل ہے۔

**طریق:** ۳۔ مذہب، شریعت۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کیا کہیں کسی سے کیا ہے طریق اپنا
مذہب نہیں ہے کوئی ملت نہیں ہے کوئی — آتش

**طریق:** ۴۔ طور، طریق، ڈھنگ، عنوان۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسرتِ ناکام میری کام سے غافل نہیں
اک طریق جستجو یہ درد مہجوری بھی ہے — [illegible]

**طریق:** ۵۔ قاعدہ، ترکیب۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بحر الفت کے ہوتے تھے جو غریق
سیکھتے تھے سب آ کے وضع و طریق — (فریب عشق)

**طریق:** ۶۔ طرز، روش، چال۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اپنے مذہب میں ہے اک شرطِ طریق اخلاص بیدل
کچھ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام سے ہم — [illegible]

**طریق الشمس:** وہ دائرہ ہے جو زمین کے مدار ارضی سے منطبق کیا ہوا ہو اور آفتاب کا افق گزرتا رہتا ہو نصف خط استوا کے شمال کی طرف نصف جانب جنوب ہے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل:** علم ہیئت و نجوم کی اصطلاح ہے۔

**طریقت:** (بفتح اول و یائے معروف) تزکیۂ باطن، تزکیۂ نفس۔ عربی، مؤنث، اصطلاح علم تصوف۔

یقیں مانو وہ احول ہیں جو ان دو کو جدا سمجھیں
نہیں ہے فرق مو بھر بھی شریعت اور طریقت میں — منیر

**قول فیصل:** عربی میں اس کے ایک معنی راستے اور مذہب کے بھی ہیں جیسے ”پانچواں: گستاخی معاف آپ کس طریقت میں ہیں۔“

آزاد: از مذہبم مپرس نہ مومن نہ کافرم
من رسم ایں دیار ندانم مسافرم — (فسانۂ آزاد)

**طریق عمل:** کام کو انجام دینے کا طریقہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف:** مذاق کیا ہے؟ وہ طریق عمل جو انسان کی طبیعت اپنے حظ اور تصرفات کے سلسلے میں اختیار کرتی ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق)

**قول فیصل:** انھیں معنی میں طریق کار بھی ہے اور یہ بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**طریقہ:** ۱۔ (بفتح اول و یائے معروف) طرز، روش، انداز، طور۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

فرہاد مر کے عشق کو دھبا لگا گیا
یہ خودکشی طریقۂ اہل وفا نہ تھا — سالک دہلوی

**قول فیصل:** عربی میں ”طریقہ“ اور ”طریقت“ ایک لفظ ہے۔ حالت وقف میں ”ت“ کو ”ہ“ سے بدل لیتے ہیں تو ”طریقہ“ ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں کے معنی بھی ایک ہی ہیں۔ لیکن فارسی میں جب ”طریقت“ بتائے ت موقوف کہتے ہیں تو اس سے صوفیوں کے مقرر کردہ اصطلاحی معنی مراد ہوتے ہیں اور طرز و روش و حالت کے لیے ”طریقہ“ استعمال کرتے ہیں۔

**طریقہ:** ۲۔ قاعدہ، ترکیب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمھیں چاہیں کیونکر — داغ

**قول فیصل:** اس کی اردو جمع ”وں“ کے ساتھ ”طریقوں“ اور ہائے ہوز کو ”ے“ سے بدل کے ”طریقے“ رائج و فصیح ہے۔

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر
دیدار کی طلب ہے تو پہلے نگاہ مانگ — آزاد انصاری

**طریقہ:** ۳۔ وضع، مذہب۔ (نور اللغات)

**قول فیصل:** اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

**طریقہ:** ۴۔ چاند کا برج عقرب کے قریب آنا۔ اصطلاح اہل نجوم۔ (نور اللغات)

**طریقہ آنا:** انداز آنا، ڈھب آنا، طریقہ معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف:** تم ابھی بدتمیز ہو بزرگوں سے اس طرح کی گفتگو کرتے ہو تم کو بات کرنے کا طریقہ نہیں آتا۔

**طریقہ بتانا:** ۱۔ کسی کام کے کرنے کا ڈھنگ بتانا، ترکیب بتانا، قاعدہ سمجھانا، عنوان بتانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمھیں چاہیں کیونکر — داغ

**طریقہ بدلنا:** عنوان بدلنا، روش بدلنا، انداز بدلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف:** موجودہ طریقہ تعلیم کو بدلنا بہت ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس طریقہ تعلیم میں بہت سی خامیاں ہیں۔

**قول فیصل:** اسی محل پر طریقہ چھوڑنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے ”تم جب بھی کسی سے بات کرتے ہو“

اپنے تیور خراب کر لیتے ہو۔ تم اپنا یہ طریقہ چھوڑ دو اس لئے کہ یہ بدتمیزی ہے۔

**طریقہ نکالنا** :- انداز اختیار کرنا۔ روش اختیار کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- گھر بھر سے ہنسی ٹھٹھولی کیا کرتے ہو اور بیوی سے کبھی ہنس کے بات نہیں کرتے تم نے یہ کون سا طریقہ نکالا ہے۔

قولِ فیصل :- اسی محل پر طریقہ ہونا بھی بولتے ہیں جیسے تمہارا یہ کون سا طریقہ ہے کہ جس سے بھی قرضہ لیا پھر دینے کا نام نہیں لیتے۔

**طریقے سے** :- انداز سے، عنوان سے، طرح سے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تم نے ہم سے وعدہ کیا ہے کسی نہ کسی طریقے سے ہمارا کام انجام دیدو۔

قولِ فیصل :- طریقے سے بات چیت کرنا۔ طریقے سے گفتگو کرنا، طریقے سے ملنا وغیرہ بھی زبانوں پر ہے۔

**طُرّے کا جال** :- ایک قسم کا جال جو عورتیں کاڑھتی تھیں۔ اردو، متروک۔

شامت ہو آئی کمتی ہو تو مجھ سے نوبہار بے سبب
وہ جال ڈالوں طُرّے کا تم سے کڑھے نہیں جان صاحب

**طشت** :- ۱ (بالفتح) تسلا، تھال، لگن، ہاتھ دھونے کا ظرف۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع نذر نوشاہ کیا طشت میں رکھ کر سہرا منیر

قولِ فیصل :- صاحب تشریح الانشا نے لکھا ہے۔ "صحیح عربی 'طست' ہے جو معرب ہے جس کا مادہ 'طس' ہے۔ فارسیوں کے یہاں 'طشت' بشین منقوطہ و 'تشت' بتاء شین مستعمل ہے۔"

**طشت** :- ۲ وہ ظرف جس میں اگلے زمانے میں قاتل خونی مجرم کو قتل کرتے اور اس کے اوپر دوسرا طشت ڈھک دیتے تھے تاکہ خون زمین پر نہ گرے۔ فارسی، مذکر، متروک۔

قتل میں بے عذر کیا قاتل کرے گا یا نصیب
آپ جاتا ہوں میں خود لے طشت اور خنجر کفن عاشق

**طشت** :- ۳ پیخانہ پھرنے کا تسلا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- اس کا صرف اٹھانا، لگانا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

**طشت ازبام کرنا** :- کسی کو برائی کے ساتھ شہرت دینا، رسوا کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کرے پر کیوں جام کشی کی آپ کو طشت ازبام کیا بحر

قولِ فیصل :- یہ صرف فارسی مثل "طشت ازبام افتادن (یا) افتادہ" سے لیا گیا ہے۔ اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

بڑھتے بڑھتے ہوا یہ انجام
سب راز نہاں تھا طشت ازبام عاشق

**طشت چوکی** :- وہ چوکی جس پر بیٹھ کے پیخانہ پھرتے اور اس کے نیچے ایک مسی ظرف لگن کی شکل کا رکھا جاتا ہے۔ امیروں کے ہاں اکثر اور غریبوں کے ہاں بیماری یا زچہ خانے میں اس کا کام پڑتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طَشتَری** :- (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) چھوٹی رکابی، چھوٹی پلیٹ۔ اردو، مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل :- اس کا رسم الخط طائے حطی ہی سے ہے مگر موجودہ دور میں تائے قرشت سے بھی لکھنے لگے ہیں۔

**طشتری لکھنا** :- عامل چینی کی طشتری پر قرآن کی آیتیں اور دعائیں زعفران سے لکھ کر دیتے ہیں اس طشتری کو دھو کر پی لینے سے دودھ بڑھتا ہے اور مختلف امراض دور ہوتے ہیں۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف :- تمہارے دادا جان خدا جنت نصیب کرے ہر روز صبح کو طشتری لکھ دیا کرتے تھے مگر دودھ کچھ ایسی گھڑی کا سوکھا تھا کہ پھر نہ اترا نہ اترا۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں عام طور سے طشتری لکھنا زبانوں پر نہیں ہے کبھی کبھی چینی کی پلیٹ پر عامل لوگ زعفران سے آیتیں اور دعائیں لکھتے ہیں جو بطور صرف طشتری یا پلیٹ لکھنا رائج نہیں ہے۔

**طَعَام** :- (بفتح اول و دوم) کھانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

غم و غصہ سے پیٹ بھرتا ہوں
سامنے جب طعام آتا ہے منیر

قولِ فیصل :- اس کے دو خاص صرف ہیں طعام نوش کرنا (فرمانا)، یا طعام تناول فرمانا (کرنا) جیسے "سپاہی اس وقت ماش کی دال بگھار رہا تھا اس کی خوشبو سے بادشاہ ایسے خوش ہوئے کہ فوراً حکم دیا کہ دسترخوان پر یہ ہنڈیا چن دی جائے جب طعام تناول فرمانے لگے۔۔۔ تو حکم ہوا کہ اس سپاہی کو پلاؤ کی یہ قاب دے دو۔" (سیر کہسار) عربی میں گیہوں اور کھانے کی ہر چیز کو طعام کہتے ہیں۔ اردو میں پکے ہوئے کھانے کو طعام کہتے ہیں۔

**طَعَامچی** :- باورچی۔ فارسی، مذکر، متروک۔

محلِ صرف :- اس طعامچی بچے کی خوش قسمتی کو تو دیکھو کہاں جا کے شیا لڑایا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :- اب باورچی ہی کہتے ہیں طعامچی نہیں

معنی میں کوئی نہیں بولتا۔

**طَعَامہ** :۔ کھانے کی چیزیں۔ اردو، متروک۔

کیا حریص طعامہ ہو یہ پلید
حارث سگدل کا ہو وہ مرید　　(سودا)

**قولِ فیصل** :۔ سودا نے ترکیب کے ساتھ استعمال کیا ہے مگر کسی عربی فارسی لغت میں یہ لفظ نہیں ملا۔ لہذا اردو لکھنا پڑا۔ اگر کسی لغت میں مل جائے گا تو میں اپنا یہ فیصلہ بدل دوں گا۔

**طَعْم** :۔ (عربی بالضم چکھنا، بالفتح ذائقہ) ذائقہ، مزہ، لذت۔ عربی، مذکر،

(فقرہ) یہ پھل بدطعم ہے۔　　(نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ صاحب نور اللغات نے مثال میں بدطعم لکھا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ بدمزہ ہی بولتے ہیں۔

**طُعْم** :۔ طعام، خورش، خوردنی و طعمۂ مرغ۔ عربی، مذکر۔　　(فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** :۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

**طُعْمَہ** :۔ (بالضم) ۱ لقمہ، نوالہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تن پہ بوٹی نہ رہی زاغ کماں کا طعمہ
واہ کب میں تجھے اے تیر فگن یاد آیا　　(بحر)

**قولِ فیصل** :۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

اس چکھنے کو اور کھانے کو کیا کہتے ہیں اے سگ　　(رسالہ)
طعمہ میں سب اس کے جو اجل نام ہے اک شیر　　(عبرۃ الغافلین)

**طُعْمَہ** :۔ ۲ رزق، کھانا، روزی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

**طُعْمَہ** :۔ ۳ شکاری پرندوں کا کھانا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اس ماہرو کے عشق میں جلتا ہوں شعلہ ساں
میرا ہر ایک عضو ہو طعمہ چکور کا　　(شیر)

**طَعْن** :۔ ۱ (بالفتح) طنز، ملامت، تشنیع، عیب گیری، اینچھ بازی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کون تھا اس جگہ سوا میرے
طعن کی تم نے اے بوا ہم پہ　　(جان صاحب)

**قولِ فیصل** :۔ دہلی میں طعن مذکر ہے۔

زخم سلوانے سے مجھ پر چارہ جوئی کا ہے طعن
غیر سمجھا ہے کہ لذت زخم سوزن میں نہیں　　(غالب)

عربی میں طعن کے معنی ہیں کسی کو برا کہنا۔

**طَعْن** :۔ ۲ نیزہ مارنا۔ عربی، مونث، قلیل الاستعمال۔

کچھ کام ادھر نہ کرتی تھی اس بے حیا کی طعن
تھی ان کی طعن نیزۂ مشکل کشا کی طعن　　(نفیس)

**طَعْن تَرُوز** :۔ (تَرُوز: بفتح اول و واو معروف) لعنت، ملامت، طعن تشنیع۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

**محلِ صرفہ** :۔ نئے صاحب کی بیوی کو نہ معلوم مجھ سے کیوں جلن ہے۔ جب دیکھتی ہیں طعن تروز کی باتیں شروع کر دیتی ہیں۔

**قولِ فیصل** :۔ مؤلف نور اللغات کی یہ بات بڑی حد تک قریب قیاس ہے کہ 'طعن تروز' میں 'تروز'، 'تعرض' کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ ایک بات قابل وضاحت ہے کہ طعن تروز کی باتیں زبانوں پر ہیں یعنی تنہا طعن تروز بغیر باتوں کی قید کے نہیں بولتے۔

**طَعْن تَشْنِیع** :۔ آوازے توازے، چھیڑ چھاڑ، ملامت، اینچھ بازی۔ عربی الفاظ، مونث، عورتوں کی زبان۔

میں تیرہ سو کی نہیں جو جھلے پھپھولے میں پھوڑتی ہوں
یہ طعن تشنیع مجھ سے بل بل کے اے ناخن نہ تو کیا کر　　(جان صاحب)

**قولِ فیصل** :۔ تعلیم یافتہ طبقہ واو عاطفہ کے ساتھ طعن و تشنیع بولتا ہے جیسے "صاحبان تہذیب طعن و تشنیع کو برا سمجھتے ہیں۔" مصحفی لکھنوی نے اردو کے واو عاطفہ کے ساتھ طعن اور تشنیع بھی کہا ہے۔

کثرت آرا ہے جو کچھ طے ہوا اس کو مانیے
طعن اور تشنیع کی یوں برچھیاں کیوں تانیے　　(مصحفی)

**طعن توڑنا** :۔ طنز کرنا، طعنہ دینا، آوازہ پھینکنا۔

قصہ کہتا تھا کسی عہد شکن کا میں رات
وہ لگے کہنے یہ طعن آپ نے ہم پر توڑا　　(ممنون) (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طعن زن ہونا** :۔ طعنہ دینا، شماتت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اک تو رنج حضرت مایہ
دوسرے طعن زن ہو ہمسایہ　　(قلق)

**قولِ فیصل** :۔ اب اس محل پر طعنہ زن ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

**طعن کرنا** :۔ ۱ آوازہ کسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کون تھا اس جگہ سوا میرے
طعن کی تم نے اے بوا کس پر　　(جان صاحب)

**طَعْن کرنا** :۔ ۲ نیزہ مارنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

**محلِ صرفہ** :۔ گرز کلہ شکنی پر آمادہ، نیزے سینوں کے طعن کرنے کو استادہ۔ (طلسم ہوش ربا)

**طَعْن مارنا** :۔ اینچھ بازی کرنا، تشنیع کرنا، آڑی ترچھی بات کہنا، لگتی ہوئی بات کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

**محلِ صرفہ** :۔ تم لاکھ صفائی پیش کرو میں نہیں مانوں گا انھوں نے ہم پر ہی طعن ماری ہے۔

**طَعْنَہ** :۔ (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) طنز کرنا، برا بھلا کہنا، آوازہ توازہ۔ اردو

مذکر، فصیح، رائج۔

عزیز آشنا دوست سے تنگ ہو
تسلی اسے طعنہ تنگ ہو (صبح خنداں) تسلیم

قولِ فیصل:۔ اپنے کیے ہوئے کسی احسان یا نیکی کو جتانا بھی "طعنہ" ہے۔ جیسے "آپ کا طعنہ مجھے برا نہیں معلوم ہوتا کیونکہ میرا رواں رواں آپ کا احسان مند ہے۔"

قولِ فیصل:۔ عربی میں اس لفظ کی اصل "طعنۃ" ہے جس کے لغوی معنی ہیں ایک بار نیزہ مارنا اور برا بھلا کہنا۔

**طعنہ تشنہ**:۔ (طعن تشنیع کا بگاڑا ہوا ہے) لعنت ملامت، برا بھلا۔ مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں طعنہ تشنہ بطور واحد نہیں بولتیں بصیغہ جمع طعنے تشنے کہتی ہیں۔

**طعنہ تشنہ دینا**:۔ برا بھلا کہنا، ملامت کرنا، عیب لگانا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں بصیغہ واحد "طعنہ تشنہ دینا" نہیں بولتیں بصیغہ جمع طعنے تشنے دینا بولتی ہیں۔

**طعنہ دینا**:۔ ملامت کرنا، برا بھلا کہنا، آوازہ کسنا، احسان یا نیکی کرکے اس کا ذکر کرنا۔ اردو، (صح) عورتوں کی زبان۔

ہم تڑپ کر ہوئے ٹھنڈے ترے خنجر کے طفیل
طعنہ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا منیر

قولِ فیصل:۔ بصیغہ جمع "طعنے دینا" زیادہ مستعمل ہے جیسے "برا تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھ کو پرائے دن طعنے دیتی ہیں کہ تم بڑھیا ہو۔ اس ضعیفی میں کھڑی کیوں ہو۔" (فسانۂ آزاد)

وہ بے ماگی کے مجھ دیں گے طعنے
اے دردِ تو آج کیوں دل میں کم ہے عزیز لکھنوی

**طَعنہ زَن**:۔ آوازہ کسنے والا، اینچھ بازی کرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

دکھا ہے جو رخ آپ کا روشن یہ ہوئی میں
آئینۂ خورشید پہ ہیں طعنہ زن آنکھیں امیر

قولِ فیصل:۔ اس لفظ کے قبل "پر" (حرفِ جار) کے ساتھ کوئی اسم یا ضمیر لاکے "ہونا" کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا شعر کے دوسرے مصرع سے ظاہر ہے۔

**طَعنہ زَنی**:۔ عیب گیری، طعنہ دینا، اینچھ بازی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

وا اس کی سرد ہی کے رکے چہرے پہ صد شکر
پایا نہ رقیبوں نے محل طعنہ زنی کا رند

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف "کرنا" کے ساتھ (طعنہ زنی کرنا) ہے۔

**طعنہ مارنا**:۔ آوازہ کسنا، طعنہ زنی کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

نالۂ دل نے خوش نوائی میں
طعنہ صوتِ ہزار پہ مارا شاد لکھنوی

**طعنہ ملنا**:۔ کسی کا کسی کو طعنے دینا، آوازے سننا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جور کی خواہش پہ یہ طعنے ملے
واہ کیا نیت ہے کیا اوقات ہے داغ

**طعنہ مُہنہ**:۔ طعن تشنیع، لعنت ملامت، برا بھلا، چھیڑ چھاڑ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگِ آصفیہ نے اس لفظ کی تشریح یوں کی ہے "مہنہ اگر ہندی قرار دیا جائے تو اس کا کچھ پتہ آگے نہیں چلتا۔ اس کے علاوہ عربی لفظ کے ساتھ اس کا جوڑ بھی یہی دلالت کرتا ہے کہ یہ بھی عربی ہے۔ چنانچہ مہن بمعنی خوار و ذلیل و حقیر اور مُہان بمعنی اہانت کردہ شدہ و ذلیل و خوار اس سے ماخوذ ہے۔ پس مہنہ اصل میں مَہنَۃ (تائے مصدری) تھا جس سے مہنہ بنا۔"

**طعن ہونا**:۔ (پر کے ساتھ) اینچھ بازی ہونا، آوازہ کسا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نالہ میرے لب پہ ناصح کی زباں پر طعن ہے مسکین شاہ
واہ کیا چوٹیں ہیں کیا پتھر ہے پتھر کا جواب بیدل جھنجھانوی

**طعنے پڑنا**:۔ کسی پر اینچھ بازی ہونا، کسی پر آوازے کسے جانا، طعن آمیز باتیں سنائی جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورۂ صرف:۔ تم نے مائکے میں تانبے کا لوٹا بھی وہاں سے ساچق میں چاندی کی ٹکیا آئی۔ دیکھ لینا زندگی بھر سسرال والوں کی طرف سے طعنے پڑیں گے۔

**طعنے تشنے**:۔ برا بھلا کہنا، اینچھ بازی کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محاورۂ صرف:۔ ہزار مرتبہ سمجھایا کہ طعنے تشنے دینا شریف عورتوں کا شیوہ نہیں ہے مگر تم چھوڑتی نہیں ہو۔

قولِ فیصل:۔ اس کا صرف "دینا" کے ساتھ (طعنے تشنے دینا) ہے۔

**طعنے سنانا**:۔ برا بھلا کہنا۔ طعنے دینا، طعن تشنیع کی باتیں کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مرے جنازے پہ کیوں وہ آئے کہ الٹے طعنے مجھے سنائے
کہا کیے جو زباں پہ آیا سنا کیے سوگوار باتیں داغ

**طعنے سُننا**:۔ (لازم) طعن آمیز باتیں سننا، طعن تشنیع کی باتیں سننا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

رگ سودا جنوں میں خوں کو ترے نسیم
نے طعنے زبان نیشتر سے (شام غریباں)

**طعنے مہنے دینا**:۔ طعن تشنیع کرنا، برا بھلا کہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ صرف دہلی کی عورتوں سے مخصوص ہے لکھنؤ کی عورتیں بالکل نہیں بولتیں۔

**طغرا**:۔ ۱ (بضم اول) خط پیچیدہ جس میں القاب اور بادشاہوں کا نام لکھا جاتا ہے، شاہی مہر، شاہی خطاب، جو اجلاس کے کاغذات یا دیگر بادشاہی خط و کتابت میں درج ہو۔ ترکی، مذکر۔

حکم الٰہی پہ ہوا سیل سلیمان بہار
عشق پیچاں بن گیا طغرائے فرمان بہار — آتش

قول فیصل:۔ رقم ہونا اور کندہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

نورانی چہرے پہ ترے ابرو کے نقش سے
محراب بیت ابرو کا طغرا رقم ہوا — آتش

ہر نگین دل پہ اے شاہ جمال
کندہ ہے طغرا تمھارے نام کا — نوازش

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "بعض کا قول ہے کہ وہ جلی اور پیچیدہ خط کہ جس میں بادشاہ کا القاب اور نام خوب روشن لکھا ہوا ہو۔ جیسے جلال الدین اکبر کا طغرا ان الفاظ سے لکھا جاتا تھا "السلطان الاعدل الاعظم جلال الدین اکبر بادشاہ غازی"

خط پیچیدہ جس میں بادشاہوں کا نام اور القاب لکھا جاتا ہے اس کی کوئی قید نہیں۔ قرآن مجید کی آیتیں اور سورے یا احادیث پیغمبر و ائمہؑ بھی اگر پیچیدہ شکل میں اور مخصوص انداز میں ہوں تو ان کو بھی طغرا کہتے ہیں۔

**طغرا**:۔ ۲ (کنایۃً) نشان، علامت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

**طغراکش**:۔ طغرا بنانے والا، طغرا لکھنے والا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ع طغراکش مقدمۂ دفتر نجات — انیس

قول فیصل:۔ طغراکش کی جگہ طغرا نویس بولنا زیادہ ہے۔

**طغرا نگار**:۔ طغرا بنانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال۔

ترے ہو خامۂ طغرا نگار میں یہ زور
جو کھینچے اک روش خط منحنی وہ لکیر — ذوق

**طغرائے بدنامی**:۔ بدنامی کا نشان۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فدویان خاص میں ہوں میں بھی اے سلطان عشق
چاہیے طغرائے بدنامی مرے منشور کو — شعور

**طغرائے بسم اللہ**:۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا پیچیدہ انداز میں خوشخطی کے اصول سے لکھنا۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طغرائے ندامت**:۔ ندامت کا نشان۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ساتھ کم ظرفوں کے کی بادہ کشی تم نے مدام
حیف طغرائے ندامت خط ساغر نہ ہوا — شعور

**طغرل**:۔ سلجوقی خاندان کے پہلے بادشاہ کا نام جو سلطان مودود بن سلطان محمود غزنوی کے زمانے میں خراسان پر قابض ہو گیا تھا۔ ترکی، مذکر۔

ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے
اب فریب طغرل و سنجر کھلا — غالب

**طغماچ**:۔ (بالفتح) ترکستان کے ایک شہر کا نام۔ بسند برہان و سراج یہ لفظ صحیح طمغاچ (بتقدیم میم بر غین) تھا۔ (تحقیق اللغات فارسی)

**طغیان**:۔ ۱ (بالضم) حد سے گزرنا، حد سے زیادہ ظلم کرنا، بے انتہا گناہ کرنا، زیادتی۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا کسے دھیان کہ یہ ظلم یہ طغیاں ہوگا
دل سا جو دوست ہے وہ جان کا خواہاں ہوگا — ناظم

قول فیصل:۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کے ایک معنی ہیں افزائش، فراوانی، جوش، افراط۔

تمھاری ہو نہ میری ہے خطا اب آؤ مل جائیں
کہ تم ہو ناز کے طغیان سے مجبور ہم دل سے — مسلم (عظیم آباد)

اس لفظ کا صرف ہونا کے ساتھ (طغیان ہونا) ہے۔

جوں شمع اپنے دل پہ یہ طغیاں ہے آگ کا
نوک زباں سے دود نمایاں ہے آگ کا — جرأت

**طغیان**:۔ ۲ ڈھیل ہونا، کم توجہی ہونا، سستی۔ عربی لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

چاہنے والوں میں اس کے سوء ظن باہم دگر
دے رہا ہے صاف طغیان محبت کی خبر — مصحفی (صحیفۃ القوم)

**طغیانی**:۔ (بالضم) ہیجان، سیلاب، تلاطم آب، دریا کا چڑھنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

امڈا آتا ہے دل اور اشک کی طغیانی ہے
اے خضر دوڑیے کشتی مری طوفانی ہے — امیر مینائی

قول فیصل:۔ ہونا اور جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

محبت میں اک ایسا وقت بھی دل پر گزرتا ہے
کہ آنسو خشک ہو جاتے ہیں طغیانی نہیں جاتی — جگر (مراد آبادی)

اردو میں طغیانی کی جمع واو نون کے ساتھ بقید حرف جار

'طغیانیوں' ہو جس کا استعمال کمی کے ساتھ ہو۔

جا سکے ضعف سے ہنس کوچے میں اس کے ذوق
بہہ جائیں کاش گریہ کی طغیانیوں میں ہم

فارسیوں نے عربی لفظ 'طغیان' میں یائے مصدری زیادہ کرکے 'طغیانی' بنا لیا۔ عربی میں طغیان کے معنی ہیں حد سے گزر جانا (مجازاً) زیادتی، ظلم، سرکشی، پانی کا موجیں مارنا، خون کا جوش کرنا۔

**طغیانی پر آنا** :۔ دریا میں پانی بڑھنا، دریا باڑھ پر آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

آئے طوفاں جو ترے قہر کا طغیانی پر
کشتیٔ نوح بھی اعدا کو ہو گرداب صفت ذوق

**طغیانی ہونا** :۔ پانی میں تلاطم ہونا، سیلاب آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بخارِ ارض سے تا ابر ہو اور ابر میں پانی
رواں پانی سے تا دریا ہو اور دریا کو طغیانی ذوق

**طِفل** :۱۔ (بکسرِ اوّل و سکونِ دوم) لڑکا، بچہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

لکھنؤ سے ہشت سالہ ایک طفلِ ناتواں
اسے یہ راگ آیا ہے دو اک دن ہو کے آیا ہے صفی

قولِ فیصل :۔ شعرائے متقدمین کمسن محبوب کے معنی میں بھی نظم کرتے تھے۔

وہاں دیکھے کئی طفلِ پری رو
ارے رے رے ارے رے رے ارے رے میر سوز

طفل کی فارسی جمع 'طفلان' اور عربی جمع 'اطفال' بھی رائج ہے۔

پیری میں عبث رند ہوئے مائلِ طفلاں
کیوں آپ کو مطعون کیا ہر پیر و جواں کا رند

**طفل** :۲۔ شیرخوار، دودھ پیتا بچہ۔ عربی، فصیح، رائج۔

شہ زور اپنے زور میں گرتا ہے مثلِ برق
وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے عظیم شاگرد سودا

قولِ فیصل :۔ نوزائیدہ بچے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

یاں سے ہوتی نہ زیادہ جو عدم میں رغبت
آ کے ہستی سے کوئی طفل نہ گریاں ہوتا لا علم

**طفل** :۳۔ نادان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس جگہ 'بچہ' کہتے ہیں۔

**طِفلِ اشک** :۔ (باضافت) آنسو سے مراد ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ فسلی انگوٹھیوں کے لال لال ڈورے خون رلاتے تھے۔ طفلِ اشک رنگ لاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

**طِفلانِ چمن** :۔ (باضافت) باغ کے سبزے اور پھولوں کی کلیوں سے کنایہ ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

**طِفلانہ** :۔ طفل سے منسوب، بچوں کا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

جو کام کریں باہم لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں
ہیں انجمنیں اپنی بازیچۂ طفلانہ صفی

قولِ فیصل :۔ ایک معنی ہیں بچوں کا سا، بچوں کی طرح جیسے "یہ سن اور یہ طفلانہ حرکتیں شرم نہیں آتی" تنہا مستعمل نہیں ترکیب ہی کے ساتھ بولتے ہیں جیسا کہ اوپر کی دونوں مثالوں (بازیچۂ طفلانہ، طفلانہ حرکتیں) سے ظاہر ہے۔ بچوں کی سی باتوں کے معنی میں 'طفلانہ باتیں' اور بچوں کا سا مزاج کے معنی میں 'طفلانہ مزاج' بھی رائج ہے۔

**طِفلِ بہ مکتب نمی رود ولے برندش** :۔ لڑکا مدرسے نہیں جاتا مگر اس کو لے جاتے ہیں۔ جب کسی سے کوئی کام جبراً لیا جاتا ہے تو یہ جملہ بولتے ہیں۔ فارسی جملہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل :۔ اس جملے کو یوں بھی استعمال کرتے ہیں "طفل مکتب نمی رود ولے برند" جیسے "گورنمنٹ کی وہی مثل ہے کہ "طفل مکتب نمی رود ولے برند" کسی ہندوستانی رئیس کو زبردستی لے جا کر کونسل میں بٹھائے تو وہ بیچارہ سوائے اس کے کہ ٹکر ٹکر بیٹھا دیکھا کرے اور بے فائدہ لوگوں کی نظروں میں خفیف ہو کیا کر سکے گا۔" (ابن الوقت)

**طِفلِ تسلّی** :۔ (بے اضافت) جھوٹی تسلی، کسی سن دار کو بچوں کی طرح بہلانا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ بصیغۂ جمع 'طفل تسلیاں' نسبتہً زیادہ بولتے ہیں جیسے "آپ نے مجھے اب تک کیا دے دیا ہے جو اب دیں گے۔ خالی خولی کی باتیں نہ کیجیے۔ میں خوب جانتا ہوں۔ یہ طفل تسلیاں کسی اور کو دیجیے۔"

**طِفلِ خُردسال** :۔ کم عمر بچہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا قیامت کا جو شیلا ہے یہ طفلِ خردسال
ہر طرف چلنے کو ہے تیار ہر گام سوال صفی

**طِفلِ دبستاں** :۔ ناسمجھ، ناتجربہ کار، نو آموز۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لکھے وہ طفلِ دبستاں کیا مرے خط کا جواب
جو مٹائے صورتِ حرفِ غلط استاد کو صبا

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر اس جگہ 'طفلِ مکتب' کہتے ہیں۔

**طِفلِ شیر خوار، طِفلِ شیر خوارہ**:- دودھ پیتا بچہ، معصوم بچہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- لکھنؤ میں 'طفل شیر خوارہ' تو کوئی نہیں بولتا۔ البتہ طفل شیر خوار برابر استعمال کرتے ہیں۔

لکھنؤ کا ہے جگر گوشہ یہ طفلِ شیر خوار
جس کی پیشانی پہ لکھا ہو جوشیلا ہونہار — صفیؔ

**طِفلِ صَغیر**:- (باضافت) چھوٹا بچہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

تجھ کو امروہہ مبارک ہو یہ جشنِ بے نظیر
لکھنؤ کی گود کا پالا رہی طفلِ صغیر — صفیؔ

**طِفل مزاج**:- (بغیر اضافت) جس کے مزاج میں لڑکپن ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- مولف مذکور نے انھیں معنی میں 'طفل مشرب' بھی لکھا ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہ طفل مزاج بولتے ہیں نہ طفل مشرب۔ البتہ 'طفلانہ مزاج' کہتے ہیں جس کے معنی ہیں 'بچوں کا سا مزاج'۔

**طِفلِ مکتب**:- (باضافت) مدرسے میں پڑھنے والا لڑکا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

پھرتے ہیں لکھے پڑھے سوٹے میں ماہ و جاہ کے
طفلِ مکتب رہتے ہیں گنبد میں بسم اللہ کے — ذوقؔ

قولِ فیصل:- 'ہونا' اور 'نہ ہونا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "بندہ آزاد ان دنوں طفلِ مکتب بھی نہ تھا۔ جب حاضرِ خدمت ہونے لگا۔ تو حضرت مرحوم اکثر اس کے اشعار پڑھا کرتے تھے۔" (دیوانِ ذوق مرتبہ آزاد)

**طِفلِ مکتب**:- ناسمجھ، ناتجربہ کار۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:- ان معنوں میں یہ ترکیب تحقیر کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ اس ترکیب کے قبل اُس کے آگے یا اُن کے آگے، لائے 'ہونا' کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ (یعنی اس طرح: ان کے آگے طفلِ مکتب ہے یا تھا)، جیسے "ابوالفضل بے شک کوہِ دانش اور دریائے تدابیر تھے۔ اور خانِ خاناں ان کے آگے طفلِ مکتب۔ مگر آفت کے پرکالے تھے۔" (دربارِ اکبری ص ۶۲۲)

**طِفلی**:- (بالکسر) لڑکپن، بچپن، کم عمری کا زمانہ، کم سنی کا دور۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

طفلی نہ رہی کہ تھی وہ جانے والی
کیا رہتی جوانی تھی ٹلنے والی — رشید لکھنوی

**طِفلی سے**:- بچپنے سے، لڑکپن سے، کم عمری کے زمانے سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- اے توبہ! یہاں طفلی ہی سے فقیروں کے قائل نہ ہوئے اور ان شاہ جی نے تو کذب کے پل باندھ دیے۔ (فسانۂ آزاد)

**طِفلی و دامانِ مادر خوش بہشتے بودہ است**:- بچپن میں ماں کی محبت اور نگہداشت بڑی نعمت ہے۔ فارسی مقولہ۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:- تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

**طُفُولت**:- طفلی۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- لکھنؤ میں 'طفولیت' کہتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**طُفُولِیَّت**:- (بضم اول و واو معروف و یائے مشدد مفتوح) بچپنا، طفلی، لڑکپن کا زمانہ۔ عربی، مصدرِ جعلی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- طبع اس کی موزوں طفولیت سے تھی۔ شعر کی طرف رغبت رکھتا تھا۔ (طبقات الشعرا)

قولِ فیصل:- زیادہ تر فارسی ترکیبِ اضافی کے ساتھ زمانۂ طفولیت، عہدِ طفولیت اور عالمِ طفولیت بولتے ہیں (زمانۂ طفولیت) "یہاں تک کہ زمانۂ طفولیت میں ہم جولیوں کے ساتھ کھیلتے بھی نہ تھے" (جہلم)۔ (عالمِ طفولیت) "زبان جب تک عالمِ طفولیت میں بھی ہو تب ہی تک شیر و شربت کے پیالے لنڈھاتی ہے" (آبِ حیات)

فارسی والوں نے اس لفظ کو بغیر تشدید (بروزن مفاعلن) بھی استعمال کیا ہے۔ ان کی تقلید میں اردو والے بھی بلا تشدید بولتے ہیں اور یہی فصیح بھی ہے۔

**طُفَیل**:- (بضم اول و فتح دوم) وسیلہ، ذریعہ، تصدق، واسطہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جہاں میں مجھے مرتبہ جو ملا
وہ سب کچھ ہے صاحب طفیل آپ کا — منیرؔ

قولِ فیصل:- صاحبِ فرہنگِ آصفیہ لفظ طفیل کے ذیل میں تحریر کرتے ہیں:- "ابن زلال کوفی شاعر کا نام جو عبداللہ کوفی بن غطفان بن سعد کی اولاد سے تھا، جس کو طفیل الاعراس کہتے تھے۔ وہ طعام ولیمہ میں بن بلائے لوگوں کے ساتھ ہو لیا کرتا تھا۔ بلکہ اس کا قول تھا کہ کیا اچھا ہو جو کوفہ آسمان کی طرح ہمارے سر پہ رہتا اور ہم ہر وقت دیکھ کر مجالسِ طعام کو معلوم کر لیا کرتے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ طفیل شراب کی مجلسوں میں بن بلائے پہنچ جایا کرتا تھا۔ غرض نتیجہ دونوں سے ایک ہی نکلتا ہے۔ پس اس وجہ سے اس شخص کی نسبت کہنے لگے جو مدعو کے ساتھ بن بلائے چلا جائے۔ جیسے فارسی میں 'ناخواندہ مہمان' کہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ لفظ طفیل 'بدولت'، 'بوسیلہ' کے معنی میں مستعمل ہو گیا۔" مؤلف موصوف نے یہ نہیں لکھا کہ بدولت اور بوسیلہ کے معنی میں عربی

میں مستعمل ہو گیا یا فارسی میں۔ ظاہراً فارسی ہے کیونکہ عربی لغات میں یہ معنی نہیں ملتے۔ مؤلف نور اللغات نے اس لفظ کی وضاحت یوں کی ہے "طفیل ایک کوفی شاعر کا نام تھا جو بغیر بلائے دعوت ولیمہ میں شریک ہوتا تھا۔ پھر اس کو کہنے لگے جو کسی کے ساتھ بغیر بلائے دعوت میں جائے۔ متاخرین 'طفیل' کی جگہ 'طفیلی' ایک 'ی' آخر میں اضافہ کر کے کہنے لگے۔ فارسیوں نے (مجازاً) سبب، وسیلہ، ذریعہ، توسط کے معنی میں استعمال کیا۔"

**طفیل** :۔ ۲ بدولت، صدقے میں۔ فارسی، صفت، بطفیل زیر استعمال۔

تازہ رہتے ہیں مرے مژگاں طفیل اشک چشم
سوکھتا ہرگز نہیں جس طرح سبزہ چاہ کا — مصحفی

قول فیصل :۔ اس محل پر زیادہ تر 'ب' کے اضافہ کے ساتھ 'بطفیل' بولتے ہیں۔ جیسے "خداوند عالم میرے گناہوں کو بطفیل محمدؐ و آل محمدؐ بخش دے۔"

**طفیل سے** :۔ بدولت، تصدق میں، وسیلے میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اصغری نے کہا سب آپ کے طفیل سے انجام بخیر ہوا۔ (مرآت العروس)

**طفیل میں** :۔ بدولت، صدقے میں، تصدق میں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ باد مسرت انگیز مہ وشوں کے طرۂ تابدار کے طفیل میں غالیہ ریز تھی۔ (فسانۂ آزاد)

**طُفَیلی** :۔ (بضم اول و فتح دوم) بغیر بلائے کسی کے ساتھ دعوت میں چلا جانے والا، دوسرے کے طفیل میں گزارہ کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

استخواں کھائے سگ یار کے ساتھ آ کے ہما
ہے یہ مناسب کہ طفیلی بھی ہو مہمانی میں — اسیر

**طُفَیلیا** :۔ خوشامدی، طفیلی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ نے کیا مجھ کو طفیلیا سمجھا ہے جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ دعوت میں چلو۔ ہم بغیر بلائے کہیں نہیں جاتے۔

قول فیصل :۔ اس کی جمع 'طفیلیوں' اور 'طفیلیے' زبانوں پر ہے۔

**طِلا** :۔ ۱ (بالکسر) عضو تناسل پر مالش کرنے کی رقیق دوا، وہ روغن جو بطور ضماد قضیب پر اس لئے لگاتے ہیں کہ سستی اور کمزوری دور ہو اور صحیح طور پر استادگی ہونے لگے، سستی کا تیل۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ حکیم صاحب نے کہا ہے کہ ان صاحبزادے نے جلق بہت لگایا ہے جس کے نتیجے میں عضو مخصوص کی رگیں خراب ہو گئی ہیں۔ ان کے لئے کوئی طلا بنوائیے۔

قول فیصل :۔ لگانا اور کھینچنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ عربی میں طلا کے دو معنی ہیں ۱ وہ چیز جس کو مالش کریں ۲ لذت۔

**طِلا** :۔ ۲ ایک قیمتی دھات، کھرا سونا، زر خالص۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

حسینوں کی نہ جا صورت پہ اے دل
یہ تانبے پر ملمع ہے طلا کا — منیر

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ بالا معنوں میں اس لفظ کو عربی لکھا ہے اور اس کو 'تلا' کا معرب مانا ہے جو ہندی ہے۔ لکھتے ہیں "چونکہ ہندوستان کے راجہ سونے میں تل کر وہ سونا دان کیا کرتے تھے۔ اہل عرب نے اس سونے کو 'تلا' سمجھ کر طلا بنا لیا اور زر کے معنی میں استعمال کرنے لگے ورنہ 'تلا' بمعنی ترازو ہے۔" مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی ملمع اور گلٹ بھی لکھے ہیں جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔

**طُلّاب** :۔ (بر وزن جُلّاب) طالب بمعنی طالب علم کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وظائف دیجئے طلاب کو ایسے جو کافی ہوں
اعانت کیجئے اس کی اعانت کے جو قابل ہو — مصحفی

**طِلادوز** :۔ جس چیز پر طلائی کام ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

**طِلاساز** :۔ کیمیاگر۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں زیادہ تر کیمیاگر ہی بولتے ہیں۔

**طَلاق** :۔ ۱ (بالفتح) آزادگی ۲ روانی، کشادگی، تیز زبانی۔ فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنی میں اردو میں رائج نہیں۔

**طَلاق** :۔ ۲ عورت کا نکاح کی قید سے از روئے شرع آزاد ہونا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کر دنیا کو دی میں نے یکسر طلاق
رہا تا ابد مجھ میں اس میں فراق — ناسخ

قول فیصل :۔ متقدمین نے اس لفظ کو مذکر بھی استعمال کیا ہے۔ جیسے "محلے میں ایک چڑیل رہتی ہے اس پر آپ عاشق ہوئے اور بیوی کو کہنا چاہئے طلاق دے دیا۔" (فسانۂ آزاد)

ع دنیا کو طلاق اس شہر داں نے دیا ہے — دبیر

موجودہ دور میں تانیث کو ترجیح ہے۔

**طلاق** :۔ ۳ قسم سخت جو رذیل لوگ غصے کی حالت میں دوسرے کو دیتے ہیں مثلاً "طلاق ہے جو تو سامنے بھی

نہ آجائے" یعنی تری ماں پر طلاق ہو اگر تو
سامنے آکر ہم سے مقابلہ نہ کرے۔ اردو۔
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر "تمھاری
ماں پر تین طلاق" بولتے ہیں۔

**طلاقِ بائن**:۔ (باضافت) قطعی طلاق
وہ طلاق جس کے بعد مرد کو بغیر عقد کے زوجہ کی
طرف رجوع کرنے کا حق نہیں رہ جاتا۔ عربی
الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاحِ فقہ۔

**طلاقت**:۔ (بفتح اول و دوم و چہارم)
تیز زبانی، چرب زبانی، فصاحت، خوش بیانی۔
عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ لوذعی کہ جس کی طلاقت دلوں کو بھائے
دو دو دن ایک بوند بھی پانی کی وہ نہ پائے — انیس

**طلاقِ خُلع**:۔ (خُلع: بالضم) طلاق کی
ایک قسم ہے کہ عورت اپنے شوہر سے راضی نہ ہو
اور مہر معاف کرکے یا کچھ اور مال دے کے طلاق
لے لے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاحِ فقہ۔

**طلاق دینا**:۔ زوجیت سے خارج کرنا،
از روئے شرع زوجہ سے قطع تعلق کرنا۔ اردو، صرف،
فصیح، رائج۔

شیخ صاحب کے عقد میں دُنیا
آئی تھی کب جو دی انھوں نے طلاق — سودا

**طلاقِ رَجعی**:۔ (رَجعی: بفتح اول و سکونِ دوم)
وہ ہے کہ مرد طلاق دینے کے بعد بھی، اگر چاہے تو
عدہ کے دنوں میں زوجہ سے دوبارہ رجوع کرسکتا ہے۔ عربی
الفاظ، فارسی ترکیب، اصطلاحِ فقہ۔

**طلاقِ صریح**:۔ (باضافت) وہ طلاق
جو صریح الفاظ میں دی جائے۔ فارسی ترکیب،
مونث۔ (اعظم اللغات)

قولِ فیصل:۔ طلاقِ صریح وہ ہے جو صیغہ جاری
کرکے دی جائے۔

**طلاقِ کِنایہ**:۔ (باضافت) جو طلاق صریح
طور پر نہ ہو بلکہ اشارے سے ہو۔ فارسی ترکیب۔
(اعظم اللغات)

قولِ فیصل:۔ جب کوئی مرد اپنی زوجہ سے کہے
ظَهرُكِ كظهرِ أُمّي (تیری پیٹھ میری ماں کی پیٹھ
کے مثل ہے) تو طلاق ہو جاتی ہے۔ یہی طلاقِ کنایہ
یا ظہار ہے۔

**طلاق لینا**:۔ (متعدی) شریعت کی رو سے
زوجہ کا شوہر سے چھٹکارا حاصل کرنا۔ اردو،
صرف، فصیح، رائج۔

ع تجھ سے لیتی ہوں آج ہی میں طلاق (دہشت گلزار نسیم)

**طلاقِ مُبارات**:۔ (باضافت) وہ طلاق
جس میں شوہر و زوجہ دونوں کی رضا شامل ہو۔
فارسی ترکیب، اصطلاحِ علمِ فقہ۔

**طلاقِ مغلّظہ**:۔ وہ طلاق جس میں مرد
عورت کو اس وقت تک پھر اپنے نکاح میں نہیں
لوٹا سکتا جب تک کوئی اور مرد اُس سے شادی
کرکے طلاق نہ دے دے۔ (فقہ اہلِ سنت کی رو سے
تین مرتبہ لفظ طلاق کہہ دینے سے طلاق ہو جاتی ہے)۔
فارسی ترکیب۔ (نور اللغات)

**طلاقن**:۔ وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہو۔
ہندوستان میں عورتیں یہ لفظ گالی کی جگہ بھی
اور بولتی ہیں۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

**طلاق نامہ**:۔ وہ تحریر جس میں طلاق لینے اور
طلاق دینے کا مضمون درج ہو۔ فارغ خطی
فارسی ترکیب، مذکر، رائج۔

**طلاکار**:۔ وہ چیز جس پر طلا سے نقش و نگار
بنائے گئے ہوں جیسے شمشیرِ طلاکار۔ فارسی صفت،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یاقوت کے ہیں تمام اشجار — اختر
پتّے ہیں زمرّدیں طلاکار (شاہِ اودھ)

قولِ فیصل:۔ مؤلفِ نور اللغات نے "طلاباف"
بھی انھیں معنی میں درج کیا ہے جو موجودہ دور میں
قلیل الاستعمال ہے۔ طلاباف کے معنی ہیں سنہرے
تاروں سے بنی ہوئی چیز۔

**طلاکاری**:۔ سونے سے نقش بھرنا، سونے کا
کام بنانے کا پیشہ۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی

خوشنما ہیں عمارتیں ساری
در و دیوار پر طلاکاری — منیر

**طلاکوب**:۔ (واوِ مجہول) سونے کا ورق
بنانے والا۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زبانوں پر عام طور سے "ورق ساز" ہے

**طلائے احمر**:۔ عمدہ سونا، کندن۔ عربی، مذکر،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طلائے دستِ افشار**:۔ ایک قسم کا ہاتھ سے
دب جانے والا نرم اور بیش قیمت سونا۔ فارسی ترکیب،
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھا ترنج زر ایک خسرو پاس ❊ رنگ کا زرد پر کہاں بو باس
آم کو دیکھتا اگر اک بار ❊ پھینک دیتا طلائے دستِ افشار
مرزا اسد اللہ خاں غالب

قولِ فیصل:۔ خسرو پرویز نے اس سونے کا ایک ترنج
بنوایا تھا جو زینت کے لیے دسترخوان پر رکھا جاتا
تھا پھر کسریٰ نے اسی سونے کا ساگ بنوایا اور
زینتِ دسترخوان کیا۔ دستِ افشار اس وجہ سے

کہا گیا کہ ہاتھوں سے دب جاتا تھا۔

**طلاے ناب** :- زر خالص۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

**طلائی** :- ۱ (بکسر اول) سونے کا، سنہرا، زریں، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

فروغ حسن دو چنداں ہو زیب دیں تجھ کو
طلائی ہوئی جو بازو کے سیمبر تعویذ — زند

**طلائی** :- ۲ آفتاب کی صفت میں مستعمل ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

رنگت مثال مہر طلائی ہو جسم کی
گل کی طرح جدا ترے ہاتھوں سے زر نہیں — برق

قول فیصل :- اس لفظ کا اطلاق زرد رنگ پر بھی ہوتا ہے۔

**طلائی رنگ** :- سنہرا رنگ، ایک قسم کا زرد رنگ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کھوٹے ہیں طلائی رنگ والے
اس سونے کو بار ہا کسا ہو — بحر

**طلایہ** :- (بکسر اول و فتح چہارم) حفاظتی فوج جو رات کے وقت شہر یا لشکر کی حفاظت کرے۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- طلایہ کے سواروں سے پوچھا کہ قلعہ یہاں سے کس قدر فاصلے پر ہے، سواروں نے کہا آدھ کوس۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- بسند نور اللغات عربی میں "طلاعہ" تھا۔ فارسیوں نے طِلایہ کر لیا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی اصل طلائع قرار دی ہو جس کے معنی لکھے ہیں "افواج محافظ لشکر یا ان سپاہیوں کے ہیں جو مخالف کے لشکر کی خبر لینے کو اپنی فوج سے پیشتر روانہ ہوتے ہیں۔ اس کی جمع طلیعہ ہو"۔

**طلایہ** :- ۲ حفاظتی دستے کا وہ گشت جو رات کو ہوتا ہو۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خیمے کا طلایہ کوئی کرتا تھا وفا جو
بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہ ٹیکے ہوئے زانو — اوج لکھنوی

**طلایہ پھرنا** :- رات کو سپاہیوں کا گشت لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ان پیاسوں کی طرف سے غفلت کروں گی میں
پھر کر طلایہ ان کی حفاظت کروں گی میں — اوج

**طلایہ کرنا** :- فوجی گروہ کا شب کو گشت کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

خیمہ کا طلایہ کوئی کرتا تھا وفا جو
بیٹھا تھا کوئی ڈیوڑھی پہ ٹیکے ہوئے زانو — اوج

**طلایہ ہونا** :- چوکی پہرہ ہونا، حفاظت کی خیال سے گشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بند کر راہ قضا غافل یہ کیا آتا ہے حکم
گرد خیمہ ہو طلایہ رات دن افواج کا — ناسخ

**طلب** :- ۱ (بفتحتین) تلاش، جستجو۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بے دردی سے طے کیجو نہ راہ طلب یار
ہاں ٹوٹنے پائے نہ کوئی پاؤں کا چھالا — راسخ عظیم آبادی

**طلب** :- ۲ آرزو، چاہ، تمنا، خواہش۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل اپنی طلب میں صادق تھا گھبرا کے سوئے مطلوب گیا
دریا سے یہ موتی نکلا تھا دریا ہی میں جا کر ڈوب گیا — شاد (عظیم آبادی)

**طلب** :- ۳ درخواست، التجا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیکھتا ہوں میں تری بزم میں ہر ایک کا منہ
طالب رحم کی نظروں سے گنہگار کی طرح — ؟

**طلب** :- ۴ لت، نشے کا خمار، نشہ آور چیز کو کھانے یا پینے کی پرانی عادت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- آزاد : حضور آج بڑی دق کی نیند میں آئی۔ واللہ ہنستے ہنستے لوٹ جائیے گا۔ طلب بھی کیا بری چیز ہے اور یہ افیم تو اور ستم ڈھاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

**طلب** :- ۵ بلاوا، طلبی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نواب صاحب کے یہاں سے کئی مرتبہ آدمی آچکا ہے آپ کی طلب ہے اور آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

**طلب** :- ۶ تنخواہ۔ (بانٹنا، بٹنا، دینا، ملنا کے ساتھ) اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عورتیں اس محل پر تنخواہ، طلب، بولتی ہیں۔

**طلب** :- ۷ (مرکبات میں) خواہاں، جویا، ڈھونڈھنے والا۔ جیسے آرام طلب، خون طلب وغیرہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ معاملہ ذرا غور طلب ہے پھر سوچ کے بتاؤں گا۔

**طلب اشہاد** :- گواہ کرنے یا حاضر کرنے کی طلب۔ مؤنث۔ (امیر اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

**طلب الکل فوت الکل** :- بہت سی چیزوں کو حاصل کر لینے کی کوشش کل چیزوں کے حصول کو فنا کر دیتی ہے۔ یعنی آدمی جب بہت سی چیزیں ایک ساتھ حاصل کرنا چاہتا ہے تو کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طلبانہ** :- ۱ (بسکون دوم) وہ رقم جو گواہ

وغیرہ کی طلبی کی بابت یا چپراسی کی خدمت کا
حق سمجھ کے دی جائے۔ اردو، مذکر۔ عدالت کی اصطلاح۔

اسی سے اہلکاران عدالت کی ہیں تنخواہیں
یہ میتی کورٹ نہیں آتی ہے کہ طلبانہ آتا ہو — ظریف

قول فیصل:۔ دینا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
عدالت کا خرچہ مار ڈالتا ہے۔ سب سے پہلے
وکیل کو دیجیے۔ پھر پیشکار کی منھ بھرائی کیجیے۔
گواہوں اور چپراسیوں کو طلبانہ دیجیے۔

**طلبانہ**:۔۲ سپاہیوں کا روزینہ، یومیہ۔ اردو۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**طلب بجھانا**:۔ (متعدی) اُس نشہ آور چیز
کی ہوس پوری کرنا جس کا کھانا یا پینا عادت میں
داخل ہوگیا ہو، خواہش کو دفع کرنا۔ اردو مصدر،
عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ان کی جیب میں جب تک پیسے
رہتے ہیں خوب دھکا دھک سگرٹیں اڑاتے ہیں
جب پیسے ختم ہوجاتے ہیں تو طلب بجھانے کے لیے ادھر
اُدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم "طلب بجھنا" بھی بولا جاتا
ہے۔ جیسے "وہ جب تک تلے اوپر دو سگرٹیں نہیں
پی لیتے ان کی طلب نہیں بجھتی۔"

**طلب خصومت**:۔ (باضافت) جھگڑے یا
دشمنی کی طلب جو آدمی کو ازروے قانون جو مقدمہ
جو مستحق شفعہ دائر کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طلب دار**:۔ ۱ مادی (لغۃً) کسی چیز کا خواہش مند
۔۲ تنخواہ دار۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**طلب زور کرنا**:۔ استعمال میں رہنے والی
نشہ آور چیز کے وقت پر نہ ملنے سے بہت بے چینی
کے ساتھ اس کی خواہش ہونا۔ اردو مصدر، عوام
اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جب تک ان کی جیب میں پیسے
رہتے ہیں ادھر جھانک نہیں پھرتے جب ان کی
جیب خالی ہوجاتی ہے اور طلب زور کرتی ہے تو ہم
یاد آتے ہیں۔

**طلب کرنا**:۔۱ بلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا اشارہ امام غلام پرور نے
طلب کیا مجھے شیر خدا کے دلبر نے — عشق

**طلب کرنا**:۔۲ مانگنا، چاہنا، آرزو کرنا۔
اردو مصدر، فصیح، رائج۔

طلب کریں بھی تو کیا شے طلب کریں اے شاد
ہمیں تو آپ نہیں اپنا مدعا معلوم — شاد

**طلب گار**:۔ خواہش مند، جویا، چاہنے والا۔
فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جلد اے بخت مجھے روضۂ مولا دکھلا
مدتوں سے ہیں زیارت کی طلب گار آنکھیں — امیر

**طلب گاری**:۔ خواہش، طلب، آرزو۔ فارسی
مونث، فصیح، رائج۔

وفا سے دشمنی رکھ کر رہے دل کی طلب گاری
بہت مشکل ہو اس جنس گرامی کی خریداری — حسرت موہانی

**طلب نامہ**:۔ سفینہ، سمن، حاضر عدالت
ہونے کا سرکاری پروانہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب زبانوں پر زیادہ تر سمن
ہی ہے۔

**طلبہ**:۔ (بفتحۂ اول و دوم و سوم) علم کی
تحصیل کرنے والے بہت سے طالب علم، بہت سے
شاگرد، طالب یعنی طالب علم کی جمع۔ عربی، مذکر۔
تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک صف میں کالج کے طلبہ بیٹھے
تماشا دیکھتے تھے۔ مسخرے نے طلبہ سے پوچھا:
تین دونی؟ ایک طالب علم بول اٹھا: تین دونی
دس۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ طالب یعنی طالب علم کی جمع طلباء
بروزن امرا کسی طرح صحیح نہیں۔ اس لیے کہ عربی
میں طُلَبا، طلیب کی جمع ہے اور طلیب کے معنی ہیں
"بہت ڈھونڈھنے والا" مؤلف فرہنگ آصفیہ نے
طالب کی جمع "طلبا" ہی لکھی ہے۔
عربی طلبہ کی اصل طَلَبَۃ ہے جو حالت وقف میں
طلبہ ہوجاتی ہے۔

**طلب ہونا**:۔۱ خواہش ہونا، تمنا ہونا، آرزو
ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیدار کی طلب کے طریقوں سے بے خبر
دیدار کی طلب ہے تو پہلے نگاہ مانگ — آزاد انصاری

قول فیصل:۔ بلاوا ہونا کے معنی میں بھی کسی کے ساتھ
رائج ہے۔ جیسے "آپ یہاں بیٹھے ہیں سرکار کے یہاں
آپ کی طلب ہے۔"

**طلب ہونا**:۔۲ اس نشہ آور شے کے استعمال
کی خواہش جس کا کھانا یا پینا عادت میں داخل ہو۔
اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ صبح صبح اللہ کا نام نہ رسول
پیغمبر سے کام نہ رام رام۔ چلم لئے دوکان پر
ڈٹ گئے کہ واہ اچھی دل لگی مقرر کی ہے۔ ایسی
ہی طلب ہو تو ایک کنڈی کیوں نہیں گاڑ رکھتے
کہ رات بھر آگ ہی آگ رہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طلبی**:۔ (بفتحتین) بلاوا، طلب۔ فارسی مونث،
فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل:۔** عام طور سے زبانوں پر بسکون لام ہے جو صحیح نہیں۔

**طلبی ہونا:۔** بلاوا ہونا، بلایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف:۔** تین دن سے ڈپٹی کمشنر کے وہاں سے طلبی ہو رہی ہے اور آپ ابھی تک نہیں گئے۔

**طِلِسم:۔** (بکسر تین) جادو کا عجیب و غریب پتلا، تماشا، وہ جادو کا پتلا جو وہمی خیالات سے بنایا یا پیدا کیا جائے، وہ صورت جو نظر آئے اور واقع میں نہ ہو، نیرنجات کا عجیب و غریب تماشا، جادو، حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جادو ہے یا طلسم تمھاری زبان میں
تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار تھا — بیخود دہلوی

**قولِ فیصل:۔** صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنیٰ بھان متی کا تماشا بھی لکھے ہیں لیکن طلسم سے اس کا تعلق نہیں۔ بھان متی کے تماشے میں ڈھٹ بندی ہوتی ہے۔

**طِلِسمات:۔** (بکسر تین) حیرت میں ڈالنے والا منظر یا بات، جادو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چشم وا رہ گئی دیکھا جو طلسمات جہاں
آئینہ بن گئے ہم محوِ تماشا ہو کر — صبا

**قولِ فیصل:۔** عربی میں یہ لفظ طلسم کی جمع ہے مگر اردو میں بطور مفرد مستعمل ہے۔ باندھنا، کھلنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

پردے کو تعین کے در دل سے اٹھا دے
کھلتا ہے ابھی پل میں طلسمات جہاں کا — درد دہلوی

**طِلِسماتی:۔** جادو کا (مجازاً) غضب کا، قیامت کا، آفت کا۔ اردو صفت، عورتوں کی زبان۔

**محلِ صرف:۔** اے ذرا اس لڑکے کی حرکتیں تو دیکھو کتنی شوخ ہیں۔ بڑا طلسماتی لڑکا ہے۔

**طِلسم باندھنا:۔** طلسم تیار کرنا، جادو کے زور سے کسی امر کی ایسی بندش کرنا جو خیال میں بھی نہ آ سکتی ہو (مجازاً) انوکھی بات کرنا، حیرت میں ڈالنے والے امور ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آساں نہیں ہے دام سے دنیا کے چھوٹنا
یہ اک بڑے حکیم کا باندھا طلسم ہے — امیر

(مجازی) **محلِ صرف:۔** شاہ فتح اللہ نے اپنے ایوان میں علوم و فنون کے طلسم باندھ کر ہر بات میں نکتہ اور نکتے میں باریکی پیدا کی۔ (دربار اکبری)

**طلسم بنانا:۔** شعبدہ گری کرنا، جادو کے زور سے حیرت انگیز چیز تیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بنایا عجب یہ طلسم جہاں
کہ پنہاں عیاں ہو عیاں ہو نہاں — تسلیم (صبحِ خنداں)

**طِلسم بند:۔** جادو کے ذریعے تیار کی ہوئی شے میں گرفتار، وہ جس پر جادو اثر کر گیا ہو، مبتلائے سحر۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

جنوں میں محو تماشائے لالہ زار ہوں میں
طلسم بند ہوں وابستۂ بہار ہوں میں — صبا

**طلسم بننا:۔** شعبدہ گری ہونا، جادو کے ذریعہ حیرت انگیز چیز تیار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر نے تدبیر کی ہو پر نہ ہو اس بت سے وصل
یہ طلسم اے خالق اکبر بنے اور ٹوٹ جائے — امیر

**طلسم توڑنا:۔** جادو کا اثر ختم کرنا، جادو کے زور سے بنائی ہوئی چیز کو مٹانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زلف پر پیچ نے دی سنبل پیچاں کو شکست
چشم ساحر نے طلسم چہ بابل توڑا — امیر

**طلسم توڑنا:۔** (کنایۃً) راز ظاہر کرنا، راز فاش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سہل ہو ٹوٹتے ہی دم مرحلہ راہ عدم
توڑیں گے یہ طلسم ہم لوح مزار دیکھ کر — جلال

**طلسم ٹوٹنا:۔** جادو سے بنے ہوئے طلسم کو کسی بڑی قوت کے ذریعے بے اثر کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر نے تدبیر کی ہو پر نہ ہو اس بت سے وصل
یہ طلسم اے خالق اکبر بنے اور ٹوٹ جائے — امیر

**طلسم ٹوٹنا:۔** (کنایۃً) پردہ فاش ہونا، راز ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غنچہ کا عقدہ اس کو سمجھو نہ تھا معمّا
ٹوٹا طلسم بند جو ٹوٹا نقاب کا — صبا

**طلسم دکھانا:۔** جادو دکھانا، سحر دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طلسم تازہ دکھاتا ہے دیدۂ دل کو
کشادہ چہرے کے اوپر دہان جاناں تنگ — آتش

**طلسم کاری:۔** سحر کاری۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

**محلِ صرف:۔** اب اقبال اکبری کی طلسم کاری دیکھو کہ سہیل خاں غلام ہو اخواہ کوئی چراغ کوئی مشعل جلا کر اس کے سامنے لائے۔ (دربار اکبری)

**طلسم کھل جانا:۔** راز فاش ہو جانا، حقیقت ظاہر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھل جائیں خواب گاہِ جہاں کے طلسم سب
اٹھ جائے بیچ سے جو یہ پردہ خیال کا — قاسمی

**طِلِسْمِی** :- (بکسر تین) طلسم سے منسوب، جادو سے بنا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال :- اول سے آخر تک اس طلسمی صحیفے کی میں نے دو بار سیر کی۔ مگر دل سیر نہ ہوا۔

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

(توثیق نامہ "ہماری شاعری" مصنفہ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی ادیب از صفی مرحوم)

**طلسمی چراغ** :- وہ عجیب قسم کا چراغ جو بلا روغن کے زور سے جلے۔ اردو، مذکر۔

داغ دل جل رہا ہے بے روغن — راسخ
یہ طلسمی چراغ ہے کس کا (عظیم آبادی)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں یہ ترکیب قلیل الاستعمال ہے۔ عام زبان ہے "جادو کا چراغ"۔

**طلسمی کارخانہ** :- وہ مقام جہاں حیرت میں ڈالنے والی چیزیں کثرت سے ہوں، عجیب و غریب مقام۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

سب طلسمی کارخانہ تھا یہاں پر کیا نہ تھا — صفی
"خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا" (تضمین)

قولِ فیصل :- دنیا سے بھی کنایہ ہے۔

طلسمی کارخانہ اک بنا کے — تسلیم
نظر سے چھپ رہا صورت دکھا کے (شامِ غریباں)

**طِلِسْمِی لَوْح** :- جادو شکن تختی، وہ تختی جس کو پاس رکھنے سے کسی ساحر کا سحر تاثیر نہیں کرتا اور اس تختی میں یہ بھی خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بنائے ہوئے طلسم کو توڑ سکتی ہے۔ (مجازاً) تسخیر کرنے والی لوح۔ عربی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔

فکرِ مکتب کیا ہے؟ گویا فکرِ ہفت اقلیم کی — صفی
اور طلسمی لوح اک تختی الف بے جیم کی

قولِ فیصل :- داستان امیر حمزہ میں اس قسم کی تختی کو جا بجا لوحِ طلسمی لکھا گیا ہے کہیں کہیں لوحِ طلسم بھی لکھا ہوا ملتا ہے اور تنہا "لوح" بھی لکھا دیکھا گیا ہے طلسمی لوح کی ترکیب شاذ و نادر نظر سے گزری ہے مگر بہر حال یہ ترکیب بھی صحیح و فصیح ہے۔

**طَلْعَت** :- (بفتح اول و سوم) رخ، صورت، چہرہ۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- لفظ طلعت عربی ہے۔ عربی میں اس کے معنی ہیں "نظارہ، دیدار، منہ دیکھنا"۔ فارسیوں نے بطور مجاز رخ، چہرہ، صورت کے معنی میں استعمال کیا۔ اردو میں بھی انھیں معنی میں مستعمل ہے۔ یہ لفظ اردو میں کسی لفظ کے ساتھ ترکیب پا کے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے طلعتِ زیبا (حسین صورت) طلعتِ منحوس (منحوس صورت)

جانبِ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
بھرتی ہے آنکھوں میں وہ طلعتِ زیبا تیری — سرور

"کیوں کلیم میں نے ایسا کون سا قصور کیا تھا کہ تم کو میری طلعتِ منحوس تک دیکھنا گوارا نہ ہوئی؟"
(توبۃ النصوح)

یہ لفظ کسی دوسرے لفظ کے آخر میں آ کے عَلَمِیَّت کا فائدہ دیتا ہے جیسے ماہ طلعت (وہ جس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا ہو) مہر طلعت (وہ جس کا چہرہ سورج کی طرح دمکتا ہو) حور طلعت (وہ جس کا چہرہ حور کی صورت سے مشابہ ہو)

مہر طلعت، حور پیکر، مشتری رو، مہ جبیں — نظیر
سیمبر، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن (اکبر آبادی)

**طلعتِ زیبا بہ از خلعتِ دیبا** :- اچھی صورت دیبا کی پوشاک سے اچھی ہے۔ فارسی مقولہ
(فرہنگ امثال)

قولِ فیصل :- کبھی کبھی فارسی داں طبقہ بول جاتا ہے۔

**طُلُوع** :- (بضم اول و واو معروف) آشکار ہونا، ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

مرا سینہ ہے مشرق آفتابِ داغِ ہجراں کا
طلوعِ صبحِ محشر چاک ہے میرے گریباں کا — ناسخ

قولِ فیصل :- اس لفظ کا اطلاق چاند سورج یا ستارے کے نکلنے پر زیادہ ہوتا ہے۔

ع سوئے مشرق نظر آنے لگا سامان طلوع — رشید

کرنا کے ساتھ "طلوع کرنا" اور ہونا کے ساتھ "طلوع ہونا" اس کے صرف ہیں۔

پردہ اٹھا جو خیمۂ گردوں پناہ کا — انیس
اک برج سے طلوع ہوا مہر و ماہ کا

"خاتمہ کلام میں عقل کے نجومی سے سوال ہوا کہ اس شاعر کا ستارہ جو نحوستِ زوال میں آ گیا ہے کبھی اوجِ اقبال پر بھی طلوع کرے گا؟"
(آبِ حیات)

**طَلِیعَہ** :- وہ لشکر جو فوج کے آگے آگے دشمن کے اترنے کی جگہ وغیرہ امور دریافت کرنے کو جایا کرتا ہے۔ شہر اور لشکر کی محافظت کرنے والی سپاہ۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ اردو میں زیادہ تر اس کا ہم معنی انگریزی لفظ "اسکاؤٹ" رائج ہے۔

**طَلِیق** :- (بفتح اول و کسر دوم) آزاد، رہا شدہ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :- طلیق البیان اور طلیق اللسان کی ترکیبوں سے زبان پر زیادہ ہے جیسے "مثال کو بھی

لیتا آیا کہ زندگی کا کیا بھروسا اگر پیک اجل حضور کو خلد علیین کی سیر دکھائے تو غسال جھٹ پٹ غسل دے دے۔ ادھر سے ایک شاعر جادو بیان اور طلیق اللسان کو ہمراہ لیا کہ مرثیہ موزوں کرے۔" (فسانۂ آزاد)

**طَمّاع** :- (بالفتح اوّل تشدید دوم) بڑا لالچی، نہایت حریص، بہت زیادہ طمع کرنے والا۔ عربی، صیغۂ مبالغہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- آپ حریص کہہ رہے ہیں اجی طمّاع کہیے طمّاع! اتنا بڑا لالچی تو دنیا کے پردے پر نہ ہوگا۔

**طَمانچہ** :- ۱ (بالفتح اوّل و نون غنّہ) وہ ضرب جو ہاتھ کے پنجے کو پھیلا کے رُخسار پر ماری جائے۔ تھپّڑ، لپّڑ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع بچوں پہ اٹھاتا نہ طمانچہ کوئی بدخو انیس

قولِ فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی اصل تائے فوقانی کے ساتھ تو انچہ لکھی ہے اور تشریح یوں کی ہے "تُوان، بمعنی طاقت اور چہ، کلمۂ نسبت سے مرکب ہے" اصولاً اس کا رسم الخط 'تمانچہ' ہونا چاہیے۔ لیکن عام طور سے 'طمانچہ' ہی لکھتے ہیں۔

**طمانچہ** :- ۲ تھپیڑا، ہوا کا تیز جھونکا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع اس فوج پہ آفت کا طمانچہ نہ پڑے گا انیس

قولِ فیصل :- اس کی جمع اردو میں 'طمانچے' اور محل کے اعتبار سے 'طمانچوں' رائج ہے۔

یہ جس طرف پھرا وہ اسی سمت پھر پڑا
اٹھا جہاں پروں کے طمانچوں سے گر پڑا تعشق

**طمانچہ** :- ۳ چھاتی بڑھانے کے واسطے جو ہاتھ کی تھپکی لگاتے ہیں اُسے بھی طمانچہ کہتے ہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طمانچہ** :- ۴ چپاتی بڑھانے کے واسطے جو ہاتھ کی تھپکی لگاتی ہیں اس کو بھی طمانچہ کہتی ہیں۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طمانچہ** :- ۵ داہنی طرف سے حریف کے کلّے پر وار کرنا۔ اردو، فن سپہ گری کی اصطلاح۔

محلِ صرف :- استاد محمد علی خاں پھکیت چھریرا بدن، لیکن گتکہ ہاتھ میں آنے کی دیر تھی پرے کے پرے دم کے دم میں صاف کر دیے۔ کڑک کر طمانچے کا تلا ہاتھ لگایا تو حریف کا منھ پھر گیا۔ (فسانۂ آزاد)

**طمانچہ اٹھانا** :- طمانچے سے مارنے کا اشارہ کرنا، طمانچہ مارنے کے ارادے سے ہاتھ اٹھانا۔ اردو، مصدر، متروک۔

ع بچوں پہ اٹھاتا تھا طمانچہ کوئی بدخو انیس

**طمانچہ بجوڑنا** :- تھپّڑ مارنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

غنچے نے لی دہن کی جو اُس سے نکل گئی شاد
بادِ بہار منھ پہ طمانچہ بجوڑ کے (لکھنوی)

**طمانچہ جڑنا** :- طمانچہ مارنا، تھپّڑ رسید کرنا۔ اردو، مصدر، بازاری زبان۔

محلِ صرف :- کمبخت بہت دیر سے گالیاں دیے جا رہا تھا میں نے بھی ایسا طمانچہ جڑا ہے کہ بیٹا یاد کرتے ہوں گے۔

قولِ فیصل :- اس محل پر عوام زیادہ تر 'طمانچہ رسید کرنا' بولتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے انھیں معنی میں 'طمانچہ سہی کرنا' بھی لکھا ہے یہ بھی بازاری اور عوام کی زبان ہے۔

**طمانچہ دینا** :- تھپّڑ مارنا، طمانچہ رسید کرنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- چپ بے۔ دوں گا اک طمانچہ۔ بتیسی حلق کے اندر چلی جائے گی۔ ہم سے تڑ کے بولتا ہے۔

**طمانچہ کھانا** :- تھپّڑ کھانا، کسی کے ہاتھ کی مار کھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

لڑے بھڑے ہوئے چوٹیں کڑی اٹھائے ہوئے شاد
پڑے ہوئے ہیں طمانچہ اجل کا کھائے ہوئے (لکھنوی)

**طمانچہ کھینچ مارنا** :- تھپّڑ مارنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف :- اب کی تو نے اس طرح کی بات منھ سے نکالی اور بے تامّل میں تڑ سے طمانچہ تیرے منھ پر کھینچ ماروں گی۔ (توبۃ النصوح)

**طمانچہ لگانا** :- طمانچہ مارنا، تھپّڑ مارنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تمھاری سزا یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے اپنے منھ پر طمانچہ لگاؤ۔

قولِ فیصل :- بصیغۂ جمع 'طمانچے لگانا' بھی بکثرت بولتے ہیں۔

**طمانچہ مارنا** :- غصّے میں بھر کے کسی کے رخسار پر تھپّڑ مارنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ذرا سی بات پر اتنے سے بچے کو اس زور کا طمانچہ مار دیا کہ غریب بلبلا اٹھا۔ بڑا جلّاد ہے کمبخت۔

**طمانچے سے منھ لال رکھنا** :- بھرم قائم رکھنا، باوجود افلاس کے چہرے کی سرخی برقرار رکھنا، مفلسی میں خوش رہنا۔ اردو، محاورہ، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**طمانچے سے منھ لال کرنا**:- تھپڑ مار کے منھ لال کرنا، اتنے زور سے تھپڑ مارنا کہ منھ لال ہو جائے۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:- بناوٹ سے سرخروئی ظاہر کرنے سے بھی کنایہ ہے۔ مگر ان معنی میں بصیغۂ جمع طمانچوں سے منھ لال کرنا بول چال میں ہے۔

مگر اپنے دل میں کیا یہ خیال
طمانچوں سے کرتا ہے منھ اپنا لال — اختر (شاہ اودھ)

**طُمانِینَت**:- (بضم اول و یائے معروف و نون دوم مفتوح) آرام لینا، اطمینان، خاطر جمع۔ عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:- عام طور سے طمانیت بولتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔ جیسا کہ مولف قاموس الاغلاط نے تحریر کیا ہے "طمانیت" کہنا سخت غلطی ہے۔ کیونکہ اطمینان (رباعی مجرد) کا اسم مصدر طُمَانِینَۃ ہے جیسے قشعرار سے قشعریرۃ۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اگرچہ "طمانیت" کو غلط کہا ہے لیکن یہ بھی لکھا ہے "گو صراح سے ایک نون کا جواز ہوتا ہے" یہ عجیب و غریب تحقیق ہے۔ اس لیے کہ صراح نے "طمانینۃ بالضم آرامیدن" لکھا ہے اور اس کے بعد طُمَیئِنَۃ کے متعلق لکھا ہے "طمیئنۃ تصغیر طمانینۃ بحذف احدی النونین لانھما زائدۃ"۔

**طُمطُراق**:- (بضم ہر دو طائے حطی) شان و تجمل، شوکت و حشم، کروفر، دھوم دھام۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چلو ہیں ساتھ جو ہم سایہ خیر خواہ رہے
یہ طمطراق نہ اے ترک کج کلاہ رہے — صبا

قولِ فیصل:- لفظِ "طمطراق" مرکب ہے طُم (بمعنی بلندی) اور طُراق (بمعنی خوشی آوازہ) سے۔ زبانوں پر بفتحِ ہر دو طائے حطی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ سودا نے طُم و طُراق بھی کہا ہے جو موجودہ دور میں استعمال نہیں کیا جاتا۔

ع کروں معاش بسر اپنا میں بہ طُم و طراق

**طَمطَراق**:- غرور، ڈینگ، دُون کی باتیں۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نہ کہتے تھے کہ بیجا ہے غرور
طمطراق اب آپ کا وہ کیا ہوا — تسلیم لکھنوی

قولِ فیصل:- "کھل جانا" کے ساتھ "طمطراق کھل جانا" اور "مٹ جانا" کے ساتھ "طمطراق مٹ جانا" وغیرہ اس کے مصرف ہیں۔

سب طمطراق کھل گئی پردہ نہ کیجیے
گھر آپ کا رقیبوں سے بازار ہو گیا — ناسخ

ناسخ نے خلاف جمہور طمطراق کو تانیث کے ساتھ نظم کیا ہے۔ عام طور سے تذکیر ہی کے ساتھ ہے اور کھل جانا کے ساتھ اس کا صرف بھی اب مستعمل نہیں۔

سنتا ہوں پہلوانوں میں طارق ہے ترا نام
اک دم میں طمطراق یہ مٹ جائے گا تمام — مونس

**طُمطُراق**:- شان و تجمل، دھوم دھام۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سبو کی خیر ترقی ہو طمطراق کی
لگا دے منھ سے گلابی مئے عراقی کی — اوج

**طَمَع**:- (بفتحتین طَمَع نیز بسکون دوم طَمْع) لالچ، حرص۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

طمع نہیں مجھے ہرگز کہ سیم و زر مل جائے
کسی طرح سے الٰہی وہ سیم بر مل جائے — ناسخ

یا بہ طمعِ حصولِ نذر و نیاز
مولوی بن کے ہم پڑھائیں نماز — صفی لکھنوی

قولِ فیصل:- مولف نور اللغات نے اس کے ایک معنی چاہ اور خواہش بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**طمعِ خام**:- (باضافت) ایسی تمنا جو پوری نہ ہو سکے، اس چیز کی آرزو جس کا حصول ناممکن ہو، تمنائے محال۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہ گیا بخت و دیدۂ خواب کہ آنکھوں کو خیال
وصل کی رات ہوئی اس طمعِ خام سے صبح — رشک

قولِ فیصل:- کرنا کے ساتھ بھی صرف ہے۔

بے وفا ہوتی ہے معشوق کی ذات اے محبوب
چاہ کر تجھ سے وفا کیا طمع خام کریں — آتش

**طمعِ دُنیا**:- دنیا کی لالچ۔ فارسی ترکیب، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:- عام بول چال میں دُنیا کی طمع یا دنیا کی ہوس زیادہ ہے۔

**طمع دینا**:- لالچ دینا، ترغیب دینا، مبتلائے حرص و آز کرنا۔ اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:- فولاد فولاد شکن نے کئی لاکھ روپے کی اس کو طمع دی کہ جا کر پتا لگا دے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:- انھیں معنی میں "طمع دلانا" بھی رائج و فصیح ہے جیسے "لوگوں نے مجھے روپے کی طمع بہت دلائی مگر خدا کا شکر ہے کہ میں ان کے فریب میں نہیں آیا"۔

**طمع را سہ حرف است و ہر سہ تہی**:- طمع میں تین حرف ہیں اور تینوں خالی ہیں۔ خالی وہ حروف کہلاتے ہیں جن پر کوئی نقطہ نہیں ہوتا۔ لفظ طمع کے تینوں حروف بے نقطے کے ہیں۔ مطلب اس قول کا یہ ہے کہ لالچ سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ فارسی جملہ،

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ایک گھنٹے میں شبراتی نے کوئی ڈیڑھ پیسے کی کوڑیاں جیتیں۔ مگر لالچ کا برا ہو طمع میں جو آئے تو جم گئے کوئی ڈھائی دمڑی کی کوڑیاں ادھر ادھر اور نظر آئیں۔ سوچے کہ یہ بھی بٹورلے چلو کہاں کا جھگڑا مگر دم کے دم میں ڈیڑھ پیسہ وہ ہارے اور بارہ کوڑیاں گرہ سے گئیں۔

طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی

(فسانۂ آزاد جلد دوم)

**طمع رکھنا:**۔ کسی سے کسی بات کی لالچ یا آرزو یا امید کرنا۔ اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سلطنت کی نہ طمع چرخ زبردست سے رکھ
کوئی سرچنگ نہ چڑھے کہیں افسر کے عوض ۔۔ ناسخ

**طمع غالب ہونا:**۔ لالچ سوار ہونا، ہوس پیدا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ طمع ہر وقت غالب ہو۔ ہر جمعیت مال جمع کرنے کی طالب ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

**طمع کار:**۔ صاحبِ طمع، وہ جس کا شیوہ طمع ہو۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طمع میں آنا:**۔ لالچ میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک گھنٹے میں شبراتی نے کوئی ڈیڑھ پیسے کی کوڑیاں جیتیں۔ مگر لالچ کا برا ہو طمع میں جو آئے تو جم گئے۔ (فسانۂ آزاد)

**طمنچہ:**۔ ۱ تفنگچہ، چھوٹی سی بندوق، پستول، آج کل کے عرب بھی طمنچہ ہی کہنے لگے ہیں۔ اردو، مذکر۔
۲ نوعمر نوچی، نوخیز کسبی، باکرہ، کنواری دوشیزہ کی بازاری زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ معنی ۱ میں اہلِ لکھنؤ تپنچہ کہتے ہیں۔ اور معنی ۲ میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

**طَناب:**۔ ۱ (بالفتح) خیمے کی رسّی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تھا یہی موجِ رحمتِ حق جس کی ہر طناب
بے چوبۂ فلک نظر آنے لگا حباب ۔۔ انیس (اصلی)

قولِ فیصل:۔ آسمان کا خیمہ سے استعارہ کرکے اس کی فرضی ڈوری کو بھی بطورِ مجاز طناب کہتے ہیں۔

کون کہتا ہے کہ یہ کلی ہے شب کو کہکشاں
ہے مگر کوئی طنابِ اس خیمۂ افلاک کی ۔۔ ظفر (مجازی)

مؤلف غیاث نے طناب کو بالکسر بھی لکھا ہے۔ مگر اردو میں بفتحِ اوّل ہی زبانوں پر ہے اور یہی فصیح بھی ہے صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے بالکسر ہی لکھا ہے شاید بالفتح ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم

**طَناب:**۔ ۲ بازی گروں کا رسّا۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ ممکن ہے دہلی کی زبان ہو اہلِ لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

**طَناب:**۔ ۳ رسّی، نیجو، ڈوری، جیوڑی، ریسمان، رسن۔ عربی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ہر قسم کی رسّی طناب نہیں کہلاتی مثلاً پلنگ کی ڈوری، بستر باندھنے کی ڈوری، انگنی کی رسّی، کسی جاندار یا بے جان کو باندھنے کی ریسمان، کنوئیں سے پانی کھینچنے کی رسّی یا برت یا ڈوری، بادوؤں کو جکڑنے کی رسن یا اسی طرح اور بہت سی رسّیاں اور ڈوریاں ہیں جن کو لکھنؤ والے طناب ہرگز نہ کہیں گے۔ بس خیمے کی رسّی طناب کہلاتی ہے۔ یا چند مخصوص طنابیں ہیں جو مجازی طور پر رسّی کے معنی کا فائدہ دیتی ہیں مثلاً طنابِ عمر، طنابِ خیمۂ فلک وغیرہ۔ یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ہر معنی میں طِناب (بالکسر) ہی مانا ہے۔ طَناب (بالفتح) جو اہلِ لکھنؤ کی زبان ہے اُن کے نزدیک گویا درست نہیں۔

**طنابِ اَمَل:**۔ (باضافت) امید کی رسّی۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

**طنابِ عُمر:**۔ (باضافت) عمر کی درازی کا طناب سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، قریب بہ متروک۔

فراق یار میں چشم اس قدر پُر آب ہوئی
طنابِ عمر ہماری رگِ سحاب ہوئی ۔۔ صبا

**طَنابیں:**۔ طناب کی جمع، رسیاں، ڈوریاں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دنیا ہے ان کے ہاتھ میں قوت سے دین کی
تار آستین کے ہیں طنابیں زمین کی ۔۔ تعشق

**طنابیں کھینچنا:**۔ (کنایۃً) فاصلہ کم ہو جانا، دوری نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پہلو میں کہاں تک دلِ بے تاب کو داب
اے کاش زمیں کی کہیں کھنچ جائیں طنابیں ۔۔ مصحفی

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی طنابیں کھینچنا بھی رائج و فصیح ہے۔

بس جو ہوتا کھینچ لیتا میں طنابیں مہر کی
ان کے آنے کی خوشی میں انتظارِ شام تھا ۔۔ جعفر حسین منظر

**طَنّاز:**۔ رمز و کنایہ میں بات کہنے والا، ناز سے چلنے والا، شوخ، بے باک۔ (کنایۃً) معشوق۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

آگے بالیں پہ وہ طنّاز سراپا انداز
مجھ سے یہ کہنے لگا کیوں ہو تو غمگیں ناحق — ذوقؔ

قولِ فیصل :۔ محبوب کے معنی میں زیادہ تربت طنّاز وغیرہ کی ترکیب سے مستعمل ہو۔

تیری ٹھوکر میں اے بت طنّاز
جی اٹھا مردہ یہ ہوا اعجاز — تجمّلؔ

طاؤس کی صفت بھی 'طنّاز' ہو یعنی طاؤسِ طنّاز۔ یہاں 'طنّاز' کے معنی ناز سے چلنے والا لیے جائیں گے۔

**طُنْبُو** :۔ تنبو۔ یہ لفظ طناب سے ماخوذ ہو یعنی وہ گھر جو رسّیوں کے ذریعہ سے کھڑا کیا جائے، ڈیرا، خیمہ وغیرہ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے اس کا املا تائے قرشت کے ساتھ (تنبو) ہو۔

**طُنْبُور** :۔ ایک آلۂ غنا جس میں تاروں سے آواز نکلتی ہو۔ عربی، مذکّر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر طنبورہ ہو۔ اس کا املا تائے قرشت سے بھی ہو جو فارسی ہو۔

**طُنْبُور نَواز** :۔ طنبورہ بجانے والا۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

**طُنْبُورَہ** :۔ (تلفظ طمبورہ) ایک قسم کے ستار کا نام جس میں نیچے کے رخ کدو یا لوکی کی تونبی لگی ہوتی ہو۔ عربی، مذکّر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

بزمِ نشاط و عیشِ صبوحی کشاں ہو صبح
بانگِ خروسِ عرش ہو طنبورہ عرش کا — ظفرؔ شاہ

قولِ فیصل :۔ بقول صاحب نور اللغات 'طنبورہ' تونبرہ کا معرب ہو اور صاحب فرہنگ آصفیہ نے بحوالہ فرہنگ رشیدی اس لفظ کو ذنب برہ (دنبے کی دم) کی بدلی ہوئی شکل لکھا ہو۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ "مولف فرہنگ رشیدی لکھتے ہیں یہ لفظ ذنب برہ تھا یعنی دنبے کی دم کیونکہ اس کی شکل اسی کے مشابہ ہوتی ہے" واللہ اعلم بالصواب۔

**طَنْز** :۔ (بالفتح) طعنہ، اٹھکھیلی بازی، طعن آمیز کلام۔ عربی، مذکّر، فصیح، رائج۔

شکوہ کیا تھا از رہِ الفت طنز سمجھ کر روٹھے ہو
ہم بھی ہیں نادم اپنی خطا پر تم بھی آؤ جانے دو — اثرؔ لکھنوی

قولِ فیصل :۔ جان صاحب نے اس لفظ کو مؤنث بھی استعمال کیا ہو مگر موجودہ دور میں مذکّر ہی بولتے ہیں۔

دیکھئے ہو میرے منہ میں بھی زبان
جان صاحب طنز یہ اچھی نہیں — جانؔ صاحب

**طَنْزاً** :۔ بصورتِ طنز، طنز کے طور پر۔ عربی، فصیح، رائج۔

ع شعر کہنا نہیں آسان ہو شبلی طنزاً — امجدؔ حیدرآبادی

**طَنْز آمیز** :۔ وہ بات جو طنز کا پہلو لیے ہوئے ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سن کر یہ کلام طنز آمیز
کہنے لگی اک فتنہ انگیز — اخترؔ (شاہ اودھ)

**طَنْز کرنا** :۔ آوازہ کسنا، طعن آمیز بات کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہو کہ دوسروں پر طنز کیے بغیر ان کو چین نہیں آتا۔

**طَنْز ہونا** :۔ اٹھکھیلی بازی کی جانا، آوازہ کہا جانا، طعن آمیز بات ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ غالب کے شعروں میں جو طنز ہو وہی ان شعروں کی زندگی ہو۔

قولِ فیصل :۔ 'پر' کے ساتھ بھی مستعمل ہو۔

عشق اک تشنہ لبی ہو بہ نظر گاہ مجاز
حسن اک طنز ہو اس تشنہ لبی پر اے دوست — جمیلؔ مظہری

**طَنْزیَہ** :۔ (بروزن مرثیہ) طنز کے طور پر، طنز کا پہلو لیے ہوئے۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ان کی فطرت میں داخل ہو کر جب بھی کسی سے بات کریں طنزیہ انداز ہو گا۔

**طَنْطَنَہ** :۔ ۱۔ (بفتح ہر دو طائے حطّی) طنبورا اور بربط وغیرہ کی آواز، نقارے یا دمامے کی آواز کیونکہ ان میں نر اور مادہ دو ہوتے ہیں۔ ایک کی آواز زیر اور دوسرے کی بم ہوتی ہو پس آواز زیر کو 'طنطنہ' اور بم کو 'دبدبہ' کہتے ہیں۔ عربی، مذکّر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اب ان معنوں میں اس لفظ کا اردو زبان سے کوئی تعلق نہیں۔

**طَنْطَنَہ** :۔ ۲۔ دھوم دھام، شان و شوکت، کروفر۔ عربی، مذکّر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ کسی زمانے میں وائسرائے بہادر کی سواری دہلی میں طنطنۂ شاہی کے ساتھ نکلا کرتی تھی۔

**طَنْطَنَہ** :۔ ۳۔ رعب داب، دبدبہ۔ عربی، مذکّر، فصیح، رائج۔

وہ بانکپن وہ جوش جوانی وہ طنطنے
آئینِ جلال میں تو نہ شیروں سے کچھ بنے — میرؔ مونسؔ

**طَنْطَنَہ** :۔ ۴۔ بدمزاجی، ٹیڑھاپن۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ باوجودیکہ اجڑی ہوئی میکے میں پڑی تھی مزاج میں وہی طنطنہ تھا۔ (توبۃ النصوح ۱۰۳)

**طَنْطَنَہ** :۔ ۵۔ غرور، تکبر، گھمنڈ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مجھ پہ تن تن کے جو آتا ہو رقیب
ہو اُسے یہ طنطنہ کس بات کا — نوازشؔ

**طَنْطَنَہ** :۔ ۶۔ آن بان، تمکنت۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

پیری میں طنطنہ قد خم گشتہ کا ہو شرط
کس بل ہو کچھ کڑی کی کمانی کے دیکھئے — منیرؔ

**طَنْطَنَہ دکھانا** :۔ شان دکھانا، اترانا، کروفر

دکھانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

حاکم ہوں تیری ہوں میں کلکٹر کی آشنا
کیا طنطنہ دکھاتی ہو تحصیلدار کا — رحمت

**طَنِیْن** :۔ (بفتح اول و کسرِ دوم و یائے معروف) مچھر، مکھی وغیرہ کی جھنجھناہٹ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

پڑا ہوں آٹھ پہر فرشِ ناتوانی پر
طنینِ پشّہ ہو کانوں میں میرے نغمۂ صور — منیر

**طواف** :۔ (بالفتح) کسی بزرگ یا مقدس مقام کے گرد پھرنا، کسی چیز کے گرد پھرنا، خانۂ کعبہ کے گرد پھرنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سر زیروں پہ پھرے ہیں شہید انِ عشق کے
سچا یہی طواف ہو اس کے حریم کا — منیر

طوافِ کعبہ میسّر ہو ہم کو گھر بیٹھے
جدھر نگاہ کی صورت تری ادھر دیکھی — شاہ نصیر

**قولِ فیصل** :۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بگولے کا انداز پیدا کرے
ہمیشہ طواف آپ اپنا کرے — تسلیم (صبحِ خنداں)

**طَوَالَت** :۔ ۱ درازی، لمبائی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع اس طوالت کا اختصار نہیں — نوح ناروی

**طوالت** :۔ ۲ زیادتی، طول۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ طلسم ہزار شکل کا ذکر پہلے اس طلسم کے ہے بوجہ اس کے طلسم ہوشربا کا حقیر کو بیان کرنا منظور ہے اس لحاظ سے اس طلسم کو ترک کیا کہ باعث طوالت افسانہ ہو۔ (طلسم ہوشربا)

**طوالت سے خالی نہ ہونا** :۔ طوالت کا سبب ہونا، طول کی وجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ ان سب کا مفصل حال اور کلام لکھنا طوالت سے خالی نہ ہوگا۔ اس لیے ہم صرف چند اشعار پر اکتفا کرتے ہیں۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ)

**طَوَائِف** :۔ ۱ (بفتح اول و دوم و کسرِ چہارم) رنڈی، کسبی، ناچنے گانے کا پیشہ کرنے والی عورت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

گھر جاؤں طوائف کے تو کہتی ہو سنانے
فارغ کیا آئے ہو صاحب ہمیں قرآن پڑھانے — (جور نامہ)

**محلِ صرف** :۔ اسی کمرے کے برابر ایک اور کمرہ تھا۔ اسی میں ایک طوائف رہتی تھی۔

(امراؤ جان ادا)

**قولِ فیصل** :۔ عربی میں یہ لفظ طائفہ بمعنی گروہ کی جمع ہے۔ اردو میں بطور مفرد رنڈی کو کہنے لگے۔

**طوائف** :۔ ۲ طائفہ کی جمع، گروہ جیسے طوائفِ عرب و ترک وغیرہ نیز ملوک الطوائف یعنی ہسپانیہ کے وہ صوبے جن کی نااتفاقی سے اہلِ عرب کی حکومت کو وہاں زوال ہوا تھا۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**طَوَائِفُ المُلُوک** :۔ (بفتح اول و دوم و کسرِ چہارم و ضمِ پنجم و ہشتم و واو معروف) بادشاہوں کے گروہ جن کی بدنظمی اور نااتفاقی کے سبب نہ تو حکومت ہی کو استقلال نصیب ہوا ہو اور نہ ملک ہی چین سے بیٹھا ہو۔ عربی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی تشریح یوں کی ہے "طوائف جمع طائفہ اور ملوک جمع بادشاہ کی"۔ یہ لفظ لکھنؤ میں رائج نہیں دہلی کی زبان ہو تو ہو۔ لکھنؤ میں "طوائف الملوکی" بولتے ہیں جس کے معنی ذیل میں درج ہیں۔

**طَوَائِفُ المُلُوکی** :۔ ایسی حالت یا ایسا دور جس میں کسی ایک بادشاہ کا حکم نہ چلے بلکہ کئی بادشاہ یا امرا برسرِ اقتدار آگئے ہوں اور ہر ایک اپنا حکم چلائے (کنایۃً)، بدانتظامی، بدنظمی، غدر، خلفشار۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** :۔ ملک میں طوائف الملوکی ہو کر عجب ہلچل پڑ گئی۔ میاں منجو نے مراد کو عرضی بھیجی کہ یہ ملک لاوارث ہو گیا۔ (دربارِ اکبری)

**قولِ فیصل** :۔ بسند فرہنگ آصفیہ" ایران میں طوائف الملوکی کا خطاب ان کے تیسرے طبقے میں اشکالیوں کو ملا، جن کی حکومت باقی تینوں طبقوں سے کم یعنی صرف دو سو برس تک رہی۔ یورپ میں ہسپانیہ کے ان صوبوں کا لقب ہے جن کی نااتفاقی سے عرب کی حکومت کو وہاں زوال آیا"۔

**طُوبیٰ** :۔ (او اوِ معروف و الفِ مقصورہ) جنّت کا ایک درخت جس کی شاخیں جنّت میں رہنے والوں کے گھروں پر سایہ کیے ہوئے ہوں گی اس کی خوشبو سے تمام مکانات معطر ہوں گے اور اس درخت سے انواع و اقسام کے میوے اتر رہے ہیں گے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بستاں سرائے فیض و کرم میں بجائے سرو
سدرہ ہے نور کا کہیں طوبیٰ ہے نور کا — منیر

**طُوبیٰ قَامَت** :۔ (کنایۃً) محبوب، دلبر۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل**:۔ انھیں معنی میں 'طوبیٰ قد' بھی بولتے ہیں۔

آدم کا دل بہشت میں صدمے سے ہل گیا
طوبےٰ قد حسین تہ نخل مل گیا — عشق

**طُور**:۔ (واو معروف) وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی تھی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

گرنی تھی ہم پہ برق تجلی نہ طور پر
دیتے ہیں بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھ کر — غالب

**قولِ فیصل**:۔ اسی کو 'طورِ سینا' بھی کہتے ہیں۔

آسماں بے ماہ کامل سدرہ بے روح الامیں
طورِ سینا بے کلیم اللہ و منبر بے انیس — دبیر

مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ "طور اس مقدس اور معزز پہاڑی کا نام جو عرب کے گوشۂ شمال و مغرب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑ یہودیوں اور ان کے اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے سبب یادگار ہے۔۔ چونکہ سریانی زبان میں طور پہاڑ کو کہتے ہیں اس وجہ سے اس کا نام 'طورِ سینا' ہوا مگر رفتہ رفتہ کوہِ سینا کو کوہِ طور کہنے لگے اور خیال کیا کہ اس پہاڑ کا نام ہی طور تھا۔

کیا فرض ہے کہ سب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہِ طور کی — غالب

**طَور**:۔ ۱ (بالفتح) طرز، طریقہ، روش۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نامرادانہ زیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہے ہم کو — میر

**قولِ فیصل**:۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے مندرجۂ بالا معنی میں طور کو فارسی لکھا ہے اور مولف نور اللغات نے طور کے عربی معنی ۱ ایک بار ۲ اندازہ ۳ نوع صنف لکھے ہیں مگر ان معنی میں طور اردو میں رائج نہیں۔ مولف نور اللغات نے لکھا ہے کہ بعض حضرات 'طور' کے بعد 'سے' کا لفظ لانا خلاف فصاحت سمجھتے ہیں۔ اور مثال میں داغ دہلوی کا یہ مصرعہ دیا ہے۔

ع خیر جس طور ہیں ہم خاک نشیں اچھے ہیں"

میرے نزدیک 'سے' کا اضافہ خلاف فصاحت نہیں ہے لکھنؤ کے فصحا برابر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "ہم خاص طور سے یہ دسہری آم آپ ہی کے لیے لائے ہیں۔ طور کے بعد 'پر' کا اضافہ بھی کرتے ہیں اور وہ بھی فصیح ہے۔ جیسے "عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ جیسی حکومت ہوتی ہے ویسی ہی رعایا بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو حکومت کرنا دشوار ہو جائے" صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی اور لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ ۱ حد ۲ اساس ۳ طرف ۴ قسم، بھانت۔

**طَور**:۔ ۲ چال چلن۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

**قولِ فیصل**:۔ مگر یہ معنی اس وقت ہوں گے جب طور کے ساتھ لفظ طریقہ بھی لایا جائے یعنی 'طور طریقہ' کہا جائے جیسے "ان کا طور طریقہ درست نہیں ہے"

**طَور**:۔ ۳ حالت، کیفیت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

طور بے طور ہوئے دل کے خدا خیر کرے
بے طرح گھات میں ہے اس بتِ عیار کی آنکھ — داغ

**طور**:۔ ۴ ڈھنگ، پڑ، قاعدے پر۔ عربی، غیر فصیح، رائج۔

اسی کے سبب میں نے کر فکر و غور
لکھا نور نامے کے ہندی کے طور — (نورنامہ ۱۸۹۵ء)

**طور بن پڑنا**:۔ تدبیر سمجھ میں آنا۔ اردو مصدر، متروک۔

رہ جا مرا بھائی ایک ہے اور
شاید کچھ اس سے بن پڑے طور — (گلزار نسیم)

**طور بے طور ہونا**:۔ ۱ (کنایۃً) مرنے کے قریب ہونا، حالت نازک ہونا، موت کے آثار پیدا ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

طور بے طور جہاں دیکھیو اس دختر کے
چھوڑ جانا علی اصغر پہ تصدق کر کے — دبیر

**طور بے طور ہونا**:۔ ۲ انقلابی کیفیت پیدا ہونا۔ نظم و نسق میں فرق آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محلِ صرف**:۔ اکبری جان نثار فقط ۱۰ ہزار میں خان زماں جرأت کر کے لڑ بیٹھا ہے۔ مگر میدان کا طور بے طور ہے۔ (دربار اکبری)

**طور بے طور ہونا**:۔ ۳ چال چلن بگڑنا، روش خراب ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عشق دونوں کو ہے رنڈی کا یہ لٹوائیں گے گھر
طور بے طور ہیں بی جان کے داما دوں کے — جان صاحب

**طور بے طور ہونا**:۔ ۴ موقع بے موقع ہونا، کل بے کل ہونا۔ عورتوں کی زبان (نور اللغات)

**قولِ فیصل**:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طور جمانا**:۔ رنگ جمانا۔ اردو مصدر، متروک۔

اس سے بہتر اگر ملے کوئی اور
وہاں جا کر جما لے اپنے طور — شوق لکھنوی

**طور سیکھنا**:۔ طریقہ سیکھنا، انداز سیکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خانہ تجھ پہ ہوا اے یار جفا کاری کا
سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزادی کا — آباد

**طورِ سِینا** :۔ (باضافت) ایک مقدس پہاڑ کا نام جو حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع طور سینا ہے کلیم اللہ و منبر ہے انیس — دبیر

**قولِ فیصل** :۔ صاحب منتخب و مؤید و کشف اللغات نے ان معنی میں سینا کو بالکسر و بالفتح دونوں طرح سے لکھا ہے۔ صاحب برہان نے بھی بالفتح و بالکسر دونوں صورتوں سے لکھا ہے مگر بالفتح کو پہاڑ کے معنوں سے مخصوص کر دیا ہے اور بالکسر جید تخفیف سے بوعلی سینا لکھا ہے۔ اردو میں عام طور سے پہاڑ کے معنی میں بالفتح ہے۔ انھیں معنی میں طور سینین بھی کہتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

**طور طریق** :۔ رنگ ڈھنگ، وضع، چال چلن، روش۔ عربی الفاظ، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ جب آدمی کی عادت، خصلت، طور طریق اچھا ہوتا ہے سب اس کی عزت کرتے ہیں۔ (اردو زبان کی تیسری کتاب مولوی اسمٰعیل)

**قولِ فیصل** :۔ عورتیں اس محل پر "طور طریقے" بولتی ہیں جیسے "تمھارے لڑکے کے طور طریقے خراب ہوتے جاتے ہیں اس کی نگرانی ضروری ہے"

**طور ہونا** :۔ انداز ہونا، عنوان ہونا، طریقہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وہ سُکر ہے نہ وہ نشہ کا طور ہے ساقی — ہے
مئے طہور کا اب دور دور ہے ساقی — اوج لکھنوی

**طُوس** :۔ (واو معروف) خراسان کے ایک شہر کا نام جس کو اب مشہد کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، رائج۔

ع تو ہو فردوسی طوسی کو نسبت مجھ سے کیا — ناسخ
دل سے ہوں مدّاح ناسخ بادشاہ طوس کا

**قولِ فیصل** :۔ شیعوں کے آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام کا روضۂ مبارک بھی یہیں ہے۔ اسی کو خراسان بھی کہتے ہیں اور مشہد کے ساتھ مقدس ملا کے مشہد مقدس بھی کہتے ہیں۔ فارسی کا مشہور و معروف شاعر فردوسی بھی شہر طوس ہی کا رہنے والا تھا۔

**طوس** :۔۲ ایک قسم کا اونی ملائم ڈل دار کپڑا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طوس** :۔ ایک شخص اور ایک دوا کا نام جو حافظے کے واسطے مفید ہے۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قولِ فیصل** :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طوسی** :۔۱ طوس کی طرف منسوب، طوس کا باشندہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع تو ہو فردوسی طوسی کو نسبت مجھ سے کیا — ناسخ
دل سے ہوں مدّاح ناسخ بادشاہ طوس کا

**طوسی** :۔۲ ایک کرنجی رنگ کا نام جو مازو، کسیس، چھکری سے تیار کیا جاتا ہے۔ فارسی، رائج۔

**قولِ فیصل** :۔ ایک خاص قسم کا کبوتر ہوتا ہے اس کو بھی طوسی کہتے ہیں۔

**طُوطا** :۔ (بضم اوّل و واو مجہول) ایک سبز رنگ کا پرند جس کی چونچ سرخ ہوتی ہے اور گلے میں کنٹھ ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

ع طوطا ہمارا مر گیا کیا بولتا ہوا (فسانۂ عجائب)

**قولِ فیصل** :۔ طوطی معرب ہے "توتی" کا جو سبز رنگ کا پرند ہے جس کو اہل ہند طوطا کہتے ہیں۔ اسی مناسبت سے اس کا رسم الخط طائے حطی سے قرار پایا۔ موجودہ دور میں کمی کے ساتھ تائے قرشت سے "توتا" بھی لکھنے لگے ہیں۔ اس کی جمع طوطے، اور طوطوں رائج ہے۔ حرف جار کے ساتھ طوطے واحد بھی ہے۔ جیسے "طوطے کی چونچ لال ہوتی ہے" (اردو زبان کی پہلی کتاب مولوی اسمٰعیل)

طوطے کی مادہ کو "طوطی" کہتے ہیں۔

**طوطا پالنا** :۔۱ کسی پھوڑے پھنسی کا علاج نہ کر کے بیماری کو طول دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ مہینہ بھر سے دنبل نکلا ہے نہ پکتا ہے نہ پھوٹتا ہے۔ تم نے اچھا طوطا پال رکھا ہے۔ آپریشن کیوں نہیں کروا لیتے۔

**قولِ فیصل** :۔ صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی آتشک یا سوزاک کا مرض لگا لینا بھی لکھے ہیں جو عوام کی زبان اور قلیل الاستعمال ہے۔

**طوطا پالنا** :۔۲ کوئی ایسا کام اپنے ذمے لینا جس کی بسبب سے دوسرے کام معطل ہو جائیں۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

جب دیکھیے ہاتھ میں ہے مے کی بوتل — قدر
اے قدر یہ خوب تم نے طوطا پالا — (بلگرامی)

**طوطا چشم** :۔ بے وفا، بے مروت۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

**محلِ صرف** :۔ تمھارے ساتھ نواب صاحب نے کتنا سلوک کیا لیکن تم نے انھیں چھوڑ دیا بڑے طوطا چشم انسان ہو۔

**قولِ فیصل** :۔ چونکہ طوطا ہی ایک ایسا جانور ہے جو برسوں پلا رہنے کے بعد بھی پنجرے سے نکل جاتا ہے تو ہزار کوشش کے باوجود واپس نہیں آتا اسی مناسبت سے طوطا چشم بے مروت کے معنی میں مستعمل

ہونے لگا۔ عوام اسی کو طوطے چشم بھی کہتے ہیں۔ بے مروتی اور بے وفائی کے معنی میں طوطا چشمی بھی رائج ہے۔

پرِ بلبل کے کترا بے باغباں
طوطا چشمی اس قدر اچھی نہیں (مؤلف قرار اللغات)

**طوطا چشمی کرنا**:۔ بے وفائی کرنا، بے مروتی کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اور ہم نے اشد درجہ طوطا چشمی کی کہ پشت توسن پر بلا اجازت آئے اور گھوڑے کو گرم کر دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

**طوطک**:۔ الغوزہ، ایک ساز کا نام فارسی مؤنث، (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طُوطی**:۔ (واو معروف) ایک چھوٹے سے پرند کا نام جو شہتوت بڑے شوق سے کھاتا ہے اور شہتوت کی فصل میں بہت دکھائی دیتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صدا یہ قلقلِ مینا سے مے خانے میں آتی ہے
کہ بخت سبز اک طوطی ہے مستوں کے گلستاں کا (امیر)

قولِ فیصل:۔ یہ توتی کا معرب ہے۔ منیر نے مؤنث نظم کیا ہے۔

وصفِ تصنیفِ مصنف کی ہے تاریخ اے منیر
طوطیِ ہندِ معانی شکر افشاں ہو گئی

اہل لکھنؤ بھی اب عام طور سے مؤنث ہی بولتے ہیں لیکن جب اس کا صرف بولنا کے ساتھ ہو گا تو مذکر ہی بولتے ہیں جیسے

اس کا طوطی بولتا تھا سبزہ زارِ ہند میں (اقبال)

اس کی جمع "ان" اور "وں" کے ساتھ طوطیاں اور طوطیوں استعمال ہوتی ہے۔

آئینہ ہوتا ہے منھ دیکھ کے پانی پانی
طوطیاں ہوتی ہیں سن کر تری تقریر سفید

**طُوطیا**:۔۱ (واو معروف) توتیا، نیلا تھوتھا، مس کشتہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس کا املا ہر دو تائے فوقانی سے ہے جو عربی ہے۔ صاحبِ لغات کشوری نے اس کے معنی سرمہ لکھے ہیں۔

**طوطیا**:۔۲ تہمت، بہتان، الزام۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اب متروک ہے۔

**طوطیا باندھنا**:۔ بہتان باندھنا، تہمت دینا۔ اردو صرف، متروک۔

دیا سرمہ کب ان کی آنکھوں میں میں نے
غلط مجھ پہ سب طوطیا باندھتے ہیں (مصحفی)

**طوطیا بندھنا**:۔ الزام آنا، تہمت لگنا، بہتان رکھا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

تری آنکھوں میں کب سرمہ لگا ہے بنت
بندھا مجھ پر یہ ناحق طوطیا ہے (امانت لکھنوی)

**طوطے اڑ جانا (یا) طوطے سے اڑ جانا**:۔ حواس باختہ ہو جانا، گھبرا جانا، بدحواسی چھا جانا۔ ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا کا مخفف ہے۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

اس نے اٹھ کر جو دیکھا سوتے سے
اڑ گئے آئنے کے طوطے سے (میر)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں پورا محاورہ ہی استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے شعر میں معروف دہلوی نے بھی استعمال کیا ہے۔

سبزہ رنگ آگے بڑھا تو جو مرے سامنے سے رات
کیا کہوں اڑ گئے طوطے سے مرے ہاتھ سے رات

**طوطیانِ در شکرستان کامرانی می کنند**:۔ بہ خوش حالات میں انسان خوش اور فائزالمرام رہتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

**طوطیاں ہاتھ پسارتی ہیں**:۔ خوش بیانی کی تعریف میں، بولتی ہیں جس طرح منھ سے پھول جھڑتا بولا جاتا۔ محاورہ بیگمات۔ (قلعہ لغات النسا)

**طوطی بولنا**:۔ ڈنکا بجنا، سکہ بیٹھنا، کمال شہرت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل شیدا کا خواہاں ہے ہر اک گل
مرے بلبل کا طوطی بولتا ہے (امانت لکھنوی)

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ طوطی بولتا ہے مگر تنہا طوطی بولنا یا طوطی بولتا ہے نہیں بولتے کسی نام یا ضمیر کے ساتھ ملا کے جیسے ان کا طوطی بولتا ہے، اس کا طوطی بولتا ہے، فلاں شخص کا طوطی بولتا ہے۔ اس کا صرف بصورت تذکیر لکھنؤ دہلی میں مشترک ہے۔ امیر لکھنوی اور ذوق دہلوی کے شعر مثال میں ہیں۔

آئی خزاں، فسردہ ہوئے گل گئی بہار
طوطی چمن میں بول چکا عندلیب کا (امیر لکھنوی)

ہے قفس سے شور اک گلشن تلک فریاد کا
خوب طوطی بولتا ہے ان دنوں صیاد کا (ذوق)

نظیر اکبر آبادی نے بصورت متعدی اور تانیث کے ساتھ بھی استعمال کیا ہے جو خلافِ جمہور ہے۔

بولے جو شوم بھڑوا مارا اس کے سر پہ جوتی
دو دن تو دوستوں میں بلوا لی اپنی طوطی

طوطی بولنا کے ایک معنی کسی امیر آدمی یا کسی دربار وغیرہ میں کافی ذی اثر ہونا بھی ہیں۔ جیسے ان کا تو نواب صاحب کے دربار میں طوطی بولتا ہے۔

**طوطی را باز اغ در قفس کردند**:۔ بے جوڑ

شادی کرنا، کسی اچھی اور سنجیدہ لڑکی کی شادی کسی خراب مرد سے کر دینا۔ فارسی مثل، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ معروف:۔ اور مصیبت تو تب ہی ہوتی ہے جب تیز طبع جوان عورت کی کسی افسردہ دل اور سبک مغز مرد کے ساتھ شادی ہو جائے ہے طوطی را با زاغ در قفس کردند (فسانۂ آزاد)

**طوطی کی آواز نقار خانے میں کون سنتا ہے:۔** بڑی جگہ کم رتبہ شخص کو کوئی نہیں پوچھتا، کسی کمزور کی آواز بڑے مرتبے والے کو پہنچنی دشوار ہوتی ہے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کی نشست الفاظ یوں بھی ہے نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ آواز کی جگہ صدا بھی ہے۔

ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانے میں (ذوقؔ)

**طوطے کی سی آنکھیں پھیرنا:۔** (متعدی) بے مروتی کرنا، احسان فراموشی کرنا، قطع تعلق کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

قولِ فیصل:۔ طوطے کی طرح آنکھیں پھیرنا بھی بولتے ہیں۔ صاحب محاورات ہندوستان نے طوطے کی سی آنکھیں بدل لینا بھی لکھا ہے جو کمی کے ساتھ عورتیں بولتی ہیں۔ کمی کے ساتھ طوطے کی طرح آنکھ بدل جانا بھی رائج ہے۔

آنکھیں پھریں جو نزع میں ہر ایک سبز خط
طوطے کی طرح آنکھ جہاں سے بدل گیا — شاد لکھنوی

قولِ فیصل:۔ جمع کے ساتھ آنکھیں بدل جانا بھی بولتے ہیں وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

**طوطے کی طرح پڑھنا:۔** رٹنا، حفظ کرنا، گھڑی گھڑی پڑھتے جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح رائج۔

نامہ بر کو نہیں کچھ عقل تو ذاتی لیکن
جو پڑھاتے ہیں وہ پڑھتا ہے یہ طوطے کی طرح — داغؔ

**طوطیہ:۔** (بالفتح وکسر سوم صحیح املا توطیہ ہے) تمہید۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طوع:۔** رغبت و رضا مندی، اپنی خوشی۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے۔

**طوعاً:۔** رضا مندی سے، خوشی سے۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ تنہا نہیں بولتے طوعاً و کرہاً ملا کے بولتے ہیں۔

**طوعاً و کرہاً:۔** چار و ناچار، جبراً و قہراً بحالت مجبوری۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

اُسے بھی وقت اپنا کاٹنا تھا
کہا طوعاً و کرہاً اس نے اچھا — الف لیلہ نو منظوم

**طُوغ:۔** (بالضم اول و واو مجہول) فوج کا نشان۔ ترکی، مذکر، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوا طوغ و علم سے اب یہ ثبوت
کل ماتم ہے بر سر تابوت — میر ضمیر (نسخۂ محبت قلمی)

قولِ فیصل:۔ اس کا املا تائے قرشت سے توغ بھی صحیح ہے۔

**طوغ:۔** ۲۔ ایک قسم کی بڑی شمع۔ ترکی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طَوف:۔** (بالفتح اول) طواف کرنا، گرد پھرنا۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جلانا چاہتے ہیں جب کسی سرسبز گلشن کا
تو بجلی طوف کر جاتی ہے پہلے میرے خرمن کا — امیرؔ

ناگاہ سنی صدائے پر خوف
آیا اک اژدہا پئے طوف — (گلزار نسیم)

قولِ فیصل:۔ 'طوف حرم' اور 'طوف کعبہ' کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

چل ہند سے للہ صبا طوف حرم کو
کرتا ہے برہمن کی طرح دیر میں کیا رقص — صباؔ

ہوں بلا گردان کوئے دلبر کا فرادا
طوف کعبہ ہے مری قسمت کے چکر کا جواب — راسخ (عظیم آبادی)

**طوفان:۔** ۱۔ (واو معروف) سیلاب، طغیانی، باڑھ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ساحل کے سکوں سے کسے انکار ہے لیکن
طوفان سے لڑنے میں مزا اور ہی کچھ ہے — آل احمد سرور

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ اہل تاریخ نے تین بڑے طوفانوں کا نشان دیا ہے اول وہ طوفان جو حضرت آدم سے پیشتر آیا۔ چنانچہ تاریخ حکما میں لکھا ہے کہ آدم کا ظہور دور اول میں عالم کے طوفان سے تباہ و برباد ہونے کے بعد وقوع میں آیا، دوسرا وہ طوفان جو حضرت نوح کے وقت میں کوفہ سے شروع ہوا اور تمام دنیا میں پھیلا۔ تیسرا وہ طوفان ہے جو خاص مصر میں آیا اور اس سے وہاں کی تمام مخلوق غرقاب ہو گئی۔ اس کی اردو جمع 'ون' کے ساتھ طوفانوں ہے۔

لے چل ہاں منجدھار میں لے چل ساحل ساحل کیا جانا
میری کچھ پرواہ نہ کر میں خوگر ہوں طوفانوں کا — حفیظ جالندھری

**طوفان**:۔ ۲ تیز ہوا، آندھی، جھکڑ والی ہوا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دو تند ہواؤں پر بنیاد ہے طوفاں کی
یا تم نہ حسین ہوتے یا میں نہ جواں ہوتا — آرزو لکھنوی

قول فیصل:۔ بہت تیز اور موسلا دھار بارش کے محل پر بھی طوفان کا لفظ استعمال کرتے ہیں، جیسے "تم نے رات کی بارش دیکھی اتنی تیز تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے طوفان۔"

**طوفان**:۔ ۳ اندھیرا گھپ، تاریکی سخت ۴ مرگ عام، وبا (یہ معنی کشف اللغات سے ماخوذ ہیں) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو میں یہ معنی رائج نہیں۔

**طوفان**:۔ ۵ کمال، نہایت، بکثرت، ازحد۔

قاتل نے لا مقابل آنکھوں کے کر دیا دل جرأت
اس طفل اشک نے بھی طوفان لاڈری کی — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب ان معنوں میں بالکل متروک ہے۔

**طوفان**:۔ ۶ بلا، غضب، قیامت، کالی آفت کا پرکالا۔ اردو، عورتوں کی زبان، کلمۂ تعریف۔

جو تم ہنسنے ہنسانے میں کوئی اب قہر چنچل ہو — جرأت
تو پھر رونے رلانے کو میاں جی میں بھی طوفاں ہوں — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب ان معنوں میں بھی متروک ہے۔

**طوفان**:۔ ۷ کار عظیم، بڑا بھاری کام۔ (از بہار عجم۔ فارسی میں طوفان کردن اسی معنی میں آیا ہے) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

**طوفان**:۔ ۸ تہمت، بہتان، الزام۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

مجھے یوں بٹھاتے وہ کب بزم میں
اٹھائے رقیبوں نے طوفان عبث — شیفتہ

قول فیصل:۔ عوام عورتوں کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ "اس معنی میں مستعمل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ طوفان اصل میں اس باد مخالف کے معنی میں ہے جو جہاز کے خلاف چلتی ہے اور اس کے صدمے سے اکثر جہاز غرق ہو جاتا ہے اور بہتان بھی ایک خلاف اصل بلاوجہ ضرر رساں بات ہے جس طرح طوفان کا کوئی وقت مقرر نہیں اسی طرح بہتان کی کوئی حد نہیں۔"

**طوفان**:۔ ۹ فساد، ہنگامہ، جھگڑا، بلوہ، دنگا۔ اردو، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

میں ترے پاس دوگانا ابھی آتی تھی چلی
میرے گھر میں تو عبث کرنے کو طوفان گئی — رنگین

**طوفان**:۔ ۱۰ قہر، غضب، آفت۔ اردو، دہلی کی زبان۔

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے — درد

**طوفان**:۔ ۱۱ غل، شور۔ اردو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا اس معنی میں نہیں بولتے۔

**طوفان اٹھانا**:۔ ۱ کسی پر تہمت لگانا، الزام رکھنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

میرے رونے پہ بدگمانی ہے
روز طوفان اٹھائے جاتے ہیں — جلیل

قول فیصل:۔ پر کے اضافے کے ساتھ بھی ہے۔

ذات شریف ہو تم میں خوب جانتا ہوں
طوفان اور کوئی مجھ پر اٹھائیے گا — نسیم دہلوی

لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ باندھنا بولتی ہیں۔

**طوفان اٹھانا**:۔ ۲ فتنہ برپا کرنا، ہنگامہ مچانا، شور و غل کرنا، حشر برپا کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ رقیب ہمیشہ اس کی تاک میں لگے رہتے تھے اور رنگا رنگ کی تہمتوں سے طوفان اٹھاتے۔ (دربار اکبری)

**طوفان اُٹھانا**:۔ ۳ طوفان لانا، سیلاب لانا، کثرت سے مینھ برسانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

آج اس بزم میں طوفان اٹھا کر اٹھے
یاں تلک روئے کہ ان کو بھی رلا کر اٹھے — مومن

**طوفان اُٹھنا**:۔ ۱ (لازم) تہمت لگنا، الزام لگنا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

ہرجائی ان کو کہتے ہیں بے شرم مجھ کو لوگ
اٹھتے ہیں رات دن یہی طوفان ادھر ادھر — نسیم دہلوی

**طوفان اُٹھنا**:۔ ۲ سیلاب آنا، دریا کے پانی میں طغیانی آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ اشک مرے کون نہ لائیں گے خرابی
سیلاب نہ آئے گا کہ طوفان نہ اٹھے گا — اسیر

**طوفان اُٹھنا**:۔ ۳ فتنہ برپا ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ عورتوں کی زبان ہے۔

**طوفان اُگلنا**:۔ طوفان نکالنا، طوفان پیدا کرنا۔

شعر تر اتنے نکالے کہ بہائے دریا — ظفر
اے ظفر طبع رواں نے تری طوفان اگلے — (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ دہلی کی زبان ہے۔

**طوفان آنا**:۔ طغیانی آنا، سیلاب آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب بحر رنج و غم میں سہارا نہیں رہا
طوفان آ گیا کہ کنارہ نہیں رہا — مؤلف

قولِ فیصل :- تیز آندھی آنا اور تیز بارش ہونا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

**طوفان باندھنا** :- ۱ تہمت لگانا، الزام لگانا، اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

رونے والوں کو نہ کیوں رسوا کریں اطفالِ اشک
نوح کے بیٹے نے باندھا نوح پر طوفان کو — شاد لکھنوی

**طوفان باندھنا** :- ۲ مبالغہ کرنا، بڑھا چڑھا کر کہنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

کتنے طوفان دم تنہا باندھے
جھوٹ کے پل ہزاروں باندھے — (قرار اللغات)

**طوفان بپا ہونا** :- طغیانی آنا، سیلاب آنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

آنکھوں سے طوفان بپا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا — وزیر لکھنوی

**طوفان بد تمیزی** :- انتہائی شور غل۔ جھگڑا فساد، بد تہذیبی کی کثرت کے محل پر، فارسی ترکیب، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- میں نے طے کر لیا ہے کہ اب آئندہ سے مشاعرہ میں نہ جاؤں گا کل رات کو یونیورسٹی کے مشاعرہ میں وہ طوفان بد تمیزی تھا کہ کوئی شریف برداشت نہیں کر سکتا۔

**طوفان برپا کرنا** :- ۱ فتنہ و فساد کھڑا کرنا، شور غل مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- پتلوں نے کہا کیوں طوفان برپا کرتے ہو دروغ گویم بر روئے تو، ہم تو مردہ نہ تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

**طوفان برپا کرنا** :- ۲ طغیانی لانا، سیلاب لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تم نے ہر ذرے میں برپا کر دیا طوفان شوق
اک تبسم اک ادا جلووں کی طغیانی کے ساتھ — اختر علی گڑھی

قولِ فیصل :- اس کا صرف ہونا کے ساتھ بھی ہے۔

بدلے ہیں موجوں کے تیور
دریا میں طوفاں ہو برپا — لا اعلم

طوفان برپا ہونا کا ایک مفہوم ہے فتنہ و فساد اٹھ کھڑا ہونا جیسے "آپ بالکل ننھے بنے جا رہے ہو جیسے کچھ جانتے ہی نہیں حالانکہ تمہاری شر انگیز باتوں ہی سے یہ طوفان برپا ہوا ہے۔"

**طوفان برطرف ہونا** :- طوفان کا ختم ہونا۔ طوفان جاتا رہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

برطرف ہوگا یہ طوفان تباہی کہ نہیں
ناؤ پہونچے گی کنارے پہ الٰہی کہ نہیں — صفی لکھنوی

**طوفان بنانا** :- کوئی بات گڑھ دینا، تہمت لگانا، عیب لگانا۔

ڈھب رونے کا ترے بزم میں اک دن بنا ظفر
مجھ پہ یاروں نے لیا پہلے ہی طوفان بنا — (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ عورتوں کی زبان ہے اور قلیل الاستعمال ہے۔

**طوفان بندھنا** :- تہمت لگنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

تہمت گریہ کیا کرتے ہیں مجھ پر یہ رقیب
سیکڑوں جھوٹ کے طوفان بندھا کرتے ہیں — امیر

**طوفان بندی** :- تہمت لگانا، الزام کھانا، جھوٹ بولنا۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

**طوفان بے تمیزی** :- ۱ بے عقلی کی باتوں کا مجموعہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- رات تھی چاندنی، خوبی کی صورت دیکھ دیکھ کر لڑکے بے اختیار ہنستے تھے جب جب سواری جاتی تھی اس طوفان بے تمیزی کو دیکھ کر لوگ قہقہے لگاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) پہلے تو حضور اپنی اس گھبراہٹ کو ملاحظہ کریں کہ طوق واحد ہے اور آپ جمع فرماتے ہیں اسے میں گھبراہٹ کہوں یا طوفان بے تمیزی۔ (نور اللغات)

(ایضاً) کسی نے مرہٹوں کو اپنا رب النوع قرار دے رکھا کہ جاٹوں سے مدد کا ملتجی تھا۔ غرض ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ مگر اس طوفان بے تمیزی میں نجھا خاں نے اپنے حواس برجا رکھے (رسالہ تنویر المشرق اکتوبر ۱۹۰۹ء)

**طوفان پیدا کرنا** :- طوفان برپا کرنا، سیلاب عظیم لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کشتیٔ نوح بھی آئے تو نہ ساحل ہو نصیب
دیدۂ تر نے کیا میرے وہ طوفان پیدا — بجم

**طوفان جوڑنا** :- جھوٹا الزام لگانا، تہمت لگانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

حال رونے کا جو کہتا ہوں تو وہ کہتے ہیں
چشم پر آب پہ طوفان ہو جوڑا کیا کیا — صبا

**طوفانِ حوادث** :- حادثوں کی زیادتی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اب رہا باقی نہ طوفان حوادث کا اثر
کشتیٔ ارض و سما کا ناخدا پیدا ہوا — آسخ

**طوفان خیز** :- طوفان اٹھانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع قطرہ قطرہ میرے اس آنسو کا طوفان خیز ہو

**طوفان خیزی** :- طوفان اٹھانا۔ فارسی ترکیب

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ع: اف رے اے بحرِ محبت تیری طوفاں خیزیاں

**طوفان ڈھانا:۔** غضب کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

**طوفاں رسیدہ:۔** طوفان سے تباہ شدہ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

گو یا چراغِ کشتیٔ طوفاں رسیدہ ہوں
پیغامِ مرگ لطمۂ بادِ مراد ہے
(شعور)

**طوفان رکھنا:۔** تہمت لگانا، بہتان رکھنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

مجھ پہ طوفان ہر ہیدوؤں نے رکھا یہ دلشاد
جان صاحب یہ میں کس روز بغلگیر ہوئی
(جان صاحب)

نہ کیوں مجھ زار پر وہ بدگمان طوفاں نئے رکھے
نہ کیوں مجھ کو رلائے خشک رہنا چشمِ گریاں کا

**طوفان شیطان:۔** تہمت اور بہتان عمدہ۔ اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

فقرہ: طوفان شیطان سے خدا بچائے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں شاید ہی کبھی بولتی ہوں۔

**طوفان شیطان اللہ نگہبان:۔** خدا آفاتِ آسمانی اور شیطان سے جو باعثِ فساد ہیں، بچائے رکھے۔ اردو کہاوت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

**طوفان طوفان:۔** بہت بہت، نہایت، از حد، بکثرت۔

قطرہ قطرہ آنسو جب کہ طوفان طوفان شدت ہو
پارہ پارہ دل ہو جس میں تو وہ تو دہ حسرت ہو
(ذوق)

قولِ فیصل:۔ پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی نظم میں استعمال کرتا ہے۔

**طوفان کرنا:۔** فساد کرنا، جھگڑا کرنا، ہنگامہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

میں ترے پاس دوگانا ابھی آتی تھی چلی
میرے گھر میں تو عبث کرنے کو طوفان گئی
(رنگین)

کر دیا مدہوش گردوں کی صراحی نے مجھے
ناحق نے جام شراب تند سے طوفاں کیا
(آتش)

**طوفان کھڑا کرنا:۔** بہتان لگانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

**طوفان کی لہر:۔** طوفان کا تھپیڑا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر گھاٹ پہ ہجوم کہ طوفان کی ہے لہر
تا جا سکے نہ سبط نبی تک ہوائے نہر
(تعشق)

**طوفان لانا:۔** سیلابی کیفیت پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طوفان لائے آمدِ مضموں نہ اے شعور
مثلِ تنور جوش ہے میری دوات میں
(شعور)

**طوفان لگانا:۔** تہمت لگانا، عیب لگانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس محل پر طوفان باندھنا ہی بولتے ہیں۔

**طوفان لگنا:۔** (لازم) تہمت لگنا، عیب لگنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس محل پر طوفان بندھنا ہی بولتے ہیں۔

**طوفان لینا:۔** تہمت لگانا، عیب لگانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

مجھ پہ طوفان نہ لے جاہ کا چل دور دَدا
جھوٹے منہ کا ترے جائے گا اُڑ نور دَدا
(رنگین)

**طوفان مچانا:۔** شور و غل کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بڑی دیر سے لڑکے کبڈی کھیل رہے ہیں ایک طوفان مچا رکھا ہے، غیند کے مارے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔

**طوفان میں آنا:۔** بادِ مخالف یا تیز ہوا کے سبب کشتی یا جہاز کا تباہی میں آنا، تلاطم میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق جس کشتی کا تو ہو نا خدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان میں
(داغ)

**طوفانِ نوحؑ:۔** حضرت نوحؑ بن لامخ جب ۴۸۰ سال کے ہوئے تو خدا نے آپ کو پیغمبر بنایا۔ جس کے بعد ۱۲۰ سال تک لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے رہے۔ پھر خدا نے نافرمانوں پر عذاب نازل کرنے اور اس سے آپ کو اور دوسرے مطیع بندوں کو بچانے کے لیے کشتی بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ تیار ہو چکی تو نہایت شدید طوفان آیا۔ ۴۰ شب و روز سخت بارش ہوئی۔ تمام انسان اور حیوان سوائے ان کے جنھیں نوحؑ نے حکمِ خدا سے اپنی کشتی میں بٹھا لیا تھا سب ڈوب گئے۔ طوفان کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ طوفان کی ابتدا اس طرح ہوئی شہر کوفہ میں یا ملک شام کے شہر عین الورد میں ایک تنور سے پانی ابلنا شروع ہوا۔ ۱۰ رجب کو طوفان شروع اور ۱۰ محرم کو ختم ہوا۔ اس کا پانی پہاڑوں پر ۴۰ گز اونچا چڑھ گیا تھا۔ اس طوفان سے اولادِ حضرت آدمؑ میں صرف حضرت نوحؑ، آپ کے تین بیٹے سام، حام، یافث ان کی بیویوں اور ان ۸۰ آدمیوں نے جنھیں حضرت نوحؑ نے اپنے ساتھ کشتی میں بٹھا لیا تھا نجات پائی۔ باقی سب بنی آدم

غرق ہو گئے۔ ۱۰ محرم کو یہ کشتی گھومتی پھرتی ہوئی کوہ جودی (شاید ارارات) پر جا کر ٹھہری۔ اس کے بعد طوفان ختم ہو گیا۔ فارسی ترکیب، رائج۔

نہ کیوں تازہ اعجاز شعر سے ہو روح — اسیرؔ
جہاں ایک قطرہ ہو طوفان نوح (معاج بقضا)

**طوفان ہونا:-** ۱ تلاطم ہونا، شدت کی ہوا چلنا، زور کا مینھ برسنا۔ ۲ آفت انگیز اور بلاخیز ہونا، آفت کا پرکالا ہونا، غضب ہونا۔ (مدح و ذم دونوں موقعوں پر بولتے ہیں)

کاش دل سے چشم تک آنے نہ پاتا طفل اشک — جرأتؔ
رفتہ رفتہ اب تو یہ لڑکا کوئی طوفاں ہوا

حق میں رونے کے یہ عاصی بھی کوئی طوفان ہے — عروجؔ
پل میں طوفاں کر دکھائے چشم دریا بار سے

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- یہ دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طوفانی:-** ۱ طوفان سے منسوب۔ تیز، بہت تیز۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

خداوندا ہوائیں چل رہی ہیں کیسی طوفانی — صفی لکھنوی
تلاطم میں جہاز آیا ہے گھیرے ہے پریشانی

قول فیصل:- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

تھی جو طوفانی زمانے کی ہوا — صفیؔ
بجھ نہ جائے شمع دیں یہ خوف تھا

**طوفانی:-** ۲ وہ شخص جو ہر ایک پر تہمت دھرے، بہتانی، تہمتی، جھوٹا۔ ۳ فسادی، دنگئی، شریر، ادھم جوتنے والا۔ ۴ آفت، بلا، غضب، یہ غضب کا بنا ہوا، آفت کا پرکالہ۔ ۵ دھواں دھار، فوق البھڑک۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ہر لہر آتی ہوئی تس پہ وہ طوفانی حباب
گو کھرو اور نبت کی ہو بناوٹ خاصی — رنگینؔ

**طوفانی جہاز:-** وہ جہاز جو بھنور میں پڑا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- بہت کم مستعمل ہے۔

**طوفانی ہونا:-** کشتی یا جہاز یا سفینے کا طوفان میں آ جانا۔ طوفان میں پھنسنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہوا سفینہ وہ غور ہوا سے طوفانی — عشقؔ
خدا کی ذات تھی یا آسمان یا پانی

**طوف کرنا:-** طواف کرنا، گرد پھرنا۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

شرف کعبے کا ہو گر طوف کرنے آئے مرقد کا — جلالؔ
ترا جو گھٹ کو چومے فخر ہو یہ سنگ اسود کا

قول فیصل:- اس جگہ طواف کرنا زیادہ بولتے ہیں۔

**طوق:-** ۱ ایک قسم کا زیور جو عورتیں اور بچے گلے میں پہنتے ہیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اصغرؑ کا طوق اپنے پسر کو پنھاؤں گا — انیسؔ
سوغات کربلا سے یہی لے کے جاؤں گا

**طوق:-** ۲ وہ لوہے کا بھاری حلقہ جو مجرموں اور دیوانوں کے گلے میں ڈالتے ہیں تاکہ گردن نہ اٹھا سکیں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

سرو قد یار سے ملنے کا یہ انجام ہوا — جلیلؔ
عمر بھر طوق محبت مری گردن میں رہا

قول فیصل:- اگر اس طوق میں خار بنا دیے جائیں تو اسے طوق خاردار کہتے ہیں اور اگر وزن بڑھا دیا جائے تو طوق گراں بار کہتے ہیں۔

**طوق:-** ۳ وہ قدرتی گول نشان جو کبوتر، طوطا، فاختہ، قمری وغیرہ پرندوں کے گلے میں ہوتا ہے، وہ کنٹھا جو اکثر پرندوں کے گلے میں ہوتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ طوق اس واسطے چھوٹا ہوا قمری کی گردن میں — ذوقؔ
کہ تھا بلبل کی قسمت کا پڑا قمری کی گردن میں

قول فیصل:- عربی میں ان پرندوں کو مُطَوَّقَہ کہتے ہیں جن کی گردن میں طوق کا نشان ہوتا ہے۔

**طوق:-** ۴ منت کا گنڈا یا چاندی کا حلقہ یا ہنسلی جو بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں۔

جنوں تھا مجھ کو جب میں طوق منت کے پہنتا تھا — ناسخؔ
پری زادوں سے مجھ کو عشق ہونا سن لڑکپن سے

(نور اللغات)

قول فیصل:- گنڈے کو طوق نہیں کہتے ہنسلی کو ہنسلی کہتے ہیں چاندی، سونے یا لوہے وغیرہ کا جو منت کا حلقہ گلے میں پہنتے ہیں اس کو طوق کہتے ہیں۔

طوق منت کے گلے میں تھے وہ دن یاد کرو — تعشقؔ
تم پہ اس عہد میں بھی چاک گریباں ہم تھے

**طوق:-** ۵ پٹا، چپراس۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طوق:-** ۶ وہ حلقہ جو پتنگ میں بنا دیتے ہیں۔ اردو، مذکر، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

**طوق:-** ۷ طوغ، ایک قسم کا جھنڈا جس پر پنجہ کی شکل بنی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسے شدّا وغیرہ مگر اردو میں یہ معنی نہیں آتے اس صورت میں یہ ترکی ہے اور تزک جہانگیری میں آنے کے سبب کہ جو پڑھائی میں داخل ہے، لکھا گیا۔ (فرہنگ آصفیہ)

**طوق بڑھانا:-** طوق اتارنا، منت کا طوق اتارنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جنوں کا جوش ہو دیوانے زنجیریں اڑاتے ہیں — رندؔ
کسی تنک پری نے طوق منت کا بڑھایا ہے

قولِ فیصل:۔ اپنے محل پر طوق پڑھنا بھی بولتے ہیں۔

**طوق غلامی:**۔ وہ طوق جو غلام کے گلے میں غلامی کی علامت بنا کے ڈالا جاتا تھا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ کہہ رہی ہے سرو سے قمری پکار کے
میں پھینکتی ہوں طوق غلامی اتار کے — تعشق

**طوق گردن میں پڑنا:**۔ قید ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

بلبل گلوں سے دیکھ کے سج کو بگڑ گئی
قمری کا طوق سرو کی گردن میں پڑ گیا — آتش

**طوق لعنت:**۔ لعنت کا طوق، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

تیرے ہوتے ہو جو سرو چمن
طوق قمری بھی طوق لعنت ہو — رشک

**طوق ماہ:**۔ چاند کا ہالہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے اس کو ہالہ ہی کہتے ہیں۔

**طوقیا:**۔ ۱ ایک قسم کا پتنگ جس میں حلقہ بنا ہوتا ہے۔ اردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ جب تنہا بولیں گے تو تانیث کے ساتھ کہیں گے یعنی ان کی طوقیا بیان کنکیا محذوف ہو اور جب کنکوے کے ساتھ ملا کے بولیں گے طوقیا کنکوا بولیں گے تو مذکر بولیں گے۔

**طوقیا:**۔ ۲ ایک قسم کا کبوتر جس کے گلے کے نیچے کے پر حلقہ کیے ہوتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طوق لعنت بگردن ابلیس:**۔ لعنت کا طوق شیطان کی گردن میں۔ (فرہنگ امثال)

قولِ فیصل:۔ یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**طول:**۔ ۱ (بضم اول و واو معروف) طوالت، درازی (وقت کے لیے) عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جا چکیں خلد میں کر دوزخ میں
طول روزِ حساب نے مارا — داغ

وصل سے یاں آج بھی ہو عید کل بھی عید ہو
کیا شبِ فرقت میں ظالم طول تھا اک سال کا — ناسخ

**طول:**۔ ۲ (داستان، قصہ، روداد خط وغیرہ کے لیے) ختم پر نہ آنا، یکساں بیان ہوئے جانا۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

طول روداد عمر معاذ اللہ
عمر گزری ہے مختصر کرتے — فانی بدایونی

**طول:**۔ ۳ کپڑے یا اسی قسم کی اور چیزوں کی لمبائی۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

حد نہیں معلوم ہوتی پڑ تی ہے کیا نظر
طول ہے زخموں کے دامن میں شب بیمار کا — نسیم

**طول:**۔ ۴ بعد مسافت، فاصلہ، دوری۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ طول سفر، یہ نشیب و فراز
مسافر کہاں تک سنبھلتا رہے — عرش ملسیانی

**طول:**۔ ۵ لمبا کرنا، بڑھانا، مسلسل کہے جانے کی صورت حال۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لیے — داغ

**طول:**۔ ۶ (عرض کا مقابل) درازی، لمبائی، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر عرض کے ساتھ یہ لفظ آتا ہے۔ یعنی طول و عرض یا طول البلد عرض البلد۔

**طول:**۔ ۷ کسی مقام سے وہ فاصلہ مراد ہے جو کسی نصف النہار خاص سے لیا جائے آج کل خاص نصف النہار گرینچ واقع انگلینڈ مقرر ہے۔ پس جو مقام رصد گاہ گرینچ سے جانب مشرق ہو اس کا طول طول مشرقی اور جو جانب مغرب ہو اس کا طول طول غربی کہلاتا ہے۔ جغرافیہ کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

**طول:**۔ ۸ طویل، لمبا چوڑا۔ عربی، مذکر، متروک۔

چند فقرے ہیں سحر اپنی پریشانی کے
کس قدر طول ہے شرح شب فرقت نامہ — سحر

**طولاً:**۔ لمبائی میں، درازی میں، عرضاً کا نقیض، از روئے طول، عربی، تابع فعل۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طول البلد:**۔ عرض البلد کا مقابل، کسی مقام کے طول کی حد یعنی یہ کہ وہ مقام لمبائی میں کہاں سے کہاں تک ہے۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ نثر:۔ یہ ہندستان کا طول البلد اور عرض البلد ... (فسانۂ آزاد)

**طولِ اَمَل:**۔ ۱ (باضافت) امید کی یا امید کی طوالت، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

گل سوسن کو جو توڑو تو مرا بخت سیاہ
سرو شمشاد کو چھانٹو تو مرا طول امل — قدر بلگرامی

قولِ فیصل:۔ فارسی میں مرضیہ بنا ہے کنایہ ہے

باچنیں کوتہی عمر بیابان نتوان کرد
قصہ طول امل را کہ سخن طولانی است — محمد قلی سلیم

**طول امل:**۔ ۲ بے وجہ کا طول، دشواری کا کام۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ نثر:۔ میں نے یہ کہا تھا آپ تا دمِ فرشتہ

خط میں لکھ کر بھیج دیجئے، یہ خط ہے یا طومار،
یا طول امل یا شیطان کی آنت۔ (فسانۂ آزاد)

گھر میں اشنان کریں سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہے اک طول امل — محسن کاکوروی

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "امل املا بیمن سے ہونا چاہیئے" مگر رسم الخط یہی واضح ہوتا ہے کہ امید کے معنوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے طول امل بولنے لگے۔

**طولانی**:۔ طویل۔ لمبا۔ اردو۔ صفت، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں قصہ طولانی ہے ہر تیرا سوال
میں اگر دوں گا جواب اور طوالت ہوگی — امیر

قول فیصل:۔ موصوف مذکر ہو یا مونث دونوں کے لیے طولانی کا استعمال ہوتا ہے، جیسے "یہ آج اردو کی جو قدر و قیمت ہے یہ محض شاہان اودھ کے طفیل میں ہے۔ اگر یہ اپنے فیاض ہاتھوں کو کھینچ لیتے تو نہ میر تقی میر یہاں آتے نہ سودا کا مزار یہاں ہوتا، نہ آتش، ناسخ .... شوق، امیر، قلق .... وزیر، بحر، صبا، رند وغیرہ عہد شاہی کے اتنے باکمال اس سرزمین پہ گزرتے جن کا ذکر طولانی ہے۔ (قدیم ہندو ہندوستان اودھ)

**طول پکڑنا**:۔ ۱۔ بڑھ جانا، طوالت ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب بادشاہوں کی اولاد بڑھتی اور ملک کی بد انتظامی طول پکڑتی ہے تو خود سری کے مادے مختلف رنگوں میں ظہور کرتے ہیں اور بار گری

**طول پکڑنا**:۔ ۲۔ بات بڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ تو چلے آئے وہاں معاملہ بہت طول پکڑ گیا۔ گدم پٹخنے تک کی نوبت آ گئی۔

**طول دینا**:۔ ۱۔ کہانی، نامہ، خط، داستان، قصہ، بات وغیرہ کے لیے، بڑھانا، دراز کرنا، کسی مختصر چیز یا بات یا معاملے کو بڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیا تھا جیسا ہماری شب فراق کو طول
عوض سپہر نے اس کا شب وصال کیا — جلال

قول فیصل:۔ نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

نازک طبیعتوں کے ہیں توڑے ہوئے یہ پھول
ہو مختصر یہ رام کہانی کو دے نہ طول — (کہانی) تعشق

نہ دے نامے کو اتنے طول غالب مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا — (نامہ) غالب

**طول عمرہٗ**:۔ خدا عمر دراز کرے۔ دعا۔ بڑوں کے لیے مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ اس جملے کے کوئی معنی نہیں۔ اس کی جگہ اطال اللہ عُمُرَہٗ (خدا اس کی عمر دراز کرے) یا طُولَ عُمُرَہٗ (اس کی عمر دراز کی جائے) کہنا اور لکھنا چاہیئے" صاحب قاموس کی تحقیق صحیح ہے لیکن قدیم زمانے سے اسی طرح لکھا جاتا ہے۔

**طول طویل**:۔ بہت لمبا، طولانی، بلا وجہ طولانی، عربی الفاظ، اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑا طول طویل قصہ ہے کون کہاں تک بیان کرے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ درمیان میں واو عاطفہ لا کے طول و طویل بھی استعمال کرتا ہے

گو ہے طول و طویل قصۂ غم
سنیے مجمل یہ ذکر ظلم و ستم — (عرش لکھنوی)

**طول کلام**:۔ ذکر کو طول دینا، بات کو بڑھانا، لمبی چوڑی تقریر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

طول کلام جنگ میں دانش سے دور ہے
ادب ہے ادب یہ سبب ترے تند کا نقص ہے — مہدی حسین ناصر

**طول کھینچنا**:۔ ۱۔ (لازم) عرصہ لگنا، دیر لگنا، زیادہ مدت گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قید میں طول کھینچا کہ اسیران قفس
شکل گل بھول گئے رنگ چمن بھول گئے — امیر

قول فیصل:۔ اس کا متعدی طول کھینچنا بھی رائج ہے۔

کھینچا یہ طول اپنی اسیری نے اب کہ آہ
جاتی رہی خیال سے گلزار کی شبیہ — بحر

**طول کھینچنا**:۔ ۲۔ (متعدی) درازی، زیادہ ہو جانا، ۳۔ طول بڑھنا، ہو جانا، ۴۔ زمانے کا طوالت اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناصری قبر پہ عبرت کے لیے لکھوا دو
طول کھینچا ہے یہاں تک شب تنہائی نے — ناصری (شاگرد شفیق)

**طول نویسی**:۔ بہت زیادہ تحریر کرنا، بہت زیادہ لکھنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ فصاحت و بلاغت سب بر طرف ہم نے طول نویسی کو اب طلاق دے دیا اختصار مد نظر ہے۔

**طول ہونا**:۔ لمبا ہونا، بڑھ جانا، طویل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع بس زبان روک تعشق کہ ہوا طول کلام — تعشق

قول فیصل:۔ بات بڑھ جانا، بات کا طول پکڑ جانا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔ جیسے ہم سمجھتے تھے کہ سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہاں طول ہو گیا۔

**طولے**:۔ (بروزن طوبے) بڑی لانبی عورت ۲۔ مرتبہ بلند۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں کسی معنی میں نہیں بولتے۔

**طولے** :۔ ۳ کاہل، جیسے یہ طولے۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقہ یہ طولے کی ترکیب بجائے بولتا ہے

**طومار** :۔ ۱ نامہ، صحیفہ، بڑا خط۔ عربی، مذکر، قریب بہ متروک۔

تیغ کشیدہ دستِ شہ بحر و بر میں ہے
طومار ہاتھ میں ہے لفافہ کمر میں ہے — انیس

**طومار** :۔ ۲ کاغذوں کا مُٹھّا۔ اردوئے دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**طومار** :۔ ۳ جھوٹی باتیں، مبالغہ آمیز بیان یا تحریر، جھوٹ، بہتان۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

دکھایا ہر کس و ناکس کو اس نے
ہوا طومارِ رسوائی مرا خط — شعور

**طومار** :۔ ۴ ڈھیر، تودہ۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

سیہ کاری قبول لم یزل ہو
لباسِ کعبہ طومار عمل ہو — تسلیم (شامِ غریباں)

**طومار باندھنا** :۔ ۱ چھوٹی بات بڑھا کر بیان کرنا، جھوٹ کے پل باندھنا۔ اردو، صرف عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ چھوٹی خالہ جب بھی بات کرتی ہیں کبھی سچ نہیں بولتیں جھوٹ کے طومار باندھ دیتی ہیں۔

قولِ فیصل :۔ اس محل پر طومار بندھنا بھی زبانوں پر ہے۔

مثنوی ہجر نے لکھی مرے افسانے کی
کیوں بڑھا حرفِ محبت جو یہ طومار بندھا — ہجر

**طومار باندھنا** :۔ ۲ لمبا قصہ چھیڑنا، بڑی بھاری داستان شروع کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ ان معنوں میں لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

**طومار کھڑا کرنا** :۔ چھوٹی سی بات کو بڑھا کر فتنہ برپا کرنا۔

محلِ صرف :۔ فطرت نے اس بیناسہ فرضی کا ایک طومار کھڑا کیا۔ (توبۃ النصوح)
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

**طومار بیان کرنا** :۔ لمبا واقعہ بیان کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

اٹھی یہ وہاں سے آخرکار
سب ان سے بیان کیا وہ طومار — عاشق

**طومار ہونا** :۔ بات کا بتنگڑ ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

آپ کا سودائی ہر کافر ہو یا دیندار ہو — بیتاب
بات اتنی ہے اب اس کا جس قدر طومار ہو — عظیم آبادی

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر یہ عورتوں کی زبان ہے۔

**طوی** :۔ (بضم اول و سکون واو غیر ملفوظ جو علامت ضمہ کی ہے) شادی، بیاہ۔ ترکی، مؤنث، متروک۔

خجستہ انجمن طوی میرزا جعفر
کہ جس کے دیکھے سے سب کا ہوا ہے جی محظوظ — غالب

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کی مکمل تشریح توئی کے ذیل میں کی ہے اور طوی کو توئی کا معرب لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ترکی زبان میں شادی عروسی یعنی بیاہ کو خاص کر اور جشن و خوشی کو عموماً بیائے مجہول کہتے ہیں۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ بیاہ شادی میں اکثر پہننے کے کپڑوں پر توئی لگاتے ہیں اور مسلمانوں ہی سے اختراع ہوئی ہے تو یہی وجہ ٹھیک ہے اور جو توے بمعنی تہ کے معنی ہیں جو فارسی میں آتا ہے جیسے دو توے سہ توے وغیرہ تو یہ خیال کر سکتے ہیں کہ توئی چونکہ ایک استر اور ایک ابرہ یعنی دو دھجیاں جن میں ایک گھٹیا کپڑے کی اور دوسری یعنی اوپر کی عمدہ ریشمی کپڑے کی ہوتی ہے، ملا کر بناتے ہیں اور پھر اس پر سلمہ ستارہ وغیرہ ٹانکتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مادہ یہی درست ہے اور نیز قرین قیاس بھی یہی ہے۔

**طویّت** :۔ پیچیدگی، نیت، اندیشہ۔ عربی، قلیل الاستعمال

محلِ صرف :۔ اس وقت طبیعت حق طویّت محظوظ تھی، دوشالہ رومال مرحمت کیا۔ (فسانۂ عبرت)

**طویل** :۔ (بروزن کفیل) ۱ دراز، لمبا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مصری نامہ نگار کا ایک طویل مراسلہ ۱۰ جولائی کی اشاعت میں نکلا ہے۔
(رسالہ اردوئے معلی علی گڑھ)

**طویل** :۔ ۲ اشعار کی انیس بحروں میں سے ایک بحر کا نام۔ عربی۔ علم عروض کی اصطلاح۔

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ عربی میں زیادہ اور فارسی اردو میں کم پسند کرتے ہیں اس بحر کی اصل فعولن مفاعیلن چار چار مرتبہ ہے مگر عام میں جو بحر طویل کے نام سے مشہور ہے وہ بحر رمل مثمن مجنون ہے کہ جسے دو چند کر کے ارکان اس کی بنا رکھتے ہیں۔

**طویل العمر** :۔ بڑی عمر والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

**محلِ صرف** :۔ پرانے زمانے کے لوگ بہت طویل العمر ہوتے تھے۔ جب تک اپنے پوتوں پڑپوتوں کو نہیں دیکھ لیتے تھے مرتے نہیں تھے۔

**طویل القامت** :۔ لمبا۔ لمبے قد کا۔ دراز قد۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محلِ صرف** :۔ ہم نے سُنا ہے دیکھا نہیں کہ چھوٹے سیّد بہت ہی عظیم الجثہ اور طویل القامت پہلوان تھے۔

**طویلہ** :۔ (بفتح اوّل و یائے مجہول) عربی میں یائے معروف سے طول سے مشتق۔ گھوڑوں کا تھان، اصطبل۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان / قلیل الاستعمال۔

یہ ہر روز کا گھاؤ اچھا نہیں
طویلے کا لتیاؤ اچھا نہیں — منیر

**قولِ فیصل** :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں کہ وہ لمبی رسّی جس میں چند گھوڑوں کے پاؤں باندھ دیں فارسی میں مجازاً بیائے مجہول وہ مکان یا عمارت جہاں گھوڑے باندھے جائیں لیکن مکان بھی اکثر لمبا ہوتا ہے۔ بیائے مجہول تصرفِ فارسیان خیال کرنا چاہیے۔ شیخ سعدی نے ایک جگہ طویلہ نام وہاں بھی باندھا ہے اور اردو میں بطورِ مذاق لکھ دیتے ہیں کہ کبھی آدمیوں کے طویلے میں بھی بندھے ہو؟ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ عربی میں یائے معروف سے ہے جو طول سے مشتق ہے۔ صاحب نفائس اللغات نے اس کے معنی گھوڑوں کے گھاس کھانے کی جگہ کے بھی لکھے ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

**طویلے کی بلا بندر کے سر** :۔ ایک کی آفت دوسرے کے سر۔ قصور کسی کا اور مارا کوئی جائے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دولتی سے سمندِ ناز کی عاشق کا مر جانا
یہی تو ہے طویلے کی بلا بندر کے سر جانا — ظریف لکھنوی

**قولِ فیصل** :۔ صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کئی آدمیوں کی آفت ایک شخص کے سر پڑے (کہتے ہیں کہ طویلے میں اگر بندر رکھا جائے تو طویلہ نظرِ بد اور آفاتِ سماوی سے محفوظ رہتا ہے) چنانچہ اس وجہ سے ہر ایک طویلے میں ایک بندر ضرور بندھا رہتا ہے۔ بس اسی وجہ سے یہ مثل بن گئی۔

**طویلے میں لتیا ُبچ** :۔ اپنے گھروں میں پھوٹ۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طٰہٰ** :۔ قرآن مجید کے ایک سورے کا نام جس کی ابتدا میں یہ لفظ ہے۔ عربی، مذکر۔

**قولِ فیصل** :۔ اس کا تلفظ طاہا ہے۔

**طٰہٰ** :۔ پیغمبرِ خدا کا لقبِ مبارک۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

سفینہ نوح کا ہیں اہلِ بیتِ سرورِ طٰہٰ
مگر نوح اس سفینہ پر تمہاری ذات ہے شاہا — (لا اعلم)

**قولِ فیصل** :۔ اس کا تلفظ طاہا ہے۔

**طَہارت** :۔ (بفتح اوّل) پاک ہونا، پاکی صفائی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کعبۂ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور
تیر کو واجب وضوئے آبِ پیکاں ہو گیا — امیر

**طہارت** :۔ وضو، استنجا، آبدست
بہر سہ معنی فارسی است
(نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ اردو میں ان معنوں میں رائج نہیں۔

**طہارت خانہ** :۔ نہانے اور وضو کرنے کی جگہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

**قولِ فیصل** :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طُہر** :۔ (بروزن ظُہر) حیض سے پاک ہونا۔ وہ ایام جن میں حیض نہ ہو۔ عربی، مذکر، اصطلاح فقہ شیعہ۔

**طہران** :۔ (بکسر اوّل و سکون دوم) ایران کا دار السلطنت، معرب تہران۔ یہ شہر دنیا کے حسین ترین شہروں میں شمار ہوتا ہے۔ اور مشہور ہے کہ پیرس کے بعد خوبصورتی میں اسی کا نمبر ہے۔ اس سے پہلے شاہانِ صفویہ نے اپنا دار السلطنت اصفہان کو بنایا تھا۔ صفوی عہد میں اصفہان ایران کے شہروں میں امتیازی حیثیت رکھتا تھا۔ دورِ آخر میں خاندانِ صفویہ کا زوالِ سلطنت ہوا اور قاچاریوں کی حکومت ایران پر ہوئی۔ انھوں نے اپنا دار السلطنت طہران کو قرار دیا۔ قاچاریوں کے زوالِ سلطنت کے بعد پہلوی حکومت کا دور دورہ ہوا اس نے بھی اپنا پایۂ تخت طہران ہی کو قرار دیا اور اب تک ایران کا دار السلطنت ہے۔ قدیم زمانے میں اسی طہران کو ملک رے کہتے تھے۔

**طَہور** :۔ پاک کرنے والا، پاک۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو
کیا بات ہے تمہاری شرابِ طہور کی — غالب

**طَے** :۔ (بروزن لے) ایک قبیلہ یمن کا نام جس کی طرف حاتم طائی منسوب ہے۔ عربی، مذکر، رائج۔

**طے** :۔ لپیٹنا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** :۔ فارسی میں بہ تخفیف یا طے بروزن نے ہے بمعنی کوتاہ کرنا۔

**طے** :۔ قطعِ مسافت جیسے طے الارض۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع گھوڑا نہیں عمل ہو کوئی "طے" ارض کا — سحر

**طے** :۔ ۳؎ فیصلہ، بے باق، چکوتا۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ فیصلہ کرنے کے معنوں میں بولتے ہیں اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

**طے** :۔ ۴؎ کوتاہ، مختصر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طیّار** :۔ ۱؎ بہت اڑنے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طیّار** :۔ ۲؎ (مجازاً) آمادہ، مستعد۔ عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے اس کا رسم الخط تائے قرشت سے تیار ہے۔

**طیّار** :۔ ۳؎ تیز فہم۔ عربی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

**طیار** :۔ ۴؎ مہیا، پورا، کامل، پختہ، موٹا تازہ عربی، فارسی والوں نے بھی مہیا کے معنوں میں "ط" سے لکھا ہے۔

دارد چو مرغ عمرت پرواز بس بسرعت
اسبابِ عیش و عشرت طیار گو نباشد — مرزا محمد فصیح فخر

می پر دباز از ہوائے عشق او رنگ از رخم
گرچہ باز نجیر سوج بادہ طیارش کنم — مرزا محمد سعید اشرف مازندرانی

اردو والے (ت) اور (ط) دونوں سے لکھتے ہیں۔ (قاموس الاغلاط)

صاحب عجائب اللغات لکھتے ہیں کہ طیار کے معنی مہیا اور تیار کے معنی جلد باز طیور رفتار کے ہیں۔ اس لیے مہیا کے معنی میں ت سے لکھنا غلط ہے۔ کھانا طیار ہے یہ گھوڑا خوب تیار ہے۔" عام طور سے تمام معنوں میں اس کا رسم الخط تائے قرشت ہی سے ہے۔

**طیّار** :۔ ۵؎ لقب جعفر ابن ابی طالب کا جن کے دونوں ہاتھ جنگ موتہ میں کٹ گئے تھے خدا نے ان کو بہشت میں پر عنایت کیے ہیں جن سے وہ بہشت میں طیران کیا کرتے ہیں۔ عربی، رائج۔

قولِ فیصل :۔ نام ہی کے ساتھ کہتے ہیں یعنی جعفر طیّار۔

پوتے جناب جعفرِ طیّار کے ہیں ہم — مولف

**طیّارہ** :۔ ہوائی جہاز۔ عربی، مذکر۔ رائج۔

قولِ فیصل :۔ اہل صحافت اس لفظ کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔ مگر عام طور سے زبانوں پر ہوائی جہاز ہی ہے۔ یہ لفظ جدید عربی کا ہے۔

**طیّاری** :۔ وہ فربہی جو ورزش کرنے سے ہوتی ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب اس کا املا ت سے ہے جو اردو ہے۔

**طِیبَت** :۔ خوشی، رضا مندی۔ عربی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

لے آیا یہ اس کو بہ طیب تمام
دیا خاص کر اپنے گھر میں مقام — سودا

قولِ فیصل :۔ تنہا نہیں بولتے۔ بہ طیب خاطر وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

**طیّب** :۔ (بالفتح و تشدید ثانی مکسور) پاک، حلال۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ جس سال سے تم خمس نکال چکے ہو وہ تمہارا مال طیب و طاہر ہے تم کو اسی پیسے سے حج کرنا چاہیے۔

**طیّبات** :۔ پاک عورتیں۔ عربی، صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**طیبُ النفس** :۔ پاک دل، پاک نفس۔ عربی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ جی چاہتا ہے تمام عمر آپ ہی کے قدموں کے تلے پڑا رہوں بہشت ایسے ہی طیب النفس بزرگوں کے لیے ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**طیبِ خاطر** :۔ دل کی خوشی، رغبت دلی۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کروں تمہید طیب خاطر سے
کروں تنزیہ قلب حاضر سے — (سراج نظم)

**طیّب و طاہر** :۔ پاک و پاکیزہ، لقب حضرت رسول مقبول صلعم کا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ صفت تو رسول مقبول کی ہے لیکن لقب کی حیثیت سے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**طَیبہ** :۔ (بالفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) مدینہ کا نام۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

ع ہند میں تن ہو مرا جان مری طیبہ میں — جلیل

محلِ صرف :۔ ابن اسحٰق حضرت علیؑ کی زبانی نقل کرتا ہے کہ عبد المطلب کا بیان ہے کہ میں ایک روز حطیم کعبہ میں سوتا تھا خواب میں ایک شخص آکر کہنے لگا کہ طیبہ کو کھود کر پانی نکال، میں نے کہا طیبہ کہاں ہے اس کا اس نے کچھ جواب نہیں دیا اور غائب ہو گیا۔ (تاریخ ائمہ ص ۳)

**طیّبہ** :۔ (بہ تشدید یا) طیّب کا مؤنث، پاک، پاکیزہ۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ اردو میں عام طور سے کلمۂ طیبہ یا مدینۂ طیبہ کی ترکیب سے زبانوں پر ہے۔ اس کی جمع طیبات بھی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے اور یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے "اکبر کے کان میں ان کے کلمات طیبات اول سے آخر تک حرف بحرف پہنچ رہے تھے۔" (دربار اکبری ص ۳۱۷)

**طے پانا**:۔ کسی نتیجے پر قائم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ابتدائی تمام مراحل طے پا گئے ہیں، چند باتیں رہ گئی ہیں وہ بھی طے ہو جائیں گی۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت طے پا جانا نسبتۃً زیادہ رائج ہے۔ شادی طے پانا، مراحل طے پانا، معاملات طے پانا وغیرہ اس کے خاص صرف ہیں۔ جیسے "سب معاملات طے پا گئے، رفیق صاحب اپنے وطن سے آ جائیں تو تمھارا کام انجام پا جائے گا۔

**طیر**:۔ (بالفتح) پرندہ۔ اڑنے والے جانور۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جان غیر، بدن غیر، مکاں غیر، مکیں غیر
جز رنگ رخ فوج نہ اڑتا تھا کوئی طیر　　دبیر

قول فیصل:۔ یہ لفظ جمع اور مفرد دونوں طرح مستعمل ہے۔ اڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

**طیران**:۔ اڑان۔ اڑنا۔ پرواز۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ سنا ہے کہ ایک فرشتے نے ہزاروں برس طیران کی مگر عرش کے کنگرے کو چھو نہ سکا۔

قول فیصل:۔ اردو میں اس کا صرف محض کرنا ہی کے ساتھ ہے۔ جیسے "جناب جعفر طیار ابن جناب ابو طالب کا لقب طیار اس لیے قرار پایا کہ جنگ موتہ میں جب آپ نے دونوں بازوؤں کے کٹ جانے کے بعد جام شہادت نوش فرمایا تو خدا نے آپ کو بہشت میں دو زمرد کے شہپر عطا فرمائے۔ آپ ان شہپروں کی مدد سے فرشتوں کے ہمراہ بہشت میں طیران کرتے ہیں۔"

**طیران گاہ**:۔ ہوائی اڈا۔ طیاروں کے اترنے اور پرواز کرنے کا مقام۔ فارسی ترکیب، رائج۔

قول فیصل:۔ ہوائی جہاز ایجاد ہونے کے بعد اس لفظ کا وجود ہوا ہے۔

**طیش**:۔ (بروزن عیش) غصہ، غضب، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانیے، وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا
ظفر شاہ

قول فیصل:۔ عربی میں اس کے معنی ہیں سبک ہونا، عقل زائل ہونا، خفت۔ پس فارسیوں نے بطور مجاز بمعنی غصہ استعمال کیا۔

**طیش آنا**:۔ غصہ آنا۔ اردو صرف، رائج۔

میں بلاؤں تو وہ بگڑتے ہیں
طیش بھی بے طلب نہیں آتا　　فائز

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "طیش آ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

ہجو شراب شیخ جی رندوں میں بیٹھ کر
ہوگی بری کسی کو اگر طیش آ گیا　　صریر

عورتیں زیادہ مرد کم بولتے ہیں۔

**طیش دلانا**:۔ برافروختہ کرنا، غصہ دلانا، تاؤ دلانا۔ اردو صرف، رائج۔

تو لگی کہنے یوں وہ اے رنگیں
بس بس اب مجھ کو مت دلاؤ طیش　　رنگین

قول فیصل:۔ عورتوں کی زبان پر یہ صرف زیادہ ہے۔

**طے شدہ**:۔ جو چیز طے ہو گئی ہو، جس کو سب نے مان لیا ہو۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہاری اختلاف کی عادت ہے جو بات طے شدہ ہو اس میں دخل دینا خلاف عقل ہے۔

**طیش کھانا**:۔ غم و غصہ برداشت کرنا، پیچ و تاب کھانا۔ اردو صرف، متروک۔

دن رات وہ اس سے تو کریں عیش
ہم کھایا کریں سدا غم و طیش　　اختر شاہ اودھ

وہ مرد عرب پیش قوم قریش
ہوا شکوہ پیرا بہت کھا کے طیش　　(معارج الفضائل)

**طیش میں آنا**:۔ غصہ کرنا، غصہ میں آنا۔ اردو صرف، رائج۔

محل صرف:۔ بھٹیارن طیش میں آکر اٹھی اور غل مچا مچا کر انگلیاں مٹکا کر اتنی صلواتیں سنائیں کہ ان شرابیوں کا نشہ ہرن ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ یہ صرف عورتوں کی زبان پر زیادہ ہے۔

**طیش میں ہونا**:۔ غصے میں ہونا۔ اردو، رائج۔

محل صرف:۔ مرزا صاحب جس وقت طیش میں ہوتے ہیں صورت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ چہرہ سرخ، آنکھیں خون کبوتر، ہونٹ کپکپاتے ہوئے۔

قول فیصل:۔ یہ صرف عورتیں کم اور مرد زیادہ بولتے ہیں۔

**طے کا روزہ**:۔ قبیلۂ طے کے لوگ دو دو روز برابر روزہ رکھتے اور تیسرے روز افطار کرتے تھے اس لیے ایسے روزے کو طے کا روزہ کہتے ہیں۔

ہم نے رکھا ہو ترے واسطے طے کا روزہ
کھانا قسمت میں ہماری ہو لکھا تیسرے دن　　امیر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ محمد حسین آزاد کی کتاب دربار اکبری صفحہ ۵۹۰ کی ایک عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ طے کا روزہ سات دن کا رکھا جاتا تھا۔ وہ لکھتے ہیں "ملا صاحب بڑے درد کے ساتھ فرماتے ہیں شیخ بدر الدین ان کے بڑے بیٹے مکہ معظمہ چلے گئے تھے۔ وہاں عبادتیں اور سخت ریاضتیں

کرتے تھے، سات دن کا طے کا روزہ رکھا تھا۔

حاشیے میں روزۂ طے کا طریقہ یوں لکھا ہے

"روزہ طے کا طریقہ یہ ہے کہ دن بھر روزہ رکھا شام کو فقط دو تین قطرے پانی سے افطار کیا۔ اور اس کے بعد پھر روزہ رات بھر دن بھر فاقہ۔ شام کو پھر وہی دو تین قطرے پانی اور پھر روزہ۔ دو تین قطرۂ آب کا اندازہ لوگوں نے یہ لکھا ہے کہ ہاتھ کے پنجے کو خوب سختی سے کھول کر ہتھیلی زمین پر وصل کرو۔ انگوٹھے کی جڑ پر جو گڑھا سا پڑ جاتا ہے اس پر پانی کے قطرے ڈالو جس قدر ٹھہر جائے وہی مقدار افطار کے لئے کافی ہے۔ وہ دو تین ہی قطرے ہوتے ہیں۔

**طے کرنا**: ۱ لپیٹنا، موڑنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اس محل پر بہ تائے قرشت و ہائے ہوز تہ کرنا زبانوں پر ہے۔

**طے کرنا**: ۲ باہمی جھگڑے میں کوئی اتفاق کی صورت نکال لینا۔ ختم کرنا، نزاع کا رفع دفع کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بعد مدت کے جو دونوں بھائیوں کا جھگڑا چلا آتا تھا میر محلہ نے طے کر دیا۔

قولِ فیصل: بصورتِ متعدی طے کرانا بھی زبانوں پر ہے۔ جیسے بھائی صاحب آپ انہیں کو راضی کر کے سب طے کرا دیجیے۔

**طے کرنا**: ۳ فیصلہ کرنا، کسی نظریے پر قائم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بعد مدت خواب سے چونکی تو ہے
دیکھیے کرتی ہے کیا اب قوم طے — صفی لکھنوی

قولِ فیصل: کسی ایک ارادے پر مضبوطی سے قائم ہو جانا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے میں نے طے کر لیا ہے کہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء میں سفر عراق ان شاء اللہ ضرور کروں گا۔

**طے کرنا**: ۴ قطع مسافت کرنا۔ قطع راہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

الٰہی راہِ محبت کو طے کریں کیونکر
یہ راستہ تو مسافر کے ساتھ چلتا ہے — احمد سہارنپوری

**طے کرنا**: ۵ بے باق کرنا۔ جیسے حساب طے کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

**طیلسان**: چادر جو عرب لوگ کاندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

زمیں اک مشت خاک و خاکداں ہے
فلک اک کہنہ نیلی طیلساں ہے — نظم طباطبائی

**طین**: (بکسر اول و یائے معروف) مٹی، گِل۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

غازی پلا چکا ہے لہو مادرِ طین کو
اے آسمان گود میں لے لے زمیں کو — جوش

**طینت**: (بر وزن زینت) سرشت، خو، عادت، خلقت، خمیر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**طینت بگڑی ہونا**: سرشت میں خرابی ہونا، اردو صرف، متروک۔

کیا صاف ہو گی ہم سے طبیعت رقیب کی
بگڑی ہوئی ازل سے ہے طینت رقیب کی — تسلیم

**طینت خراب ہونا**: بدسرشت ہونا، خلقی طور سے کوئی خرابی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: جن لوگوں کی طینت خراب ہوتی ہے وہی لوگ دوسروں کو خوش حال دیکھ کے انگاروں پر لوٹتے ہیں۔

**طینت میں داخل ہونا**: خمیر میں ہونا، سرشت میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کجی روزِ اول سے طینت موذی میں داخل ہے
کیا خالق نے ساتھ افعی کے ناسخ پیچ و خم پیدا — ناسخ

**طینت میں ہونا**: خمیر میں داخل ہونا، سرشت میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے تیغ ادائے حق محبت میں لاجواب
طینت میں ہے محبت فرزند بوتراب — تعشق

قولِ فیصل: سلبی معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

مشتاق مل کے کرتے ہیں کیوں مجھ سے دشمنی
ہے مکر و کید طینتِ احباب میں نہیں — صاحب مشتاق

**طیور**: بہت سے پرند، طیر کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وحش و طیور، جن و بشر، جنت و سقر
مہر و سپہر، کرسی و عرش، انجم و قمر — تعشق

کانپے شجر، طیور اڑے، آشیاں گرے
نزدیک تھا زمیں پہ وہ شق آسماں گرے — تعشق

**طیوران**: (بضم اول و واو معروف و فتح رائے مہملہ) طیر کی جمع الجمع، بہت سے پرند۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

گرتے تھے طیوران ہوا کھولے ہوئے پر
شہباز کے بازو سے لپٹتا تھا کبوتر — انیس

**طے ہونا**: ۱ مسافت قطع ہونا، راستہ تمام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طے ہوا جب کہ وادیٔ غربت
لائی اس شہر میں مجھے قسمت — قلق

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت طے ہو جانا بھی رائج ہے۔

زبانِ عشق پر اک چیخ بن کر ان کا نام آیا
خرد کی منزلیں طے ہو گئیں دل کا مقام آیا — آنند نرائن ملا

**طے ہونا**: ۲ فیصلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع کرکے ارادے جو کچھ طے ہو اس کو مانیے — صفی لکھنوی

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت طے ہو جانا بھی رائج و فصیح ہے جیسے کل صبح کو آپ جس مقام پر حکم دیں حاضر ہوں کل امور طے ہو جائیں گے۔ وقت مقرر کر دیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# ظ

**ظ**:- عربی کا سترھواں، فارسی کا بیسواں اور اردو کا تیئیسواں حرف۔ اس کو ظائے معجمہ اور ظائے منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے نوسو عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اردو میں اس کا تلفظ ظوئے ہے۔ فارسی زبان کے الفاظ میں یہ حرف نہیں آتا۔

طوئے بن طرّہ ہوا اور ظوئے پر اک نقطہ بھی
عین بے عیب ہے اور کانے بیاں غین ہوئے — انشا

**ظالم**:- (بکسر سوم) ظلم کرنے والا، سنگ دل، جابر، ستمگر، عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

اے محتسب نہ پھینک! ارے محتسب نہ پھینک!!
ظالم شراب ہے، ارے ظالم شراب ہے — جگر مرادآبادی

**قول فیصل**۔ عربی میں اس کے لغوی معنی ہیں بے موقع کام کرنے والا۔ اس کی عربی جمع ظالمین (بکسر سوم و یائے معروف) ہے جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر ہے۔ اردو میں اس کی جمع واو اور نون غنّہ کے ساتھ ظالموں، رائج، فصیح ہے اور تخاطب کے محل پر بلا نون غنّہ ظالمو! رائج ہے۔

ظالمو! احمد مرسل کا نواسہ ہوں میں — مودب

**ظالم**:- غیر منصف، ناانصافی کرنے والا، بے دل آزار، مردم آزار، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دروازہ مے کدے کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے — ذوق

**قول فیصل**۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی بھی لکھے ہیں۔

زور آور، زبردست، ملاپ، وحشی، شریر، حرامزدہ، ڈھٹی، شوخ، بیباک۔ ظالم میں یہ صفتیں ہوتی ضرور ہیں۔ لیکن ظالم بول کے عام طور سے یہ معنی مراد نہیں لیے جاتے۔

**ظالم**:- (کنایۃً) معشوق طنّاز، سفاک، معشوق، محبوب، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خدا کے واسطے اے ساربان جلدی نہ کر اتنی
غبار اپنا ہے ناطاقت اور اک ظالم ہے محمل میں — حسرت کلکتوی

ظالم ترے کوچے سے قدم اٹھ نہیں سکتا
کیوں کر نہ چلیں سایۂ دیوار کی رفتار — ناسخ

**ظالم**:- کلمۂ تعریف و محبت، عربی، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ بھرے جلسے میں صدر پر اعتراضات کی بوچھار کر دی۔ ظالم نے کمال کر دیا۔ مجھ کو ایسی امید نہ تھی کہ وہ اتنی ہمت کرے گا۔

**ظالم**:- قواعد نحو عربی کے واضع کا نام ——

ابوالاسود ظالم بن عمرو بن سفیان دئلی کبار تابعین میں سے ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے۔ (تشریح الالفاظ)

**قول فیصل**۔ زیادہ تر ان کو ابوالاسود دئلی کہتے ہیں۔

**ظالم اپنی قبر آپ کھودتا ہے**:- ظالم اپنی موت آپ بلاتا ہے۔ ظالم ظلم کی سزا پائے گا۔ بقول میر

ڈر ظلم سے کہ اس کی سزا بس شتاب ہے
آیا عمل میں یاں کہ مکافات ہو گئی — فرہنگ اثر

**قول فیصل**۔ شعر سے یہ مفہوم نکالا جا سکتا ہے لیکن مثال سے واضح نہیں ہوتا۔ یہ کہاوت کسی کے سامنے زبانوں پر ہے۔

**ظالم اظلم**:- بہت بڑا ستانے والا، بہت زیادہ ظالم۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر۔

چرخ بے پیر ہے گو ظالم اظلم لیکن
واں لگا جاتا ہوا رنگ ستمگاروں میں — ناسخ

**ظالمانہ**:- ظلم سے بھرا ہوا، اردو نے ظلم، فارسی صفت، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ کمبخت نے زمین پر لٹا کر چھریاں مار کے ظالمانہ انداز سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

**ظالم پھولتا پھلتا نہیں**:- ظلم انسان کو پنپنے نہیں دیتا۔ ظالم آل اولاد کی طرف سے بےنصیب ہوتا ہے۔ اردو مقولہ، قلیل الاستعمال۔

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کہیں شمشیر کا — ناسخ

**ظالم خدا سے ڈر**:- جب کوئی بہت ظلم کرتا یا بہت جھوٹ بکتا ہے اس وقت کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دروازہ مے کدے کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ در توبہ باز ہے — ذوق

**قول فیصل**۔ اسی محل پر کسی کے ساتھ ظالم خدا کو مان بھی بول دیتے ہیں۔

**ظالم سرسبز نہیں ہوتا**:- ظالم کو اس کا ظلم پنپنے نہیں دیتا۔ ظالم آل اولاد کے معاملے میں بےنصیب ہوتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باغباں چھانٹ نہ اشجار چمن وقت بہار
دیکھ ظالم کبھی سرسبز نہیں ہوتا ہے — تسلیم

**ظالم کا پینڈا ہی نرالا ہے:-** نا انصافی کے نئے رستے ہیں، ظالم سب سے جدا طریقہ رکھتا ہے۔ اردو کہاوت، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل۔** اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظالم کا زور سر پر:-** ظالم کے آگے کچھ حیلہ حوالہ نہیں چلتا۔ زبردست کے آگے کچھ نہیں چلتی۔ اردو مثل (نور اللغات)

**قول فیصل۔** اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظالم کی بیل نہیں بڑھتی:-** ظالم کی اولاد نہیں بڑھتی۔

نام لیوا نہیں رہتا کوئی
بیل ظالم کی نہیں بڑھتی ہے — ناصر (نور اللغات)

**قول فیصل۔** کوئی خاص صرف نہیں ہے، شاعر نے نظم کر دیا۔

**ظالم کی داد خدا دیتا ہے:-** زبردست جابر کو خدا ہی سزا دیتا ہے، ستائے ہوئے کا انصاف خدا کرے گا۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال

داد ظالم کی خدا دیتا ہے
جلد دنیا میں سزا دیتا ہے — شعور

**قول فیصل:-** ظالم کی داد خدا کے گھر؛ بھی نظم ہوا ہے اور یہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

تیری سنے گا کون یہاں آہ بے اثر
ظالم کی داد دے دل مضطر خدا کے گھر — تسلیم

**ظالم کی رسی دراز ہے:-** ظالم کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ اردو مثل، رائج۔

گھٹتے نہیں ہیں جور و ستم آسمان کے
ظالم کی رسّی خلق میں کتنی دراز ہے — آتش

**قول فیصل۔** یہاں رسّی سے رشتہ عمر مراد ہے۔

**ظالم کی عمر کوتاہ:-** ظالم بہت دنوں نہیں زندہ رہتا۔ اردو فقرہ، قلیل الاستعمال

آج تک یہ فلک پیر رہا کیوں قائم
عمر ظالم کی تو کوتاہ سنی جاتی ہے — داغ

**قول فیصل۔** ہوتی ہے کے اضافے سے (ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے) بھی زبانوں پر ہے۔

ڈھل گیا جوبن ترا سچ ہے مثل
عمر ظالم کی بہت کوتاہ ہے — نیاز

**ظالم کی مراد پوری نہیں ہوتی:-** ظالم کبھی فائز المرام نہیں ہوتا، جسے کامیابی سمجھتا ہے وہ کامیابی نہیں ہوتی۔ اردو مقولہ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل۔** بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

**ظالم مظلوم نما:-** جو باطن میں سخت اور ظاہر میں نرم ہو (مجازاً) معشوق، چشم معشوق، فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

اس چشم فسوں گر کی حیا کو کوئی دیکھے
اس ظالم مظلوم نما کو کوئی دیکھے — داغ

**ظالموں کا بادشاہ:-** (کنایۃً) بہت ستانے والا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دیکھیے بنتی ہے کیوں کر میری اس کی دوستی
میں گدائے بے نوا وہ ظالموں کا بادشاہ — تسلیم

**ظاہر** ۱:- (بجزم سوم) آشکار، صریح، عیاں، واضح، روشن، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

کرے لعنت خدا مدام ان پر
حق تو ظاہر ہو جاتے ہیں یہ کدھر — تاریخ (درانی نظم شاہ)

ہے گل و بلبل سے دو رنگی ہے حسین کی ظاہر — جلیل

**قول فیصل۔** اس کی جمع ظواہر ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔

**ظاہر** ۲:- خدا کا نام کہ وہ آشکار ہے بلحاظ قدرت یعنی اس کا وجود، اس کی ہستی، ان آیات و دلائل سے ظاہر ہے جو آسمان اور زمین میں ہر صاحب بصیرت کو دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کے باطن ہونے کے یہ معنی ہیں اس کی کنہ ذات حجاب جلال میں پوشیدہ ہے، عربی صفت۔ (نور اللغات)

**ظاہر** ۳:- بالکل سامنے کا، ظاہری صورت، عربی صفت، فصیح، رائج۔

**محل فقرہ۔** "یُضِلُّ" کا ترجمہ عام مترجمین نے گمراہ کرنا کیا ہے حالانکہ یہ بالکل محال ہے جب وہ (خدا) خود گمراہ کنندہ ہوا تو عذاب کیونکر کر سکتا ہے۔ اصل یہ ہے ان مترجمین نے ظاہر لفظ کو دیکھ کر ترجمہ کر دیا اور چونکہ راسخون فی العلم کے کلام کا طرف نظر نہیں کی اس وجہ سے غلطی میں مبتلا ہوئے

اس مقام پر اضلال سے مراد تخلیہ ہے۔ یعنی ان کی حالت پر چھوڑ دینا۔ اسی وجہ سے میں نے عام ترجموں سے عدول کر کے یہ ترجمہ (گمراہی میں چھوڑتا بھی ہے) اختیار کیا۔

(کلام اللہ مترجمہ فرمان علی۔ پارہ اول سورۃ البقرۃ آیت ۲۶)

**ظاہر** ۴:- باطن کا عکس، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

**محل فقرہ۔** مجھ کو اب ان کی شکل بری معلوم ہوتی ہے صورت، سیرت، ظاہر، باطن، ایک سے ایک خراب ایک سے ایک بدتر۔ (توبۃ النصوح)

تیرہ دل جتنے ہیں ظالم دیکھنے میں صاف ہیں
ظاہر اچھا ہے تری شمشیر کا باطن برا — تسلیم

**ظاہر** ۵:- (کنایۃً) نمائش۔ دکھاوا، عربی، قلیل الاستعمال

بنیاد طلسمی ہے بازی گہ عالم بھی
دنیا جسے کہتے ہو ظاہر کا تماشا ہے — داغ

**ظاہر** ۶:- شہر کا گرد و نواح، شہر کے باہر کا میدان

جب کہ کسی شہر کے ساتھ مضاف ہو کر آئے۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ لفظ نہیں بولتے۔

**ظاہرا**:- ظاہر میں۔ بظاہر۔ اردو۔ قلیل الاستعمال۔

ظاہرا گردشِ گردوں ہو جیسے ڈونے کی طرح
پست و بچار زمانے بر ہیں وہ چار طبند — ناسخ

**ظاہراً**:- بظاہر۔ اردو کے ظاہر۔ عربی۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صحیح۔ آپ مکان خرید سکتے ہیں ظاہراً تو کوئی خرابی نہیں معلوم ہوتی۔

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر زیادہ تر بظاہر بولتے ہیں۔

**ظاہر از شیخ و باطن از شیطان**:- ظاہر میں نیک لیکن در اصل بدکار و دغاباز و مکار (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ظاہر اللہ باطن اللہ**:- لکھنؤ کے اناؤں کی صدا۔ اللہ اپنی قدرت سے ہر جگہ موجود ہے۔

ہر جگہ جلوہ ہے اس کا موجود
ظاہر اللہ ہے باطن اللہ — ناظر (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اب کوئی نہیں بولتا۔

**ظاہر اور باطن اور ہونا**:- ظاہر و باطن میں فرق ہونا۔ منافقت ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

واعظوں کا طور کیا بے طور ہے
ان کا ظاہر اور باطن اور ہے — نیاز

**ظاہر آرائی**:- ظاہری آرائش۔ ظاہری نمائش۔ فارسی ترکیب۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صحیح۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ طبیعت کی آزادی اور کلام کے کمال نے ظاہر آرائی کے ذوق و شوق سے ۔۔۔ کر دیا تھا۔ (آبِ حیات)

**ظاہر بظاہر**:- ظاہر میں۔ دیکھنے میں۔ ۔۔۔

ترکیب۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صحیح۔ میرے نزدیک ظاہر بظاہر ان کے لڑکے کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ مزید اور تحقیق کر لو۔

**ظاہر بنائے رکھنا**:- (لازم) ظاہر آراستہ رکھنا۔ ظاہر میں آراستہ پیراستہ رہنا۔ ٹھاٹ بنائے رکھنا۔ ٹیپ ٹاپ رکھنا۔ اردو مصدر۔ دہلی کی زبان۔

صرفی کہاں سے واقف سب ہ آشنہ ہیں
ظاہر بنائے رکھتے ہیں ظاہر پرست ہیں — داغ

**ظاہر بیں**:- چشم بصارت سے دیکھنے والا۔ ظاہر دیکھنے والا۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھا تھا اور ہی آنکھوں سے اسے موسیٰ نے
چشمِ ظاہر بیں سے کیا دیکھا اگر دیکھا اسے — داغ

**ظاہر بینی**:- ظاہر دیکھنا۔ ظاہری چیزوں کو دیکھنا۔ فارسی۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غرض رکھتا نہیں باطن سے مرمٹتا ہے صورت پر
غضب میں ڈالیں گی اے دل یہ ظاہر بینیاں تیری — تسلیم

**ظاہر پر جانا**:- ظاہری حالت دیکھ کر دھوکا کھانا۔ اردو مصدر۔ فصیح۔ رائج۔

اے کتنو نہ شیخ کے ظاہر پہ جب بھی
ہے ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے — فیروز

**ظاہر پرست**:- ظاہری باتوں پر عمل کرنے والا۔ ظاہری حالت پر نظر رکھنے والا۔ دنیادار۔ فارسی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صحیح۔ اہلِ دنیا بڑے لوگ ہیں۔ یہ ظاہر پرست، حکومت کے بندے اور دولت کی لات ہیں۔ (دربارِ اکبری)

**ظاہر پرستی**:- جو کچھ دیکھے اس پر یقین کر لینا۔ بغیر حقیقت دریافت کئے یقین کر لینا۔ فارسی۔ مونث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

گمان بادہ خواری ہے عبث رندوں کی مستی پر
خدا کی مار اے زاہد تری ظاہر پرستی پر — تسلیم

**ظاہر پیر**:- خاکروبوں کا مرشد۔ حلال خوروں کی قوم کے پیشوا کا نام۔ پہلے جب یہ ہندو تھا تو اس کا نام گوگا تھا۔ جب مسلمان ہوا تو ظاہر پیر کہا گیا۔ اردو۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر لکھتے ہیں کہ "لکھنؤ میں زبانوں پر زہر پیر (زہر بفتح اول مشدد) ہے۔ ان کے نام سے لکھنؤ میں ایک میلہ بھی ہوتا ہے۔

**ظاہر دار**:- منافق۔ مکار۔ دکھاوے کا برتاؤ کرنے والا۔ عربی فارسی الفاظ۔ صفت۔ فصیح۔ رائج۔

میر نہ ایسا ہو ہے کہیں پردے ہی پردہ مارے مرے
ڈر لگتا ہے اس سے ہم کو ہے وہ ظاہر دار بہت (دیر تقی میر)

**ظاہر داری**:- دکھاوے کی باتیں۔ ظاہر میں نیکی اور باطن میں برا ہونا۔ دکھاوا۔ اردو۔ مونث۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صحیح۔ ان میں دکھاوے اور ظاہر داری کا نقص تو تھا ہی تھا۔ تکلیف کی شکایت سے بچنی بربادگی لازم سمجھی کسی عہد کے ننگے کو وہ چیز جو اپنے کسی مصرف کی نہ تھی دی تو اس کو یوں اکارت کیا کہ ایک دفعہ دے کے سو سو بار احسان جتایا۔ اور یہ سمجھے کہ بیچارے محتاج کو عمر بھر کے واسطے مول لے لیا۔ (توبۃ النصوح)

کششِ عشق اسے کہیے کہ ظاہر داری
روز آتے ہیں سرِ شام سحر ہو کہ نہ ہو — سحر لکھنوی

قولِ فیصل۔ اس کی جمع ظاہر داریاں بھی کسی کے ساتھ بولی جاتی ہے۔

پردے پردے میں تجھیں عیاریاں آتی نہیں

پھر بظاہر بھی تو ظاہر داریاں آتی نہیں (داغ)

ظاہر داری برتنا اس کا خاص صرف ہے۔ "آپ کی باتوں سے ظاہر ہو رہا ہے کہ میں آپ سے ظاہر داری برت رہا ہوں۔" دہلی میں کثرت سے عمل پر ظاہر داری برسنا بھی مستعمل ہے جیسے "اس کی عالی وقعالی کی مجلس میں (جس پر سراسر ظاہر داری برستی تھی) جاتے تھے۔ (دربار اکبری)

**ظاہر داری کی باتیں**: دکھاوے کی باتیں اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ظاہری اخلاق ان کا بہت اچھا ہے ظاہر داری کی باتیں تو ایسی آتی ہیں جو پہلے پہل ان سے ملتا ہے بہت متاثر ہوتا ہے۔

**ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا**: ظاہر اچھا باطن برا اس شخص کے حق میں کہتے ہیں جس کا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہو۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظاہر ظہور**: ظاہری طور سے، ظاہر میں کھلم کھلا، صاف صاف ۲ اردو، صفت متروک

مطلب کی اس نے ایک بھی میری سنی نہیں
ظاہر ظہور یار سے باتیں جو منہ تک کیا (تسلیم)

**ظاہر کا نرم باطن کا سخت**: دیکھنے میں دل موم ہے مگر سنگدل ہے۔ اردو منقولہ

ناظر نہ تم بڑھاؤ حسینوں سے اختلاط
ظاہر کے ہیں یہ نرم تو باطن کے سخت ہیں (ناظر لکھنوی)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

**ظاہر کرنا**: ۱ بیان کرنا، بتانا، کہنا اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور خواجہ صاحب اپنی آزادہ مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاؤ گے۔ (آب حیات)

غرض میں نے کبھی فرمائش رنجور سے وحشت
زبان خامہ سے ظاہر کیا جو درد تھا دل میں (وحشت کلکتوی)

**ظاہر کرنا**: ۲ منظر عام پر لانا، واضح کرنا اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف۔ آئندہ نمبر میں زبان اردو کی اشاعت سے بنگال میں جو بے انتہا فوائد ظہور میں آسکتے ہیں ظاہر کروں گا۔ (رسالہ تنویر المشرق فروری ۱۹۰۶ء)

**ظاہر کرنا**: ۳ برتنا، دکھانا، عمل میں لانا اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اگر اہل قلم ان رسالوں کے ساتھ دل چسپی ظاہر کرتے رہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ کسی دن اس کا اثر ہفتہ وار اور روزانہ اردو اخبارات پر بھی پڑے گا (رسالہ زمانہ علی گڑھ اکتوبر و نومبر ۱۹۰۷ء)

اور سینے عقیدہ کا سر
حق سے حل کرتا تھا ظاہر (معراج نظم)

**ظاہر کرنا**: ۴ کھول کے کہنا، واضح طور سے بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جس بنا پر نیازمند اپنے اس قیاس کے ظاہر کرنے کی جرأت کرتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ خاص اس شہر کے رسالے یا اخبار کی سرگرم کوششیں جب ان پر مطلق اثر نہیں ڈال سکیں ... تو غیر شہر کے رسالوں کا وہ کیا خیال کر سکتے ہیں۔ (رسالہ تنویر المشرق کلکتہ فروری ۱۹۰۶ء)

**ظاہر کرنا**: ۵ طشت از بام کرنا، افشا کرنا اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اور جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور تم میں اس کی بابت پھوٹ پڑ گئی کہ ایک دوسرے کو قاتل بتانے لگا اور جو تم چھپاتے تھے خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا اس گائے کا کوئی ٹکڑا اس کی (لاش پر) مار دیوں خدا مردے کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا دیتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ (کلام اللہ ترجمہ فرمان علی رکوع ۹ آیت ۷۳)

قول فیصل۔ مولف نور اللغات نے ظاہر کرنا کے تین مفہوم اور لکھے ہیں ۱۔ تشریح کرنا، وضاحت کرنا جیسے مطلب ظاہر کرنا ۲۔ بناوٹ سے دکھانا جیسے اخلاص ظاہر کرنا ۳۔ اشارے سے نمایاں کرنا جیسے رضامندی ظاہر کرنا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ڈھنڈورا پیٹنا، مشتہر کرنا اشتہار دینا بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔

**ظاہر کی آنکھیں اور باطن کی آنکھیں**: اور دل کی سوجھ بوجھ آنکھوں سے جدا ہے یعنی آنکھ صرف دیکھتی اور دل اچھے برے میں تمیز کرتا ہے اردو منقولہ، دہلی کی زبان

اہل بصارت کے لئے چشم بصیرت چاہیے
ظاہر کی آنکھیں رہیں باطن کی آنکھیں ہوں منیر (داغ)

**ظاہر کی ٹیپ ٹاپ**۔ دکھاوے کی آرائش اردو۔ (از محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظاہر کی دنیا ہے**: دنیا ظاہر کو دیکھتی ہے مثلاً جس کے پاس دولت ہوتی ہے سب اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں غریب کو کوئی نہیں پوچھتا اردو مثل (تحلیل الاستقوال)

بھاہر گر زمانہ حسن کی دولت پہ شیدا ہے
غلط مشہور ہے اے سیم تن ظاہر کی دنیا ہے (تسلیم)

**ظاہر کے رنگ ڈھنگ ہیں** :- دکھاوے کی باتیں ہیں۔ اردو معقول (فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ یہ مقولہ بہت کم کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

**ظاہر میں** :- ظاہرا، بظاہر، دیکھنے میں۔ اردو تابع فعل، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ نصوح اگرچہ تنہائی میں اپنے گناہوں پر تاسف کر کے ہر روز دو چار مرتبہ رو لیا کرتا تھا اور ظاہر میں نہیں بھی روتا تھا تو اندر سے اس کا دل ہر وقت روتا رہتا تھا۔ (توبۃ النصوح)

**ظاہر نیک باطن خبیث یا برا** :- دیکھنے میں سیدھا مگر دل کا برا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

اے کشو نہ شیخ کے ظاہر پہ جائیو
ہے ظاہر اس کا نیک تو باطن خراب ہے — نیر رفد

**ظاہر و باطن** :- ظاہری اور باطنی حالت، نظر آنے والی اور اندرونی کیفیت، ظاہری اور باطنی حیثیت۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جس طرح ظاہر و باطن یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کی ضد واقع ہوئے ہیں بالکل اسی طرح ان کے ظاہر و باطن میں بھی باہم تضاد پایا جاتا ہے۔

قول فیصل۔ یہ دونوں لفظیں مل کے بطور مفرد استعمال میں آتی ہیں یعنی ان کا ظاہر و باطن۔

**ظاہر و باطن ایک سا ہونا** :- جو دل میں ہونا وہی زبان پر ہونا۔ ظاہری اور اندرونی حالت ایک سی ہونا۔ اردو صرف، متروک

یہی ہے کیا کیا دورنگی کی بدولت دہر میں
کاش ہوتا ظاہر و باطن جنا کا ایک سا — تسنیم

قول فیصل۔ اب ظاہر و باطن یکساں ہونا بولتے ہیں۔ جیسے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس کا ظاہر و باطن یکساں ہو۔
ناتوانی سے ہے یکساں ظاہر و باطن مرا
ہے پیراہن تن رنجور پیراہن میں ہے — آتش

اپنے معنوں میں کرنے کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکساں
داغ جو سینے میں دیکھا وہی ماتھے پہ نکلا — نیر رفد

"رہنا" کے ساتھ بھی صرف کرتے ہیں۔

فیض دنیا کو پہنچتا تھا برابر تجھ سے
عمر بھر تیرا رہا ظاہر و باطن یکساں — شرر

"رکھنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے جیسے "جو شخص اپنا ظاہر و باطن یکساں رکھتا ہے وہ ذلت سے بچتا ہے"
نفی کے ساتھ ظاہر و باطن یکساں نہ ہونا، ظاہر و باطن یکساں نہ رہنا بھی مستعمل ہے جیسے "وہ کوئی انسان ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں نہیں"۔

**ظاہر و باطن میں فرق ہونا** :- زبان پر کچھ ہونا دل میں کچھ ہونا۔ ظاہری حقیقت اور باطنی صورت یکساں نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا زاہدوں کے ظاہر و باطن میں فرق ہے
دامان خانہ پست ہے اور آستان بلند — ناسخ

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہے۔

ہوتا ہے جو دل میں وہی کہتا ہوں زباں سے
یاں ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں ہے — انور

**ظاہر ہونا** :- عیاں ہونا، سامنے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عیاروں نے عرض کیا کہ وہ اری کی ترتیب ہم اس کو پکڑ لائے وہ فریب دے کر چھوٹ گیا ہماری عیاری میں کیا قصور ہے۔ اب ہم اپنے ملک کی طرف جاتے ہیں۔ جب تک باغبان پر جو کچھ گزرے گی وہ بھی ظاہر ہو جائے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

**ظاہر ہونا** :- کھلنا، افشا ہونا، طشت از بام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یہ بات جو ہیں اب تک صیغۂ راز میں رکھے ہوئے ہوں۔ اگر ظاہر ہو جائے تو سارے شہر میں ایک انقلاب برپا ہو جائے۔

**ظاہر ہونا** :- ٹپکنا۔ مترشح ہونا، پایا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ان کی چال ہی کچھ عجب طرح کی اکھڑی اکھڑی ہے کہ بے تہذیبی ان کی رفتار سے ظاہر ہے۔ (توبۃ النصوح)

اس قدر رنگین شکستہ خاطر ہے
تیرے چہرے سے رنج ظاہر ہے — (سراج لکھنوی)

**ظاہر ہونا** :- ظہور کرنا، پردے سے باہر آنا، اپنے کو نمودار کرنا، نظروں کے سامنے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ امام جس وقت ظاہر ہوں گے اس وقت ساری دنیا ظلم سے بھر چکی ہوگی۔ آپ اسے عدل سے پر کر دیں گے۔ دجال بھی اسی زمانے میں شام سے ظاہر ہوگا جو امام کے ہاتھوں قتل ہوگا۔

(ایضاً) حضرت ابو طالب کی وفات کے بعد جب رسول اللہ بے یار و مددگار رہ گئے تو اس خیال سے کہ شاید کوئی پیرا ہمدرد نکل آئے طائف تشریف لے گئے وہاں کے کم بختوں نے مدارات کے بدلے سخت تکلیفیں پہنچائیں آخر یہ نوبت پہنچی کہ بازاری لونڈوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا کہ وہ کمبختی کے مارے مجنوں سمجھ کر ڈھیلے اور پتھر مارنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاؤں لہولہان ہو گئے (افوہ معاذ اللہ روحی لک الفدا یا رسول اللہ) غرض حضرت وہاں سے بحالی پریشاں کہ واپس چلے راہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں تنہا شب کو قیام کیا۔ نصف شب کے بعد جب نماز تہجد کو اٹھے تو نصیبین اور نینوا کے رہنے والے سات جنات۔ شاصر، ماصر، منشی، ماشی، الاحقب، زوبعہ اور عمرو ادھر سے گزرے ہوں آپ کو قرآن پڑھتے دیکھ کر ٹھہر گئے۔ جب

آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ لوگ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے۔ اور پھر اپنے اپنے مقام پر جا کر دین اسلام کو جاری کیا (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ فرمان علی ۱۲۰۶ع)

**ظاہر ہونا** :- معلوم ہونا، ثابت ہونا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

ہمیں پھولوں کے رنگ آتشیں سے ہوگیا ظاہر
ہمیشہ گلشن ایجاد میں زردار رہتے ہیں — عشق

**قول فیصل** - "ہمیں ظاہر ہوگیا" جیسا کہ شعر کے مصرع اولیٰ میں ہے۔ اب کمی کے ساتھ زبانوں پر ہے اب زیادہ تر "ہمیں" کی جگہ "ہم پر" بولتے ہیں۔ یعنی ہم پر ظاہر ہوگیا ہم کی جگہ دوسری ضمیر میں یا کوئی اسم بھی لاتے ہیں مثلاً ان پر ظاہر ہوگیا یا حامد پر ظاہر ہوگیا وغیرہ۔ ظاہر ہونا کا ایک مفہوم نازک سے فرق کے ساتھ پیدا ہونا بھی ہے جیسے دوسرے یہ کہ تمہاری ہمراداے یہ بات پیدا ہو کہ اس معاملے میں ہم دونوں کو ایک خاص اہتمام ہو کیونکہ ذرا سا بھی ضعف ظاہر ہوگا تو تمام تر انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ (توبۃ النصوح)

**ظاہر ہے** :- پوشیدہ نہیں، کھلی ہوئی حقیقت ہے سبھی جانتے ہیں۔ ہر ایک کو معلوم ہے۔ اردو کلمہ، فصیح، رائج

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں گے نکیرین
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے — غالب

**قول فیصل** - جہاں متکلم سے یہ کہنا ہوتا ہے کہ آپ جو کہہ رہے ہیں وہ صحیح و درست ہے وہاں بھی یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں ظاہر ہے کا ایک مفہوم مسلمہ حقیقت ہے، تسلیم شدہ بات ہے۔ عقلی دلیلوں سے مانا ہوا مسئلہ جیسے "اگر وہ کھانا حرام ہوتا اور گناہ کا باعث ہوتا تو خدا اوری غنا سبنہ کرتا بلکہ اس کو آخرت پر اٹھا رکھتا اور یہ ظاہر ہے کہ ایک گناہ کی دو سزائیں زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی عدل خدا سے بعید ہے۔" (کلام اللہ ترجمہ فرمان علی صفحہ حاشیہ)

(ایضاً) جس طرح ہم سے کہا جائے کہ راہ میں دوڑ کر نہ چلو ورنہ اپنا آپ نقصان کرو گے اسی طرح حضرت آدم کو بھی کہا گیا تھا اور ظلم کے یہی معنی ہیں یعنی اپنا نقصان کرنا اور ظاہر ہے کہ حضرت آدم نے گندم کھا کر یہ نقصان کیا کہ وہ عیش و راحت جو بہشت میں تھی جاتی رہی۔

(کلام اللہ ترجمہ فرمان علی صفحہ حاشیہ ۱۲۰۶ع)

**ظاہری** :- باطنی کا عکس، دکھاوے کا، فارسی فصیح، رائج۔

ظاہری ہے زہد و تقویٰ اے ادب
ہم نے سب کی پارسائی دیکھ لی — ادب لکھنوی

**ظاہری** :- منسوب بہ طرف ظاہر، سامنے کا، بیچ کھلا ہوا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - انھوں نے حیوانات کو ایک علیحدہ جنس قرار دیا اور نباتات کو بے جان چیزوں کی فہرست میں داخل کر دیا اور صرف ان دونوں کی ظاہری مشابہت پر ..... تقسیم میں غلطی کی ہے۔ (رسالہ تنویر المشرق مارچ ۱۹۰۶ع)

(ایضاً) اس سے پوری تمیز ظاہری مسلمانوں اور منافقوں اور سچے مومنوں میں ہوگئی (حاشیہ کلام اللہ ترجمہ فرمان علی)

**قول فیصل** - مختلف الفاظ کے ساتھ اس کو استعمال کرتے ہیں جیسے ظاہری اسباب، ظاہری حالت، ظاہری حیثیت، ظاہری صورت، ظاہری معاملہ، ظاہری عمل وغیرہ وغیرہ جیسے حضرت موسیٰ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے ... کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے ذرا ٹوک دیتے (کلام اللہ ترجمہ فرمان علی)

**ظاہری ٹیم ٹام** :- دکھانے کی طمطراق، دکھاوے کی آرائش و زیبائش۔ (فرہنگ اثر)

**قول فیصل** - یہ لکھنؤ کے عوام کی زبان ہے۔

**ظاہری طور پر** :- دیکھنے میں، بظاہر، دکھانے کو اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - چونکہ کنعان ظاہری طور پر ایمان دار تھا اور حضرت نوح اس کے باطن کے حال سے واقف نہ تھے اور خدا نے ان کے لڑکے بالوں کی نجات کا وعدہ کیا تھا اس وجہ سے آپ اس کے ڈوبنے پر بے چین ہوگئے۔

(کلام اللہ ترجمہ مولانا فرمان علی اعلیٰ اللہ مقامہ ۱۲۰۶ع)

**قول فیصل** - "پر" کے بجائے "سے" بھی ہے یعنی ظاہری طور سے۔

**ظرافت** :- عقل مند ہونا، دانائی، زیرکی، عربی مونث۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** - اردو میں ان معنی میں نہیں بولتے۔

**ظرافت** :- دل لگی، ہنسی کی باتیں۔ خوش طبعی عربی، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - مزاج میں ظرافت ایسی تھی کہ ہر قسم کا خیال لطائف و ظرائف ہی میں ادا ہوتا تھا۔ (آب حیات)

ہوتے سوتوں سے رہے اپنے یہ ٹھٹھا یہ مذاق
مردوے ہم کو نہیں بھاتی ظرافت تیری — جان صاحب

**ظرافتاً** :- ہنسی سے، مزاحاً، مذاق سے۔ عربی قلیل الاستعمال۔

**قول فیصل** - اس کا صحیح املا ظرافۃً ہے۔

**ظرافت آتش افروز جدائیست** :- ہنسی مذاق سے جدائی کی آگ روشن ہو جاتی ہے یعنی دل لگی مذاق میں اکثر ملال ہو جاتا ہے، بعض دفعہ ہنسی ہنسی میں لڑائی ہونے لگتی ہے اور جن لوگوں میں میل تھا جدائی ہو جاتی ہے (فرہنگ اثر و فرہنگ امثال)

**قول فیصل** - یہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**ظرافت آمیز** :- ظرافت سے بھری ہوئی، دل لگی کی۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

**محل صرف** - ان کی باتیں ایسی ظرافت آمیز ہوتی ہیں کہ روتا آدمی ہنس دے۔

**ظرافت بسیار ہنر ندیماں است و عیب حکیماں:-** بہت زیادہ ہنسی دل لگی مصاحبوں کے لیے ہنر ہو اور عالموں کے عیب۔ (فرہنگ اثنال)

**قول فیصل۔** تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کے ساتھ بول دیتا ہے۔

**ظرافت پسند:-** جس کو دل لگی پسند ہو۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

**ظرافت خانۂ آزرم و جنگ است:-** ہنسی مذاق، روائی جھگڑے کا گھر ہے۔ (فرہنگ اثنال)

**قول فیصل۔** تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کے ساتھ بولتا ہے۔

**ظرافت کا پتلا:-** سرتاپا ظریف، بڑا ظریف اردو صرف، قلیل الاستعمال

خط یار سے دل ہوا لوٹ پوٹ
ظرافت کا پتلا ظرافت کی پوٹ (داغ)

**قول فیصل۔** ظرافت کی پوٹ جیسا کہ داغ نے نظم کیا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظرافت کا پہلو:-** دل لگی کا انداز، مزاح کا رنگ، اردو، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** وہ بہت ظریف ہیں ان کی ہر بات ظرافت کا پہلو لئے ہوتی ہے۔

**ظرافت کی پڑیا:-** ایسی کتاب جس میں ہنسی مذاق کی باتیں ہوں۔ (فرہنگ اثر)

**قول فیصل۔** اب عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ظرائف:-** دل کو خوش کرنے والی باتیں لطائف کا مترادف۔ عربی لفظ، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہیں باتوں میں بہت اس کے ظرائف
ہیں قابل سننے کے اس کے لطائف (سخن) (قرآن السعدین)

**قول فیصل۔** عربی میں یہ لفظ جمع ہے ظریفہ کی جو ظریف کی تانیث ہے۔ اردو میں عام طور سے لطائف و ظرائف کی ترکیب سے رائج ہے۔ جیسے:- مزاج میں ظرافت ایسی تھی کہ ہر قسم کا خیال لطائف و ظرائف میں ادا ہوتا تھا۔ (آب حیات)

**ظرف(۱):-** برتن، عربی، مذکر، رائج

کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے (انیس)

ظرف عمدہ نظر نہ آئیں گے
ٹھوکریں جا بجا وہ کھائیں گے (سراج نظم)

**قول فیصل۔** عربی میں اس کے ایک معنی زیرکی و دانائی بھی ہیں جو اردو میں رائج نہیں۔

**ظرف(۲):-** استعداد، حوصلہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج

تم نے ہمیشہ جور و ستم بے سبب کیے
اپنا ہی ظرف تھا جو نہ پوچھا سبب کیا (میر)

**ظرف(۳):-** وہ اسم جو وقت یا جگہ کے معنی پر دلالت کرے۔ عربی اصطلاح علم صرف و نحو۔

**قول فیصل۔** اس کی دو قسمیں ہیں ظرف زماں و ظرف مکاں۔ ظرف زماں وہ ہے جو زمانے پر دلالت کرے جیسے صبح، شام، رات، دن وغیرہ اور ظرف مکاں وہ ہے جو جگہ پر دلالت کرے جیسے گھر، باغ، بازار وغیرہ

**ظرف(۴):-** گنجائش، سمائی، جگہ، فارسی، مذکر، فصیح رائج

آج امتحاں ہے نالۂ بے اختیار کا
کل ظرف دیکھنا ہے ترے راز دار کا (حالی)

**ظرف آفتاب:-** شراب کا پیالہ، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

ہجر ساقی میں گئے ہیں یاد اسباب شراب
طاق نسیاں پر کہیں رکھا ہے ظرف آفتاب (تسلیم)

**ظرف بجا کے لینا:-** برتن کو ٹھونک بجا کے لینا اردو صرف، قلیل الاستعمال

ع: لیے جو ظرف گلی بھی کبھی بجا کے لئے (شاد لکھنوی)

**قول فیصل۔** عام طور سے یہ مثل اس طرح زبانوں پر ہے۔ آدمی ہی کا برتن بھی لیتا ہے تو ٹھونک بجا کے۔

**ظرف پیدا کرنا:-** حوصلہ پیدا کرنا، صلاحیت پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ظرف پیدا کر جو چاہے شہرۂ آفاق ہو
نام اک عالم میں چینی نے کیا فغفور کا (آتش)

**ظرف دیکھنا:-** حوصلہ دیکھنا، گنجائش دیکھنا سمائی دیکھنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی تو دیکھتے ہیں ظرف بادہ خوار وں کا
خم و سبو کی بھی ٹھہرے گی دور جام کے بعد (آسی الدنی)

**ظرف زماں:-** اسم زماں۔ وہ اسم جس میں زمانہ یا وقت پایا جائے جیسے دوپہر، صبح، شام، عربی فارسی الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکر، اصطلاح صرف و نحو

**ظرف عالی ہونا:-** حوصلہ بلند ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

ہزاروں سے کرے خالی ہوئے تو بھی یہ خالی ہو
ہماری طرح پیر چرخ کا بھی ظرف عالی ہو (رشک)

**قول فیصل۔** اس کی تکمیلی صورت بھی رائج ہے۔

فیض ساقی سے یہ اپنا ظرف عالی ہو گیا
آسماں جام شراب پرتگالی ہو گیا (امیر)

**ظرف لبریز ہونا:-** عمر آخر ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

رہے نہ خانے میں دور سے گلگوں تا حشر
ظرف لبریز الٰہی نہ ہو طوفانوں کا (ریاض)

**قول فیصل۔** اس جگہ زیادہ تر پیمانہ لبریز ہونا زبانوں پر ہے۔

**ظرف ہونا:-** استعداد ہونا، سمائی ہونا، گنجائش ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

شور دریا سے یہ کہتا ہے سمندر کا سکوت
جس کا جتنا ظرف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے (لاابھم)

**ظرفیت** ۔۔۔ (بفتح اول۔ کسرہ دوم و تشدید چہارم مفتوح) کسی جملے یا فقرے میں اسم ظرف ہونے کی صورت حال، عربی، مونث، اصطلاح علم صرف۔

محل استعمال۔ پچھلے مصرعے کے دونوں جملے ظرفیت کے ساتھ مقید و مستعمل ہیں۔ (رہبر الفصاحت)

قول فیصل: بتخفیف چہارم (ظرفیت) بھی زبانوں پر ہے۔

**ظروف** ۔ (بالضم و واؤ معروف) بہت سے برتن ظرف کی جمع، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال۔ چاندی اور سونے کے بے حساب ظروف و اسباب، صدہا صورتیں طلائی اور جڑاؤ ۔۔۔ دربار اکبری

**ظریف** بہ۔ (بالفتح و یائے معروف) زیرک، عقل مند عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

مداح مصطفےٰ سے کرے کوئی بحث کیا
سمجھا ہی خوب ہو مری طبع ظریف کا
داغ

**ظریف** بہ۔ خوش طبع، دل لگی باز، بذلہ سنج، بات بات پر ہنسانے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ وہ بڑے ظریف آدمی ہیں جس محفل میں بیٹھ جاتے ہیں محفل زعفران زار ہو جاتی ہے۔

**ظریف** بہ۔ سید مقبول حسین لکھنوی کا تخلص۔ ان کے والد ماجد مولانا سید تفضل حسین صاحب رکن خانوادۂ علم و فضل ہونے کے علاوہ نہایت خوش طبع و زندہ دل تھے۔ ان کا آبائی وطن اولاً فیض آباد پھر عہد شاہی سے شہر لکھنؤ، مدت سے محلہ مولوی گنج میں مکان سکونہ، ظریف مرحوم جناب مولانا صفی لکھنوی جیسے ذی علم، سلیم المذاق اور قادر الکلام شاعر کے شاگرد اور حقیقی بھائی تھے صفی مرحوم سے آٹھ سال چھوٹے تھے۔

ظریف کے حقیقی چچا مولانا سید حسین صاحب فاضل جید، حکیم حاذق اور پیش نماز جناب سلطان العلماء مولانا سید محمد صاحب قبلہ مجتہد العصر غالب تراہ کے شاگرد بے حد ظریف الطبع اور بذلہ سنج تھے۔ انھوں نے ظریف کا نام محمد حنیف رکھا تھا مگر عورتوں کی باطنی شریعت اور وہم پرستی نے اس نام کا رواج نہ ہونے دیا کیونکہ خدا جانے کہاں سے ان لوگوں نے یہ غلط بات سن رکھی تھی کہ جناب محمد حنفیہ دیرنی کے پیٹ سے تھے۔ عورتوں کو سند سے جرح، علم رجال سے ضد مولانا کی شریعت دھری رہ گئی اور ان کے نام کے بارے میں عورتوں کی شریعت غالب آ گئی۔ البتہ جب ظریف بڑے ہو کر کربلا گئے اس وقت آنے جانے والے خطوط پر یہ بیاسی قسم کا نام اپنی جگہ حاصل نہ کر سکا۔ ورنہ یوں عورتوں نے مقبول عام نہ ہونے دیا۔

۱۹۰۰ء میں ظریف کا جو خط کربلا سے حکیم جعفر حسین صاحب مرحوم کے نام آیا تھا اس کے ایک شعر سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

مقیم حرم مرد بے عار و رند
حنیف عراقی و مقبول ہند

ظریف کے والد، بڑے چچا اور بڑے بھائی سب کے سب زندہ دل اور خوش طبع تھے۔ اس طرح ظریف کو زندہ دلی وراثتہً بھی ملی اور پھر زندہ دل خاندان میں انھوں نے پرورش پائی۔ ظریف کی ولادت ۲۴ فروری ۱۸۷۰ء مطابق ۲۲ ذی القعدہ ۱۲۸۶ھ بروز پنجشنبہ ساڑھے گیارہ بجے شب کو اپنے مسکونہ مکان واقع محلہ مولوی گنج لکھنؤ میں ہوئی۔ ایک پنڈت جی نے زائچہ ولادت بھی بنایا ہے جو دیوان میں یعنی دیوان ظریف کے صفحہ ۹ پر درج ہے۔ ابتدا میں مولوی علی میاں کامل لکھنوی کے شاگرد رہے جو میر انیس سے ہمسری کا دعویٰ رکھتے تھے۔

ظریف کی تعلیم ۱۸۷۶ء مطابق ۱۲۹۳ھ سے باقاعدہ شروع ہوئی۔ ظریف نے کلام مجید اپنی بڑی بھاوج یعنی مولانا صفی کی اہلیہ سے پڑھا اور اردو فارسی کی درسی کتابیں اپنے بڑے بھائی سے پڑھیں۔ جون ۱۸۸۳ء تک ظریف کی تعلیم و تربیت اس مدرسے میں ہوتی رہی جو مولانا صفی نے اپنے مکان پر قائم کیا تھا جس میں اکثر طلبا اردو، فارسی، عربی اور انگریزی پڑھنے آیا کرتے تھے۔ ظریف نے اپنے پڑوسی پنڈت رتن لال صاحب سے ہندی بھاشا اور تھوڑی سی سنسکرت پڑھی یہی وجہ ہے کہ ماہوتی، آلھا، اور شہر آشوب وغیرہ میں ظریف نے دیہاتیوں کی زبان بڑی بے تکلفی سے نظم کی ہے۔ جب جون ۱۸۸۳ء میں بسلسلہ ملازمت مولانا صفی سلطان پور چلے گئے تو ظریف نے بعض کتب درسیہ مولوی محمود اشرف صاحب سے پڑھیں اور یہ سلسلہ ۱۸۸۶ء تک جاری رہا۔ بقدر ضرورت تھوڑی سی انگریزی بھی پڑھی۔

ظریف اپنے بڑے بھائی صفی کے ساتھ ۱۸۸۰ء سے اس مشاعرے میں جانے لگے جو پانی نالے پر ان کے عزیز حکیم سید باقر حسین صاحب نے قائم کیا تھا اور اپنی چھوٹی سی غزلیں نو دس برس کی عمر میں پڑھتے تھے۔ رعب محفل سے ذرا بھی متاثر نہ ہوتے تھے۔ ظریف کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ ان کو صدہا شعر مولانا صفی کے ازبر تھے۔ ظریف کی شادی لکھنؤ کے معزز خاندان سادات کے ایک معزز رکن میر امجد علی صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ ظریف کے دو لڑکے ہوئے جو کم عمری میں انتقال کر گئے تین لڑکیاں زندہ رہیں جن کی اولاد بھی ہے۔ ۲۹ دسمبر کا دن گزر کر شب پنجشنبہ ۳۰ دسمبر ۱۹۳۷ء کو سوا دو بجے جان فانی سے انتقال کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

لکھنؤ کے محلہ کھجوا کے ایک باغیچے میں غروب کے وقت آسمان ظرافت کا یہ آفتاب مغرب لحد میں پوشیدہ ہوگیا

حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

(ماخوذ از دیباچہ)

**ظَرِیفُ الطَّبْع** :۔ ظرف تا ظریف۔ عربی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل۔** فارسی ترکیب کے ساتھ۔ ظریف طبع بھی مستعمل ہے جیسے باوجود ان باتوں کے خوش مزاج، ظریف طبع دربار کی اہلکاریوں اور امرا کی درباداریوں سے کچھ غرض نہ رکھتے تھے۔ (دربار اکبری)

**ظریفانہ** :۔ ظرافت والا، مزاح کا پہلو لئے ہوئے۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ان کی تو تھی شریفانہ
یوں ہی سارنگ تھا ظریفانہ [illegible]

**ظریف مزاج** :۔ خوش مزاج، ہنسی دل لگی کی باتیں کرنے والا۔ فارسی۔ ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صرف۔** آغا صاحب مرحوم ایک ظریف مزاج آدمی تھے۔ مگر ان کی ظرافت میں بڑی سنجیدگی ہوتی تھی بے ہودہ ظرافت سے کبھی ان کی زبان آشنا نہیں ہوئی ہنسی ہنسی میں بہت مفید باتیں کہہ جاتے تھے۔

**ظفر** :۔ فتح، جیت، فتح مندی۔ عربی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نے راس ورچپ کے فوج نصف روبرو کی تھی
اس کی ظفر شکست سپاہ عدو کی تھی (مونس)

**قول فیصل۔** فتح و ظفر کی ترکیب زبانوں پر زیادہ ہے۔

**ظفر کا بخت لکھنا** :۔ خوش نصیبی، کامیابی۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی [illegible] ہے۔

**محل صرف۔** صبر وسیلہ ظفر ہے۔

**قول فیصل۔** محل صرف کا فقرہ عرب کے اس قول سے کا ترجمہ ہے اَلصَّبْرُ وَسِیْلَةُ الظَّفَرِ

**ظفر** :۔ تیموری نسل کے آخری بادشاہ دہلی کا تخلص نام محمد سراج الدین اور تاریخی نام ابوظفر اور لقب بہادر شاہ تھا۔ ۱۱۸۹ھ مطابق ۱۷۷۵ء میں ولادت ہوئی اور ۱۸۶۲ء میں بقید فرنگ رنگون میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہیں۔ ۱۸۵۷ء غدر کے بعد سلطنت سے معزول کرکے رنگون بھیج دیے گئے تھے اور تا این حیات ایک لاکھ روپیہ وظیفہ ملتا رہا۔ خوش گو اور صاحب دیوان شاعر تھے۔ ابتدا میں شاہ نصیر سے مشورہ سخن رہا بعد کو شیخ محمد ابراہیم ذوق سے اصلاح لی اور ان کو ملک الشعرا کے خطاب سے نوازا۔ زمانہ سلطنت کے کلام میں عیش و مسرت کا رنگ بہت نمایاں ہے۔ جیسے ذیل کا یہ مصرع

کہوں کیا رنگ اس گل کا اہا ہا ہا ہو ہو ہو

آخر عمر کا کلام حزن و یاس کا مرقع ہے اور بہت زیادہ تاثیر میں ڈوبا ہوا ہے۔ فارسی میں بھی اچھی قابلیت تھی۔

**ظفر اثر** :۔ فتح کی نشانی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل۔** یہ ترکیب لشکر کے ساتھ بطور صفت آتی ہے یعنی لشکر ظفر اثر کہتے ہیں۔ جیسے۔ حسب ارشاد فیض بنیاد امیر با توقیر کوس رحیل لشکر ظفر اثر میں بجا۔ (طلسم ہوش ربا)

**ظفر آیہ** :۔ فتح کی نشانی۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تمہاری تیغ کے القاب ہیں یہ
ظفر پیکر، ظفر آیہ ظفر جنگ (ناصر)

**ظفر پانا** :۔ کامیابی حاصل کرنا، فتح پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ چار آئینے والوں نے پائی اس سے ظفر
نہ خود روک سکا اس کی ضرب کی ٹکر (خلیق)

**ظفر پیکر** :۔ فتح مجسم۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف۔** امیر عالی شان نے لشکر ظفر پیکر سے اپنے چار ہرکارے صبادم تیز رفتار لقائے بے نقاب کے ہمراہ روانہ فرمائے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

**قول فیصل۔** اکثر تیغ کی صفت میں کہتے ہیں۔

تمہاری تیغ کے القاب ہیں یہ
ظفر پیکر، ظفر آیہ ظفر جنگ (ناصر)

انھیں معنی میں ظفر پیوند بھی کہا ہے جو قلیل الاستعمال ہے

ظفر گردوں کو خالی کر لیا
تیری شمشیر ظفر پیوند نے (داغ)

**ظفر تکیہ** :۔ ایک لکڑی ہوتی ہے جب فقرا بیٹھے بیٹھے تھک جاتے ہیں اس کو بغل کے نیچے رکھ کر سارے بدن کا بوجھ اس پر ڈالتے ہیں اس میں چھری گپتی کی طرح چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل۔** عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ظفر جنگ** :۔ ایک قسم کا فوجی خطاب۔ عربی فارسی الفاظ، مذکر، قلیل الاستعمال

تمہاری تیغ کے القاب ہیں یہ
ظفر پیکر، ظفر آیہ، ظفر جنگ (ناصر)

**ظفر قریں** :۔ جس کے حملے کے ساتھ فتح قریب ہو۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال

تمہاری تیغ کو کہتے ہیں سب ظفر پیکر
ظفر مراد یہی ہے ظفر قریں ہے یہی (داغ)

**قول فیصل۔** انھیں معنی میں ظفر قریبا، ظفر نشان ظفر مراد بھی کہا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہے

قبضے میں کس کے ہے مرے ممدوح کے سوا
تیغ ظفر قریب و حسام ظفر نشان (نیاز)

ع ظفر مراد یہ ہے ظفر قریب ہے یہی — داغ

**ظفر موج** :- جو اکثر فتح پاتا ہو۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کچھ بس نہ چلا تیغ ظفر موج کے آگے
بھاگے عقب فوج جو تھے فوج کے آگے — اوج

**قول فیصل** :- اس کا استعمال زیادہ تر فوج کے ساتھ ہو یعنی فوج ظفر موج۔

**ظفر نصیب** :- فتح مند۔ فارسی، ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع رکھا ہے نام تیغ کا ہم نے ظفر نصیب — تسلیم

**ظفر ہونا** :- فتح ہونا، جیتنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج

**محل صرف** :- فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے جب دو بادشاہ لڑتے ہیں تو ایک کو ظفر ہوتی ہے اور ایک کو شکست۔

**ظفر یاب** :- فتح پانے والا، فتحمند۔ فارسی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** :- فتح یاب بادشاہ اور ظفر یاب شہزادہ کامیابی کا نشان لہراتے دلی میں داخل ہوئے۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل** :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے مظفر مرزا ظفر یاب ہو کر کمبایت میں گیا (دربار اکبری صفحہ ...)

**ظفر یابی** :- فتح یابی، کامرانی، کامیابی، فارسی مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظِلّ** :- (بکسر اول و تشدید لام) سایہ، عربی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا صفا ہے تم جو نکلے شب مہتاب میں
چاندنی میں آپ کا ظل جل مل جائے گا — امیر

**قول فیصل** :- تنہا بغیر تشدید بھی آتا ہے۔ جو قلیل الاستعمال ہو۔

بادشاہوں کی بھی صحبت میں سبک ہیں بے وقر
ہو سکے کوہ گراں کا نہ کبھی ظل بھاری — ناسخ

**ظَلال** :- (بفتح اول) ابر کا سایہ اور وہ جگہ جو سایہ دار ہو۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظِلال** :- (بکسر اول) تاریکی، ہر سایہ دار، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ظلال نور سواد و بیاض اسی کا ہے
مکان عالم ہستی ریاض اسی کا ہے — اوج

**ظِلّ اللہ** :- (بکسرہ اول و تشدید لام مضموم) لغوی معنی اللہ کا سایہ، مرادی معنی بادشاہ عربی ترکیب فصیح، رائج

مدح نواب نامدار کروں
جان قربان دل نثار کروں
حامی دین و زائر خدا آگاہ
شاہ درویش خو ہے ظل اللہ — (فریاد داغ صفحہ ...)

**قول فیصل** :- صاحب نور اللغات نے اس کے معنی خلیفہ، نائب خدا، آیت خدا بھی لکھے ہیں مگر ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظلِّ الٰہ** :- خدا کا سایہ، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کب ریش پاک چہرۂ حضرت کے گرد ہے
ظل الٰہ نور امامت کے گرد ہے — تعشق

**ظلِّ الٰہی** :- بادشاہ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** :- آخر میں اس نے لکھا تھا۔ مجھے امید توی ہے کہ ظل الٰہی میری خطاؤں کو معاف فرمادیں گے۔

**قول فیصل** :- انھیں معنی میں ظل خدا، ظل یزداں وغیرہ بھی کسی کے ساتھ بول دیتے ہیں۔

ظل حق، ہادی سبیل نجات
قاسم خلد و صاحب درجات — (مثنوی بحر الفت)

**ظِلام** :- (بالکسر) ظلمت کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل** :- یہ شعر کی زبان ہے۔ اور وہ بھی ... [illegible]

کی سیاہی کو بھی کہتے ہیں۔

**ظِلِّ حمایت** :- سایۂ عاطفت، دامن پناہ زیر سایہ، عربی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**محل صرف** :- حضور ہی کے ظل حمایت میں ہزاروں غریب پرورش پاتے ہیں۔

**ظلِّ سبحانی** :- خدا کا سایہ، مجازاً بادشاہ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب کہ یہ عرض داشت گزرانی
دیکھ کر اس کو ظل سبحانی — تلق

**ظِلِّ ظلیل** :- ہمیشہ رہنے والا سایہ، گھنا سایہ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یہی ہیں ظل ظلیل خدا ظلال خدا
یہی ہیں فخر خلیل خدا خلال خدا — اوج

**ظلِّ عنایت** :- مہربانی کی پناہ۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** :- کوئی نہیں بولتا۔

**ظُلم** :- ستم، انصاف کی ضد، عدل کی ضد، بے انصافی۔ زبردستی، ہیبت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کم اب تو کاکل بت دل خواہ ہو گئی
دست دراز ظلم کی کوتاہ ہو گئی — امیر

**قول فیصل** :- عربی میں ظلم کی تعریف ہے۔ وضع الشیٔ فی غیر محلہ یعنی کسی شے کا مناسب مقام پر نہ رکھنا جیسے ٹوپی پاؤں میں پہننا یہ ظلم کی تعریف میں آئے گا۔ کلام پاک میں بھی ظلم کے معنی اپنا نقصان کرنا بھی درج ہے۔

**ظُلُمات** :- (بضمتین) ظلمت کی جمع، تاریکیاں، ... تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**قول فیصل** :- فارسیوں نے بسکون دوم استعمال کیا

اردو والے بھی بسکون دوم ہی استعمال کرتے ہیں۔

ظُلُمات ثلٰثہ میں ہیں جنین
شکم و رحم و بچہ داں ہیں تین — معراج نظم

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحرِ ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے — اقبال

بطور مفرد اکثر اس تاریکی کے لئے بھی بولتے ہیں جو سکندر کو آبِ حیواں میں ملی تھی۔

لب ترے ذکرِ مسی پر مجھے یاد آتے ہیں
چشمۂ خضر کا مذکور ہو ظلمات کے ساتھ — ناسخ

تانیث کے ساتھ بھی استعمال کرتے تھے اب اس محل پر ظلمت ہی بولتے ہیں۔

نظر آتی تھی ہر دم اس میں ظلمات
خجل ہر دن کی تاریکی سے تھی رات — نیر

**ظلم اٹھانا**:- ظلم سہنا، کسی کا جبر برداشت کرنا، سختی برداشت کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رقیب بعد تمہارے یہ ظلم اٹھائیں گے
سہے گا کون ستم لاؤ گے کہاں سے ہمیں — صبا

**ظلم اٹھنا**:- ستم برداشت ہونا، سختی برداشت کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ تم برداشت کر سکتے ہو خدا نے تمہیں برداشت کا مادہ دیا۔ ہم سے یہ ظلم نہیں اٹھ سکتے۔

**ظلماً ظلمی**:- ازروئے جور، دھینگا دھینگی سے، زبردستی، جبراً، اردو، تابع فعل (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

**ظُلُمانی**:- (بفتح اول و دوم) تاریکی سے نسبت رکھنے والا، نورانی کی ضد، عربی، صفت

قول فیصل۔ فارسیوں نے بسکون دوم استعمال کیا۔ اردو والوں نے بھی یوں ہی استعمال کیا۔

دردی اپنی نہیں ہو مانع فیض
مہر کو کیا حجابِ ظلمانی — مومن

اب یہ لفظ اردو کے لیے غیر مانوس ہے۔

**ظلم ایجاد کرنا**:- نیا ستم پیدا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**ظلم بتانا**:- ستم سکھانا، ستم گری کے طریقے بتانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آسماں بھی ہے مستفیض ترا
ظلم تو نے اسے بتایا ہے — تسلیم

**ظلم پالنا**:- ظلم کا پرورش کرنا، ستم کو عزیز رکھنا، اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

عمر اتنی چاہیے اس پرورش کے واسطے
ظلم پالے ہیں ازل میں آسمان پیر نے — داغ

**ظلم پر ظلم**:- بہت ظلم، ستم پر ستم، نہایت سختی، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل فقرہ۔ وہ ظلم پر ظلم کیے جاتے ہیں اور ہم برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں، فیصلہ اللہ کے یہاں ہوگا۔

**ظلم پسند**:- ظلم دوست، ظالم، ظلم کو پسند کرنے اور روا رکھنے والا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

قول فیصل۔ ظلم کو روا رکھنے کے معنی میں ظلم پسندی بھی رائج و فصیح ہے۔

**ظلم پیشہ**:- ظالم، ہمیشہ ظلم کرنے والا، فارسی صفت، فصیح، رائج

کہ اک روز ہوا ظلم پیشہ سوار
بعزم تفرج بہ قصد شکار — ([illegible])

**ظلمت**:- سیاہی، تاریکی، اندھیرا، نور کی ضد، عربی، مونث، فصیح، رائج۔

مر گئے لیکن نہ قسمت کی سیہ روزی گئی
گور میں بھی ساتھ ہو ظلمت شبِ دیجور کی — ہجر

**ظلمت آباد**:- مقام تاریک (مجازاً) دنیا، فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ظلمت پھیلنا**:- تاریکی بڑھنا، سیاہی کا محیط ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظلمت جانا**:- سیاہی دور ہونا، تاریکی چھٹنا، اندھیرا دفع ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**ظلمت چھانا**:- تاریکی پھیلنا، اندھیرا ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ظلمت شب فرقت کی جو چھائی مرے گھر میں
جب دوپہر آئی تو یہ سمجھا سحر آئی — امیر

**ظلمت چھٹنا**:- تاریکی دفع ہونا، اندھیرا دور ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چھٹ گئی یکسر کفر کی ظلمت
بن گیا سورج ذرہ ذرہ — ناظم

**ظلمت دور ہونا**:- تاریکی چھٹنا، اندھیرا دور ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**ظلمت سرا**:- مقام تاریک (مجازاً) دنیا، فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اسی کو ظلمت کدہ بھی کہتے ہیں جو مذکر ہے۔

**ظلم توڑنا**:- (لازم) سختی کرنا، آفت ڈھانا، ظلم کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کیا ظلم توڑتی ہو شب ہجر دیکھیے
پھر آج سامنا ہے بلائے مہیب کا — ہجر

قول فیصل۔ اب اس جگہ ظلم ڈھانا زیادہ کہتے ہیں۔

**ظلم ٹوٹنا**:- آفت آنا، مصیبت پڑنا، اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

کیا کہوں کیا ظلم ٹوٹا ان بچاروں پر اجی
کوئے قاتل میں جو مجھ کو زخم کھا کر رہ گئے — جرأت

**ظلم جھیلنا**:- ظلم اٹھانا، سختی برداشت کرنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

**ظلم دوست**، ظالم، ظلم کو پسند کرنے اور روا رکھنے والا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال

دیکھے ہر ظلم جس نے اے ظلم دوست تیرے
لائے خیال میں کیا وہ جور آسماں کو ناصر

**ظلم دیکھنا**:۔ ظلم اٹھانا، سختی برداشت کرنا، اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ع دیکھے ہیں ظلم جس نے اے ظلم دوست تیرے ناصر

**ظلم ڈھانا**:۔ ستم کرنا، آفت برپا کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا خطا ان غریب مستوں کی
محتسب نے جو ظلم ڈھائے ہیں شعور

**قول فیصل**۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی غضبناک ہونا بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں اور ایک معنی لکھے ہیں کوئی عجیب کام کرنا، بساط سے بڑھ کے کوئی کام کرنا یہ بھی لکھنؤ میں مستعمل نہیں ہیں۔

**ظلم رسیدہ** بمعنی مظلوم، وہ شخص جس کی حق تلفی ہوئی ہو وہ شخص جس پر جبر ہوا ہو۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

**قول فیصل**۔ زبانوں پر زیادہ تر ستم رسیدہ ہے۔

**ظلم سکھانا**:۔ ستم گری کے قاعدے تعلیم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ملایا خاک میں سارے جہاں کو
سکھائے ظلم تو نے آسماں کو داغ

**ظلم سہنا**:۔ ستم برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہ ملا خاک میں تو ورنہ پریشاں ہوگا
ظلم سہنے کو ہم اے چرخ بریں بیچ میں داغ

**ظلم سے**:۔ جبراً، دباؤ ڈال کے، زبردستی۔ اردو صرف، تابع فعل، قلیل الاستعمال۔

**قول فیصل**۔ اس جگہ زیادہ تر جبر سے، زبانوں پر ہے۔

**ظلم شعار**:۔ ستم پیشہ، ظالم۔ فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظلم کرنا**:۔ ستم کرنا، ستانا، جبر کرنا، سختی برتنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع ظلم اتنے کیے اور دعا دی ہم نے۔ لاعلم

**ظلم کرنا**:۔ کوئی عجیب یا حد بشری سے باہر کام کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

**ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں**،۔ ظلم کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں
ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں لاعلم

**قول فیصل**۔ جب کوئی بہت ظلم کرتا ہے تو بطور ضرب المثل کبھی مصرع اولیٰ اور کبھی پورا شعر پڑھتے ہیں۔ ٹہنی کی جگہ ڈالی بھی بول دیتے ہیں۔

**ظلم و تعدی**:۔ ظلم و ستم، حد سے زیادہ ستم۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**قول فیصل**۔ یہ دونوں لفظیں بطور مترادف زبانوں پر آتی ہیں اسی طرح ظلم و جفا، ظلم و جور اور ظلم و بدعت بھی انھیں معنی میں بولتے ہیں۔

**ظَلَمہ**:۔ (بفتح اول و دوم و سوم) ظالم کی جمع۔ عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ظلمہ لطف و کرم سے متلذذ کیا ہوں
بیٹے کھانے کے لئے دانت نہیں آدروں میں بحر

**ظلم ہونا**:۔ ستم ہونا، ناانصافی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ صابر کی تعریف یہ ہے کہ جو جو اس پر ظلم ہوتا ہے وہ وہ اس کا چہرہ دمکتا ہے۔

**ظلم ہے**:۔ اندھیر ہے، ستم ہے۔ اردو صرف، (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ تنہا نہیں بولتے۔ کیا ظلم ہے، کتنا ظلم ہے، کیسا ظلم ہے، اور بہت بڑا ظلم ہے وغیرہ کی ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

**ظلم ہے**:۔ غضب ہے، آفت ہے، قیامت ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

نہ رلا مجھ کو تو اے دوری کوئے مقصود
راہ میں ظلم مسافر کو ہے باراں ہونا آتش

**ظُلمی**:۔ ظالم، ستم شعار، اردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دل مرا آپ کے ڈھب کا نکلا
تو یہ ظلمی بھی غضب کا نکلا داغ

**قول فیصل**۔ اکثر گیتوں میں اس لفظ کا استعمال ہے مگر ظلمی کے بجائے جلمی کہتے ہیں۔

**ظلُوم**:۔ (بفتح اول و واؤ معروف) بہت زیادہ ظلم کرنے والا۔ عربی، بصیغہ مبالغہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ڈلنے لگے علوم، دھنکنے لگے اصول
بننے لگے ظلوم، اگانے لگے جہول جوش

**قول فیصل**۔ ظلوم و جہول کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔

**ظلِ ہما**:۔ ہما پرند کا سایہ جو بہت مبارک خیال کیا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ع وہ اپنے فرق پر ظل ہما کو دیکھ کر رو دیا ناسخ

**قول فیصل**۔ مشہور ہے ہما کا سایہ جس کے اوپر پڑ جاتا ہے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔

**ظلِ ہمایوں**:۔ مبارک سایہ، بابرکت سایہ۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف**۔ خدا حضور کے ظل ہمایوں کو ہم غریبوں

کے سر پر قائم و دائم رکھے۔

**ظلیل** :- (بفتح اول و یائے معروف) دائمی سایہ، سایہ دار جگہ، وہ چیز جو سایہ کرے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** - تنہا نہیں ظلِّ ظلیل کی ترکیب نظماً مستعمل ہے۔

**ظن** :- (بالفتح و تشدید دوم) گمان، شبہہ، وہم، خیال۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دہن تنگ ہے موہوم یقین ہو کس کو
کمر یار ہے معدوم یہ ظن ہے کس کا
— آتش

**قولِ فیصل** - صاحب فرہنگِ آصفیہ نے مندرجہ ذیل معنی لکھے ہیں۔ بات کے واقع یا نہ واقع ہونے کا غلبہ قریب بہ یقین۔

**ظن** :- تہمت، بہتان۔ عربی، مذکر (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل** - ان معنوں میں نہیں بولتے۔

**ظنّ المومنین خیرا** :- باایمان لوگوں کا گمان نیک ہوتا ہے وہ کسی کی نسبت برا گمان نہیں کرتے۔ عربی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** - صاحب قاموس الاغلاط لکھتے ہیں کہ ظنّ المومنین خیرا صحیح نہیں اس کے بجائے ظنّوا بالمومنین خیرا صحیح و درست ہے۔

مؤلف مذکور کے اس بیان میں احتیاج صنعت ہے۔ جب دو ہم معنی یا قریب المعنی الفاظ میں کچھ اختلاف ہو تو ان میں سے کسی ایک پر صحیح یا غلط کا اطلاق ہو سکتا ہے لیکن جب معنی میں بعد المشرقین ہو تو صحیح یا غلط ہونے کا کیا سوال۔

ظنّ المومنین خیرا - کا ترجمہ ہوا "باایمان لوگوں کا گمان نیک ہوتا ہے"۔ اور ظنّوا بالمومنین خیرا کے معنی ہوئے۔ باایمان لوگوں کی نسبت نیک گمان رکھو، ظاہر ہے کہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر صحیح و درست ہیں۔

**ظنِّ بد** :- برا گمان، برا خیال۔ عربی، فارسی الفاظ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظنِّ غالب** :- گمان غالب قریب بہ یقین، گمان قوی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظنِّ فاسد** :- گمان بد، بدگمانی، شک، شبہہ، بدظنی۔ عربی، الفاظ، فارسی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظنی** :- خیالی، وہمی، گمانی، قیاسی، عقل کے قریب، جیسے نجوم ظنی علم ہے۔ عربی، فارسی صفت۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**قولِ فیصل** تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

**ظنیہ** :- منسوب بہ ظن، گمانی، وہ مقدمہ جو قریب بہ یقین ہو۔ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**ظہار** :- (بالکسر) ایک قسم کی طلاق ہے۔ عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قولِ فیصل** - واضح ہو کہ ظہار کرنا یعنی اپنی زوجہ کو اپنی ماں یا بہن کی پشت سے تشبیہ دینا حرام ہے۔ ہر گاہ ایسا کرے گا تو وہ عورت حرام ہو جائے گی جب تک کہ کفارہ نہ دے پس اس میں شرط ہے زوجہ مدخولہ شوہر بالغ و عاقل ہو اور اس نے بقصد اختیار ظہار کیا ہو اور دو شخص گواہ عادل نے مجلس واحد میں سنا ہو اور ظہار ایام حیض میں واقع نہ ہوا اور اس طہر میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو اور صیغہ عربی کے ساتھ ظہار کیا ہو پس اگر شوہر نے حالت غصہ میں یا عدم حضوری دو عادل میں یا بغیر صیغۂ عربی کے ظہار کیا ہوگا تو صحیح نہیں اور صیغہ اس کا یہ ہے کہ شوہر زوجہ سے کہے **انتِ علیَّ کظہرِ اُمّی** (تو میرے اوپر میری ماں کی پشت کے مانند ہے) یا کہے **انتِ علیَّ کظہرِ اختی** تو میرے اوپر میری بہن کی پشت کے مانند ہے۔ پس بعد ظہار کے بغیر کفارہ دیے جماع کرے گا تو دو کفارے شوہر پر واجب ہو جائیں گے۔ اور واضح ہو کہ جب تک وہ شخص ادا نہ کرے بغیر کفارہ دیے جماع زوجہ سے حلال نہیں ہوتا۔ یہ ترکیب البتہ ہے کہ بعد ظہار کے اگر طلاق دیدے اور بعد گزرنے عدۂ طلاق کے پھر از سر نو عقد جدید کرے تو بنا بر مشہور کے کفارہ ساقط ہے اگرچہ کفارہ احوط ہے۔

اور کفارہ یہ ہے :-

چاہے ایک بندہ آزاد کرے چاہے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ چاہے دو مہینے پے در پے روزے رکھے اور اگر روزے رکھے میں ۳۱ روز پے در پے روزہ رکھے اور بعد از آں متفرق تو جائز ہے مگر ۳۱ روز کے پہلے اگر بلا عذر قوی افطار کرے گا تو نئے سرے سے پھر روزے رکھنا ہوں گے۔ اور عذر قوی یہ ہیں مانند حیض و نفاس و بیہوشی و دیوانگی و بیماری و سفر ضروری مباح کے کہ اگر ان وجوہ سے اکتیس روزوں کے پہلے بھی افطار کرے گا تو قباحت نہیں ہے اور بعد رفع عذر کے باقی روزے رکھنے سے کفارہ تمام ہو جائے گا اور کھانا کھلانے میں چاہیئے کہ ہر شخص کو سیر ہو کر کھلا دے اور اگر دست بدست بطور حصہ دے تو ہر ایک کو ایک مد طعام سے کم نہ دے اور ایک آدمی کو

دو حصے نہیں دے سکتا اس لئے کہ ساٹھ مسکین کی گنتی پوری ہونی چاہیئے مگر جہاں کہیں کہ مستحق دستیاب نہ ہو تو دوسرے شہر کے مستحقین کو بذریعہ معتمد پہونچائے اور شمار پورا کرنے میں نابالغ و بالغ کی قید نہیں ہے اور اقل درجہ مستحق کا یہ ہے کہ وہ شخص اثنا عشری مذہب کا ہو اور تارک صوم و صلوٰۃ نہ ہو اور بہت پریشان حال ہو کہ مسکینی اس پر صادق آئے۔

**ظہر**:- (بالضم) زوال کے فوراً بعد کا وقت، دن کے آدھا ہونے کا وقت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع جب ہوئی ظہر تک قتل سپاہ سپہر — انیس

**ظہر**:- نماز ظہر۔ اردو۔ مونث، دہلی کی زبان

محل صرف۔ صبح، ظہر اور عشا تو عمر بھر پڑھی ہم نہیں کیونکہ جین سونے کے وقت تھے۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے اس کے معنی تیسرا پہر بھی لکھے ہیں۔

**ظہر**:- (بالفتح) پشت، پیٹھ، عربی، مونث (فرہنگ آصفیہ)

ظہر اس کو اگرچہ بے حد تھا
ظہر پر اس کی پھر بھی جا بیٹھا (قران السعدین)

قول فیصل۔ خالص عربی ہے اردو سے تعلق نہیں۔

**ظہر سمن، ظہر مشک**:- سمن کی پشت پر، مشک کی پشت پر۔ اردو، اصطلاح قانون (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**ظہرین**:- (بضم اول و فتح سوم) ظہر اور عصر کی نماز عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ یہ تثنیہ کا صیغہ ہے۔

**ظہور**:- (بضم اول و واؤ معروف) انکشاف، اظہار، ظاہر ہونا، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع جب کہ علم کو قدرت حق کا ہوا ظہور — تعشق

**ظہور**:- ظاہر، نمائش، دکھاوا، عربی، مذکر، قریب بہ متروک

استاد میل جول میں اس کا ظہور تھا
پر یوں جب تھا پری تو وہ حوروں میں حور تھا — آتبر

**ظہور**:- شیعوں کے بارھویں امام کا پردۂ غیبت سے ظاہر ہونا، وہ وقت جب آپ ظہور فرمائیں گے۔ عربی، مذکر، شیعوں کی اصطلاح۔

عل نقارے کا ہو یا امام مہدیؑ دیں
یہی زمانہ ہے مولا ظہور کے لائق — سحر

**ظہور**:- جلوہ، عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا
دروازے سے ہو گھر تک سارا ظہور تیرا — اکبر

**ظہورا**:- ظہور، نمود، نمائش، جلوہ، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

عالم کا یہ کل نظام پورا
قدرت کا اسی کی ہے ظہورا — صفی

**ظہورا**:- ٹھاٹ، رونق، چہل پہل، آرائش، زیبائش زینت، اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ ملا کے دم کا ظہورا بولتے ہیں۔ جیسے۔ میں تو اس قابل نہ تھا کہ نیا مکان بنا سکوں یہ سب حضور ہی کے دم کا ظہورا ہے۔ کبھی کبھی مزاحاً کہہ دیتے ہیں کہ سب آپ ہی کے دم کا ظہورا ہے باقی تو گھاس کھودتا ہے۔

مولف فرہنگ آصفیہ نے اس کے ایک معنی لکھے ہیں بیٹا اولاد جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظہور پانا**:- ظاہر ہونا، وجود میں آنا (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**ظہور پذیر ہونا**:- ظاہر ہونا۔ اردو صرف تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

محل صرف۔ یہ تاریخی اور عجائب روزگار عمارت تیمور کے ہاتھوں منہدم اور خاک سیاہ ہو جاتی لیکن قضا و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا لہذا فرشتۂ اجل نے ان واقعات کے ظہور پذیر ہونے سے پہلے آغوش لحد میں سلا دیا۔

(رسالہ تنویر الشرق جنوری ۱۹۰۹ء)

**ظہور دینا**:- آشکارا کرنا، ظاہر کرنا، اردو صرف متروک۔

محل صرف۔ اوقات ماضیہ میں نظامی نے اختتام نظم بخشا، دست جامی سے جام معنی پر کیا۔ ظہوری نے نظم و نثر کو ظہور دیا۔ (مقدمہ سہ نثر ظہوری)

**ظہور کرنا**:- (لازم) ظاہر ہونا، نمودار ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جب بادشاہوں کی اعلا ہمتی اور ملک کا بدانتظامی طول پکڑتی ہے تو خودسری کے مادے مختلف رنگوں میں ظہور کرتے ہیں۔ (دربار اکبری)

**ظہور کرنا**:- (متعدی) ظاہر کرنا، وجود میں لانا، اردو صرف، متروک۔

کیا حق نے پیدا جو اوّل وہ نور
اسی نور سے سب کیا پھر ظہور (نورنامہ)

**ظہور میں آنا**:- (لازم) ظاہر ہونا، نمایاں ہونا، پیش آنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا کہ جو کچھ کہا ہے وہ اب ظہور میں آتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

(ایضاً) آئندہ نمبر میں زبان اردو کی اشاعت سے بنگال میں جو بے انتہا فوائد ظہور میں آ سکتے ہیں ظاہر کروں گا۔ (رسالہ تنویر الشرق ماہ فروری ۱۹۰۹ء)

قول فیصل۔ مولف فرہنگ آصفیہ نے ظہور میں آنا کے معنی طلوع ہونا بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**ظہور میں لانا** ف۔ (متعدی) ظاہر کرنا، آشکارا کرنا، اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ساقیا اپنے حضور میں لا یا
جو کہا تھا ظہور میں لایا (ذخیرۂ ظہیر)

**ظہور ہونا** :۔ ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

تھا استعارِ حسن سے اس کے جو نور تھا
خورشید میں بھی اس ہی کا ذرہ ظہور تھا (میر)

صبح صادق کا ہو گیا جو ظہور
پیش صادق گیا وہ مردِ غیور (سراج نظم)

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم پیدا ہونا، وجود ہونا بھی ہو جیسے "تاہم اس کی ضرورت باقی تھی اور اسی لئے تیمور کا ظہور ہوا" (دائرۂ تجدید۔ از ذوبت رائے نظر)

**ظہوری** :۔ شاہ عباس اعظم کے زمانے کے ایک مشہور ترشیزی شاعر کا تخلص۔ ظہوری نے عراق اور فارس کی سیاحت کے بعد دکن کا رخ کیا اور بیجا پور میں آ گئے ابراہیم عادل شاہ کا درباری شاعر ہو گیا اور اس کی مدح میں قصیدے کہنے لگا اس کی مثنوی ساقی نامہ پر بادشاہ نے کئی ہاتھی مع زر نقد و جنس عطا کیے۔ ملک قمی نے اس کو زیورِ کمالات سے آراستہ دیکھ کے اپنی بیٹی کا عقد اس کے ساتھ کر دیا۔ ان دونوں میں ایسا دماغی اتحاد ہو گیا کہ انھوں نے بعض تالیفات شراکت میں لکھیں۔ ظہوری اور عرفی میں دوستانہ مراسلت ہوتی رہتی تھی۔ ایک دفعہ ظہوری نے تحفۃً ایک شال عرفی کو بھیجی جو قابل ہدیہ نہ تھی عرفی نے یہ رباعی کہی۔

ایں شال کہ وصفش نہ حد تقریر است
آیات رعونت مرا تفسیر است
ناشستہ نہ کنی تماشش کشمیر کہ زد
صد رخنہ بکار مردم کشمیر است

ظہوری نثر نگاری کے لیے بہت مشہور ہوا۔ اس کی تین رنگین نثریں جو تین کتابوں کے مقدمے یا دیباچے ہیں سہ نثر ظہوری کے نام سے یکجا کر دی گئیں اور ہندوستان میں نثر فارسی کے درسیات میں شامل رہیں۔

فارسی نثر کی دو کتابیں پنج رقعہ اور مینا بازار ظہوری سے منسوب کی جاتی ہیں لیکن فی الحقیقت وہ ارادت خاں واضح کی تصنیفات ہیں۔

ابراہیم عادل شاہ ثانی کو عزاداری میں بہت انہماک تھا اس کے زمانے میں اردو اور فارسی میں بہت مرثیے کہے گئے۔ ظہوری نے بھی مرثیے کہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بادشاہ مجلس عزا میں بہت گریہ کرتا تھا۔ زمانۂ عزا میں سیاہ کپڑے پہنتا تھا۔ تخت شاہی پر نہیں بیٹھتا تھا اور تکیے پر سر نہیں رکھتا تھا مختصر یہ کہ ایام عزا میں حزن و ملال کی مکمل شبیہ بن جاتا تھا۔

سنہ ۱۰۲۴ھ میں ظہوری اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو سدھارا۔

**ظہیر** ف۔ (بفتح اول و یائے معروف) مددگار، معاون، پشت پناہی کرنے والا، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

**ظہیر** ف۔ سید ظہیر الدین حسین دہلوی کا تخلص۔ شاہ نعمت ولی کی سترھویں پشت میں بمقام دہلی پیدا ہوئے سن ولادت سنہ ۱۸۲۵ء ہے۔ والد کا نام مع خطاب شاہ جلال الدین حیدر صلاح الدولہ مرصع رقم خاں تھا جو فن خوش نویسی میں بادشاہ عرش آرام گاہ کے استاد تھے ظہیر نے ۱۲ سال کی عمر تک فارسی کی کل اور عربی کی چند درسی کتابیں پڑھیں تھیں کہ دربار شاہی میں ملازم ہو گئے اور عربی کی تعلیم مکمل نہ ہو سکی۔ تقریباً دس یا گیارہ سال کی عمر میں شعر کہنے کا شوق پیدا ہوا اور روزانہ یہی مشغلہ رہنے لگا یہاں تک کہ چودہ برس کے سن میں ذوق دہلوی کے شاگرد ہوئے

سنہ ۱۸۵۷ء کے آغاز میں شادی ہوئی۔ شادی کے چوتھے مہینے غدر کا ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا تو ظہیر مع متعلقین بریلی چلے گئے۔ پھر رام پور آئے اور چار سال قیام کیا۔ غدر کا ہنگامہ فرو ہونے کے بعد مع متعلقین دہلی واپس آئے۔ والد اور چھوٹے بھائی دہرا دون مرزا اقتدار لازم ہو کے پنجاب چلے گئے اور ظہیر جنگی کے محکمے میں ملازم ہو گئے اس زمانے میں تقدیر تمام زر فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ کچھ دنوں کے بعد اخبار جلوۂ طور ظہیر شہر کی ایڈیٹری مل گئی۔ مہاراجہ الور شیودان سنگھ نے جب اخبار جلوۂ طور میں ظہیر کا نام دیکھا تو اس کمال دوست اور سخن سنج ظہیر اور ان کے بھائی انور کو بلا کے اپنی مصاحبت میں رکھ لیا۔ چار سال کے بعد بدخواہی کی چھیڑ چھاڑ کی وجہ سے کل اختیارات سلب کر لئے گئے۔ پھر غلام مصطفیٰ خاں شیفتہ کی سفارش سے ریاست جے پور کے محکمہ پولیس میں ملازم ہو گئے۔ والی جے پور کو ظہیر پر بڑا اعتبار تھا۔ ۱۹ سال تک جے پور میں ملازم رہے مہاراجہ کے مرنے کے بعد جب پرانے ملازمین کی برطرفی عمل میں آئی تو ظہیر بھی موقوف کر دیے گئے۔ آخر عمر میں حیدرآباد تشریف لائے اور مارچ سنہ ۱۹۱۱ء میں انتقال کیا۔ غزلوں کے چار دیوان ہیں جن میں دیوان اول کا نام گلستان سخن ہے۔ چوتھے دیوان میں ۳۰۰ غزلوں کے علاوہ متعدد قصیدے اور مسدس بھی شامل ہیں۔ ظہیر اگرچہ ذوق کے شاگرد ہیں لیکن کلام میں مومن کا رنگ غالب نظر آتا ہے۔

**ظہیر المذہب** :۔ (بضم چہارم و سکون لام) مذہب کا پشت پناہ، عربی صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان محل صرف۔ سلطان المعظم روم ہمارے ظہیر المذہب ہیں ہم پر ان کی مدد ایسے نازک وقت میں فرض ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**ظہیر فاریابی:-** ظہیر فاریاب کا رہنے والا تھا جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ علوم درسیہ میں کمال پیدا کیا۔ چنانچہ قوم کی زبان سے صدر الحکما کا لقب ملا۔ شاعری کے آغاز میں نیشاپور آیا اور طغان شاہ بن مویدکی مداحی کی۔ پھر مازندران گیا اور وہاں کے سلاطین کی مدح میں قصائد لکھے بالآخر آذربائیجان پہنچ کر جہاں پہلوان محمد یلدگز کے دربار میں رسائی حاصل کی۔ اس نے ظہیر کی نہایت قدردانی کی۔ ظہیر کا یہ مشہور قصیدہ اسی کی مدح میں ہے۔

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پائے
تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلاں دہد

بالآخر کسی بات پر قزل ارسلاں سے ناراض ہوا اور اتابک ابوبکر بن جہاں پہلوان محمد یلدگز کے درباریوں میں داخل ہوا۔ یہ وہی اتابک ہے جس کے نام پر خواجہ نظامی نے سکندر نامہ لکھا۔ آخر میں ظہیر نے ترک دنیا اختیار کیا اور تبریز میں گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گیا۔ ۵۹۸ھ میں وفات پائی اور خاقانی کے پہلو میں مدفون ہوا۔ دولت شاہ نے سن وفات ۵۹۸ھ لکھا ہے۔ ظہیر خاقانی اور انوری کا ہم عصر تھا۔

ظہیر فاریابی نے دقت آفرینی اور مضمون بندی کا آغاز کیا متوسطین اور متاخرین کی دقیق خیال بندیاں اسی کے نمونے پر قائم ہوئیں۔

گوہر کی ردیف کا قصیدہ ظہیر نے فی البدیہہ لکھا تھا جب کہ اس کا ممدوح فیروزہ کی کان دیکھنے گیا تھا اور اسی وقت قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی تھی۔

ظہیر نے قصیدے میں جو باتیں اضافہ کیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) دقت آفرینی اور خیال بندی جو متاخرین کے مخصوص اوصاف ہیں اس کی بنیاد قائم کی ذیل کی مثالوں سے اس کا اندازہ ہوگا۔

اندیشہ کہ کم شود از لطف در ضمیر
گردوں بہ راز با کمرت در میاں نہاد

متاخرین نے کمر کی تعریف میں نہایت دقت آفرینیاں کی ہیں یہاں تک کہ کمر کو ایک لطیف خیال، ایک باریک مضمون ایک موہوم تخیل کہتے ہیں ان سب خیالات کی اصل یہی ظہیر کا شعر ہے۔

شعر کا مطلب یہ ہے کہ "معشوق کی کمر ایک لطیف خیال ہے۔ جس کو آسمان نے چپکے سے معشوق کے کمر بند سے کہہ دیا ہے" افسوس ہے کہ "راز در میان نہادن" کا صحیح ترجمہ اردو میں نہیں ہو سکتا۔ اس لیے فارسی میں جو لطافت ہے وہ ترجمے میں جاتی رہی۔

(۲) در تنگنائے بیضہ ز تاثیر عدل او
نقاش صنع پیکر مرغاں ستاں نہاد

"ستاں نہادن" کے معنی چت لٹانے کے ہیں نقاش صنع یعنی قدرت۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے عدل کا یہ اثر ہے کہ قدرت نے ذرا سے انڈے میں پرندوں کو چت لٹا دیا کہ آرام سے سوئیں۔ اس صنعت کو فارسی میں حسن التعلیل کہتے ہیں۔

(۳) ترکیب اور بندش میں چستی، بلندی اور زور پیدا کیا۔ اس وصف میں کمال اسماعیل اور سلمان ساوجی بھی اس سے آگے نہ بڑھ سکے ذیل کے شعر کی درد بست اور زور بندش دیکھو:-

نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پائے
تا بوسہ بر رکاب قزل ارسلاں دہد

یعنی خیال جب آسمان کی نو کرسیوں کو پاؤں کے نیچے رکھ لیتا ہے تب قزل ارسلان کی رکاب کو چوم سکتا ہے۔

(۴) زبان میں زیادہ صفائی اور گھلاوٹ پیدا کی۔ چنانچہ اس کے قصائد نے انوری اور خاقانی کی طرح کبھی شرح لکھنے کا احسان نہیں اٹھایا۔

(۵) اکثر نازک اور لطیف تشبیہیں ایجاد کیں۔ ماہ نو کی تشبیہ میں ظہیر کے معاصرین نے بہت زور صرف کیا اور سیکڑوں نئی نئی تشبیہیں پیدا کیں۔ لیکن ظہیر کی نزاکت کو نہ پہنچ سکے۔ ایک قصیدے کی تمہید اس طرح شروع کی ہے کہ جب شام ہوئی تو میں نے دیکھا کہ لاجوردی تختے پر کسی نے خفی خط میں نون لکھ دیا ہے۔ دریا میں کشتی بہتی جاتی ہے۔ اسی طرح متعدد تشبیہیں بیان کر کے کہتا ہے کہ لوگ آپس میں بحث و نزاع کر رہے تھے کہ یہ کیا چیز ہے۔ میں عقل کے پاس گیا اور کہا کہ یہ کون سا معشوق ہے جس کے کان کا آویزہ آسمان اڑا لایا ہے یا کسی کی قبا کی بیل تراش لی ہے یا کسی معشوق کے ہاتھ کا کنگن اتار لیا ہے۔

آں شاہد از کجاست کہ ایں چرخ شوخ چشم
از گوش او بدوں کند ایں نغز گوشوار
(آویزہ)

گردوں ز جامہ کہ بردہ است ایں طراز
گیتی ز ساعدے کہ ربودہ ست ایں سوار
(کنگن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**ع** بـ (تلفظ عین) عربی کا اٹھارواں، فارسی کا اکیسواں، اردو کا چوبیسواں حرف، مذکر

ع علی کا عین عین علم حق ہے، عین عرفاں ہے — لاہم

**قول فیصل**۔ اس کو عین مہملہ اور عین غیر منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی آواز حلق سے نکلتی ہے۔ حروف حلقی کے چھ حرفوں میں یہ بھی ہے۔ حساب جمل میں اس کے ستر عدد فرض کئے گئے ہیں۔

**ع** بـ۲ رکوع قرآنی کا اشارہ

**ع** بـ۳ مصرع کا اشارہ جیسا کہ عین نمبر ا میں مصرع کے داہنی طرف لکھا گیا ہے

**ع** ۴ :۔ علیہ السلام کا مخفف ہے جو انبیا اور دیگر معصومین کے ناموں پر لکھ دیا جاتا ہے جیسے آدمؑ، نوحؑ عیسیٰؑ علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ پر اور فرشتوں میں جبریل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل فرشتگان مقرب کے ناموں پر۔

**عابد** بـ (بکسر سوم) عبادت گزار، زاہد، پرہیزگار عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

نکلا افق سے عابد روشن ضمیر صبح
محراب آسماں ہوئی جلوہ پذیر صبح — دبیر

بڑے عابد و بردبار و حلیم
عقیل و فہیم و کریم و رحیم — امیر (مصائب الفضائل)

**قول فیصل** ۔ اس کی تانیث، عابدہ، ہے

ع عابدہ، زاہدہ، طاہرہ، ستیہ — لاہم

**عابد** ۲ امام چہارم علی ابن الحسینؑ کا لقب مبارک امام حسینؑ کے بڑے فرزند۔ کربلا میں باپ کے ہمراہ موجود تھے مگر شدید تپ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شریک جہاد نہ ہو سکے۔ بعد شہادت حسینؑ اشقیا تاراجی خیام کے بعد آپ کو اور آپ کے ہمراہ آپ کی پھوپھیوں، ماں اور بہنوں وغیرہ کو قید کر کے شہر شہر اور دیار بدیار پھراتے ہوئے تا بہ شام لے گئے ایک سال تک قید کی سختیاں جھیلیں اس کے بعد یزید نے رہا کیا تو وطن واپس ہوئے۔

ابر ملال تھے دل سلطان دیں پہ چھائے
عابدؑ سے مل کے رن کو چلے غم کے تیر کھائے — مودب

**قول فیصل**۔ چونکہ آپ واقعہ کربلا کے موقع پر سخت علیل تھے اس وجہ سے آپ ہی کو عابد بیمار بھی کہتے ہیں۔

ع پوچھا بہن سے عابد بیمار ہیں کہاں — مودب

**عَاج** :۔ دندان فیل، ہاتھی دانت، عربی مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھنا اللہ کی قدرت شفق میں ہے قمر
عاج کا دست حنائی میں ہے اس کے شانہ آج — لطافت

کہوں کیا جس گھڑی وہ درۂ التاج
کرے زلفوں میں اپنی شانہ عاج — عبرت

**عاجز** ۱ کمزور، ناتواں، سست، عربی صفت فصیح، رائج

عاجز و بے کس و غریب ہوں میں
رحمت حق سے بے نصیب ہوں میں (بحر الفت)

**عاجز** ۲ مجبور، ناچار، بے بس، عربی صفت فصیح، رائج۔

مسوں کی نبض دیکھ کے فرمائے ہو مسیح
عاجز ہے اس مرض سے دوا اور دوا سے ہم — منون دہلوی

**محاورہ**۔ بندہ بہر عاجز ہے۔

**قول فیصل**۔ اس کی فارسی جمع، عاجزاں بھی رائج ہے

حامی عاجزاں غریب نواز
در یکتائے قلزم اعجاز — (مثنوی بحر الفت)

**عاجز** ۳ مغلوب، ہزیمت خوردہ، شکست یافتہ عربی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہو تری عقل سے عاجز دم بحث معقول
اک مقولے میں فقط فعل کی عقل فعال — ذوق

**عاجز** ۴ غریب، مسکین، عربی صفت، فصیح، رائج

عاجز نواز تجھ سا کوئی دوسرا نہیں
رنجور کا انیس ہے ہمدم غریب کا — آتش

**عاجز** ۵ تھکا ماندہ ۶ مایوس، ناامید (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے

**عاجز آنا** :۔ تنگ ہونا، پریشان ہونا، گھبرا جانا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دنیا ہے بے خطا نہیں ہر وقت گالیاں
اے عشق! عاجز آئے ہیں اس بد زباں سے ہم — لطافت

**قول فیصل** عقل کا عاجز آنا بھی بولتے ہیں۔

وہ عقل جو ہے کلید اسرار
عاجز آتی ہے آخر کار (ہلم)

**عاجز کرنا:** ب۔ تنگ کرنا، پریشان کرنا، ناک میں دم کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا جوشِ جنوں نے لاغری میں کیا مجھے عاجز
الجھ کر ہاتھ میرا رہ گیا تارِ گریباں میں (لطافت)

**عاجز کرنا:** ب۔ شکست دینا، مغلوب کرنا، زیر کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وقتِ رستخیز ہی کوشش کرنا چاہیئے کہ غنیم کو بے دریغ تہ تیغ کریں۔۔۔۔ مگر جب دشمن کو عاجز کر لیا تو اس پر ستم روا نہیں۔ (فسانہ آزاد)

**عاجز نواز:** بے کس و مجبور اور غریب کی مدد کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عاجز نواز تجھ سا کوئی دوسرا نہیں
رنجور کا انیس ہے ہمدم علیل کا (آتش)

**عاجز نوازی:** غریب پروری، بے کسی کی مددگاری کرنا، بے سہاروں کو نوازنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کس میں ہے تیرے سوا عاجز نوازی کی صفت
کون ہے مشکل میں جو بندے کا اپنے یار ہو (ذکر)

**عاجز ہونا:** ب۔ عاجز آنا، تنگ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم نے اتنا ستایا کہ غریب عاجز ہو کے چلا گیا۔

ان دردمندوں کو نہ ستم اگر ہوتا
ان سے عاجز دل بستر ہوتا (مراج تعلم) (تاج)

**عاجز ہونا:** ب۔ مجبور ہونا، ناچار ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بارے وہ دن کہاں رہے غالب
بندہ عاجز ہے گردشِ ایام (غالب)

**عاجز ہونا:** سمجھ نہ سکنا، قاصر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا بیاں ہو نزاکتِ تقریر
جس سے عاجز ہے صنعتِ تصویر (نالۂ رسوا)

نکالے ثنا کی کوئی کیا سبیل
کہ عاجز ہے اندیشۂ جبرئیل (معارج الفضائل)

**عاجزی:** ب۔ عجز، انکسار، گڑگڑانا، منت سماجت، خوشامد درآمد۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

عاجزی اس میں ریاکاری جو اس میں آئے گی
روسیاہی رند کی زاہد کے ماتھے جائے گی (لطافت)

نیکی کھلتی ہے عاجزی سے
ظاہر ہوتے ہیں وصف اس کے (صفی)

**عاجزی:** ب۔ مجبوری، ناچاری۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دوسرے روز جناب عبدالمطلب نے سوچا کہ اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنا اور اپنے کو موت کے حوالے کر دینا نامردی ہے۔ کچھ کوشش کرنی اور ادھر ادھر پانی کی تلاش میں نکلنا چاہیئے تاکہ اس طرح ہم لوگوں کے نام میں عاجزی کا دھبا نہ لگے اور بے بسی کی موت نہ ہو۔ (تاریخ ائمہ صفحہ ۵۹)

**عاجزی کرنا:** گڑگڑانا، منت خوشامد کرنا، فروتنی کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اس کے گڑگڑانے اور عاجزی کرنے کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا غریب کو بے نیل و مرام واپس کر دیا۔

**عاجل:** (بکسر سوم) جلد باز، جلدی چلنے والا، تیز رو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چلے آنے لگے راکب اور راحل
کوئی سست اور کوئی تیز و عاجل (معراج المضامین)

**عاد:** ب۔ وہ عدد جو ایک عدد معلوم کو پورا پورا تقسیم کر دے بے مقسوم علیہ کامل، تام کامل۔ عربی، مذکر، علم ریاضی کی اصطلاح۔

**عاد:** ب۔ ایک قوم کا نام جس کی ہدایت کے لیے جناب ہود علیہ السلام خدا کی طرف سے رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ عربی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف۔ سچ مچ ہونے والی (قیامت) وہ سچ مچ ہونے والی کیا چیز ہے اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ سچ مچ ہونے والی کیا ہے (وہی) کھڑکھڑانے والی (جس) کو عاد و ثمود نے جھٹلایا۔ غرض ثمود تو ایک چنگھاڑ سے ہلاک کر دیے گئے۔ رہے عاد تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کیے گئے۔

(ترجمہ سورہ الحاقہ آیۃ ۲۹ از مولانا فرمان علی مرحوم طاب ثراہ)

**قولِ فیصل۔** اردو والے زیادہ تر قوم عاد کہتے ہیں چنانچہ مولانا فرمان علی صاحب مرحوم نے عاد کا ترجمہ جا بجا قوم عاد کیا ہے اور شاذ و نادر مقامات پر صرف عاد لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عاد کی نسبت لکھا ہے: "ایک قوم کا نام جن کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام مقرر ہو کر آئے تھے چونکہ ان کی نسل عاد بن سام بن نوح سے تھی اس وجہ سے یہی نام رہا۔ یہ قوم خدا کی نافرمانی کے باعث طوفان باد سے تباہ و برباد ہوئی۔" مولف نور اللغات نہایت اختصار اور اپنے نزدیک بڑی جامعیت سے کام لیتے ہوئے رقم طراز ہیں ــــ "عاد ایک قوم کا نام ہے جس پر ہود پیغمبر کو ہدایت کے لیے خدا نے بھیجا اور اونٹنی کا معجزہ ظاہر کیا مگر انھوں نے نافرمانی کی اور ہلاک ہوئے۔"

واہ ری تحقیق: اونٹنی کا معجزہ جناب صالح کی قوم کے لئے ظاہر کیا گیا تھا نہ کہ قوم ہود کے لیے۔ مجھے تعجب ہے صاحب فرہنگ اثر سے کہ انھوں نے اس فاش غلطی کی

شر کوئی توجہ نہیں کی۔ یہ بجا رہنے دیا۔ ذیل میں ذرا
تفصیل کے ساتھ قوم عاد کے واقعے کو درج کر رہا ہوں
تاکہ یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہو جائے۔ یہ واقعہ قرآن
مجید مترجمہ مولانا سید فرمان علی صاحب قبلہ مرحوم جناب ثراہ
سے مع تفسیر و ترجمہ کل کا کل نقل کیا جا رہا ہے۔

تفسیر میں ہے کہ جناب ہودؑ قوم عاد کی طرف جس
وقت پیغمبر بنا کے ان کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے وہ
زمانہ قوم عاد کے نہایت عروج کا تھا۔ اس وقت
ساری دنیا میں ان کے برابر کوئی قوم نہ تھی۔ یہ لوگ
بہت بلند قامت جسیم، طویل العمر اور قوی ہوتے تھے
سنگ تراشی کے فن میں بھی استاد تھے۔ پہاڑوں کو
کاٹ کے قلعے اور مکانات بناتے تھے گویا وہ ہمیشہ
دنیا ہی میں رہیں گے۔ یہ لوگ اکثر خیموں میں رہتے
تھے جس بستی میں ان لوگوں کی بود و باش تھی اس کا
نام شحر تھا یہ بستی ملک یمن کے مقام احقاف
میں حضرموت کے قریب دریائے عمان کے کنارے
واقع تھی۔ یہ لوگ ایک بت کی پرستش کیا کرتے
تھے۔ حضرت ہودؑ نے ہر چند ان کی فہمائش کی مگر
کچھ اثر نہ ہوا۔ مرثد جوان کا رئیس تھا اور
ایمان لے آیا تھا اس نے بھی قوم کو بہت سمجھایا مگر ان
لوگوں نے ایک نہ سنی۔ جب ان لوگوں کی شرارت
حد سے بڑھ گئی اور پانی سر سے اونچا ہو گیا تو پہلے
قحط پڑا اور تین سال یا بقولے سات برس تک ایک
قطرہ پانی کا نہ برسا جب اس پر بھی وہ لوگ اپنی ضد
پر قائم رہے اور ایمان نہ لائے تو خدا کے حکم سے ایک
آندھی اٹھی اور سیاہ بادل کی صورت میں ان لوگوں
کے سروں پر چھا گئی۔ یہ لوگ بارش کی امید میں خوش
ہو کے اس کے نیچے جمع ہو گئے پھر کیا تھا خدا کے
غضب نے ان کو گھیر لیا۔ ایک سخت آندھی چلی جس
میں چنگاریاں بھری ہوئی تھیں۔ بجائے پانی کے
وہ چنگاریاں ان کے اوپر برسنے لگیں۔ ان کو ان
کے خیموں کو اور ان کے جانوروں کو آسمان و زمین
کے درمیان وہ آندھی اس طرح اڑائے پھرتی تھی
جیسے تنکے ہوا میں اڑتے ہیں۔ بوجھ سے لدے ہوئے
اونٹ کو اوپر لے جاتی تھی اور اٹھا کے زمین پر دے
مارتی تھی۔ حتی کہ ایک بڑھیا سرنگ میں گھس گئی تھی
اس کو بھی وہاں سے نکال پھینکا غرض کہ یہ آندھی
چہار شنبے کی صبح سے شروع ہوئی تھی اور دوسرے
چہار شنبے کی شام تک چلتی رہی۔ ساری قوم عاد
ریت کے نیچے دب کے ہلاک ہو گئی۔ ایک متنفس بھی نہ
باقی رہا۔ جناب ہودؑ مومنین کو جو چار ہزار تھے
لے کے پہلے ہی باہر جا چکے تھے۔ قرآن مجید کے آٹھویں
پارے میں سورہ اعراف کی پینسٹھویں آیت سے
بہترویں آیت تک جن الفاظ میں اس قصے کو بیان
کیا گیا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

" اور (ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ
کو (رسول بنا کر بھیجا) تو انھوں نے بھی لوگوں سے) کہا
اے میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا
تمھارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں
ہو۔ تو ان کی قوم کے چند سردار جو کافر تھے کہنے لگے
ہم تو بے شک تم کو حماقت میں (مبتلا) دیکھتے ہیں اور
ہم یقینی تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ ہودؑ نے کہا کہ اے
میری قوم مجھ میں تو حماقت کی کوئی بات نہیں بلکہ میں
تو پروردگار عالم کا رسول ہوں۔ میں تمھارے پاس
تمھارے پروردگار کے پیغامات پہنچائے دیتا ہوں
اور میں تمھارا سچا خیر خواہ ہوں۔ کیا تمھیں اس پر
تعجب ہے کہ تمھارے پروردگار کا حکم تمھارے پاس
تمھیں میں کے ایک مرد (آدمی) کے ذریعے سے (آیا)
کہ تمھیں (عذاب سے) ڈرائے اور (وہ وقت) یاد کرو
جب اس نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد خلیفہ (جانشین)
بنایا اور تمھاری خلقت میں بھی بہت زیادتی کر دی
تو خدا کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم دلی مرادیں پاؤ۔ تو
وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو
کہ صرف خدا کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ
دادا پوجتے چلے آئے ہیں چھوڑ بیٹھیں پس اگر تم سچے
ہو تو جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو ہمارے پاس لاؤ
ہودؑ نے جواب دیا (کہ بس سمجھ لو) تمھارے پروردگار
کی طرف سے تم پر عذاب اور غضب نازل ہو چکا
کیا تم مجھ سے چند (بتوں کے فرضی) ناموں کے بارے
میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمھارے باپ دادوں
نے (خواہ مخواہ) گڑھ لیے ہیں حالانکہ خدا نے ان کے
لئے کوئی سند نہیں نازل فرمائی پس تم (عذاب خدا کا)
انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ منتظر ہوں آخر
ہم نے ان کو اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے ان کو
اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری
آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی
اور وہ لوگ ایمان لانے والے بھی نہیں۔ بارھویں
پارے میں سورہ ہودؑ کی پچاسویں آیت سے ساٹھویں
آیت تک اس کا ذکر یوں ہے:-

" اور ہم نے قوم عاد کے پاس ان کے بھائی
ہود کو (پیغمبر بنا کے بھیجا) انھوں نے (اپنی قوم سے)
کہا اے میری قوم خدا ہی کی پرستش کرو اس کے سوا
کوئی تمھارا معبود نہیں تم بس نرے افترا پرداز ہو
اے میری قوم اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ مزدوری
نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس اس شخص کے ذمے
ہے جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا تم اتنا بھی) نہیں سمجھتے
اور اے میری قوم اپنے پروردگار سے مغفرت

کی دعا مانگو۔ پھر اس کی بارگاہ میں (اپنے گناہوں سے)
توبہ کرو تو وہ تم پر موسلا دھار مینہ آسمان سے برسائیگا
(خشک سالی نہ ہوگی) اور تمھاری قوت میں اور قوت
بڑھا دے گا اور مجرم بن کر اس سے منھ نہ موڑو۔ وہ
لوگ کہنے لگے۔ اے ہودؑ تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے
کے تو آئے نہیں اور ہم تمھارے کہنے سے اپنے خداؤں
کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے
ہیں۔ ہم تو بس یہ کہتے ہیں کہ ہمارے خداؤں میں سے
کسی نے تم کو مجنون بنا دیا ہے۔ (اسی وجہ سے تم بہکی
بہکی باتیں کرتے ہو۔ ہودؑ نے جواب دیا۔ بے شک میں
خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ تم خدا کے
سوا (دوسروں کو) اس کا شریک بناتے ہو اس سے
میں بیزار ہوں تو تم سب کے سب میرے ساتھ مکاری
کرو اور مجھے (دم مارنے کی) مہلت بھی نہ دو (تو
مجھے بھی پروا نہیں) کیونکہ میں تو صرف خدا ہی پر
بھروسا رکھتا ہوں جو میرا بھی پروردگار ہے اور
تمھارا بھی پروردگار ہے اور روئے زمین پر جتنے چلنے
والے ہیں سب کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس میں تو
شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار (انصاف) کی سیدھی راہ
پر ہے اس پر بھی اگر تم اس کے حکم سے منھ پھیرے رہو
تو جو حکم دے کر میں تمھارے پاس بھیجا گیا تھا اسے تو
میں یقیناً پہنچا چکا اور میرا پروردگار (تمھاری نافرمانی
پر تمھیں ہلاک کر کے) تمھارے سوا دوسری قوم کو تمھارا
جانشین کرے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے اس
میں تو شک ہی نہیں کہ میرا پروردگار ہر چیز کا نگہبان
ہے اور جب ہمارا (عذاب کا) حکم آ پہنچا تو ہم نے ہودؑ
کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی
مہربانی سے نجات دی۔ اور ان سب کو سخت
عذاب سے بچا لیا۔ (اے رسول) یہ حالات قوم
عاد کے ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے
انکار کیا اور اس کے پیغمبروں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش
دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں
بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی
(لگی رہے گی) دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کا انکار
کیا۔ دیکھو ہودؑ کی قوم عاد (ہماری بارگاہ سے) دھتکاری
پڑی ہے۔" انیسویں پارے میں سورۂ شعرا کی ایک سو
چوبیسویں آیت سے ایک سو انتالیسویں آیت تک
اس قصے کا ذکر یوں ہے:۔

"قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان کے
بھائی ہودؑ نے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے
میں تو یقیناً تمھارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے
ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے (تبلیغ رسالت)
پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو بس ساری
خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے تم کیا ہر اونچی
جگہ پر بیکار بیکار یادگاریں بناتے پھرتے ہو اور
بڑے بڑے محل تعمیر کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (یہیں)
رہو گے اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی
سے ہاتھ ڈالتے ہو تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت
کرو اور اس سے ڈرو جس نے تمھاری ان چیزوں
سے مدد کی جنھیں تم خوب جانتے ہو (اچھا سنو) اس
نے تمھاری چار پایوں اور لڑکے بالوں اور باغوں
اور چشموں سے مدد کی میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے
(سخت) روز کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ وہ لوگ
کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نصیحت نہ کرو ہمارے
واسطے (سب) برابر ہے یہ (ڈراوا) تو بس اگلے لوگوں
کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب (وغیرہ) کیا نہیں
جائے گا۔ غرض ان لوگوں نے ہودؑ کو جھٹلایا تو ہم
نے بھی ان کو ہلاک کر ڈالا۔ بے شک اس واقعے
میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے
ایمان لانے والے بھی نہ تھے" چوبیسویں پارے میں
سورہ حٰم السجدۃ کی تیرھویں آیت سے
سولھویں آیت تک یہ ذکر یوں ہے۔

"پس اگر اس پر بھی) یہ کفار (منھ پھیریں تو (اے
رسولؐ) کہہ دو کہ میں تم کو ایسی بجلی گرنے (کے عذاب)
سے ڈراتا ہوں جیسی قوم عاد و ثمود کی بجلی کی کڑک
کہ جب ان کے پاس ان کے آگے سے اور پیچھے سے پیغمبر
(یہ خبر لے کر) آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے نازل
کرتا اور جو (باتیں) دے کر تم لوگ بھیجے گئے ہو ہم تو
اسے نہیں مانتے۔ تو عاد ناحق روئے زمین میں
غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کے قوت
میں کون ہے کیا ان لوگوں نے اتنا بھی نہ غور کیا کہ خدا
جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے قوت میں کہیں
بڑھ کے ہے۔ غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار
ہی کرتے رہے تو ہم نے بھی (ان کے) نحوست کے
دنوں میں ان پر بڑی زوروں کی آندھی چلائی
تاکہ دنیا کی زندگی میں بھی ان کو رسوائی کے عذاب
کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اور
زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا ہی اور (پھر) ان کو
کہیں سے مدد نہ ملے گی" چھبیسویں پارے میں سورہ
الاحقاف کی اکیسویں آیت سے چھبیسویں آیت
یہ قصہ یوں مذکور ہے۔

"اور (اے رسول) تم عاد کے بھائی (ہودؑ)
کو یاد کرو جب انھوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف
میں ڈرایا اور ان کے پہلے اور ان کے بعد بھی بہت
سے ڈرانے والے پیغمبر گزر چکے تھے (اور ہودؑ نے اپنی
قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

کیونکہ تمھارے بارے میں ایک بڑے سخت دن کے
عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تم ہمارے پاس
اس لیے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو
اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کی تم ہمیں دھمکی دیتے ہو
لے آؤ۔ ہودؑ نے کہا (اس کا) علم تو بس خدا کے
پاس ہے اور میں جو (احکام دے کے) بھیجا گیا ہوں
وہ تمھیں پہنچائے دیتا ہوں مگر تم کو دیکھتا ہوں کہ تم
جاہل لوگ ہو۔ تو جب ان لوگوں نے اس (عذاب)
کو دیکھا کہ بادل کی طرح ان کے میدانوں کی طرف
اُمڈا آرہا ہے تو کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم پر برس
کر رہے گا (نہیں) بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کی
تم جلدی مچا رہے تھے (یعنی) وہ آندھی ہے جس میں
دردناک عذاب بھرا ہے جو اپنے پروردگار کے
حکم سے ہر چیز کو تباہ و برباد کر دے گی تو وہ ایسے
(تباہ) ہوئے کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر ہی
نہیں آتا تھا۔ ہم گنہ گار لوگوں کو یوں ہی سزا
دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو ایسے کاموں
میں مقدور دیے تھے جن میں تمھیں (کچھ بھی) مقدور
نہیں دیا اور انھیں کان اور آنکھ اور دل (سب
کچھ دیے تھے) تو چونکہ وہ لوگ خدا کی آیتوں سے
انکار کرنے لگے تو نہ ان کے کان ہی کچھ کام آئے
اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس
(عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑایا کرتے تھے اس
نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا۔" ستائیسویں پارے
میں سورہ الذٰریٰت کی چالیسویں آیت میں ہے
" اور عاد کی قوم (کے حال) میں بھی نشانی
ہے جب ہم نے ان پر ایک بے برکت آندھی (ریح
عقیم) چلائی کہ جس چیز پر چلتی اس کو بوسیدہ
ہڈی کی طرح ریزہ ریزہ کیے بغیر نہ چھوڑتی تھی

ستائیسویں پارے میں سورہ النجم کی پچاسویں
آیت میں ہے۔
اور یہ کہ اسی نے پہلے (قوم) عاد کو ہلاک کیا۔
ستائیسویں پارے میں سورۂ القمر کی اٹھارویں
آیت سے اکیسویں آیت تک یوں ہے:-
"عاد (کی قوم) نے (اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا
تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا تھا۔ ان
پر ہم نے بہت سخت منحوس دن میں بڑے زناٹے
کی آندھی چلائی جو لوگوں کو (اپنی جگہ سے) اس
طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں
کے تنے ہیں تو (ان کو) میرا عذاب اور ڈرانا
کیسا تھا۔" انتیسویں پارے میں سورہ الحاقۃ
کی پہلی آیت سے آٹھویں آیت تک یوں ہے:-
"سچ مچ ہونے والی (قیامت) وہ سچ مچ
ہونے والی کیا چیز ہے اور تمھیں کیا معلوم کہ وہ
سچ مچ ہونے والی کیا ہے (وہی) کھڑکھڑانے
والی (جس) کو عاد و ثمود نے جھٹلایا غرض ثمود
تو چنگھاڑ سے ہلاک کر دیے گئے۔ رہے عاد
تو وہ بہت شدید تیز آندھی سے ہلاک کر دیے
گئے۔ خدا نے سات رات اور آٹھ دن لگاتار
ان پر چلایا تو لوگوں کو اس طرح ڈھے (مرے)
پڑے دیکھتا کہ گویا وہ کھجوروں کے کھوکھلے تنے
ہیں تو کیا ان میں سے کسی کو بھی بچا کھچا دیکھتا ہے؟"
(کلام اللہ ترجمہ فرمان علی اعلی اللہ مقامہ)

**عاد** (بفتحہ) حضرت نوح کی پانچویں پشت میں ایک
شخص کا نام جس کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ عاد بن
عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام
عربی، مذکر، رائج۔
**قولِ فیصل**۔ ان عاد کی اولاد عادِ ارم
کہلاتی ہے۔ جیسا کہ مولانا سید فرمان علی صاحب قبلہ
مرحوم تفسیر میں لکھتے ہیں:- "عاد اولیٰ حضرت ہود
کی قوم تھی جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ
عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر سورہ والفجر
میں ہے:"
عاد کے دو بیٹے تھے شدید و شدّاد اور
دونوں بادشاہ تھے۔ جب شدید مر گیا تو سب
ملکوں کا بادشاہ شداد ہی قرار پایا اور اس
نے اتنی ترقی کی کہ تمام دنیا کا بادشاہ ہو گیا اور
چار سو بادشاہ اس کے ماتحت و خراج گزار تھے
آخر اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس وقت کے
پیغمبر ہودؑ جب اسکی ہدایت کو آئے تو اس نے کہا ایمان لانیکا فائدہ پیغمبر
کہا خدا تجھے بہشت دیگا اسنے پوچھا بہشت میں کیا ہے پیغمبر نے اسکی کیفیت
بیان کی تو اس نے کہا ایسا میں خود بنا سکتا ہوں
غرض اس نے ایک معتدل آب و ہوا کی زمین تجویز
کر کے بہشت بنوانا شروع کیا ایک لاکھ مزدور
اس میں کام کرتے تھے اور تمام بادشاہان
دنیا کے پاس جو کچھ جواہرات سونا چاندی تھی سب
منگوائی اور سو برس میں وہ باغ تیار ہوا تو
اس کا نام اپنے دادا کے نام پر ارم رکھا اس
باغ کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں کی
تھیں، اس کے کنگوروں میں موتی یاقوت اور
ہیرے جڑے تھے، اس کی زمین مشک و عنبر کی تھی اس
میں ایک ہزار محل تھے، اس کے گرداگرد ہزار
بالاخانے ہزار ایوان تھے۔ ہر مکان کے سامنے
ایک درخت تھا جس کی ڈالیں سونے کی،
پتے زبرجد کے، خوشے موتیوں کے تھے۔ غرض
جب یہ باغ ہر طرح تیار ہو گیا تو شداد مع
حشم و خدم اس کو دیکھنے چلا جب قریب

دروازے کے پہنچا تو ایک شدید چیخ کی آواز سنی
اور دیکھا تو ایک خوفناک صورت نظر آئی پوچھنے
پر معلوم ہوا کہ ملک الموت ہیں اور اس کی روح
قبض کرنے آئے ہیں۔ اس نے کہا اتنی مہلت دو
کہ باغ کو دیکھ لوں۔ ملک الموت نے کہا اجازت
نہیں غرض ایک پاؤں چوکھٹ کے اندر اور
ایک باہر تھا کہ اس کی روح قبض ہوئی اور
باغ اسی وقت لوگوں کی نظروں سے غائب
ہوگیا۔

**عادات** :- عادت کی جمع، خصلتیں، عربی
مذکر، فصیح، رائج۔

**قول فیصل**۔ دہلی میں مونث ہو جیسے "میری
تم میری عادات کو بھول گئے"۔ ماہ مبارک رمضان
میں کبھی مسجد کی تراویح ناغہ ہوئی ہو" (مودعبدی)
جب اطوار کے ساتھ مل کے یہ لفظ آتا ہو یعنی عادات و
اطوار کہتے ہیں تو مذکر بولتے ہیں جیسے "دیکھنے کے
قابل یہ امر ہے کہ ہونہار نوجوان نے اپنے .....
عادات و اطوار ..... سے ایسے ہی نقش بادشاہ
کے دل پر بٹھائے ہوں گے" (دربار اکبری)

**عاد اعظم** :- یعقوم علیہ اعظم، وہ بڑے سے
بڑا عدد جو دو یا دو سے زیادہ عددوں کو پورا پورا
تقسیم کر دے۔ عربی، مذکر، اصطلاح علم الحساب۔

**عادت** :- خو، خصلت، عربی، مونث،
فصیح، رائج۔

نہ دم شرم تبسم سے لب اس کے خوگر
نہ تغافل سے ان آنکھوں کو نگہ کی عادت — ذوق

عادت میں یہ رنگ اگر رچے گا
شرم و ذلت سے تو بچے گا — صفی

ہرگز ہوتی ہے خصلت اس سے
منتقل ہوتی ہے عادت اس سے — مرزا رسوا

**عادت** (۱) :- خو، خصلت، عربی، مونث، فصیح
رائج۔

سینے میں ایک دم بھی ٹھہرتا نہیں ہے دل
عادت اس آئینے کو جلائے وطن کی ہے — امیر

**قول فیصل**۔ اس کی اردو جمع عادتیں اور عادتوں ہے

ناپاک قبیح عادتوں پر
تلی عظمت سے ہیں مظفر — صفی لکھنوی

**عادت** (۲) :- طبیعت، مزاج، عربی لفظ فصیح
رائج۔

عادت میں یہ رنگ اگر رچے گا
شرم و ذلت سے تو بچے گا — صفی

**عادت** (۳) :- خاصہ، خاصیت، عربی، مونث
(فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے
فارسی میں اس کے ایک معنی ہیں رسم و آئین وہ بھی
اردو میں رائج نہیں۔

**عادت** (۴) :- چال چلن، طور طریقہ اردو، فصیح رائج

**محل صرف**۔ یہ تمھاری کون سی عادت ہے کہ بلاوجہ
بچوں کو ستاتے ہو۔

**عادت** (۵) :- کسی چیز کے مسلسل استعمال سے اس کی
لت پڑ جانا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج

**محل صرف**۔ شراب کی قبیح عادت نے اس کو بہت
کم عمری کے عالم میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

**عادۃً** :- عادت سے، معمولاً، بطور عادت
عربی، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ ممکن ہو کہ بھیڑیا گو سفند وغیرہ کو نہ مارے
گر عادۃً یہ بات محال ہو۔ (بحر الفصاحت ص۹۶)

**عادت بدلنا** :- خراب عادت کی جگہ اچھی
عادت ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ نصوح کی عادت بدلی تو لوگوں کی
مدارات بھی اسی کے ساتھ بدل گئی جو پہلے ڈرتے تھے
وہ اب اس کا ادب ملحوظ رکھتے، جن کو وحشت و نفرت
تھی وہ اب اس کے ساتھ انس و محبت کرتے (توبۃ النصوح)

**عادت بگاڑنا** :- (متعدی) عادت خراب کرنا
کسی ایسی چیز کا عادی بنانا جس کے نہ ملنے پر تکلیف ہو
اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تو نے دیدے کے آنچے عادت بگاڑ دی
دل مانتا نہیں کہ رہوں بے خطا کیے — داغ

**محل صرف**۔ عادتوں کا درست رکھنا ضروری ہو۔ اگر
تم کو خدا نے نوکر چاکر بھی دیے ہوں لیکن تم کو اپنی
عادت نہیں بگاڑنی چاہیے۔ (مرآۃ العروس)

**عادت بگڑنا** :- (لازم) عادت خراب ہونا
اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ جب تک ریاستیں رہیں خوب عیش کیے
خوب عادتیں بگڑیں اب ریاستیں ختم ہو گئیں تو
وہ بگڑی ہوئی عادتیں قدم قدم پر تکلیف دیتی
ہیں۔

**عادت پڑنا** :- خو ہو جانا، عادت میں داخل
ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اس شفقت کی کیوں پڑے عادت
نہیں اہل تعشق ور و [illegible] یت در اہل قلم — ناسخ

جفا اٹھانے کی عادت پڑے تو کیونکر جائے
ستم سہے گر اتنے کہاں کہ جی بھر جائے
(مولانا سید سبط حسن صاحب قبلہ فاطر لکھنوی)

**قول فیصل**۔ اس کی تکمیلی صورت 'عادت پڑنا'
نسبتاً زبانوں پر زیادہ ہے۔

جو در دیکھ دیر تک رہے گا

کرے گا خود اعتدال پیدا
پڑ جائے گی رفتہ رفتہ عادت
بیکار ہے اس کی پھر شکایت (صفی)

جس نے پوچھا حال دل اک آہ بھر کر رو دیے
پڑ گئی ہر بات میں رونے کی عادت کیا کہیں
(شوکت بگرامی شاگرد امیر)

**عادت چھڑانا**:- عادت ترک کروانا - اردو صرف فصیح، رائج -

محل صرف - اب دوہری مشکلیں ہیں اول یہ کہ رنگین استعارات اور مبالغے کے خیالات گویا تکیہ کلام کے زبانوں پر چڑھ گئے ہیں یہ عادت چھڑانی چاہیے (آب حیات)

**عادت چھوٹنا**:- عادت کا ترک ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

اب تجرّد ہے رات دن مجھ کو
عادت آہ و نالہ چھوٹ گئی (عزیز لکھنوی)

**عادت چھوڑنا**:- عادت ترک کرنا - اردو صرف فصیح، رائج -

وہ بولا میں نے چھوڑی عادت مے
علاوہ اس کے جو جو معصیت ہے (مصباح الفصاحت)

**عادت درست ہونا**:- عادت اچھی ہونا، خراب عادت کا اچھی عادت سے بدل جانا - اردو صرف فصیح، رائج -

محل صرف - اچھی صحبت میں بیٹھو تو عادت درست ہو۔ (محمد اسمٰعیل - اردو زبان کی پہلی کتاب)

قول فیصل - بصیغہ جمع عادتوں کا درست ہو جانا بھی فصیح و رائج ہے - جیسے - خالہ کے گھر رہ کر نعیمہ کی عادتوں کا خود بخود درست ہو جانا عمدہ مثال ہے اس کی کہ صحبت سے بڑھ کر تعلیم کا کوئی اچھا طریقہ نہیں۔ (توبۃ النصوح)

**عادت دینا**:- خو عطا کرنا - اردو صرف قلیل الاستعمال -

دیکھ تو اس حکیم کی قدرت
جس نے حیوان کو یہ دی عادت (ناسخ دراج نظم)

**عادت ڈالنا**:- عادت میں داخل کرنا - اردو صرف، فصیح، رائج -

رہے ہیں وصل میں برسوں ہم اس کروٹ وہ اس کروٹ
جدا رہنے کی عادت مشکلوں سے ہم نے ڈالی ہے
(امیر مینائی)

**عادت رکھنا**:- عادی ہونا - اردو صرف، قلیل الاستعمال -

عادت ہی نہیں رکھتے ہم صبر و قناعت کی
افلاس کی شدت سے یہ حد ہے وقاحت کی (صفی)

**عادت سے مجبور ہونا**:- بغیر دخل دیے نہ رہا جانا، انسان جس شے کا عادی ہو بغیر اس کے چارہ نہ ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - لاکھ روکو ٹوکو مگر وہ ہر بات میں بولیں گے ضرور کیونکہ وہ اپنی عادت سے مجبور ہیں -

کام لیں کس طرح مروت سے
ہیں وہ مجبور اپنی عادت سے (انور)

**عادت طبیعت ثانیہ ہے**:- آدمی کی عادت اس کی دوسری طبیعت بن جاتی ہے - اردو مقولہ، فصیح، رائج -

قول فیصل - یہ مقولہ عربی کے اس مقولے کا ترجمہ ہے - اَلْعَادَۃُ کَالطَّبِیْعَۃِ الثَّانِیَۃِ

**عادت کا بگاڑ**:- عادت کی خرابی - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - آپ اٹھ کر پانی نہ پینا ..... اعدی بن کر بیٹھے رہنا نامناسب بات ہو اور عادت کے بگاڑ کی نشانی ہو - (مرآۃ العروس)

**عادت کرنا**:- کسی بات کا خوگر ہو جانا، شعار بنانا - اردو صرف، دلی کی زبان -

کھینچا رنج و تعب کا دستو عادت کرد
تب کسی نا آشنا کے مہرے الفت کرد (میر)

**عادت میں داخل ہونا**:- کسی بات کی عادت ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

محل صرف - سلام کرنا میری عادت میں داخل ہے کوئی بزرگ سامنے سے گزرے گا تو ہاتھ ضرور اٹھ جائے گا -

**عادت نہ ہونا**:- خو نہ ہونا - اردو صرف فصیح، رائج -

کہ نہ تھی ان کو ان کی کچھ حاجت
گوشت کے کھانے کی نہیں عادت (ناسخ دراج نظم ص۳۲)

**عادت ہونا**:[1]- کسی کام کو مسلسل انجام دیتے دیتے اس کا خوگر ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

ان سب سے بچے شاید تو بھیک ہو عادت
شیطان مجسم ہیں لاحول ولا قوت (صفی)

قول فیصل - اس کی تکمیلی صورت عادت ہونا بھی رائج و مستعمل ہے -

اب اگر تخفیف ہوتی ہے تو گھبراتا ہوں میں
درد دل اتنے دنوں سے ہو کر عادت ہو گئی (تعشق)

**عادت ہونا**:[2]- کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ، خو ہونا - اردو صرف، فصیح، رائج -

ع انھیں بگڑنے کی عادت نہیں منانے کی (ظالم)

قول فیصل - ان کو یا انھیں کے بجائے ان میں یا کسی اسم کے ساتھ میں کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں -

مارتا ہے جس کو کر دیتا ہے کام اس کا تمام
نیم جاں رکھنے کی عادت میرے قاتل میں نہیں (رند)

**عَادِل** :- ظالم کی ضد، منصف، انصاف کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

سرود عادل کی جانب فوج سے آیا جو تیر
تولنے کو صبر کے جوہر ترازو ہو گیا — تعشق

**عادل** :- فاسق کی ضد جس کی گواہی شرع میں معتبر ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- پیش نماز کو عادل ہونا ضروری ہے۔

قول فیصل :- اردو میں اس کا تثنیہ عادلین بھی رائج ہے جیسے شاہدین عادلین

**عادی** :- خوگر، وہ شخص جسے کسی امر کی عادت پڑ گئی ہو۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ع عادی ہیں کئی وقت طہارت کے نمازی — نسیم

پسندیدہ افعال کے تم ہو عادی
ہو رہروانِ ضلالت کے ہادی — عزیز لکھنوی

قول فیصل :- یہ لفظ عربی لغات میں نہیں ہے ہندوستانی فارسی دانوں نے بنا لیا ہے فارسی میں قاآنی نے معنی اس چیز کے جس کی عادت پڑ گئی ہو استعمال کیا۔
"خادم از ہیں معنی غافل کہ این سخن عادی است"

**عَار** :- ننگ، غیرت، شرم، دشنام خبیث۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے
داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے — داغ

قول فیصل :- شعرا نے مذکر بھی استعمال کیا ہے۔

جمیل کیا ہی ہٹ پہ تھا علاج سے عار
کراہنے کی صدا اب تو دور جانے لگی — جمیل مظہری

**عار اٹھنا** :- گالی کی برداشت ہونا، کلام سخت کی برداشت ہونا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

بات کب ناگوار اٹھتی ہے
داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے — داغ

**عار آنا** :- شرم آنا، لاج آنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

غضب ہے اس ستم گر پر دل امیدوار آئے
کرم سے جس کو نفرت ہو وفا سے جس کو عار آئے — داغ

عار آتی ہی نہیں اب زہر بھی دیتے ہوئے
پہلے دیتے تھے بنا کر پان ہنستے بولتے — داغ

**عار رکھنا** :- پرہیز رکھنا، نفرت کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جو ہیں اشخاص نیک اور ابرار
حب دنیا سے رکھتے ہیں وہ عار — (سراج نظم)

**عار سمجھنا** :- عیب سمجھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

مفلس جو مرے شرکت، ہم عار سمجھتے ہیں
میت کا اٹھانا تک اک بار سمجھتے ہیں — مصحفی

محل صرف :- اپنے ہاتھوں سے کام کرنا آدمی عار نہ سمجھے۔ (نجات الخش)

**عار لینا** :- بدنامی لینا، بدنام ملامت بننا، ذلت و خواری کا سزاوار بننا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

برائے شوکت دنیا نہ لیجو عار دیں زاہد
سمجھیو شوکت العقرب کو بہتر ایسی شوکت سے — ذوق

**عارِض** :- (بکسر سوم) رخسارہ، گال۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم کشتۂ سیلاب ہیں، ہم صورت سیماب ہیں
اک دیدۂ پر آب ہیں، آنسو ہیں عارض پر رواں — عزیز لکھنوی

ہے اس صباحت کو کیا بتاؤں نمونہ صبح بہشت کا ہے
خدا کی قدرت ہے تیرا عارض پھر اس کو جو کچھ کہو بجا ہے
(شاد عظیم آبادی)

قول فیصل :- صاحب لطائف نے اس معنی میں بفتح سوم لکھا ہے جو زبانوں پر نہیں ہے۔

**عارض** :- پیش آنے والا، لاحق ہونے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شک دل میں کبھی نہ ہوگا عارض
داناؤں سے ہوگا وہ معارض — مصحفی

قول فیصل :- درد عارض ہونا، مرض عارض ہونا وغیرہ صورتوں سے بولتے ہیں جیسے عورت کو جب درد زہ عارض ہوتا ہے تو موت کا مزہ آجاتا ہے:

**عارض** :- فوج کی موجودات لینے والا، سپہ سالار، بخشی فوج، عربی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

**عارض کرنا** :- طاری کرنا، لاحق کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال

بس اسی طور سے خدائے کریم
آفت تازہ و بلائے الیم — ناسخ
عارض جسم و مال کرتا ہے (سراج نظم)
خیریت پہ مآل کرتا ہے

**عارِضہ** :- (بکسر سوم) بیماری، مرض۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کرے ادھر کو سرایت نہ عارضہ دل کا
بہت قریب جگر سے ہے فاصلہ دل کا — رند

قول فیصل :- اس کی اردو جمع عارضے اور اپنے محل پر 'عارضوں' ہے۔

نہیں کر سکتے عارضے مختل — ناسخ
نہیں ہو سکتا ہلنے سے بھی خلل — (سراج نظم)

**عارضہ لاحق ہونا** :- مرض لگنا، بیماری ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

لاحق ہوا تھا عارضہ تپ کا بھی بھلے کو
تم رہتے نہ کوٹھے اے بنیر اپنے گلے کو — خلیق

**عارض ہونا** :- ظاہر ہونا، پیش آنا، نمودار ہونا، پیدا ہونا، لاحق ہونا۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ بیگم کو جب درد زہ عارض ہوتا ہو مچھلی کی طرح تڑپتی ہیں۔

جو حماقت سے یوں کسی نے کہا
عارض مال و تن نہ ہو جو بلا
کون اس سے فساد برپا ہو
کیا مزا اس سے آدمی کا ہو (سراج نظم)

**عارضی** ۱ ۔ (عربی، یائے مشدد۔ لاحق ہونے والا) اصلی کے برعکس، اتفاقی، نقلی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں برتتے۔

**عارضی** ۲ ۔ چند روزہ، اتفاقیہ، مستعار، وقتی، غیر مستقل۔ عربی، بلفظ، فصیح، رائج۔

کاکلوں سے عارضی اس کا شباب آیا نظر
گھونگھر والے حسن رخ پا بہ رکاب آیا نظر (شوق قدوائی)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے
"وہ کیا شستہ و رفتہ و معتقد (شرک) ہے۔ اگر صفائے عارض تاباں سے خال دیکھئے تو ناروا ہے۔ وہ عارضی ہے اس کو قیام ہے۔" (فسانۂ حیرت)

**عارضے میں مبتلا ہونا** ۔ بیمار ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تھی جوش خوں کے عارضے میں مبتلا شفق
نکلا وہ صبح آیا لیے نشتر و طبق (دبیر)

**عارف** ۱ ۔ واقف، جاننے والا، پہچاننے والا، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو ان دونوں کے رتبے سے ہو عارف
مری تقریر کی تہ سے ہو واقف (سراج المضامین)

**عارف** ۲ ۔ صاحب معرفت، خدا شناس، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

اساتذہ بھی وہ عارف جو اپنے وقت کے تھے
غرض کچھ اور نہ تھی جن کی معرفت کے سوا (شاد عظیم آبادی)

قول فیصل۔ اس کی عربی جمع عارفین و عرفا، فارسی جمع عارفاں اور اردو جمع عارفوں مستعمل ہے۔

نگاہے دل عارفاں جائے خشت
ہوئی حرف تحریر میں سرنوشت (بے نظیر وارثی)

پوچھا ہو عارفوں سے جو ہم نے مکان یار
آنکھوں کو بند کرکے ہو دل کا پتا دیا (آتش)

**عارف** ۳ ۔ مشہور مرثیہ گو میر علی محمد خلف سید محمد حیدر صاحب علیین لکھنوی کا تخلص۔ آپ میر نفیس کے حقیقی نواسے تھے۔ فنی اعتبار سے آپ ایک ذی استعداد اور منتقی شاعر تھے فارسی پر کافی عبور تھا درسیات میں اپنے زمانے کے مستند اہل علم ملا طاہر اور خواجہ عزیز الدین کے شاگرد تھے۔ فنی تکمیل اپنے نانا میر نفیس سے کی۔ آپ طبیب بھی تھے۔ مجربات کی ایک ضخیم قلمی کتاب موجود ہے۔ عارف مرحوم کی چھ لڑکیاں اور تین فرزند سید ظفر حسین عرف بالجعفر فائق، سید محمد ہادی صاحب لائق، سید یوسف حسین صاحب شائق خداوند عالم نے عطا فرمائے۔ مرحوم کے چوبیس مرثیے اور سلام و رباعیات تو بکثرت ہیں اور غزلیات کا دیوان بھی ہے جو آپ کے فرزند لائق صاحب کے پاس موجود ہے سنہ ولادت [illegible] ہے تاریخ وفات ۳ ذی الحجہ [illegible] بروز پنجشنبہ بوقت عصر بعارضۂ ضعف قلب انتقال فرمایا اور مقبرۂ [illegible] میں دفن ہوئے۔

**عارفانہ** ۱ ۔ عارف سے منسوب، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

چشم بد دور خسروانہ شکوہ
وحش اللہ عارفانہ کلام (غالب)

قول فیصل۔ کرنا کے ساتھ اس کو صرف کیا ہے۔

دیکھ کلام شاد کا شعر کا حسن سمجھ
جاگ کے کر شبیں بسر ذکر کو عارفانہ کر (شاد عظیم آبادی)

**عارفانہ** ۲ ۔ عارف کی طرح، عارف کی نظر سے، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تجلی کو جو دیکھا عارفانہ
تھا دل کی زباں پہ یہ ترانہ (صفی لکھنوی)

**عارف باللہ** ۔ خدا شناس، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نظر۔ یہ شخص جو دعوی معرفت کرتا ہے اگر عارف باللہ ہوتا تو اشتعال میں آکے دشمن سے جنگ نہ کرتا اس لیے کہ جنگ جوئی منافی معرفت ہے۔ (انہار اللطافت ترجمہ)

**عار کرنا** ۔ احتراز کرنا، اجتناب کرنا، گریز کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تم تو کب آتے تھے لیکن موت بھی آتی نہیں
آپ کی آزردگی سے ہم سے کی عار کی (نسیم دہلوی)

**عار ہونا** ۔ نفرت ہونا، پرہیز ہونا، احتراز ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جنجوں سے عار تھی ہم کو سو ہم سے عار کرتے ہیں (میر)

**عاری** ۱ ۔ ننگا، برہنہ، خالی، عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

نظم کیا نثر سے بھی زنگ سے عاری رہے ہم
بوستاں کیا، نہ ہوئی ختم گلستاں اب تک (رشک)

(فقرہ) زید عقل سے عاری ہے۔

**عاری** ۲ ۔ قاصر، عاجز، ناچار، دل برداشتہ، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

حواس اڑے ہوئے تھے جان سے بھی عاری تھے
بندھی تھیں ہچکیاں آنکھوں سے اشک جاری تھے (عشق)

**عاری** ۳ ۔ سیدھی سادی نثر جو مقفٰی ہو نہ مسجع، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل نظر۔ نقیر اس باب میں متعصب ہے اور وزن

کی دو بیتوں میں قافیہ والی کو رباعی نہ کہئیے گا نثر عاری نہ قافیہ نہ وزن نثر مسجع قافیہ موجود، وزن مفقود، مگر اس میں ترجیع کی رعایت ضرور ہے۔ (محمود منیری)

**عاری آجانا**: تنگ آجانا، تھک جانا، عاجز آجانا، دق ہوجانا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف۔ ہم بجھاتے بجھاتے عاری آگئے مگر تم نہیں مانتے۔ (امیر اللغات)

**عاریت**: (بکسر سوم و فتح چہارم) ادھار، قرض، مستعار، مانگے کی چیز۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

تباں تنگ دل سے عاریت لے کر سویدا کی
برائے استلام اک سنگ اسود بھی لگا دیجئے — ناظم لکھنوی

**قول فیصل**۔ عربی میں بہ تشدید چہارم مفتوح (عاریّت) بھی ہے۔ صراح میں ہے کہ یہ لفظ عار سے منسوب ہے۔ کیونکہ کوئی چیز کسی سے مانگنا موجب ننگ و عار ہے۔ فارسی اور اردو میں بغیر تشدید مستعمل ہے۔

**عاریت**: اصطلاح فقہ میں عاریت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اپنا مال دے کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور مال کا مالک اس کے عوض میں کوئی چیز طلب بھی نہ کرے۔ عربی، اصطلاح فقہ شیعہ۔

**قول فیصل**۔ عاریت کے احکام یہ ہیں۔

(۱) عاریت دینے میں صیغہ کا پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ مثلاً کوئی شخص کسی کو عاریت کے طور پر لباس دے اور لینے والا اسی نیت سے لے تو بھی عاریت درست ہوگی۔

(۲) غصبی مال کا عاریت دینا تبھی صحیح ہوگا جب مال کا مالک اس پر راضی ہو۔ اسی طرح جو مال عاریت دینے والے کی ملکیت ہو مگر اس نے وہ مال دوسرے کو استعمال کے لئے دے رکھا ہو مثلاً کسی کو کرایہ پر دے دیا ہو تو کرایہ پر دیئے ہوئے مال کو عاریت دینا اسی وقت درست ہوگا جب کہ کرایہ دار عاریت دینے پر راضی ہو جائے۔

(۳) جس مال سے فائدہ اٹھانے کا حق کسی کو حاصل ہو مثلاً کرایہ پر اس مال کو لیا ہو تو کرایہ دار اپنے علاوہ دوسرے کو یہ مال عاریت دے سکتا ہے جب کہ عاریت لینے والا شخص قابل اعتماد ہو بشرطیکہ مال کے مالک نے کرایہ پر دیتے وقت یہ شرط نہ کی ہو کہ صرف کرایہ دار اسے استعمال کر سکتا ہے ورنہ اس شرط کی صورت میں دوسرے کو عاریت دینا درست نہ ہوگا۔

(۴) دیوانہ یا بچہ اگر اپنے مال کو عاریت پر دے تو عاریت درست نہ ہوگی۔ البتہ اگر بچہ کا ولی بچہ کے مال کو عاریت پر دینے میں صلاح سمجھتا ہو اور بچہ ولی کے کہنے کے مطابق مال کو عاریت لینے والے تک پہنچا دے تو کوئی حرج نہ ہوگا۔

(۵) اگر عاریت لینے والا عاریت والے مال کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرے اور نہ اس سے فائدہ اٹھانے میں بے اعتدالی برتے اور اتفاقاً مال ضائع ہو جائے تو عوض دینا واجب نہ ہوگا۔ البتہ اگر عاریت میں دیا جانے والا مال سونا یا چاندی ہو یا کسی بھی مال کے عاریت دینے میں شرط کر لی گئی ہو کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض دینا ہوگا تو دونوں صورتوں میں عوض دینا ہوگا۔

(۶) اگر سونا یا چاندی عاریت دے اور طے ہو جائے کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض نہ دینا ہوگا تو ضائع ہونے کی صورت میں عوض دینا ضروری نہ ہوگا۔

(۷) اگر عاریت دینے والا مر جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ مال کو اس کے وارثوں کے حوالے کر دے۔

(۸) اگر عاریت دینے والا شرعاً اپنے مال پر تصرف کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً دیوانہ ہو جائے تو عاریت لینے والے کا فرض ہے کہ مال کو دیوانہ کے ولی کے حوالہ کر دے۔

(۹) عاریت دینے والا ہر وقت اپنا مال واپس لے سکتا ہے۔ اسی طرح عاریت لینے والا بھی ہر وقت مال واپس کر سکتا ہے۔

(۱۰) جس مال کا استعمال حرام ہو مثلاً سونے چاندی کے برتن۔ ایسے مال کو عاریت دینا باطل ہے۔

(۱۱) گوسفند کا عاریت دینا تاکہ اس کے دودھ اور اون سے فائدہ حاصل کیا جائے یا نر جانور کا عاریت دینا تاکہ اس سے نسل حاصل کی جائے درست ہے۔

(۱۲) اگر عاریت لینے والا مال کو اس کے مالک یا مالک کے وکیل یا ولی کے حوالے کر دے اور اس کے بعد مال ضائع ہو جائے تو عاریت لینے والا عوض دینے کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ البتہ اگر مال کے مالک یا اس کے وکیل یا ولی کی اجازت کے بغیر مال کو ایسی جگہ لے جائے جہاں مال کا مالک عموماً اس مال کو لے جاتا تھا مثلاً گھوڑا اس اصطبل میں باندھ دے جسے مالک نے اس گھوڑے کے لئے بنایا تھا اور مال اس جگہ ضائع ہو جائے یا کوئی ضائع کر دے

تو عوض دینا ہوگا۔

(۱۳) اگر ایسا مال عاریت میں دے جس کے استعمال میں اس کا پاک ہونا ضروری ہو اور وہ چیز نجس ہو مثلاً کھانے کے لیے برتن دے تو جسے عاریت دے اس کو اس کا نجس ہونا تبلا دے۔

(۱۴) عاریت لینے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ عاریت لینے والے مال کو دوسرے کو کرایہ پر دے یا کسی دوسرے کو عاریت میں دے۔

(۱۵) اگر عاریت لینے والا مالک کی مرضی سے دوسرے کو وہ مال عاریت دے اور پہلا شخص جس نے عاریت میں اس مال کو لیا تھا مر جائے یا دیوانہ ہو جائے تو دوسرے شخص کا عاریت لینا باطل نہ ہوگا۔

(۱۶) اگر کسی نے غصبی مال عاریت میں دیا اور عاریت لینے والے کو اس کا غصبی ہونا معلوم ہو جائے تو وہ مال اس کے مالک کو واپس کرے گا عاریت دینے والے کو واپس نہ کرے گا۔

(۱۷) اگر عاریت لینے والا جانتا ہو کہ مال غصبی ہے اور اسے عاریت میں لے کر اس سے فائدہ اٹھائے اور مال اس کے پاس ضائع ہو جائے تو مال کا مالک عاریت لینے والے اور عاریت دینے والے (غاصب) دونوں سے اصل مال اور اس کے فائدہ کے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر مالک عاریت لینے والے سے عوض لے تو عاریت لینے والا عاریت دینے والے سے کسی مطالبہ کا حق دار نہ ہوگا۔

(۱۸) اگر عاریت لینے والا نہ جانتا ہو کہ مال غصبی ہے اور مال عاریت لینے والے کے پاس ضائع ہو جائے اور مال کا مالک اس سے عوض لے لے تو جو کچھ وہ صاحب مال کو دے اسے عاریت دینے والے سے لے سکتا ہے۔ البتہ اگر عاریت دیا جانے والا مال سونا یا چاندی ہو یا عاریت دینے میں شرط طے پا گئی ہو کہ ضائع ہونے کی صورت میں عوض دینا ہوگا ایسی صورت میں عاریت لینے والا مال کے مالک کو جو کچھ دے گا عاریت دینے والے سے اس کے عوض کچھ پانے کا حق دار نہ ہوگا۔

**عاریت لینا**:- قرض کے طور پر لینا، استعار لینا اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے فلک لوں گا زبان برق تجھ سے عاریت
وہ سنیں گے آج مجھ سے داستان اضطراب — ابن انباری

**عاریتاً (یا) عاریتہً**:- بطور قرض، تھوڑی مدت کے لیے۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

**محل نظر** - مجھ کو یہ کتاب عاریتہً دے دیجئے پڑھ کے آج ہی کے روز واپس کر دوں گا۔

**قول فیصل** - اس کا صرف لینا، دینا کے ساتھ ہے۔

**عاریت نامہ**:- اقرار نامہ، جو لی ہوئی چیز کے واپس کرنے کے واسطے لکھ دیا جائے۔ مذکر (نور اللغات)

**قول فیصل** - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**عاریتی**:- مستعار، مانگا ہوا، عارضی، چند روزہ اردو صفت قلیل الاستعمال

محتاج نہیں روشنی عاریتی کا
داغ اپنا ہی ہو شمع و چراغ لحد میں — آتش

دنیا ہے فقط سرائے فانی
یہ عاریتی ہے زندگانی — اختر (شاہ اودھ)

آ وہ کرنا مستی کو جائے کو جسم کے
ہشیار رہ یہ عاریتی ہو لباس پاس — جگر

**عاری ہونا**:- عاجز ہونا، اردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل نظر**:- ناخدا کی عقل عاری ہے۔ باد مخالف کی گرم بازاری ہے۔ (فسانۂ آزاد)

**عازم**:- قصد کرنے والا، ارادہ کرنے والا، عربی صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

**قول فیصل** - ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

عازم کوئے گل عذار ہوئے
جا کے اس شوخ سے دوچار ہوئے — مرزا رسوا

فرعونیوں سے آج ہو عازم مصاف کا
وارث جناب موسیٰ دریا شگاف کا — تعشق

**عاشر**:- (بکسر سوم) دسواں، شمار میں دسواں حصہ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عاشق**:- (بکسر سوم) بہت دوست رکھنے والا چاہنے والا، عشق کرنے والا، شیفتہ۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

وہ تو سویا کیے دیکھا کیے ہم حسن ان کا
کام کرتی رہی عاشق کی نظر ساری رات — لطافت

**قول فیصل** - اس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے

عاشق بھی تمہارا ہوں وفادار بھی ہوں میں
دو دعوے ہیں دونوں میں تمہیں جس کا یقیں ہو — بیخود دہلوی

عاشق گیسوئے رسا ہو گئے
مفت گرفتار بلا ہو گئے — امیر

اس کی عربی جمع عشاق و عاشقین، فارسی جمع عاشقان، اور اردو جمع عاشقوں ہے۔

حشر کو اللہ سے کہہ دیں گے رکھ ہم کو وہیں
کیا کریں جا کر جناں میں عاشقاں کوئے دوست — لطافت
(عاشقاں)

کبھی مد نظر گر عاشقوں کا قتل ہو تم کو
ہمیں بھی یاد رکھنا ہم بھی تم کو پیار کرتے ہیں — امیر
(عاشقوں)

**عاشق**:- پسند کرنے والا، دل سے قائل۔ عربی فصیح، رائج۔

جب تک بہار رہتی ہے رہتا ہے مست تو
عاشق ہیں میر ہم تو ترے عقل و ہوش کے — میر

**عاشق** ۱: محبت الٰہی میں غرق، عارف کامل۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اردو میں تنہا عاشق نہیں عاشق الٰہی عاشق رب وغیرہ ترکیبوں سے بولتے ہیں۔

**عاشق** ۲: بے فکر، بے پروا، غافل، مدہوش، دین و دنیا سے بے خبر، اردو صفت، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

**عاشق** ۳: وہ پرزہ جو گھنڈی کی طرح حلقے میں ڈالا جاتا ہے۔ بیٹی کی گھنڈی، ٹھپے کا وہ پرزہ جو اس کے حلقے میں ڈالا جائے۔ بیٹی کا نر۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

**عاشق** ۴: محمد مرتضیٰ عرف مرزا مچھو بیگ خلف مرزا اچھو بیگ کا تخلص۔ مولوی مصطفیٰ خاں صاحب مطبع مصطفوی کے داماد تھے اور نواب اصغر علی خاں نسیم دہلوی کے ارشد تلامذہ میں تھے۔ مشہور اردو اخبار "اودھ پنچ" کے نامی اور قابل نامہ نگار بھی تھے مرزا نظام الدین گورگانی کا بھی تخلص تھا جو شاہ عالم ثانی کے بیٹے تھے۔ ستار بھی بجاتے تھے۔

**عاشق** ۵: سید نواب میرزا ابن سید محمد میرزا انس شاگرد ناسخ کا تخلص۔ محمد میرزا انس کے پانچ بیٹوں میں یہ چوتھے بیٹے تھے ان کے سب سے بڑے بھائی میر عشق اور ان سے چھوٹے سید احمد میرزا صابر، ان سے چھوٹے تعشق تعشق سے چھوٹے یہ تھے ان سے چھوٹے ایک اور بھائی تھے جن کا تخلص تعشق تھا۔ انس مرحوم نے اپنے ایک شعر میں پانچوں بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔

تعشق، عشق و عاشق، صبر و صابر
یہ پانچوں تن غلام پنجتن ہیں — انس

عاشق مرثیے کہتے تھے اور مندرجہ بالا شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ مراثی بھی کرتے تھے۔ ان کا کلام محفوظ نہ رہ سکا اس لئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کن کن اصناف سخن میں انھوں نے طبع آزمائی کی تھی جوانی کے زمانے میں کربلا معلیٰ چلے گئے۔ وہیں انتقال فرمایا۔ شادی نہیں ہوسکی۔

**عاشقانہ** ۱: عشق انگیز، عاشق کے مطلب کا، عاشقوں کا سا۔ جیسے عاشقانہ طرز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

**عاشقانہ** ۲: عشق کے مضمون کا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

یوں مدعی حسد سے نہ دے داد تو نہ دے
آتش غزل یہ تونے کہی عاشقانہ کیا — آتش

**عاشق تن**: عاشق مزاج۔ عربی فارسی الفاظ صفت، متروک

**محل نظر**۔ تیرے عاشق تن کیا کہتے ہیں راجہ بہادر ری میرے قدم، جو تھے سب عشق باز موزوں طبع بولے۔

دیکھنا پہنیں ہے یا سکھپال ہو — (فسانۂ آزاد)

**عاشق زار**: عاشق غمگین، خستہ حال عاشق بہت زیادہ عاشق۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

یہ خود عاشق زار ہوگی مری
یقیناً گرفتار ہوگی مری — اختر (شاہ اودھ)

**عاشق مزاج**: حسن پرست، ہر حسین کو دیکھ کے اس پر عاشق ہو جانے والا۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جب دور چرخ اہل مصیبت سے باج لے
کیا نام عشق پھر کوئی عاشق مزاج لے — مصحفی

کیا خوب ہو جب اے دل خود بیں وہ ہوشمند
عاشق مزاج، پاک طبیعت، وفا پسند — تعشق

**عاشق مزاجی**: حسن پرستی۔ فارسی ترکیب مؤنث، فصیح، رائج۔

**محل نظر**۔ اماں تم بھی کیا آدمی ہو جب حسین کو دیکھا مر مٹے۔ تمھاری یہ عاشق مزاجی تمھیں کہیں کا نہ رکھے گی۔

**عاشق و معشوق** ۱: حبیب و محبوب، باہم ایک دوسرے کے بہت گہرے دوست۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

وحید عاشق و معشوق ہیں زمانے میں
یہ ناز کرنے میں یکتا وہ ناز اٹھانے میں — عشق

**عاشق و معشوق** ۲: فاعل و مفعول (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

**عاشق و معشوق** ۳: لازم و ملزوم (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**عاشق و معشوق** ۴: بیٹی کے وہ دونوں پرزے جن سے کمر کسی جاتی ہے۔ ٹھپے کا ایک حلقہ اور گھنڈی بیٹی کی نر مادین۔ اردو، متروک۔

غم فراق کے مارے ہوئے ہیں حسن پرست
وصال عاشق و معشوق ہو تو ڈاب بیاہ ہو — شعور لکھنوی

**عاشق و معشوق** ۵: دو مختلف رنگ کے نگینے جو ایک انگوٹھی میں ہوں۔ اردو، متروک۔

**عاشق ہونا**: کسی کو بہت زیادہ چاہنا، فریفتہ ہونا، والہ و شیدا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شفیق دیکھ لیا جب سے وہ ہوا عاشق
نظر فریب ہے تصویر میرے دلبر کی — نظم طباطبائی / شفیق

اس بت پہ گر خدا بھی ہو عاشق تو رشک آئے
ہر چند جانتا ہوں کہ وہ پاک باز ہے — ذوق

**عاشقی**: عاشق سے منسوب، محبت، فریفتگی عشق، چاہت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں

اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی — میر

تھا آسودہ ہونا عاشقی میں سخت مشکل ہو
کر ہے ایک دل تھا اب ہر اک رہ گیا دل آئے — عزیز لکھنوی

**عاشقی** :۔ شاباش، آفریں، مرحبا، کیا کہنا، بازاری کلمہ تحسین (آفریں)۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب کم نہیں برتے۔

**عاشقی خالہ جی کا گھر نہیں** :۔ عاشقی کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مشقت کا کام کرنا آسان نہیں ہے۔ اردو، مثل، تمثیل الاستعمال۔

محل نظر۔ شیخ مبارک ہمارے یہ سنتے ہی جان بحق تسلیم ہوئے۔۔۔ عاشقی خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ عشق بازی سربازی ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں عام طور سے نوکری کے لیے کہتے ہیں کہ نوکری خالہ جی کا گھر نہیں۔

**عاشقی و معشوقی** :۔ ایک دوسرے کو بہت چاہنا، باہم گہری دوستی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

محل نظر۔ زمانہ عجب نیرنگ ساز ہے دیکھو جو دوست عاشقی و معشوقی کے دعوے رکھتے تھے انھیں لڑا دیا۔ (دربار اکبری)

**عاشورہ** :۔ (واو معروف) ماہ محرم کی دسویں تاریخ، امام حسین علیہ السلام اور آپ کے اعوان و انصار کی شہادت کا دن۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

تپش ہر تھی عاشور کے دن قدر سوا
حر کی تھی جیسی جبیں، موجہ دریائے وفا — مودب

قول فیصل۔ عربی میں عشورا اور عاشورا بھی ہے اردو میں عشورا تو نہیں عاشور و عاشورا بکثرت رائج ہے۔ فارسی میں نیز اکثر آفریں نے عاشورہ بھی کہا ہے۔

کہ عاشورہ ماہی و عید دگراں چند — آفریں

اردو میں عاشورا کا رسم الخط عاشورہ رائج ہوگیا ہے جو اصولاً صحیح نہیں۔

**عاشور کا دن** :۔ دسویں محرم سے مراد ہوتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

تیغ قاتل سے رہے جو قتل کے دن بے نصیب
عید کے دن کو نہ کیوں عاشور کا وہ دن کہے — ذوق

**عاصِمہ** :۔ عاصم بمعنی عصمت دار کی تانیث، پارسا، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال۔

نکلی جو تھی تو بنت عنب عاصمہ ہی تھی
اب تو خراب ہو کے خرابات بھی گئی — میر

**عاصی** (۱) گنہگار، خطاکار، نافرمان، مجرم، قصوروار، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

گنہ گار خطا کی ہوں، عاصی ہوں میں
گرفتار دام معاصی ہوں میں — (مسائح الفضائل)

قول فیصل۔ اس کی فارسی جمع، عاصیاں اور اردو جمع 'عاصیوں' رائج ہے۔

شافع عاصیاں، بیان نشور
روشنی بخش ظلمت شب گور — (مثنوی بحر الفت) (عاصیاں)

شاہ دیں نے کربلا میں گھر لٹا یا سر دیا
عاصیوں کو نار دوزخ سے بچانے کے لیے — طیب (عاصیوں)

اپنے نام سے پہلے کسی مضمون یا خط وغیرہ کے آخر میں لکھنے کا رواج تھا اور کبھی کبھی، عاصی پر معاصی بھی لکھتے تھے لیکن اب اس کا رواج بہت کم ہوگیا ہے۔

**عاصی** (۲) (اصطلاح طب) وہ مرض جس پر سہل کی دوا اثر نہ کرے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**عاصی** (۳) اردو میں انکسار سے اپنے نام کے پہلے لکھتے ہیں اور ضمیر متکلم (میں نے) کے بجائے استعمال کرتے ہیں۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

محل نظر۔ اس عاصی نے پیشتر ہی عرض کردیا تھا کہ حضور مزید تشریف لائیں گے۔

قول فیصل۔ ترکیب کے ساتھ انھیں معنی میں عاصی پر معاصی بھی رائج ہے۔ جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

**عاصیِ خدا** :۔ خدا کا گنہگار۔ فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

کس لیے عاصی خدا ہوتے
ہے معاصی وہ بے خطا ہوتے — (سراج نظم)

**عاطِر** :۔ (بکسر سوم) عطر کو پسند کرنے والا عطر لگانے والا، خوشبو سے بسا ہوا، معطر، خوشبو دار۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے نیک نہاد، خیر اندیش، نیک نیت، مہربان، عالی ہمت، نیاض، معزز اور بزرگ بھی معنی لکھے ہیں۔ مثال میں عاطر کی ترکیب درج کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ معنی جو حسن صاحب نے دیے ہیں، مؤلف نور اللغات نے پاکیزہ و نفیس معنی لکھے ہیں اور وہی مثال پیش کی ہے جو مؤلف فرہنگ آصفیہ نے لکھی ہے۔ بہرحال اردو میں خاطر عاطر کی ترکیب سے زبانوں پر ہے جس کے معنی دل پاکیزہ ہی قرین قیاس ہیں لیکن عربی میں عاطر کے وہی معنی ہیں جو قول فیصل سے پہلے درج کیے جا چکے ہیں۔

**عاطِفت** :۔ (بکسر سوم و فتح چہارم) شفقت، نوازش، مہربانی، کرم، عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جینے کی بحث میں یہ سوسن کی دعا ہے
لونڈی کی طرف عاطفت آقا کی سوا ہو — مشتاق

قول فیصل۔ اس کا مادہ 'عطف' ہے۔ تنہا عاطفت کم، غلّ عاطفت، سایۂ عاطفت، دامن

عاطفت وغیرہ ترکیبوں کے ساتھ نسبتہً زیادہ رائج ہے۔

**عاطِل**:- (بکسر سوم) بیکار، ناکارہ۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

**قولِ فیصل** - رہنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رہتے احشائے جوت سب عاطِل
(رہنا) عل احشا کے ہوتے ہیں باطِل (سراج نظم) تاریخ

حق جو ماں باپ کے ہوں باطل ہوں
(ہونا) نکتیں ہیں جو اس میں عاطل ہوں"

**عافی**:- عفو کرنے والا، قصور معاف کرنے والا، گناہ بخشنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان، قلیل الاستعمال

عافیت مانگتا ہے عافی سے — تاریخ
صحتیں مانگتا ہو شافی سے (سراج نظم)

**عافِیَت**: (بکسر سوم و فتح چہارم) صحت، تندرستی، امن، خیریت، سکون و اطمینان، سلامتی، آرام۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

آسائش جاں حفاظت مال
ہر قسم کی عافیت بہر حال — مصحفی

ہوائے عافیت میں پرچم اقبال لہرائے
ترقی ہو زمانے کی طرح وہ دن خدا لائے — عزیز لکھنوی

**قولِ فیصل** - ترکیب کے ساتھ عافیت نصیب یعنی وہ شخص جو سلامتی اور امن میں ہو۔

گلپوش بلبلوں نے کیا مشہد عزیز
یہ عافیت نصیب شہید نگاہ ہے — عزیز

اس کے ایک معنی نیکی اور بھلائی بھی ہیں۔ مؤلف نور اللغات و صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھے ہیں۔

**عافیت پانا**:- آرام پانا، امن پانا، محفوظ رہنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال

ہے یہ رگہائے سخت میں حکمت
رکھتی ہیں وہ صلابت و طاقت
پتے بھٹنے سے عافیت پائیں
نہ وہ پژمردہ ہوں کمھلائیں (سراج نظم)

**عافیت تنگ کرنا**:- آسائش میں خلل ڈالنا، عیش تلخ کرنا، کسی کے عیش و آرام میں خلل انداز ہونا، چین سے بیٹھنے نہ دینا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال

محل صرف - تم نے تو عافیت تنگ کر دی ہے۔ (نور اللغات)

**عافیت چاہنا**:- خیریت چاہنا، سلامتی چاہنا، آرام چاہنا۔ اردو، صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف - تم جس کو اپنا دوست سمجھتے ہو وہ بہت بڑا بدمعاش ہے، اگر اپنی عافیت چاہتے ہو تو اس سے ملنا چھوڑ دو۔

**عافیت تنگ ہونا**:- رنج ہونا، تنگ ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال

**عافیت مانگنا**:- سلامتی کی دعا مانگنا، خیریت سے رہنے کی دعا کرنا، آرام طلب کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عافیت مانگتا ہے عافی سے — تاریخ
صحتیں مانگتا ہے شافی سے (سراج نظم)

**عاق**:- نافرمان، سرکش، والدین کے خلاف، ماں باپ کا حکم نہ ماننے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف - مخدوم الملک نے ایک رسالہ لکھا کہ شیخ عبد النبی نے خضر خاں شروانی کو پیغمبر صاحب کے برا کہنے کی تہمت لگا کر اور میر حبش کو رفض کے الزام میں ناحق مار ڈالا اور اس کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں کہ باپ نے عاق کیا ہوا ہے۔ (دربار اکبری صفحہ ۲۱۵)

**قولِ فیصل** - زبانوں پر عاق پدری ترکیب ہے جس کے معنی ہیں باپ کا عاق کیا ہوا۔ کرنا اور ہونا نیز کیا جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "کیا ضرور ہے کہ جب میں پیر لڑکوں کی طرح مکتب میں پڑھوں تب ہی بیٹا کہلاؤں ورنہ فرزندی سے عاق کیا جاؤں"۔ (توبۃ النصوح)

**عاقِبت**:- (بکسر سوم و فتح چہارم) خاتمہ، انجام، نتیجہ، ہر چیز کا آخر۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

**عاقُول**:- عرب میں ایک سرزمین کا نام۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

**قولِ فیصل** - ذیل کے شعروں سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

جو تھا حارث اعور با خبر
روایت ہو اس سے بہت معتبر
کہیں ایک منزل پہ پہنچے امام
کہ عاقول اس سرزمیں کا ہے نام
وہاں بھی تھا میں ہمرہ مرتضیٰ
یہ ساماں ہو آنکھوں کا دیکھا ہوا
کہ اس دشت میں خشک تھا اک شجر
فقط ساق باقی تھی بے برگ و بر
ید اللہ نے رکھ دیا اس پہ ہاتھ
عنایت کے ہمراہ رحمت کے ساتھ
ہوئی اس پہ نی الفور شاخیں عیاں
ہوا سبز جاتی رہی خزاں
(سراج الفصائل ۵۲)

**عاقبت** ۱؎ آخرت، عقبیٰ۔ عربی لفظ، فصیح، رائج۔

یاں تو آرام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے — غالب

**عاقبت** ۲؎ آخر کار، بالآخر۔ عربی، متروک۔

جو ہر وقت ہم پہنچے تھے زور میں
آتا ما انھیں عاقبت گور میں — آتشؔ (مطلع الفضائل)

عاقبت فرہاد مر کر کام اپنا کر گیا
آدمی ہووے کسی پیشے میں جرات چاہیے — میرؔ

**عاقبت** ۳؎ زمانۂ آئندہ، قیامت کا دن (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ قیامت کا دن تو عاقبت کے معنی ہو جائیں گے مگر زمانۂ آئندہ میں کلام ہے اس لیے کہ زمانۂ آئندہ کا تعلق دنیا سے ہو۔

**عاقبت اچھی ہونا**:۔ انجام بخیر ہونا، عقبیٰ درست ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس سے ہو جائے عاقبت اچھی
جسم کو نفع دے دوا کڑوی (مراۃ الشعر)

**عاقبۃ الامر**:۔ انجام کار، آخر کار۔ عربی۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ عربی داں طبقہ شاید کبھی بول دیتا ہو۔

**عاقبت اندیش**:۔ انجام پر نظر رکھنے والا، دور اندیش، وہ شخص جو ہر کام کو خوب سوچ سمجھ کے کرتا ہو، نتیجے پر نگاہ رکھ کر کام کو انجام دینے والا۔ عربی فارسی الفاظ، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف**۔ میاں عبد الشکور کے پیر عاقبت اندیش بزرگ تھے ۔۔۔۔ سمجھایا کہ زمانے کا مزاج ان ہدایتوں کی سہار نہیں رکھتا، کلمۂ حق لوگوں کی زبان پر کڑوا معلوم ہوتا ہے۔ یا تو یہ باتیں چھوڑو یا حج کو چلے جاؤ۔ (دربار اکبری)

**قول فیصل**۔ اس کی نفی صورت "ناعاقبت اندیش" بھی بولتے ہیں۔

دل ناعاقبت اندیش کچھ تجھ میں اثر بھی ہو
یہ کس کی تھی سمجھ کون اس پہ ہوتا ہو خبر ہوئے — عزیزؔ

**عاقبت اندیشی**:۔ انجام کو سوچنا، نتیجے پر نظر رکھنا، سوچ سمجھ کے ہر کام کرنا، دور اندیشی۔ فارسی ترکیب، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف**۔ جن کی نظر عاقبت اندیشی پر رہتی ہو وہ سوچ سمجھ کے قدم اٹھاتے ہیں۔

**قول فیصل**۔ اس کی نفی صورت "ناعاقبت اندیشی" بھی رائج ہے۔

**عاقبت بخشوانا**:۔ خدا سے مغفرت کا طالب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

**محل صرف**۔ صاحبزادے بڑھاپے میں باپ کی بات نہیں پوچھتے تو عاقبت بخشوائیں گے۔ (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ بخشوانا کی جگہ بخشانا بھی ہے۔

جب نہ جیتے جی مرے کام آئے گی
کیا یہ دنیا عاقبت بخشائے گی — نسیم لکھنوی

**عاقبت بخیر ہونا**:۔ انجام اچھا ہونا، عقبیٰ درست ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ دنیا میں تو خیر جس صورت سے گزرنا تھی گزر گئی۔ اب خدا سے دعا کیجیے کہ عاقبت بخیر ہو۔

**عاقبت بگاڑنا**:۔ عقبیٰ خراب کرنا، اپنی آخرت کو برباد کرنا، خدا کی نافرمانی کر کے عذاب کا مستحق بننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ باپ کو ناخوش کر کے کیوں اپنی عاقبت بگاڑ رہے ہو جا کے معافی مانگو۔

**قول فیصل**۔ اس کا لازم "عاقبت بگڑنا" بھی رائج ہے۔

**عاقبت بنانا**:۔ ایسے کام کرنا جو خدا کو پسند ہوں۔ شرع پر چلنا، دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ تم کو اگر اپنی عاقبت بنانا ہے تو اپنے ماں باپ کی خدمت کرو۔

عاقبت جو بنائے یہ ہے وہ شے
دنیوی منفعت بھی ضمناً ہے — صفیؔ

**قول فیصل**۔ اس کا لازم "عاقبت بننا" بھی بولتے ہیں۔

**عاقبت خراب کرنا**:۔ عقبیٰ بگاڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

**محل صرف**۔ یتیم کا مال ہضم کر کے کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہو۔

**عاقبت خراب ہونا**:۔ عقبیٰ بگڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہو جس کی خراب عاقبت بھی
وہ میں ہوں کہ میں ہوا اور دنیا — میرؔ

**عاقبت درست ہونا**:۔ انجام نیک ہونا، عقبیٰ سنورنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

**محل صرف**۔ تم اپنے بھائی کا عوض ان خدا پرستوں سے لو۔ سب کو قتل کرو، بھائی کی روح بھی خوش ہوگی اور ثواب بھی ہوگا۔ خداوند بھی خوش ہوں گے، تمھاری عاقبت بھی درست ہوگی۔ (طلسم ہوش ربا)

**عاقبت سنوارنا**:۔ عقبیٰ بنانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

**قول فیصل**۔ اس کا لازم "عاقبت سنورنا" بھی رائج ہے اور وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

**عاقبت کا توشہ**:۔ توشۂ آخرت، اعمال نیکہ

نجات کا سہارا، بخشش کا وسیلہ، اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس معصوم بچے کے معنی بھی عاقبت کا توشہ لکھا ہو جو دنیا سے گزر جائے۔ اور لکھتے ہیں، عقائد اسلام کے موافق چھوٹے بچے جو اپنی معصومیت کے باعث بخشے جائیں گے وہ تاوقتیکہ سفارش کرکے اپنے ماں باپ کو اپنے ساتھ نہ لیں گے جنت میں جانے سے انکار کر دیں گے اور خدائے تعالیٰ ان پر رحم کھا کر ان کے والدین کو بخش دے گا پس اس وجہ سے جب کسی کا بچہ مرجاتا ہے تو اسے یوں تسلی وتشفی دیتے ہیں:

لکھنؤ میں ان معنی کی کوئی خصوصیت نہیں اور توشۂ آخرت نسبتہً زبانوں پر زیادہ ہو۔

**عاقبت کار**:۔ بالآخر، انجام کار، فارسی ترکیب قلیل الاستعمال۔

صاحب کرامت تھے حسد دم ہوگئے
دنیا میں نام عاقبت کار رہ گیا ماعلم

داغ فراق، حسرت دیدار، شوق وصل
دنیا سے ہم یہ عاقبت کار لے چلے آتش

**عاقبت کے بوریے سمیٹنا**:۔ مرتے تک جینا، بہت بوڑھا ہو جانا، بہت بڑی عمر پانا، طنز اور غصے کے محل پر۔ اردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

بی عاقبت کے کون سمیٹے گا بوریے
جو آج آئے کل گئے اس جا یہی رہے جان صاحب

قول فیصل۔ سمیٹنا کی جگہ بٹورنا بھی ہو جیسے
تم نے آب حیات کے دو چار قطرے ضرور پی لیے ہیں۔
جب ہی مرنے کا نام نہیں لیتے کچھ اور سو برس کے تو ہو
اب آخر کیا عاقبت کے بوریے بٹوروگے۔ (فسانۂ آزاد)

**عاقبت کی خبر نہ رہنا**:۔ عقبیٰ کی طرف سے غافل ہو جانا، سیدھی راہ سے بھٹک جانا، گمراہی میں پڑ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ کروروں بندگان خدا سیدھے رستے سے بھٹک گئے ہیں۔ دنیاوی امور میں ایسے پھنس گئے کہ عاقبت کی خبر ہی نہیں رہی۔ (فسانۂ آزاد)

**عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔ گرچہ با آدمی بزرگ شود**:۔ بھیڑیے کا بچہ آخر میں بھیڑیا ہی ہو جاتا ہے۔ چاہے وہ آدمیوں میں رہ کر بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی جن لوگوں کی فطرت میں بدی ہوتی ہے ان پر نیک لوگوں کی صحبت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل نطق۔ جب خان خاناں جیسے امیر نے کہ بیری اتالیقی کے سبب جان سے خصوصیت رکھتا تھا۔ ستر برس کی عمر میں بغاوت اور کافر نسبتی سے منہ کالا کیا تو اوروں سے کیا گلہ۔ گو ایسی ہی زشت بغاوت اور کفران نعمت سے اس کے باپ نے آخر عمر میں میرے پدر بزرگوار سے بھی یہی شیوہ ناپسندیدہ برتا تھا۔ اس نے باپ کی پیروی کرکے آخر عمر میں اپنے تئیں ازل سے ابد تک مطعون ومردود کیا۔

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود (دربار اکبری)

**عاقبت گندی کرنا**:۔ عقبیٰ بگاڑنا، اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

**عاقبت میں کام آنا**:۔ قیامت کے روز گناہوں کی مغفرت میں مدد دینا، عقبیٰ میں معاون ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ میں ایمان لوں گی۔ میں ایمان لوں گی جو عاقبت میں میرے کام آئے۔ (توبۃ النصوح)

**عاقبتی جوڑا**:۔ وہ جوڑا جو مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی محتاج کو مردے کے سیوم یا چالیسویں کے موقع پر بطور خیرات دیتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل نطق۔ والدہ مرحومہ کی وصیت تھی کہ بیرا عاقبتی جوڑا ضرور دیا جائے۔

قول فیصل۔ اسی کو عاقبت کا جوڑا بھی کہتے ہیں

**عاقر قرحا**:۔ (بکسر سوم وفتح پنجم) ایک تیز خوشبو والی دلدار جڑ کا نام جو دانتوں کے درد اور تقویت باہ وغیرہ کے کام آتی ہو اور آگ کا اثر زائل کر دیتی ہے چنانچہ اکثر بازی گر اس کو چبا کے منہ میں جلتا ہوا کوئلہ رکھ لیتے ہیں۔ مزاجاً تیسرے درجے میں حار۔ عربی، مذکر، رائج۔

**عاق کرنا**:۔ (متعدی) نافرمانی کی وجہ سے اپنی اولاد کو محروم الارث قرار دینا۔ اولاد سے قطع تعلق کرنا، بیٹے کو نافرمانی کے سبب اپنی ولدیت سے خارج کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

میں ابھی تجھ کو عاق کردوں گی
بیڑیاں دوہری بھردوں گی قلق

قول فیصل۔ اس کا لازم عاق ہونا بھی رائج وفصیح ہے۔

یہ تیرے لیے ہم نے عزیزوں سے بگاڑی
اس ذلت وخواری سے کبھی عاق نہ ہوتے عاشق

**عاقل**:۔ (بکسر سوم) عقل مند، سمجھدار، دانا عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل نطق۔ حضرت آدم کا جنت میں رہنا جیسے کسی کا ماں کے پیٹ میں رہنا اور دنیا میں آنا گویا پیدا ہونا اور عصمت کے معنی یہ ہیں کہ وقت پیدائش سے مرنے کے وقت تک کوئی گناہ نہ کرے رحم کی

حالت کی ذمہ داری نہیں ہو اور نہ کوئی عاقل اس وقت کے کسی فعل کو گناہ کہہ سکتا ہو۔

(کلام اللہ بترجمہ فرمان علی صفہ ۱۰۳ حاشیہ ۱۳۴۷)

اہل تدبیر کے قولوں سے نکلتی ہو یہ بات
جو کہ تدبیر سے غافل ہوا عاقل ٹھہرا — تجر

**قول فیصل**۔ اس کی تانیث عاقلہ بھی اردو میں فصیح و رائج ہو۔

بڑی عاقلہ ہے بڑی دور بیں ہو
کہ فکر اپنی معذی کا تبرے تیں ہو (محمد اسمٰعیل)

عاقل کی فارسی جمع عاقلاں اردو جمع عاقلوں رائج و فصیح ہو۔

ہر عسیٰ شعر یہ پند کافی ہے
عاقلوں کو فلاح وافی ہے (سراج نظم)

**عاقلاں را اشارہ کافی ست**:۔ ذی شعور کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہوتی، اشارہ کافی ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ، فصیح، رائج۔

**عاق نامہ**:۔ وہ دستاویز جو نافرمان اولاد کو فرزندی سے خارج کرنے اور وراثت سے محروم کرنے کے لیے ماں یا باپ کی طرف سے لکھی جائے

محل صحیح۔ کسی نے کہیں سے حاصل کر کے ان کا عاق نامہ متعدد اخباروں میں شائع کروا دیا جس کا ردعمل یہ ہوا کہ وہ اپنے معتقدین کی نظروں سے بھی گر گئے۔

**عاقلانہ**:۔ عقل مندی کا، عقل مندوں کا ایسا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

داتا کے ہیں لب درِ خزانہ
دولت ہو کلام عاقلانہ — صفی

لپٹتے ہیں پریوں سے سائے کی صورت
جنوں بھی ہو کیا عاقلانہ ہمارا — بجر

**عاقلہ**:۔ ایک قوت کا نام، قوت عاقلہ عربی، مونث تعلیم یافتہ طبقے کی زبان پر قلیل الاستعمال

یونہی حق نے کیے قوائے نفوس
کچھ ضرورت یہ تھی برائے نفوس
ایک کا ان میں ہو متفکرہ نام
فکر کرنا ہو سب اسی کا کام
واہمہ، عاقلہ ہو حافظہ ہو — ناسخ
اور بھی کچھ ہیں اسے خجستہ پے (سراج نظم صفحہ ۲۰)

**عاکف**:۔ (بکسر سوم) مسجد کے ایک گوشے میں عبادت کے واسطے بیٹھنے والا، اعتکاف کرنے والا، معتکف، گوشہ نشین۔ عربی، صفت (نور اللغات)

**قول فیصل**۔ اردو میں زیادہ تر معتکف کہتے ہیں۔

**عالِم**:۔ دانا، داننده، واقف، ہر شے سے باخبر، خدا کا نام، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خدا عالم ہے کہ میں نے کبھی تمھاری برائی نہیں چاہی۔

**عالِم**:۔ پڑھا لکھا، وہ شخص جس نے علم حاصل کیا ہو، صاحب علم، فاضل۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع عالم ہیں یہ علیم ہیں یہ باخبر ہیں یہ — نصرت

تھا وہ اک شاعر گراں مایہ
تھا یہ اک عالم علوم و فنون — عزیز

**قول فیصل**۔ اس کی عربی جمع علما اور فارسی جمع عالماں بھی اردو میں رائج ہے۔

سمجھتے ہو خوش ان عالمانِ قوم کو کیوں تم
یہی وہ ہیں کہ جو بگڑی ہوئی قسمت بنا دیں گے — عزیز

اردو جمع باعتبار محل، عالموں، رائج ہے۔

کس قدر تصنیف سے ہو عالموں کی بے خبر
اس قدر مرکز سے شنیا تھا نہ شایاں زنہار — عزیز

عالم کا اطلاق علم دین حاصل کرنے والے پر زیادہ ہوتا ہو۔ جیسا کہ عالماں کی مثال سے ظاہر ہو۔

**عالَم**:۔ (بفتح سوم) دنیا، جہاں، دہر، زمانہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

صانع کو دیکھنا ہو تو عالم پہ کر نگاہ
آئینہ آئنہ ہے خود آئینہ ساز کا — شاد عظیم آبادی

**قول فیصل**۔ سوائے ذات خدا کے ہر وہ چیز عالم ہو جو خدا نے پیدا کی ہو چونکہ عجائبات دنیا کے مشاہدے سے خدا کی قدرت اور اس کی ذات کا علم حاصل ہوتا ہو اس لیے جہان کو عالم کہتے ہیں کیونکہ یہ لفظ فاعَل (بفتح سوم) کے وزن پر ہو جو اسم آلہ کا فائدہ دیتا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں:۔ اس لفظ کی تحقیق میں بعض محققوں کی رائے ہے کہ فاعَل (بفتح سوم) ایک خاص وزن ہے جو اسم آلہ کا کام دیتا ہے جیسے خاتَم (بفتح فوقانی) بمعنی مَختِمٌ مایُختَمُ بِہٖ عالَم بمعنی مایُعلَمُ بِہٖ ہوا۔

**عالَم**:۔ دنیا کے لوگ، زمانے والے، مخلوق، انواع مخلوقات، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذرا پہلو میں بیٹھو اور یہ منظر دیکھتے جاؤ
کہ دل کے ساتھ اک عالم کو مضطر دیکھتے جاؤ — عزیز

حسن کی دولت سے ہو تجھ میں صنم شانِ خدا
جس طرف تو ہو گا اک عالم ادھر جھکا کا — ذہد

**عالَم**:۔ زمانہ، عہد، وقت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ جوانی شباب کا عالم
خواب میں جیسے خواب کا عالم — للا عالم

**عالَم**:۔ (اظہار شدت کے محل پر، یہ، ضمیر کے ساتھ) حال، کیفیت، حالت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

**محل صرف** ۔ خان خاناں کے پاس جنگی کشتیاں کل چھپن تھیں۔ انھیں کو چھوڑ دیا۔ ادھر سے بہاؤ پر جاتا تھا وہ موج کی طرح چلیں اور دم میں تیر کے ٹپے پر جا پہنچیں آگ کی برسات نے ایک چھینٹا گولیوں کا مارا اور پل کے پل میں برچھی اور جمدھر کی نوبت آگئی۔ بہادروں کا یہ عالم تھا کہ کھولتے پانی کی طرح ابلے پڑتے تھے۔ (دربار اکبری ۱۴۳)

**عالم** ۔ سماں، منظر، صورت حال، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

خنک گل، افسردہ سبزہ، شمع چپ، بلبل اداس
جی بھر آیا عالم گور غریباں دیکھ کر — تسلیم لکھنوی

**قول فیصل** ۔ تماشا، سیر، چھب اور لطف بھی معنی نکلتے ہیں۔

چمپئی رنگ کا اپنے وہ دکھا کر عالم
ایک عالم کا ہو دل سے کے لگن میں چمپت — ذوق

لب غیرت قمر کے ہیں بسمل کہ بعد مرگ
عالم ہے چاندنی کا ہمارے غبار پر — امیر

مندرجہ ذیل اشعار میں حسن، روپ، رونق، جوبن اور بہار کے معنی بھی نکلتے ہیں، 'پر' کے ساتھ مستعمل ہے۔

چرخ مینائی پہ اک سبز پری کا عالم
شفق صبح پہ اک لال پری کی صورت — ذوق

عالم ہے اے مرد تجھ پر
شہروں میں ہے شہرت کیسی — صبا

بہار آئی ہو عالم ہے گل و نسرین و سوسن پر
جوانان حسین نازاں ہیں اپنے جوبن پر — آتش

**عالم** ۔ صورت، انداز، روش، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دریا میں رواں ہے حال امواج
عالم ہے بیان رہوار وسی کا — امیر

**قول فیصل** ۔ لفظ عجب کے ساتھ دلکش انداز یا دلچسپ سماں بھی معنی نکلتے ہیں۔

عالم عجب چمکنے میں تھا آب و تاب کا
بجھ بجھا رہا تھا چراغ آفتاب کا — توفیق

**عالم** ۔ (لفظ عجب کے ساتھ) حال خراب، بری حالت، عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کل عجب عالم سے اس کوچے میں تھا جرأت پڑا
ہاتھ اک سینے پہ تھا اور دوسرا سر کے تلے — جرأت

درہمی سے برہمی سے دیکھئے
دونوں عالم کا عجب عالم ہوا — میر

**قول فیصل** ۔ 'اور عالم' یا 'کچھ اور عالم' بھی ان معنی میں بولتے ہیں۔

کیا نئے دوستوں سے بگڑی آج
دشمنوں کا کچھ اور عالم ہے — داغ

**عالم** ۔ قسم، جنس، نوع، صنف، جیسے دیگر راگے بیل کہ در بو از عالم یاسمن سفید است، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ بحوالہ تزک جہانگیری)

**قول فیصل** ۔ اس معنی میں اس لفظ کا تعلق اردو سے نہیں ہے۔

**عالم** ۔ مانند، نظیر، مثل، عربی، فصیح، رائج۔

خوبیاں یوں تو ہیں اس عالم تصویر میں سب
اک مگر ناز سے یہ کم سخنی خوب نہیں — ذوق

**عالمِ اجسام** ۔ جسموں کی دنیا، یہی دنیا جس میں آدمی جسم سمیت آتا ہے، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اٹھ ذرا بستر سے سیر عالم اجسام کر
دھوپ سر پر آگئی اتنا نہ اب آرام کر — عزیز

**محل صرف** ۔ نفوس مجردہ کا عالم اجسام میں آنا وطن آوارگی، وحشت و دیوانگی ہے۔ [illegible]

**عالمِ ارواح** ۔ روحوں کا جہان، وہ جہان جہاں سے روحیں دنیا میں آتی ہیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**محل صرف** ۔ جب وہ صاحب کمال عالم ارواح سے کشور اجسام کی طرف چلا تو فصاحت کے فرشتوں نے باغ قدس کے پھولوں کا تاج سجایا۔ (آب حیات)

**عالم ارواح** ۔ عناصر اربعہ، چاروں عنصر، عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل** ۔ عام طور سے زبان زد نہیں ہے۔

**عالمِ اسباب** ۔ سببوں کی دنیا، یہی دنیا جس کے تمام کام سببوں پر موقوف ہیں یعنی دنیا میں جو کام ہوتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی سبب ضرور ہوتا ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ساقی و مطرب ہوں گلشن اور ہو کنج چمن
چاہیئے اسباب آنا عالم اسباب میں — ناسخ

ہنس رہی ہیں نقش جا بجا ٹوٹی ہوئی قبریں مجا
عالم اسباب کی نیرنگیوں کو دیکھ کر — عزیز

**عالم افروز** ۔ عالم کو جگمگانے والا، دنیا کو روشن کرنے والا، عالمتاب، سورج کی صفت، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہو دے شرف افروز ترے طالع سے
ہر سال حمل میں مہر عالم افروز — ذوق

**قول فیصل** ۔ یہ ترکیب اکثر نوروز کی صفت بھی قرار پاتی ہے۔ یعنی نوروز عالم افروز کہتے ہیں۔

**عالم الغیب** ۔ غیب کی باتوں سے آگاہ، خداوند عالم، عربی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

**محل صرف** ۔ ایک دن کسی تقریب سے میرے والد نے پوچھا کہ آپ کی کیا عمر ہوگی اور آپ کب تک ملک بقا کو انتقال فرمائیں گے؟ فرمایا عالم الغیب خدا ہے۔ (دربار اکبری)

**عَالَمِ آخر**:۔ عالم ارواح، عالم ملائکہ، فرشتوں یا روحوں کا جہان۔ وہ چیزیں جن میں آپ قول اور اندازے کو دخل نہ ہو۔ فارسی ترکیب، اہلِ تصوّف کی اصطلاح۔ (فرہنگِ آصفیہ)

**عالمِ امکان**:۔ ممکنات کی دنیا، اسی دنیا سے مراد ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع لقا عالم امکاں کی ہر اک شے میں تزلزل — مودب

**عالمانہ**:۔ علمیت کی شان لیے ہوئے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تحصیل علمی ان کی عالمانہ نہ تھی لیکن دربارداری اور مصاحبت میں بے نظیر تھی۔ (دربارِ اکبری صفحہ ۲۸۰)

**عالمِ ایجاد**:۔ مراد دنیا سے ہے۔ عربی الفاظ فصیح، رائج۔

عشق نے کیسا خونِ دل سے جا بجا گل کاریا
ورنہ اک سادہ ورق تھا عالمِ ایجاد کا — عزیز

**عالمِ آب**:۔ مستی اور مدہوشی کی حالت۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال

کھڑے ہیں نہر پہ عباس یاں ہو عالمِ آب
جناب ساقیِ کوثر ہے مجھے بھی شراب — مودب

قول فیصل۔ اردو شعرانے زیادہ تر اس جگہ کے معنی میں استعمال کیا ہو جہاں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آئے۔ ہونا اور دکھانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہم بہار میں ہیں بلبلیں جو گھر ہے گلستاں
سوائے عالمِ آب اور کچھ چمن میں نہیں — خاقانی (دیوان)

جوشِ دختِ میں علاجِ خفقان کون کرے
عالمِ آب نہ دکھلائے جو چشمِ ترِ عشق — بحر

**عَالَمِ آرا**:۔ دنیا کو آراستہ کرنے والا، فارسی ترکیب (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال اکثر عورتوں کے ناموں میں ہوتا ہے۔

**عالمِ آرائی**:۔ دنیا کو آراستہ کرنے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک
اس کو کہتے ہیں عالمِ آرائی
کہ زمیں ہو گئی ہے سرتاسر
رو کشِ سطحِ چرخِ مینائی — غالب

**عالمِ آشنا**:۔ دنیا کی ہر چیز سے واقف، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

دل میں خیال، خطر میں ہو پرِ رُخ میں نور
اے عالمِ آشنا ترا جلوہ کہاں نہیں — رشک

**عالمِ آشوبی**:۔ دنیا کی پریشانی، وہ زمانہ جس میں ہر شخص پریشان ہو۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قلزمِ مواج میں کب تک ٹھہرتا ہے حباب
عالمِ آشوبی میں ہے ذکرِ تنِ آسانی عبث — امیر

**عالم آنکھوں میں اندھیر ہونا**:۔ بہت رنج پہنچنا، صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج

عالم مری آنکھوں میں جو اندھیر ہوا ہو
جانے کا ارادہ ہے یہ کس رنگ قمر کا — جرأت

**عالمِ باعمل**:۔ وہ عالم جو عمل بھی کرتا ہے۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مولوی الہ داد شیخ حافظ شیرازی (متخلص بہ طالب رامپوری) عالمِ باعمل، تقویٰ اور پرہیزگاری میں ضرب المثل تھے۔ (رسالہ اردوئے معلیٰ علی گڑھ بحوالہ انتخابِ دکارِ)

**عالمِ باقی**:۔ ہمیشہ برقرار رہنے والا عالم، عقبیٰ۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

عالمِ فانی و باقی کو دکھایا ہے نقط
اک مری تصویر نے اک آپ کی تصویر نے — عزیز

**عَالَمِ بالا**:۔ ملاءِ اعلیٰ، عالمِ علوی، فرشتوں کا عالم، دوسرا جہان۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ حسین تو ہو کہ ثانی کوئی دنیا میں نہیں
اس زمانے میں تو کیا عالمِ بالا میں نہیں — امیر

کرے آہ رسا میری جو سیر عالمِ بالا
فلک کو بھی یونہی الٹا دے سا زیر پا مجھے — ذوق

قولِ فیصل۔ آسمان سے بھی مراد ہے۔

دل کھول کے اب لڑتے ہیں گر سید والا
ہے تنگ زمیں عالمِ بالا تہ و بالا — تعشق

عرش کو بھی کہتے ہیں۔

کیوں نہیں عالمِ بالا سے نہ مضمون بلند
ہے دمِ فکر خیال اس کے قدِ بالا کا — ناسخ

ذیل کے شعر میں چاہے عالمِ بالا سے چاہے آسمان مراد لیجیے چاہے عرش۔

جانتے ہیں عالمِ بالا کو جو نادے سید سے
ہے خیال آج مجھے ایک سہی بالا کا — ناسخ

**عالم بدل جانا**:۔ انقلابِ عظیم واقع ہو جانا، اردو مصرف، فصیح، رائج۔

رہے گی گر یونہی روزانہ بیتابی مرے دل کی
بدل جائیگا عالم چار دن میں بیچ سکوں کا — صبا

**عالمِ برزخ**:۔ مقامِ ارواح جو موت اور قیامت کے درمیان ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

حشرِ اجساد میں تھا گاہ تردّد مجھ کو
تھی کبھی عالمِ برزخ میں مجھے اک حیرت — ذوق

**عالمِ بیداری**:۔ جاگنے کی حالت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

**عالم پسند ہونا یا ہو جانا:**۔ سب کو پسند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنے سخن کا کون ثنا خواں نہیں امیر
ہے معتبر وہ بات جو عالم پسند ہے — امیر

اٹھی نقاب رخ سے جو اس بت نے آ جلال
عالم پسند مذہب اسلام ہو گیا — جلال

**عالم پناہ:**۔ جہاں پناہ، وہ شخص جس کے مخلوق کو امن ملے (کنایۃً) بادشاہ۔ فارسی ترکیب صفت تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

وہ بولا کہ اے شاہ عالم پناہ
کوئی آپ کی بات کا ہے گواہ — (دعا بج الفضائل)

**قول فیصل** ۔ واقعات کربلا کے سلسلے میں شعر عالم پناہ، بادشاہ عالم پناہ سے مراد امام حسین علیہ السلام ہوتے ہیں۔ کہیں کہیں رسولؐ اور دیگر ائمہ بھی مراد ہوتے ہیں مندرجہ بالا شعر میں شاہ عالم پناہ سے رسولؐ مراد ہیں۔

گھیرے ہے فوج حرشہ عالم پناہ کو
کاٹا ہے سختیوں سے پہاڑوں کی راہ کو — انیس

**عالم تاب:**۔ دنیا کو جگمگانے والا، آفتاب کی صفت، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

صبح دم دروازۂ خاور کھلا
مہر عالمتاب کا منظر کھلا — غالب

**عالمتاب ہونا:**۔ دنیا کو جگمگانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

ان میں اک آفتاب لامع ہے
دہر بھر پہ جو روز طالع ہے
کوئی واقف نہیں حقیقت سے
سب کے سب آشنا ہیں صورت سے
اس سبب آیا اختلاف تمام
مختلف ہیں فلاسفر کے کلام
بعض کہتے ہیں یہ ہے ایک فلک
پیچ سے خالی اس میں کچھ نہیں شک
ہو رہا ہے یہ آگ سے لبریز
مشتعل ہو رہی ہے آتش تیز
ایک اس چرخ کا دھواں بھی ہے
روشنی اس سے یہ نکلتی ہے
بعض کہتے ہیں ہے بہ رنگ سحاب
بس وہی ہے سحاب عالمتاب

(تاریخ۔ سراج نظم صفحہ ۴۲)

**عالم تصویر:**۔ سکوت اور حیرت کا منظر فارسی، فصیح، رائج۔

شمع جب آئینہ حیران ہو عاشق ششدر
واہ کیا عالم تصویر تری محفل ہے — داغ

**عالم تنہائی:**۔ بے کسی بے بسی کا عالم۔ ہنگام بیکسی فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

میں ہوں اور عالم تنہائی ہے
میں ہوں اور یہ دل سودائی ہے — مرزا رسوا

**عالم تہ و بالا کرنا:**۔ اندھیر مچانا، دنیا کو الٹ پلٹ کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم بھی نکل کے قبر سے دیدار دیکھ لیں
عالم کو کیجیے تہ و بالا کسی طرح — قدر

**عالم جاوید:**۔ عالم آخرت۔ دوسری دنیا جو لازوال ہے، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

**عالم جبروت:**۔ صفات خدا کا مرتبہ چونکہ جبروت کے معنی عظمت و بزرگی کے آتے ہیں اس وجہ سے عالم عظمت و جلال اسمائے الٰہی و مرتبہ وحدت کو حقیقت محمدی و متعلق بمرتبہ صفات ہے۔ عالم جبروت کہتے ہیں۔ تصوف کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

**عالم جنات:**۔ جنوں کی دنیا، بھوت پریت وغیرہ کی دنیا۔ عربی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

**قول فیصل**۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

**عالم جوانی:**۔ شباب کا زمانہ، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

مرکب مرا عالم جوانی ہے
مطلب ترا شرح لن ترانی — شوق قدوائی

**عالم چھانا:**۔ کیفیت طاری ہونا، حالت نظر آنا، صورت دکھائی دینا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال

محل صرف۔ آہ یہ وہ چمن تھا جس میں سدا بہار رہتی تھی مگر آج خزاں کا عالم چھایا ہوا ہے۔

(رسالہ تنویر المشرق نومبر ۱۹۱۱ء)

**عالم حیرت:**۔ حیرانی کی حالت، عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گردوں کو ہے خود عالم حیرت کہ یہ کیا ہے
پاتا نہیں اپنے کو فلک ڈھونڈ رہا ہے — تعشق

**عالم خاک:**۔ خاک کی دنیا زمین یعنی دنیا جس میں پیدا ہونے کے بعد انسان حیوان وغیرہ رہتے سہتے ہیں فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایسی ہم رنگ اور ہمہ گیر روحیں عالم بالا سے بہت کم عالم خاک میں آتی ہیں (ادبا کبری)

**عالم خلق**۔ صوفیوں کی اصطلاح میں وہ چیزیں جن میں ناپ تول، مقدار کیت اور اندازے کو دخل ہو۔ عربی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

**عالم خواب میں ہونا:**۔ (کنایۃً) غافل ہونا غفلت میں پڑے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

شکستہ سفینہ سوئے گرداب ہے
یہ کشتی نشیں عالم خواب ہے (معارج الفصاحت)

**عالم دکھانا** :- (متعدی) انداز دکھانا، جوبن دکھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرتے کو چھوٹے بے کیا تی چلی
جوانی کا عالم دکھاتی چلی (میر حسن)

**عالم دکھانا** :- بہار دکھانا، رونق دنیا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خوش نما ہو چہرہ محبوب پہ زلف سیاہ
عالم اک دکھلاتی ہے کالی گھٹا گلزار پر (آتش)

**عالم دکھانا** :- کیفیت دکھانا، حالت دکھانا، مصیبت لانا، آفت ڈھانا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بڑی دلبستگی ہوگی قدم تک جب یہ آئے گی
یہی زلف گرہ گیر اک دن عالم دکھائے گی (عزیز لکھنوی)

یا تو جب ہی اپنا عالم ہم کو دکھلاتے تھے تم
یا ہمیں کچھ اور ہی عالم دکھایا آپ نے (جرأت)

**عالم دوست** :- جگت آشنا، فارسی ترکیب، صفت، قلیل الاستعمال:

زمانہ دوستی پر ان حسینوں کی نہ اترائے
یہ عالم دوست اکثر دشمن عالم بھی ہوتے ہیں (داغ)

**عالم رؤیا** :- خواب کا عالم، خواب کی حالت، مذکر، فصیح، رائج۔

آنکھیں پھر بند کر کے دل میں کہا
ہے یہ خواب کہ عالم رؤیا (عروج الفصاحت)

**عالم رہنا** :- حالت رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

یہ عالم دل کی بے تابی سے فرقت میں رہا شب بھر
گرے بستر سے خاکستر پہ خاکستر سے بستر پر (جلال)

**عالم سفلی** :- جہان، زمین، دنیا، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم سوز** :- عالم کو جلا دینے والا، فارسی صفت، قلیل الاستعمال

اف رے دھوئے آہ عالم سوز کے
دن پھرے کس عاشق پر درد کے (مومن)

**عالم شباب** :- جوانی کے دن، شباب کا زمانہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ ایک معجزہ ساقی کا ہو کہ پیری میں
دکھا رہی ہے ہمیں عالم شباب شراب (امیر)

**عالم شہود** :- وہ عالم جس میں سب چیزیں نظر آتی ہیں۔ فارسی ترکیب، اصطلاح علم تصوف۔

**محل صرف** - یہ دنیا تو پھر بھی عالم شہود ہے کہ ہم اس میں موجود ہیں اور اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اس میں تصرف کر سکتے ہیں۔ (ابن الوقت)

**عالم صغریٰ (یا) عالم صغیر** :- مراد ہے انسان اور جسم انسان سے جو کچھ عالم کبیر میں موجود ہے نظیر اس کی اس عالم صغیر میں پائی جاتی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل** - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے :- "روح بجائے بادشاہ، عقل بجائے وزیر اور حسد، بغض، قہر، برے اور بد معاش آدمیوں یا سپاہ کے بجائے۔ رحم، حیا، علم ملک کے اشراف بھلے مانسوں کی جگہ ہیں اسی طرح دماغ اس دنیا کا آسمان۔ دونوں آنکھیں دونوں کان، دونوں نتھنے اور ایک ناک سات ستارے، ہڈیاں، پہاڑ، بال، نباتی، رگیں

دریا اور نہریں ہیں:

**عالم عالم** :- (فارسی، تکرار سے کثرت کے معنی لیے جاتے ہیں) کثرت سے عربی، صفت۔

**عالم علوی** :- وہ عالم جو دنیا کے علاوہ ہے فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم غیب** :- (بفتح لام) دوسرا جہان، وہ جہان جو ہم سے پوشیدہ ہے۔ فارسی، مذکر

باندھ لاتا ہوں میں مضمون کہ ایک نہ ایک
عالم غیب سے آتی ہے خبر ایک نہ ایک (امیر)

**عالم غیب** :- (بکسر لام) غیب کی باتوں کا جاننے والا یعنی خدا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

علم دو عالم غیب ہے لاریب
کہ خدا ہی فقط ہے عالم غیب (ناسخ) (دراج نظم)

**قول فیصل** - عربی ترکیب سے، عالم الغیب، نسبتہً زیادہ رائج ہے۔

**عالم فانی** :- فنا ہونے والا جہان، دنیائے فانی، مٹ جانے والی دنیا، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا ہے یہ نظم عالم فانی
چند ذرات کی پریشانی (عزیز لکھنوی)

**قول فیصل** - یہ عالم باقی کی ضد ہے۔

عالم فانی و باقی کو دکھایا ہے فقط
اک بری تصویر نے اک آپ کی تصویر نے (عزیز لکھنوی)

**عالم قدس** :- بہشت، فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل صرف** - برا بری خبر پہنچی کہ وہ ذکریا سہائے ہمارے دل نے عالم قدس کو پرواز کی (دربار اکبر ۳۲)

**عالم کبیر** :- دنیا، جہان ۲ قدرت، طاقت عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

جیسے جسم بشر میں ہیں ضدین
دونوں ورکا بھی بقیں حکمت ہیں
جمع خالق نے کی ہیں حکمت سے
کی ہے صنعت تمام قدرت سے
بس یوں ہی عالم کبیر میں بھی　تاریخ
جمع اضداد کی ضرورت تھی (سراج نظم صفحہ)

**عالم کون**:- عالم موجودات، دنیا عربی الفاظ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل** - چونکہ کون کے معنی ہست و موجود ہیں اور دنیا نیست سے ہست ہوئی یا یوں کہوں کہ کون یعنی حادث یعنی پہلے نہ تھی پھر پیدا کی گئی اور اس لیے یہ نام رکھا گیا۔　(فرہنگ آصفیہ)

**عالم کون و فساد**:- (کنایتہً) دنیا عالم فانی فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم کیف**:- (باضافت) مستی کا عالم، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

موج در موج رواں بادہ سر جوش شباب
عالم کیف ہے عالم تری انگڑائی کا　عزیز لکھنوی

**عالم گرد**:- دنیا بھر میں پھرنے والا، فارسی صفت قلیل الاستعمال۔

**عالم گیر**:- جہان کو لینے اور فتح کرنے والا - عظیم الشان - فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع　سنا ہے حشر میں اک حسن عالمگیر دیکھیں گے　ناظم

**عالمگیر**:- تمام دنیا میں پھیلا ہوا، تمام عالم پر پھیلا ہوا فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

سبب یہ ہے کہ ہوا جیل آ کے عالمگیر
کیا دلوں کو تعصب نے مبتلائے بلا　شاد عظیم آبادی

**عالمگیر**:- اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا خطاب مغلیہ سلطنت کے زوال کی بنیاد اسی کے وقت سے پڑی۔

ہمیں سے دیکھیے ساری داستاں میں یاد ہو آتا
کہ عالمگیر ہند وکش تھا، ظالم تھا، ستمگر تھا　ناظم

**عالم نورد**:- مسافر، سیاح، فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم لاہوت**:- عالم ذات الٰہی جہاں سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے - فارسی - ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم متبحر**:- (بکسر لام و میم اول و بفتح میم دوم) بہت بڑا اور ذی استعداد عالم، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بیان کرتے ہیں یہ حال ایک دیں پرور
کہ عالم متبحر تھے وہ خجستہ سیر　ہشتی لکھنوی

**عالم مثال**:- (بفتح لام باضافت) ایک نہایت لطیف عالم ہے کہ جو چیز اس دنیا میں نظر آتی ہے اس کی نظیر اس عالم میں پائی جاتی ہے - فارسی ترکیب مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**عالم معقول**:- عقلی عالم - عالم ذہنی - عربی فارسی الفاظ، مذکر　(نور اللغات)

**قول فیصل** - عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**عالم معنی**:- محسوس نہ ہو سکنے والا عالم - ذات و صفات و اسمائے الٰہی سے کنایہ ہے - فارسی ترکیب تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذرے ذرے میں ہے اک عالم معنی پنہاں
خاک برباد کو سمجھے ہو کہ آباد نہیں　عزیز لکھنوی

**عالم ملکوت**:- فرشتوں کا عالم - فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**محل استعمال** - میں تسبیح پڑھتا ہوں اس کی جو بادشاہ اور عالم ملکوت کا صاحب ہے۔

(خلاصۃ الانبیا ترجمہ اردو قصص الانبیا صفحہ)

دوں گا میں علم عالم ملکوت
سن کے جس کو ہو ملحدوں کو سکوت　(سراج نظم صفحہ)

**قول فیصل** - صوفیوں کی اصطلاح میں عالم معنی جو عالم ارواح ہے بعض کے نزدیک عالم غیب فرشتوں کی عبادت گاہ۔　(فرہنگ آصفیہ)

**عالم میں مشہور ہونا**:- شہرۂ آفاق ہونا، تمام دنیا میں مشہور ہونا - اردو مصرف، فصیح، رائج۔

**محل استعمال** - میاں سلامت رہو - خدا تمہیں فراغ تحصیل کرے - عالم میں مشہور ہو۔

**عالم میں نشر ہونا**:- بدنام ہونا، رسوا ہونا اردو مصرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

چھپتا نہیں حرام کرے لاکھ پردوں میں
عالم میں ہوگا نشر ہوئی تو جہاں خراب　(جلال لکھنوی)

**عالم ناسوت**:- دنیائے فانی، فارسی، مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

**قول فیصل** - مولف فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ کبھی شریعت و عبادت ظاہر سے بھی مراد ہوتی ہے عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

**عالم نزع**:- دم نکلنے کا وقت، دم واپسیں سکرات کا ہنگام، عربی الفاظ

ہو عالم نزع میں جو بھائی
کیا رنج نہ ہوگا انتہائی　صفی لکھنوی

**عالم نظر آنا**:- کیفیت معلوم ہونا، اردو مصرف فصیح، رائج۔

کیا ہے تیغ بے جوہر کو جوہر دار قاتل نے
خم ابرو پہ یہ عالم نظر آتا ہے اختاں کا　مصحفی

چمن کا عالم آتا ہے نظر تیغ شہیداں میں
قدم بادِ بہاری چومتے قاتل کے توسن کا　آتش

**عالم وجود**:- عالم ہستی، زندگی کا عالم، دنیا

فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے حقیقت عدم و عالم وجود
وہ خاشی سے میری فریاد سے ہوا — عزیز لکھنوی

**عالم ہستی:-** زندگی کا عالم، دنیا۔ فارسی ترکیب مذکر، فصیح، رائج۔

سازِ برگ عالم ہستی وہی ہے کیا نہیں
یہ تباؤ یاد کرتے ہو ہمیں بھی یا نہیں — عزیز لکھنوی

**عالم ہونا:-** حالت ہونا، صورت و کیفیت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یا نہ جاتے تھے کہیں یا آپ میں آتے نہیں
یا وہ عالم تھا ہمارا یا یہ عالم ہوگیا — امیر

ہے گلرنگ سے جھلکی جو سرخی پان کی دھڑی میں
گلوئے یار پر عالم ہوا شیشے کی گردن کا — آتش

**عالم ہے:-** بہار ہے، لطف ہے۔ اردو مصرف فصیح، رائج۔

عالم ہے اے سرود تجھ پر
شہر دل میں ہے شہرت کیسی — صبا

**عالم ہیولانی:-** مادّی عالم، عالم اجسام۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

عقل تھی نغمہ زن خرد رقصاں
تھا وہ اک عالم ہیولانی — خنداں لکھنوی

**عالمی:-** ۱۔ دنیاوی، دنیا کا۔ ۲۔ دنیا کا رہنے والا ۳۔ عالمگیر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ زیادہ تر معنی نمبر ۲ میں زبانوں پر ہے جیسے روس بالاعلان کہتا ہے کہ ہم عالمی امن کے علمبردار ہیں۔

**عالمیاں:-** عالمی کی جمع۔ عالم کے رہنے والے فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل۔ اکثر سیدۂ عالمیاں (جناب فاطمہ زہرا)

کی ترکیب سے استعمال کرتے ہیں۔

**عالی:-** ۱۔ بلند رتبہ، بلندی رکھنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

جو بنی چیز سافل و عالی
مصلحت سے نہیں ہے وہ خالی — ناسخ (مزاج عالم)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے مرتبہ عالی ہونا۔ ظرف عالی ہونا۔

پس روح بھی اس سے کب ہے خالی
ہر چند کہ مرتبہ ہے عالی — صفی لکھنوی

اہل عرفاں کا ظرف عالی ہے
دل کا چشمہ ابل نہیں سکتا — عزیز لکھنوی

**عالی:-** ۲۔ تعظیم کے واسطے۔ عربی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ جناب عالی، مزاج عالی، عالی جناب وغیرہ ترکیبوں سے برتتے ہیں۔

عالی جناب آپ ہیں اور یہ خاکسار بچہ
نکلا کتاب علم کے اندر کتا بچہ
حکمت کے آسماں پہ رجب جب ہوا طلوع
کوشش سے آفتاب کی اک آفتابچہ — ظریف لکھنوی

**عالی پایگاہ:-** بلند مرتبہ، ذی مرتبہ۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ خوشہ چین خرمن ارباب علم و ہنر و رمز شناسان دقائق معانی پر در عالی پایگاہ خاک راہ سید محمد حسین حاذہ ..... عرض رسالے دُرِ منظوم سے ماخوذ

**عالی تبار:-** عالی خاندان، اچھے خاندان کا۔ فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

وہ خان بہادر بڑے ذی وقار
فلک شان، فلک قدر، عالی تبار — (مدح الفضل) امیر

**عالی جاہ:-** ۱۔ بڑے مرتبے والا، ممتاز، بلند پایہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اتہرس وا طہر و ذی مرتبت و حق آگاہ
اشجع و اصدق و دانا ہم و عالی جاہ — وحید

قول فیصل۔ بعض معنی میں عالی جناب، عالی حضرت، عالی مرتبت، عالی گہر، عالی مقام اور عالی وقار بھی مستعمل ہے۔

**عالی جاہ:-** ۲۔ مقام رفیع الشان۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال

کتنا زیبا امام باڑہ بنا
رشک گردوں وسیع عالی جاہ — امیر

اگر دولت کی صورت وصل کی دولت بھی مل جاتی
ابھی تو کارخانہ اپنا عالی جاہ ہو جاتا — امیر

**عالی جناب:-** ذی مرتبہ، بلند مرتبہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ایسا نہ ہو خجل ہوں رسالت مآب سے
پہلے مروں گا اکبر عالی جناب سے — دبیر

**عالی خاندان:-** اونچے گھرانے کا، بڑے گھر کا، امیر زادہ، شریف زادہ، اچھے خاندان کا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اے قبلہ یہ سب شریف زادے سے اہل قلم، عالی خاندان، عالی دودمان۔ (فسانۂ آزاد)

**عالی خیال:-** بلند نظر۔ فارسی، صفت (نوراللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر بلند خیال بولتے ہیں۔

**عالی درجہ:-** بلند مقام، ذی مرتبہ۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کبھی میں قرب فرائض سے تھا عالی درجہ
کبھی ہیں قرب نوافل سے تھا والا رتبت — ذوق

قول فیصل۔ اس کی جمع عالی درجات بھی بولتے ہیں۔

**عالی درجے کا:-** بلند مرتبے والا، بڑا اشاندار۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عمل فقرہ۔ لوگوں نے بڑے چرچے کیے کہ بادشاہ نے یہ کیا کیا۔ کہن سال اور نامی شاعروں کے ہوتے ایک نوجوان کو ملک الشعرا بنایا اور ایسا عالی درجے کا خطاب دیا۔ (آب حیات)

**عالی دماغ**:۔ نہایت سوجھ بوجھ کا آدمی، روشن دماغ، بڑا عقلمند، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

عمل فقرہ: ظاہر ہے کہ اس عالی دماغ امیر الامرا نے نہ آنکھوں کا تیل نکالا ہوگا۔ نہ چراغ کا دھواں کھایا ہوگا۔ (دربار اکبری)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

مع۔ عالم اخلاص ہے لیکن ہیں ہم عالی دماغ　امیر

**عالی دماغی**:۔ روشن دماغی، سوجھ بوجھ، دانشمندی، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

عمل فقرہ۔ اس کی شجاعت، ہمت اور عالی دماغی دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ دوسرا خانخاناں کہاں سے آ گیا۔

(دربار اکبری)

**عالی رُتبہ**:۔ بڑے رتبے کا مالک، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

شاہا، ملکا، عزیز داور
ہم جنسوں پہ اپنے تو ہو افسر
عالی رتبہ ہے تو بہر طور
سن اپنے فرائض ان پہ کر غور　صفی لکھنوی

**عالی شان**:۔ بڑی شان والا، اعلیٰ مرتبہ کا، جاہ و جلال اور ٹھاٹ باٹ والا۔ عربی، صفت فصیح، رائج۔

عمل فقرہ۔ یہ جو احوال کہ ہرکاروں نے دیکھا تھا ... گزارش خدمت عالیشان کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

ایضاً۔ ان کے مرنے کی خبر خود امرائے عالی شان نے لکھ لکھ کر بھیجی۔ (دربار اکبری ص ۳۰)

**عالی شان**:۔ بڑی شان کا، عظیم الشان، عمدہ، بہت بڑا، خوبصورت، شاندار، بڑا جیسے عالیشان قلعہ، عالیشان مکان، عربی، فصیح، رائج۔

**عالی ظرف**:۔ بڑے ظرف کا، بلند حوصلہ، عالی حوصلہ، سمائی والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

رہتے ہیں جو اعلیٰ رہیں وہ ہیں عالی ظرف
چھلکا نہ کبھی کاسہ مہتاب سے　شیر عظیم آبادی　رنجور

رسم دعوت ملتوی اے قوم عالی ظرف ہو
یہ رقم جو کچھ بچے وہ درس گہ پر صرف ہو　صفی

قول فیصل۔ اس کے لغوی معنی ہیں بڑا برتن یعنی ایسا برتن جس میں سمائی زیادہ ہو۔ ذیل کے شعر میں بھی رعایت رکھی گئی ہے۔

فکر روزی میں یہ ناقدری ہے عالی ظرف کی
سب کی نظروں میں جو چینی تھا سفالی ہو گیا　اکبر

لغوی معنوں میں بالکل مستعمل نہیں۔

**عالی ظرفی**:۔ بلند حوصلگی، سمائی، فارسی ترکیب مونث، فصیح، رائج۔

بے حد مشکل ہے اے حق آگاہ
عالی ظرفی بھی ہے واللہ　صفی

**عالی قدر**:۔ بڑے رتبے والا، والا شان فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

**عالی گہر**:۔ ذی رتبہ، معزز، فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

راجہ ابو جعفر عالی گہر
حسن ریاضت کا مبارک ثمر　صفی

**عالی مرتبہ (یا) عالی مرتبت**:۔ والا شان بڑے رتبے والا، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج

قول فیصل۔ عالی مرتبت کا استعمال زیادہ تر القاب میں ہوتا ہے جیسے سرکار والا تبار عالی مرتبت والا قدر ...

**عالی مقام**:۔ بلند مرتبہ، فارسی ترکیب فصیح، رائج

گر سحاب قہر تیرا ہو تگرگ افشاں تو ہو
حال اہل قاف وہ اے خسرو عالی مقام　ذوق

اب باپ کی جگہ شہ عالی مقام ہیں
صدقے نہ کس طرح ہوں کہ ہم سب غلام ہیں　انیس

**عالی مقدار**:۔ ذی عزت، بلند مرتبہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

**عالی مکان**:۔ عالی مرتبہ، فارسی، قلیل الاستعمال۔

لکھا حال نواب عالی مکاں
کروں حال دنیا بھی اب کچھ بیاں　(مدائح الفضائل)

**عالی منزلت**:۔ بڑے رتبے والا، بلند مرتبہ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

بحمد اللہ زینت بخش ایوان صدارت ہیں
امین قوم عالی منزلت راجہ ابو جعفر　صفی

**عالی نَنِش**:۔ نیک خصلت، اعلیٰ درجے کی طبیعت رکھنے والا، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مع عالی نِنش سبا ہیں سلیماں دغا میں　شیر　انیق

**عالی نژاد**:۔ بلند نسل والا، اچھے نسب کا، عالی خاندان، فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہوئے ان کے دو نور عالی نژاد
کہ ہے جن سے سرسبز نخل مراد　(مدائح الفضائل)

**عالی نَسَب**:۔ اونچے خاندان کا، نسب میں کھرا، اصل نسل کا، فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

جس کے دل میں عشق گیسو ہے وہ ہو عالی نسب
کہنے میں سمجھے ہوئے ہیں مار کو سیا ہم　امیر

**عالی نظر**:۔ بلند نظر، فارسی ترکیب (لو اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر زبانوں پر بلند نظر ہے۔

**عالی وقار** :- عالی مرتبہ - فارسی ترکیب، فصیح، رائج

بڑے فارسی داں و عالی وقار

وہ اولادِ عباس میں نامدار (معارج الفضائل)

قولِ فیصل - کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہو -

بزرگ ان کے ہر چند تھے نامدار

خدا نے کیا ان کو عالی وقار (معارج الفضائل)

**عالیہ** :- عالی کی تانیث، بڑی، بلند - عربی، بلند

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

محلِ صَرف - میں جس زمانے میں ریاست عالیہ محمود آباد

میں ملازم تھا آپ لکھنؤ میں تھے -

قولِ فیصل - مگر عالیہ کی ترکیب بھی زبانوں پر آتی ہے

اس کی عربی جمع عالیات ہو جو تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

ہے جیسے عقبات عالیات -

عالیہ مسلمان عورتوں کا نام بھی ہوتا ہے -

**عالی ہمت** :- بڑی ہمت والا، بلند نظر، صاحب

جرأت، بلند ارادے والا - فارسی ترکیب، صفت

فصیح، رائج -

محلِ صَرف - جناب مصطفیٰ کے عالی ہمت دل نے عجب ایثار

کی مثال دنیا کے سامنے پیش کی (تفسیر صحیفۃ القرآن)

**عالی ہمت** :- سخی، فیاض، دل والا - فارسی

ترکیب، فصیح، رائج

**عالی ہمت سدا مفلس** :- (مثل) سخی اور

معرف کے پاس کچھ نہیں رہتا - (نور اللغات)

قولِ فیصل - صاحب فرہنگِ آصفیہ نے "سدا" کے

بجائے "سو" لکھا ہے - اہلِ لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں

**عالی ہمتی** :- بلند نظری، بلند حوصلگی اولو العزمی

جرأت، دلیری - فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج -

محلِ صَرف - خیر اندیش خاں کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تم

نے اکبری خانم سے زیادہ جہیز لینا نہیں چاہا اس سے تمہاری

بلند نظری اور عالی ہمتی ثابت ہوتی ہو (مرآۃ العروس)

**عالی ہمتی** :- سخاوت، فیاضی، دریا دلی - فارسی

ترکیب، مونث، فصیح، رائج -

تیری عالی ہمتی کی بس یہی پہچان ہو

دیکھے قابل ترا ہر سازِ ہر سامان ہو (سخن)

**عالی ہمم** :- بروزنِ ستم، بڑے ارادوں والا جس کے

حوصلے بلند ہوں - فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

جناب کا حشم عالی ہمم بھی

ہمارے ڈپٹی بھی تھے اور ہم بھی

(سفر صفیر عرف دعوت احباب)

رفیقان صاحب حشم اٹھ گئے

رئیسانِ عالی ہمم اٹھ گئے (معارج الفضائل)

**عالی ہونا** :- بلند ہونا، مرتبے میں بڑا ہونا - اردو مصدر

تعلیم یافتہ طبقے کی زبان -

عالی ہے بہت مرتبۂ عشقِ حقیقی

مایوس نہ ہوں حوصلہ مندانِ تمنا (حسرت موہانی)

**عام** :- (بتشدید میم) سب میں پایا جانے والا، سب

جگہ ملنے والا - عربی صفت، فصیح، رائج -

بندۂ خاص کی تخصیص نہیں ہے کوئی

عام ہے کا فرد و بندار پہ احسان ترا (احقر بہاری)

**عام** :- سب کے لئے، بلا تخصیص - عربی، صفت

فصیح، رائج -

نہیں کوئی ایسا جو ناکام ہے

زمانے میں بخشش تری عام ہے

(کتاب معارج الفضائل در معجزات ائمہ)

**عام** :- پھیلا ہوا، مشہور - عربی، صفت، فصیح، رائج

محلِ صَرف - یہ عام خبر ہے کہ کل چاند دیکھا گیا -

**عام** :- چھایا ہوا، محیط - عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کرم ہے ترا سب زمانے پہ عام

کہ رزق ملتا نہیں تا بہ شام (معارج الفضائل)

**عام** :- خاص کی ضد، معمولی - عربی، فصیح، رائج

ترے تابع حکم ہیں خاص و عام

نہیں کوئی مارنے کا مقام (معارج الفضائل)

خبر ہر گھڑی خاص کی عام کی

بڑھا یا کئے رونق اسلام کی (معارج الفضائل)

**عام** :- تمام، کل، سب لوگ جیسے عام لوگ تم سے

ناخوش ہیں - عربی، صفت (نور اللغات)

قولِ فیصل - زیادہ تر اس معنی میں عوام کا لفظ

زبانوں پر ہے -

**عام** :- رواجی، رسمی - عربی صفت، فصیح

رائج -

محلِ صَرف - ہمارے ملک کا عام طریقہ ہے کہ باجے

گاجے سے برات جاتی ہے -

**عام** :- بازاری، ادنیٰ، کم قدر - عربی صفت

فصیح، رائج -

محلِ صَرف - وہ (تمیمؔ) دل کا مضبوط اور

ہمت کا پورا تھا اور جس کام کا ارادہ کرتا

اسے تکمیل تک پہنچائے بغیر نہ چھوڑتا تھا عام اس

سے کہ وہ کام کیسا ہی دشوار اور اس کی امکانی

حد سے باہر ہی کیوں نہ ہو -

(از نوبت رائے نظر - تنویر المشرق جنوری ۱۹۰۹ء)

**عام الحزن** :- بعثت کا دسواں سال جس میں

جناب ابو طالب کا انتقال ہوا - آنحضرت صلعم نے اپنے

چاہنے والے چچا کے انتقال کی وجہ سے اس سال کا نام

عام الحزن رکھا - عربی ترکیب، رائج -

قولِ فیصل - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں جناب

ابو طالب کا کچھ تذکرہ کر دیا جائے تاکہ یہ بات اچھی

طرح واضح ہو جائے کہ آنحضرت کو وفاتِ ابو طالب

کا اس قدر صدمہ کیوں ہوا کہ آپ نے ان کے انتقال کے سال
کو عام الحزن کے نام سے موسوم کیا۔

جناب ابوطالب حضرت ہاشم کے پوتے جناب عبدالمطلب
کے بیٹے اور جناب عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے آپکا اصلی
نام عمران تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمر مخزومی
تھیں شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد کا کہنا ہے کہ آپ عبدالمطلب
کی اولاد ذکور میں سب سے زیادہ باوقار اور عقلمند تھے
عبدالمطلب کے بعد پیغمبر اسلام کی پرورش آپ نے شروع کی
اور زندگی بھر ان کی نصرت و حمایت میں سرگرم رہے
علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ ابوطالب کا یہ طریقہ تا زیست رہا کہ
آنحضرتؐ کو اپنے ساتھ سلاتے تھے اور جہاں جاتے تھے ساتھ
لے جاتے تھے کفار قریش اور اشرار یہود سے آپنے آنحضرتؐ
کی حفاظت کی اور انھیں کسی قسم کا گزند نہیں پہنچنے دیا۔
مورخ ابن اثیر کا کہنا ہے کہ سفر شام کے موقع پر ایک
راہب کی نظر آنحضرتؐ پر پڑی اس نے آپ میں بزرگی کے آثار
دیکھے اور ابوطالب سے کہا کہ انھیں جلد وطن واپس لے جاؤ
مبادا انھیں یہود قتل کر ڈالیں۔ ابوطالب نے اپنا کل سامان تجارت
فروخت کر کے وطن کی راہ لی۔ مورخ دیار بکری کہتا ہے کہ حضرت
تو جناب ابوطالب کی تحریک سے جناب خدیجہ کا مال برائے فروخت
شام کی طرف لے جایا کرتے تھے چند دنوں میں خدیجہ نے شادی
کی خواہش کی اور نسبت ٹھہر گئی جناب ابوطالب نے آنحضرت کا خطبہ
نکاح پڑھا اور خدیجہ کی طرف سے ورقہ بن نوفل نے پڑھا۔
ابوطالب کے خطبے کی ابتدا ان لفظوں سے ہوتی ہے۔
الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراہیم چار سو
دینار سرخ پر عقد ہوا عقد نکاح کے بعد خرج ابوطالب فرحاً
سندیلا حضرت ابوطالب بہت ہی فرحناک ہوئے ہو الہ
امام جعفر صادقؑ علامہ کا قول ہے کہ ابوطالب ایمان کے تحفظ
میں اصحاب کہف کے مانند تھے شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد کا
کہنا ہے کہ عبدالمطلب اور ابوطالب دین فطرت کو مضبوطی سے
پکڑے ہوئے تھے علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ لم ابا النبی
لم یکن فیھم مشرک۔ آنحضرتؐ کے آبا و اجداد میں ایک
شخص بھی مشرک نہیں تھا۔ ابوطالب کے متعلق ڈپٹی نذیر احمد
بیان ہے کہ وہ دل سے پیغمبر کو سچا پیغمبر اور اسلام کو خدا کا دین
سمجھتے تھے علامہ شبلی لکھتے ہیں کہ ابوطالب مرتے وقت بھی کلمہ
پڑھ رہے تھے لیکن بخاری کی ایک مرسل روایت کی بنا پر
جس میں سیب شامل ہے انھیں معاذ اللہ غیر مسلم کہا جاتا ہے
جو صحیح اور قابل تسلیم نہیں غرضکہ آپکے مومن اور مسلمان ہونے
پر مورخین کا اتفاق ہے۔ جناب ابوطالب کے دو شعر جو آپ کے
مومن ہونے پر دلالت کرتے ہیں ملاحظہ ہوں۔

ودعوتنی وعلمت انک صادق ٭ ولقد صدقت وکنت ثم امینا
ولقد علمت بان دین محمدؐ ٭ من خیر ادیان البریۃ دینا

(ترجمہ) اے محمدؐ تم نے مجھے اسلام کی طرف دعوت دی اور میں
خوب جانتا ہوں کہ تم یقیناً سچے ہو کیونکہ تم اس عہد کی نبوت کے
اظہار سے قبل بھی لوگوں کی نظر میں سچے تھے میں اچھی طرح
جانتا ہوں کہ اے محمدؐ تمہارا دین دنیا کے تمام ادیان سے بہتر ہے
آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں شوال سنہ ۱۰ بعثت میں دنیا سے
انتقال کیا آپکا اصلی نام عمران، ابوطالب کنیت ہے۔ طالب آپ
کے سب سے بڑے فرزند اور جناب امیرؑ سب سے چھوٹے بھائی تھے۔